قال علیہ السلام رحم اللّٰہ علیٰ من انصف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا

اللہ اپنے دین کا آپ ناصر ہے

الحمد للّٰہ والمنۃ

حاشیہ انصاف نامہ

المعروف بہ

حاشیہ شریف

مولفہ

حضرت بندگی میاں ولیؒ

بن حضرت بندگی میاں یوسفؓ صحابی مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باہتمام: دارالاشاعت کتب سلف الصالحینؒ

جمعیۃ مہدویہ، دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد (اے پی)

بار دوم ۱۴۱۹ھ

ہدیہ: ۵۰ پچاس روپیے

مطبوعہ

اعجاز پریس، چھتہ بازار حیدرآباد

حاشیہ انصاف نامہ

مولفہ

حضرت بندگی میاں ولی رحمتہ اللہ علیہ

ابن

حضرت بندگی میاں یوسفؓ
صحابی امامنا مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام

مترجم

زیر اہتمام
جمعیتہ مہدویہ دائرہ زمستان پور، مشیر آباد، حیدر آباد

بار اول ۱۳۶۹ھ بار دوم ۱۴۱۸ء

التماس

مصدقِ جان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحماں خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ :۔

جامع المنقول حضرت بندگمیاں ولی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی ہیں اولاً آپ نے انصافنامہ کے بیس باب لکھے اس کے بعد انصافنامہ کے تمام حواشی پر نقول لکھے۔ عاشقان نقول بزرگوں نے انصافنامہؒ کے بیس باب علیحدہ نقل کرکے اس مجموعہ کا نام متن شریف رکھا اور انصافنامہؒ کے تمام حواشی کے نقول علیحدہ نقل کرکے اس مجموعہ کا نام حاشیہ شریف رکھا حضرت بندگمیاں ولیؒ نے حاشیہ شریف میں حضرت مہدیؑ صحابہ مہدیؑ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے فرامین جمع کئے ہیں ان کے پڑھنے سے دین مہدیؑ کی مراد ظاہر ہوتی ہے پاکانِ الٰہی کی پاک زندگی کا حال معلوم ہوتا ہے اور صراط مستقیم یعنی خدا تعالیٰ کی طلب و محبت کی راہ ملتی ہے کیونکہ فرمانِ خدا ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (میں نے جن اور انس محض اپنی بندگی (غلامی) کے لیے پیدا کئے ہیں) کا مدعا اور حضرت مہدیؑ کے مذہب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (اللہ اور رسول کی اطاعت کرو) کا مقصد اعظم یہی ہے۔ قالؑ لولا الصالحون لھلک الطالحون۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر صالحین نہ ہوتے تو بدکار ہلاک ہوجاتے۔

از احقر دلاور

حاشیہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت میران علیہ السلام را کسی سوال کرد مراد کلام اللہ تمام بہ یک آیت ما را بگوئید حضرت میرانؑ فرمودند کہ مراد توریت و انجیل و زبور و فرقان و وحدانیت وی بیک کلمہ بگویم کہ لا الہ الا اللہ مراد تمام این کلمہ است۔ **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند تاثیر حق ہمچوں ماہ اول است کہ ہر روز زیادہ شود و تاثیر بطلان ہمچوں ماہ چہار دہم است کہ ہر روز نقصان می شود تا بحدیکہ غائب شود قولہ تعالیٰ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (جزء ۱۰ رکوع ۱۰) **نقلست** حضرت میرانعلیہ السلام ہر طرف راہ رواں شدی آنطرف از کوہ و شجر و از بیابان میان

حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ تمام کلام اللہ کی مراد ہم کو ایک آیت میں بیان فرمایئے تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ فرقان اور اللہ کی وحدانیت کی مراد ایک کلمہ میں بیان کرتا ہوں کہ تمام کی مراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق کی تاثیر ہلال کی طرح ہے کہ ہر روز زیادہ ہوتی ہے اور باطل کی تاثیر بدر کی طرح ہے کہ ہر روز گھٹتی رہتی ہے یہاںتک کہ غائب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر تاکہ اس کو غالب کرے ہر دین پر اگرچہ برا لگے مشرکوں کو۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ جس طرف تشریف لیجاتے وہاں پہاڑ جھاڑ اور جنگل کے درمیان سے آواز آتی کہ یہ

آواز آمدی کہ هٰذا المهدی الموعود هٰذا
خلیفة الله **نقلست** حضرت میران علیہ السلام
وضو میکردند قطرہا و آب بہ ذات مبارک بر زمین
می افتادہ بود آواز می آمد کہ ہذا مہدی موعود حق است
بندگی میاں شاہ نظامؓ پیش حضرت میرانؑ عرض کردند کہ
از قطرہا و آب آواز می آید و می شنوم کہ ہذا مہدی موعود
حق است حضرت میرانؑ فرمودند اے میاں نظامؓ
خدا تعالیٰ شمارا گوش دادہ است می شنوید **نقل است**
حضرت میران علیہ السلام فرمودند مومن آنکس است کہ
ہمہ حال بالغدو والآصال در توجہ حق باشد نیز
نقلست حضرت میرانؑ فرمودند کسے کہ سہ پاس
ذکر کند منافق است وہر کہ چہار پاس ذکر کند مشرک
است وہر کہ پنج پاس ذکر کند مومن ناقص است و
ہر کہ ہشت پاس ذکر کند مومن کامل است گفتہ مہدی
بامر الله لا تبدیل لکلمات الله است این نیست
ایمان کجا و روش کجاست و نیز **نقلست** حضرت
میران علیہ السلام ذکر پنج پاس را ذکر کثیر فرمودند و ذکر کثیر بدین
ترتیب فرمودند کہ از اول صبح تا یک و نیم پاس و بعد از
ظہر تا وقت عشا در یاد خدا باشند تا شب و روز

مہدی موعودؑ ہے اور یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ نقل ہے حضرت
مہدیؑ جب وضو فرماتے پانی کے قطرے ذات مبارک سے
زمین پر گرتے تو آواز آتی کہ یہ مہدی موعودؑ حق ہے۔ بندگی
میاں شاہ نظامؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ پانی
کے قطروں سے آواز آتی ہے اور میں سنتا ہوں کہ یہ مہدی موعودؑ
حق ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں
نظامؓ خدائے تعالیٰ نے تم کو کان دیئے ہیں تم سنتے ہو۔ نقل ہے
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ شخص ہے جو ہر حالت میں
صبح و شام اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا جس نے تین پہر اللہ کا ذکر کیا منافق ہے
اور جس نے چار پہر ذکر کیا مشرک ہے اور جس نے پانچ پہر
ذکر کیا مومن ناقص ہے اور جس نے آٹھ پہر ذکر کیا مومن
کامل ہے۔ مہدیؑ کا فرمان اللہ کے فرمان سے ہے اللہ
کے فرامین بدلتے نہیں۔ یہ عمل نہیں ہے تو ایمان کہاں
اور روش مہدیؑ کہاں ہے۔ نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے
پانچ پہر کے ذکر کو ذکر کثیر فرمایا ہے اور ذکر کثیر اس ترتیب سے
فرمایا کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک اور ظہر کے بعد سے عشاء کے
وقت تک خدا کے ذکر میں رہیں تاکہ اس سے رات دن
ضائع نہ ہوں اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمایا۔

از وضایع نر و دو ذکر قلیل را صفت منافقان فرمودند قوله تعالیٰ ان المنٰفقین یخٰدعون اللّٰه وھو خادعھم ج واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یراءون الناس ولا یذکرون اللّٰه الا قلیلا ۔ (جزء ۵ رکوع ۱۷) میراں جیو سہ پاس ذکر کنندہ را منافق فرمودند و چہار پاس ذکر کنندہ را مشرک فرمودند یعنی چہار پاس در یاد خدا باشد و چہار پاس بغیر خدا مشغول شود دوستی حق و دوستی شیطان برابر کند کقوله تعالیٰ ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰه اندادا یحبونھم کحب اللّٰه والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰه ط (جزء ۲ رکوع ۴) پس با کسی کہ دوستی بسیار باشد ذکر او بسیار تر باشد۔ قال علیه السلام من احب شیئا فاکثر ذکرہ قوله تعالیٰ واذا ذکر اللّٰه وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالاٰخرة واذا ذکر الذین من دونه اذا ھم یستبشرون (جزء ۲۴ رکوع ۱)

نقلست حضرت میراں علیه السلام فرمودند در کلمہ لا الٰه الا اللّٰه بر چہار قسم است یکے لا الٰه الا اللّٰه گفتنی است دوم لا الٰه الا اللّٰه دانستنی است سوم لا الٰه الا اللّٰه چشیدنی است

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق منافقین اللہ سے دغا بازی کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا اور جب وہ نماز پڑھنے اٹھتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کی نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں۔ حضرت مہدیؑ نے تین پہر ذکر کرنے والے کو منافق فرمایا ہے اور چار پہر ذکر کرنے والے کو مشرک فرمایا ہے یعنی چار پہر اللہ کے ذکر میں رہتا ہے اور چار پہر غیر اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اللہ کی دوستی اور شیطان کی دوستی کو برابر کرتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو غیر اللہ کو شریک ٹھیراتے ہیں اور غیر اللہ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے ہوتی ہے۔ پس جس کسی کے ساتھ دوستی بہت ہوتی ہے اُس کا ذکر بھی زیادہ تر ہوتا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اس کو اسکی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو سخت ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام

چہارم لا الٰہ الا اللہ شدنی است ایں ہر سہ
مرتبہ ہمہ انبیاء و اولیاء دارند یعنے
علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین و یکے
قسم کہ لا الٰہ الا اللہ گفتنی ماندہ است
از میان چہار قسم صفت منافقان است
کہ نفس ایمان ہم ندارند و کسے کہ نفس ایمان
ہم ندارد از عذاب خدا چگونہ رہد مگر طالب
صادق کہ روئے دل خود را از غیر حق گردانیدہ
است و روئے دل خود را سوئی مولیٰ
آوردہ است و ہموارہ مشغول با خدا باشد
و از دنیا و خلق عزلت گرفتہ است و ہمت
از خود بیروں آمدن می کند ایں چنیں کس را
ہم حکم ایمان کردہ اند و نیز فرمودند کہ
ایمان ذات خدا ست **نقلست** حضرت
میرانؑ فرمودند کہ لا الٰہ الا اللہ بر دل
کسے ایں مقدار بماند کسے کہ دانۂ مونگ بر
سر شاخ گاؤ باندازد و آواز کند کار او تمام
شود۔ **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ اگر لا الٰہ الا اللہ بر دل مومن ایں

نے فرمایا ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں اول
لا الٰہ الا اللہ گفتنی ہے دوم لا الٰہ الا اللہ دانستنی ہے
سوم لا الٰہ الا اللہ چشیدنی ہے چہارم لا الٰہ الا اللہ شدنی
ہے یہ تینوں مرتبے تمام انبیاؑء اور اولیاءؒ رکھتے ہیں
یعنی علم الیقین عین الیقین و حق الیقین ان چاروں
اقسام میں سے ایک قسم جو لا الٰہ الا اللہ گفتنی کی ہے
وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے
اور جو شخص کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتا ہے خدا تعالیٰ کے
عذاب سے کیونکر نجات پائیگا مگر طالب صادق
جو اپنے دل کے رخ کو غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے
دل کے رخ کو خدا کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے
ساتھ مشغول رہتا ہے دنیا اور خلق سے عزلت اختیار
کیا ہے اور خود[1] سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے
شخص پر بھی ایمان کا حکم کئے ہیں اور نیز حضرتؑ نے
فرمایا کہ ایمان خدا کی ذات ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ کسی کے دل پر اتنی مقدار ٹھیر جائے
(جس طرح کہ) کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگ
پر ڈالے اور آواز کرے اس کا کام تمام ہو جائے۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر لا الٰہ الا اللہ

[1] خود سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے یعنی خودی کو مٹنے کی ہمت کرتا ہے۔

مقدار بماند چنانچہ خانہ پر پنبہ باشد آنجا ذرہ آتش
بانداز ند وفی الحال بیروں آرند آنجا کہ آں ذرہ
افتادہ باشد آنجا سوختہ گردد ولیکن صفت
لا الٰہ الا اللہ ایں چنیں ہست کہ ہمہ محبتہاء
غیر خدا تعالیٰ را سوختہ کنند وای برما کہ در تمام
عمر خود یکبار اینچنیں نشد کہ بر دل ما لا الٰہ الا اللہ
ایں مقدار بماند حضرت میرانؑ را مادام ایں کوشش بود
کہ شب و روز در یاد حق باشند وہر دو کس یکجا
نشستن وحکایتہای دینی بلکہ قرآن خواندن تہدی
را منع کردند وفرمودند کہ دل غافل میشود. باید دانست
کہ حدیث لایعنی از غایت زشت است ہر چیزی
کہ دراں کنایت دین نیست بشمار دین ندارد
وآں ہم لایعنی است وہر قول و فعل کہ برای حق است
وسوی حق راہ دارد وآں نہ لایعنی است نقل است
از میاں بھائی مہاجرؓ کہ حضرت میرانؑ از خانہ بحجرہ
دو سہ بار آمدند ودیدند کہ از برادراں دو کس
یکجا نشستہ بودند فرمودند کہ شما چہ نشستہ اید برادران
عرض کردند کہ میرانجیو چیزی حکایت دینی میکنیم
حضرت میرانؑ فرمودند ای بھایاں خدای بحکایت راست

مومن کے دل پر اس قدر ٹھیر جائے جیسا کہ ایک گھر روئی
سے بھرا ہوا ہو وہاں ایک چنگاری ڈال دی جائے
اور اسی وقت نکال لی جائے تو جس جگہ کہ وہ چنگاری
ڈالی جاتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے ولیکن لا الٰہ الا اللہ
کی صفت ایسی ہے کہ غیر اللہ کی ساری محبتوں کو جلا دیتی
ہے ہم پر افسوس ہے کہ ہماری تمام عمر میں ایک بار بھی ایسا
نہ ہوا کہ ہمارے دل پر لا الٰہ الا اللہ اتنی مقدار ٹھیر جائے۔
ہمیشہ حضرت مہدیؑ کی یہ کوشش تھی کہ دن رات اللہ
کے ذکر میں لگے رہیں۔ دو صحابہؓ کو ایک جگہ بیٹھنے اور
دینی قصے کہنے بلکہ قرآن پڑھنے سے بے تہدی کو منع فرمایا
اور فرمایا کہ دل غافل ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ بیفائدہ
بات بہت بری ہے ہر وہ چیز کہ جس میں دین کا اشارہ نہ ہو
اس کا شمار دین میں نہیں وہ بھی بے فائدہ ہے۔ اور جو قول و
فعل کہ حق کے لئے ہے اور حق کی رہبری کرتا ہے وہ بیفائدہ
نہیں۔ حضرت بھائی مہاجرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ
گھر سے حجرہ میں دو تین بار تشریف لائے اور دیکھا کہ اصحابؓ
میں سے دو صحابیؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ تم کیا
بیٹھے ہو عرض کیا کہ میرانجی کچھ دین کی حکایت کرتے ہیں
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائیو! ذکر خدا کے

نخواہند یافت جز ذکر نقلست کہ میرانعلیہ السلام
دو کس را یکجا نشستن و چیزے خواندن منع فرمودندے
و کوشش با ذکر خدا بسیار کردندے ولیکن میراں
علیہ السلام بندگی میاں نظامؓ را بعد از صلوٰۃ فجر
خوانیدندے ہر دو یکجا نشستہ قرآن خوانیدن
شروع کردندے میاں نظامؓ سامع بودندے بعدٔ
میرانعلیہ السلام بزبان مبارک فرمودند کہ ما سامع ہستیم
شما بخوانید میاں نظامؓ عرض نمودند کہ مرا یاد نیست بلکہ
ناظرہ ہم نیست میرانعلیہ السلام فرمودند کہ بخوانید بندگی
میاں نظامؓ بیاد تمام قرآن خواندند یکی از اصحاب دریں
مجلس آمدن خواست چوں نزدیک آمد حضرت میراں
علیہ السلام نظر خشم بروی کردند او واپس رفت بعد از
فارغ شدن تلاوت حضرت میراں علیہ السلام آں
اصحاب را طلبیدہ فرمودند کہ صاحب بندہ خود را تعلیم
میکرد اگر یکقدم از آں پیش نہادی سوختہ گشتی نقل است
حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند کہ امر حقتعالیٰ میشود کہ ایں
آیت در حق گروہ تو ہست قولہ تعالیٰ ثم اورثنا
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ج فمنہم ظالم
لنفسہٖ ومنہم مقتصد ج ومنہم سابق بالخیرات
(جز ۲۲ رکوع ۱۵)

سوائے حکایت سے خدا کو نہ پاؤ گے نقل ہے حضرت مہدیؑ
علیہ السلام دو صحابہؓ کو ایک جگہ بیٹھنے اور کچھ پڑھنے سے منع
فرماتے اور خدا کے ذکر کی بہت کوشش فرماتے لیکن مہدیؑ
فجر کی نماز کے بعد بندگی میاں نظامؓ کو پڑھاتے اور ہر دو ایک
جگہ بیٹھکر قرآن پڑھانا شروع فرماتے اور میاں نظامؓ سنتے
اس کے بعد حضرت مہدیؑ زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم سنتے
ہیں تم پڑھو میاں نظامؓ نے عرض کیا کہ ہم کو یاد نہیں ہے بلکہ
ہم نے دیکھا بھی نہیں مہدیؑ نے فرمایا کہ تم پڑھو تو بندگی
میاں نظامؓ نے تمام قرآن زبانی پڑھا ایک صحابیؓ اس مجلس میں
آنا چاہے جب نزدیک آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے
ان کو غصہ سے دیکھا تو وہ واپس چلے گئے تلاوت سے
فارغ ہونے کے بعد حضرت مہدیؑ نے صحابیؓ مذکور کو طلب
کرکے فرمایا کہ صاحب (خدا تعالیٰ) اپنے بندے کو
تعلیم دے رہا تھا اگر ایک قدم اس سے آگے رکھتے تو
جل جاتے. نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کا حکم ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے گروہ کے حق میں ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. پھر ہم نے ان لوگوں کو (صحابہؓ کو)
قرآن کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں
سے برگزیدہ کرلیا ہے پس ان میں سے بعض ظالم لنفسہ

حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ مراد سابق بالخیرات تمام فنا دارند منہم مقتصد یعنی نیم فنا و ظالم نفس یعنی اندک فنا دارند پس ہر کہ ازیں صفت بیرون است او در گروہ من نیست نقلست حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ فرمان خدا تعالیٰ می شود کہ کلید خزانہ ایمان بدست تو دادیم و ناصر خاص دین محمدی ترا گردانیدیم و من ناصر توام بر و و دعوت بکن ہر کہ ترا قبول کرد مومن شود و ہر کہ منکر شود کافر گردد و نیز فرمان می شود کہ علم اولین و آخرین و بیان قرآن و معنی قرآن ترا دادیم نیز میراں علیہ السلام فرمودند اگر بندہ قرآن در خلوت مطالعہ کردہ آید و اندیشیدہ بیرون بیاید و بیان می کند بندہ کاذب باشد ظالم و مفتری علی اللہ باشد بندہ ہر چہ میگوید و میکند و میخواند ہر آیتی کہ تعلیم میکند بندہ بیان میکند علمت من اللہ (یعنی خدا تعالیٰ تعلیم میکند) بلا واسطہ جدیدا الیوم حال بندہ است و نیز فرمودند کہ فرمان می شود کہ ثم ان علینا

اور بعض متوسط ہیں اور ان میں بعض نیکوں میں سبقت لیجانے والے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سابق بالخیرات سے مراد تمام فنا رکھتے ہیں منہم مقتصد یعنی نیم فنا رکھتے ہیں اور ظالم النفس یعنی تھوڑی فنا رکھتے ہیں پس جو شخص ان تین صفتوں میں سے باہر ہے وہ میرے گروہ میں نہیں ہے. نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمان خدا تعالیٰ ہوتا ہے کہ ہم نے ایمان کے خزانہ کی کنجیاں تیرے ہاتھ میں دیدی ہیں اور ہم نے تجھکو خاص دین محمدی کی نصرت کرنے والا کیا ہے اور میں تیری نصرت کرنے والا ہوں جا دعوت کر جس نے تجھکو قبول کیا مومن ہے اور جس نے تیرا انکار کیا کافر ہے. نیز مہدیؑ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھکو علم اولین و آخرین اور قرآن کا بیان اور قرآن کے معنی عطا کئے ہیں نیز مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ تنہائی میں قرآن کا مطالعہ کر کے آتا ہے اور سوچکر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ جھوٹا ہے ظالم اور اللہ پر افترا کرنے والا ہے بندہ جو کچھ کہتا اور کرتا اور پڑھتا ہے جس آیت کی تعلیم اللہ دیتا ہے بندہ بیان کرتا ہے. میں بلا واسطہ اللہ سے ہر روز تازہ تعلیم پاتا ہوں، بندہ کا حال ہے. اور نیز

بیانانه در حق تست و ترا وارث خاص محمدی گردانیدیم و اتباع تام ترا روزی گردانیدیم هر که ترا شناخت مرا شناخت و هر که ترا نه شناخت مرا نه شناخت **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند که نشان تصدیق من آنست که نامرد مرد شود یعنے طالب دنیا باز طالب ذات حق تعالی شود و بخیل سخی شود یعنی کسیکه یکدینار در راه خدا تعالی نمی تواند داد او جان خود را در راه خدا تعالے تسلیم میکند و امی عالم شود یعنی کسیکه یک حرف نداند معنی قرآن بیان کند **نقلست** حضرت میران علیه السلام فرمودند که تصدیق بنده بینائی خدا تعالی است۔ **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند هر که خدا تعالی را مقید بیند او مشرک است **نقلست** حضرت میرانؑ بزبان گجراتی فرمودند خدا کی خدائی کون چھی نہیں بندہ کی طلب کون چھی نہیں۔ **نقلست** حضرت میرانؑ بزبان گجراتی فرمودند طلب دنی کفر ہے دنیا کا طالب کافر خدا کا طالب مومن خدا کون دیکھنا ممکن ونیز فرمودند اس دنیا دار کہتے تھے تستیں کافر کاہے نہیں کہتا

مہدیؑ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان تیرے حق میں ہے اور ہم نے تجھکو خاص محمدؐ کا وارث کیا ہے اور ہم نے تجھکو محمدؐ کی کامل پیروی عطا کی ہے جس نے تجھکو پہچانا مجھکو پہچانا اور جس نے تجھکو نہ پہچانا مجھکو نہ پہچانا۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میری تصدیق کی نشانی یہ ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے یعنی طالب دنیا پھر طالب ذات خدا تعالیٰ ہوتا ہے اور بخیل سخی ہوتا ہے یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دینار نہیں دے سکتا وہی شخص اپنی جان خدا کے حوالے کر دیتا ہے اور امی عالم ہوتا ہے یعنی جو شخص ایک حرف نہیں جانتا قرآن کے معنی بیان کرتا ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کی تصدیق خدا تعالیٰ کی بینائی ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس نے خدا تعالیٰ کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے گجراتی زبان میں فرمایا خدا کی خدائی کو انتہا نہیں بندہ کی طلب کو انتہا نہیں۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے گجراتی زبان میں فرمایا کہ دنیا کی طلب کفر ہے دنیا کا طالب کافر ہے خدا کا طالب مومن ہے خدا کو دیکھنا ممکن ہے۔ اور نیز فرمایا کہ اس کو دنیا دار کہتا ہے کافر کیوں نہیں کہتا

ونیز فرمودند تم کون بھوجن ہم کون پیو ونیز فرمودند
ناہم لادیں لونگ سپاری نا پربت کا اَدا ۔ ہم
تو بھریں پیو کے کھیپا دان کہاں سون لاگا ۔ ونیز
فرمودند پھاٹا پہریں ٹوکا کھائیں راول دیول
کہیں نہ جائیں ۔ ہم گھر آئی یا ہی ریت + پانی
لوریں اور مسیت ونیز فرمودند ہمارے کوئی جالی
بُہارتے مریں ونیز فرمودند بندہ کا امی دو جے
عالم پر غالب پڑے ونیز فرمودند ہمارے کوئی دیکھتے
دکھلاتے مریں ونیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند
ہمارا کوئی منکر کون دیکھے پیچھے تین جاگا تبڑا ہوئے
اگر اتنا بھی کرنہ دکھلایا تو اس نے مہدیؑ کی تصدیق
کیا کیا حضرت میران علیہ السلام فرمودند ۔ کبوترخانہ
ڈہ پڑیا مطبخ لاگی آگ + جل موئی او پاپڑی جرب
نیوائے لاگ ۔ **نقلست** کہ کسے برادران خراسان
آمدند میاں سید خوندمیرؓ ایشاں را پرسیدند کہ خبر
حضرت میرانؑ چوں است آیندگاں عرض نمودند کہ
اے میاں سید خوندمیر اکنوں معاملہ یک طور است
میاں متحیر شدہ پرسیدند کہ چہ سبب واضح بگوئید
ایشاں عرض نمودند قبل ازیں اگر حضرت میرانؑ را

اور نیز فرمایا تم کو غذا اور ہم کو خدا اور نیز فرمایا کہ نہ ہم
لونگ سپیاری لادتے ہیں اور نہ تبرے، ہر تبرے ۔ ہم تو
خدا کا کلام لادتے ہیں اس کا محصول کیسے اور نیز فرمایا
پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں روکھا سوکھا کھائیں امیروں کے
گھروں اور غیر متشرع مکانوں کو نہ جائیں ہمارا طریق یہی
ہے کہ (سفر اور حضر میں) پانی اور مسجد دیکھیں ۔ اور نیز فرمایا
جو ہمارے ہیں وہ مفلس مریں گے اور نیز فرمایا بندہ کا امتی
مخالف عالم پر غالب ہوئے ۔ اور نیز فرمایا جو ہمارے ہیں وہ
خدا کو دیکھتے دکھلاتے مریں گے ۔ اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے فرمایا جو ہمارا ہے (مقبول مومن ہے) منکر کافر کو دیکھ کر
تین جگہ سے ٹیڑھا ہو گا اگر اتنا بھی نہیں کیا تو اس نے مہدی علیہ السلام
کی تصدیق کیا کی ۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کبوتر خانہ گر پڑا
باورچیخانہ کو آگ لگ گئی وہ بدبخت بلی جلکٹی غذا کی حرص
میں جل کر مرگئی نقل ہے ۔ بعضے برادر خراسان سے
آئے تو میاں سید خوندمیرؓ نے ان سے دریافت فرمایا کہ
حضرت مہدیؑ کی کیفیت کیا ہے تو انھوں نے عرض کیا
اے میاں سید خوندمیرؓ اب معاملہ ایک طور پر ہے میاںؓ
نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا سبب ہے واضح طور پر بیان کرو
انھوں نے عرض کیا کہ اس سے پہلے حضرت مہدیؑ کو غش

سکوت بود اکنوں مزاح میکنند و میخندند این شنیده
میاںؓ فرمودند کہ اپنے صاحب کو ہنستے پائے بخت
ہے جی. **نقلست** حضرت میرانؑ بزبان گجراتی
فرمودند جہاں ہے ہے کر جانے وہاں نہیں نہیں کر
جان، جہاں نہیں نہیں کر جانے وہاں ہے کچھ ہر جان
نقلست کہ چوں سید السادات بندگی میاں
سید خوندمیرؓ اول بار کہ با دائرہ ہم از جالور بموضع
بھدسی والی آمدند و در موضع مذکور چند روز مقیم شدند
بعضی خیلخانہ برادراں برائے ملاقات قرابتاں
رفتند کہ ایشاں موافق بودند گاہ گاہ چند ماہ با
خیلخانۂ خویش در دائرہ می ماندند و بذل ایشاں
بسیار کساں را معلوم است در شہر نہروالہ آمدند
با چندیں موافقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ خویش
نکردند و از میاں شہاب الدین بن میاں قطب الدین
و میاں قطب الدین بن یعقوب و میاں علاء الدین
بن رفیع مشورت کردند و فرمودند کہ فلاں اشتر را
فلاں جائی در راہ بدارید تا ما ہم سفر کنیم ایشاں جائیکہ
میاںؓ فرمودہ بودند رفتند میاں آخر شب سوی ایشاں
رواں شدند و بندگی میاںؓ با کنیزک مرجانہ چند بار

رہتے تھے اب خوش طبعی کرتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں یہ سنکر
میاںؓ نے فرمایا کہ اپنے صاحب کو ہنستے پائے تو ہماری خوش
نصیبی ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے گجراتی زبان میں
فرمایا کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کچھ ہوں تو اس کو یہ سمجھ کہ
وہ کچھ بھی نہیں ہے اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں
تو اس میں اللہ کی محبت ہے نقل ہے کہ جب سید السادات
بندگی میاں سید خوندمیرؓ پہلی مرتبہ دائرہ کے ساتھ جالور سے
موضع بھدری والی تشریف لائے اور موضع مذکور میں چند
روز مقیم رہے تو برادران دائرہ کے بعض گھر والے اپنے
عزیزوں کی ملاقات کے لئے گئے کہ یہ لوگ موافق مہدی تھے
اور کبھی کبھی دائرہ میں مع اپنے قبیلہ کے آکر چند ماہ رہتے
تھے اور ان کی سخاوت بہت لوگوں کو معلوم ہے شہر نہروالہ
میں آئے باوجود اتنی موافقت کے شاہ خوندمیرؓ نے ان کو
قرابتدار نہیں جانا اور میاں شہاب الدین بن قطب الدین
اور میاں قطب الدین بن یعقوب اور میاں علاء الدین
بن رفیع سے مشورت کی اور فرمایا کہ فلاں اونٹ کو فلاں
جگہ راہ میں ٹھیرا دو تا کہ ہم بھی سفر کریں جس جگہ میاںؓ نے جانے کے
لئے فرمایا تھا وہ لوگ گئے میاں پچھلی رات کو ان کی طرف
روانہ ہوئے اور بندگی میاںؓ نے روانگی کے وقت مرجانہ

اشارت کردند مرجانہ برنخواست بسبب آنکہ روی
بی بی عائشہؓ طرف مرجانہ بود بعدہٗ بندگی میانؓ
از دائرہ بیرون شدہ می روند ملک حمادؒ ہم بیرون
شدند دنبال میاں گرفتند میانؓ بہ ہیچ طرف مائل
نشدند بسبب مستی حق نتوانستند فرق کردن از راہ
وغیر راہ چونکہ بمقدار یک کشت یا دو کشت سوی
برادران مذکور رفتند کہ شتر آوردہ بودند برادران
میانؓ را و ملک حمادؒ را دیدند ودانستند کہ برادران
دائرہ را خبر شد ایشان پیش پیش ازان جہت می آیند
ایشان ازاں جا شتاب شتاب رواں شدند ایشاں
پیش پیش بندگی میاںؓ پس ایشان می رفتند تا بجائیکہ
جامہ بندگی میاںؓ بدرخت خار دار ہم چسپید بعدہٗ
میاںؓ دراں جا نشستند وحکایت حال خود شروع
کردند کہ الٰہی ایں بندہ لائق مرشدی نیست وبجای
سید محمدؑ نشستن وپسخوردہ وسویت کردن مرا سزاوار
نیست بعدہ از حقتعالیٰ ندا آمد کہ اے سید خوندمیر
ترا برگزیدیم وترا لائق برجای سید محمدؑ نشستن گردانیدیم
وچندین خلعتہا ترا دادیم ومعنی قرآن ترا عطا کردیم
بعدہ بندگی میاںؓ بار دیگر عذر کردند بعد ازاں ندا

کنیزک کی طرف اشارہ کیا مرجانہ نہیں اٹھی اس لئے کہ بی بی عائشہؓ
کا رخ مرجانہ کی طرف تھا اس کے بعد بندگی میاںؓ دائرہ سے
باہر ہو کر چلنے لگے ملک حمادؒ بھی باہر ہوئے میاںؓ کے پیچھے
گئے میاںؓ کسی طرف متوجہ نہ تھے جذبۂ حق کی وجہ سے راہ
بے راہ میں فرق نہیں کر سکتے تھے جب برادران مذکور بمقدار
ایک کھیت یا دو کھیت کے فاصلہ پر جہاں اونٹ لایا گیا تھا
پہنچے تو برادروںؓ نے میاںؓ اور ملک حمادؒ کو دیکھا اور سمجھا
کہ برادران دائرہ کو اطلاع ہو چکی ہے اسی لئے یہ لوگ بڑھکر
آرہے ہیں پس انھوں نے وہاں سے جلد جلد قدم بڑھائے
یہ لوگ آگے آگے اور بندگی میاںؓ ان کے پیچھے جا رہے تھے
یہاں تک کہ ایک مقام پر بندگی میاںؓ کا جامہ خار دار درخت
سے لپٹ گیا اس کے بعد میاںؓ وہاں بیٹھ گئے اور اپنے
حال کی حکایت شروع کی کہ الٰہی یہ بندہ مرشدی کے لائق
نہیں اور مہدی موعودؑ کی جائے پر بیٹھنا پسخوردہ اور سویت
کرنی میرے لئے سزاوار نہیں اس کے بعد حقتعالیٰ سے
صدا آئی کہ اے سید خوندمیر تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے
تجھکو سید محمدؑ کی جانشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں
تجھکو سرفراز کی ہیں اور ہم نے تجھکو قرآن کا معنی عطا کیا ہے
اس کے بعد بندگی میاںؓ نے مکرر عذر کیا بعد ازاں پھر

دیگر آمد کہ با تو بسیار کار است تو کجا میروی بعد ازاں
بندگی میاںؓ ہشیار شدند و ملک حمادؒ را پیش خود
طلبیدند و پرسیدند کہ راہ دائرہ کدام است
بعدہٗ ملک حمادؒ راہ دائرہ نمودند و ملک حمادؒ بندگی
میاں سید خوندمیرؓ را پرسیدند کہ یکی آواز میاں
شنیدیم و آواز دوم از آنِ کہ بود میاںؓ فرمودند
آواز دوم از خدا تعالیٰ و مصطفیٰ صلعم بود سبحان اللہ
خلعتہا این چنیں و نیستی این چنیں کردند و این نیستی
جز لایق مرضیہ شدن محال است بعدہ بندگی میاںؓ
در دائرہ واپس آمدند بعد از روز شدن در خیمہ
یک چوبی از آنِ میاں سید خانجیو نشستند و آنکسان را
کہ خیلخانہائے ایشاں سوی قرابتیاں رفتہ بودند
طلبیدہ حاضر کردند بر ایشاں بسیار زجر کردند و فرمودند
کہ بندہ در میانِ شما برائے چہ کار ماند شما طرف دنیا
داراں میل کردید و خیلخانہا را طرف دنیا داراں رفتن
دادید و این آیتہا بر ایشاں خواندند قولہ تعالیٰ
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم
اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ، ومن
یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون ، قل ان کان

صدا آئی تجھ سے بہت کام ہے تو کہاں جاتا ہے اس کے
بعد بندگی میاںؓ ہشیار ہوئے اور ملک حمادؒ کو اپنے پاس
طلب کئے اور پوچھا کہ دائرہ کا راستہ کونسا ہے اس کے
بعد ملک حمادؒ نے دائرہ کا راستہ دکھلایا اور ملک حمادؒ
نے بندگی میاںؓ سے پوچھا کہ میں نے ایک آواز میاںؓ
کی سنی اور دوسری آواز کس کی تھی میاںؓ نے فرمایا کہ
دوسری آواز خدا تعالیٰ اور مصطفیٰؐ کی طرف سے تھی سبحان اللہ
خلعتیں ایسی اور نیستی ایسی کی اور یہ نیستی خدا کی مرضی کے
موافق زندگی بسر کرنے کے بغیر محال ہے اس کے بعد
بندگی میاںؓ دائرہ میں واپس آئے دن نکلنے کے بعد میاں
خانجیو کے ایک چوبی ڈیرہ میں بیٹھے اور ان اشخاص کو کہ جن
کے قبیلے والے اپنے عزیزوں کے یہاں گئے تھے اپنے پاس
بلوائے اور ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ بندہ تمہارے
درمیان کس کام کے لئے رہے کیونکہ تم نے دنیا داروں
کی طرف توجہ کی اور اپنے قبیلہ والوں کو دنیا داروں کی
طرف جانے دیا اور ان پر یہ آیتیں پڑھیں۔ اے مومنو
نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست اگر وہ عزیز رکھیں
کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے انکی رفاقت کرے تو
وہی لوگ ظالم ہیں۔ کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے

اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم
واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا
ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و
رسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی
اللہ بامرہٖ واللہ لا یھدی القوم الفٰسقین ؁
(جز ۱۰ رکوع ۸)
ونیز ایں آیت خواند لا تجد قوما یومنون باللہ
والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو
کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم
اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم
بروح منہ ط ویدخلھم جنٰت تجری من
تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ط رضی اللہ
عنھم ورضوا عنہ ط اولٰئک حزب اللہ ط
الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (جز ۲۸ رکوع ۲)
ونیز ایں آیت را خواند لن تنفعکم ارحامکم
ولا اولادکم یوم القیٰمۃ یفصل بینکم
واللہ بما تعملون بصیر ؁ قد کانت لکم اسوۃ
حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا
لقومھم انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من

بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری
برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے
گھاٹے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ
چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس
کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہانتک کہ بھیجے اللہ
اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔ اور
نیز یہ آیت پڑھی تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں
اللہ اور روز آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو
مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے گو وہ ان کے
باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے
قبیلہ کے۔ یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا
ہے اور ان کی تائید کی اپنے فیضان غیبی سے اور ان کو
داخل فرمائیگا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں
ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے
راضی یہ اللہ کی جماعت ہے خبردار ہو جاؤ اللہ کی جماعت
ہی فلاح پانے والی ہے اور یہ آیت بھی پڑھی۔ ہرگز تمہارے
کام نہ آئیں گے تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت
کے دن اللہ فیصلہ فرمائیگا تم میں اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو

ے ماقبل آیت ہذا ایں آیت است استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب الشیطٰن ط الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ؁ (جز ۲۸ رکوع ۲)۔ غالب آگیا ہے ان پر شیطان پھر بھلا دیا ان کو خدا کی یاد یہ شیطان کا لشکر ہے آگاہ ہو کہ شیطان کا لشکر گھاٹے میں رہیگا

دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ
والبغضاء ابداً حتیٰ تؤمنوا باللہ وحدہٗ (جزو ۲۸ رکوع ۶) وبدیں
مانند آیتہا بسیار خواندند وتا یکپاس روز برادران
خاص را بطریق جلالیت زجر کردند بعدہٗ برادران
رجوع کردند وگفتند از ما خطا افتاد کہ خیلخانہا را
رفتن دادیم بعدہٗ آں خیلخانہا را شتاب
طلبید شد وایں ناقل حاضر بود پس اگر میل ہوئی
قرابتان دنیا داران کنند باید کہ با ایشاں
چیزے یاری نہ کنند اگر بکنند روش مہدی
علیہ السلام ویارانِ او نباشد بلکہ بدعت است
کقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقویٰ
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان
(جزو ۶ رکوع ۴)۔ واگر در راہ خدا تعالےٰ
بیایند وایشاں یاری طلبند شما
یاری دہید۔ کقولہ تعالیٰ وان
استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الآیۃ
(جزو ۱۰ رکوع ۵) خوشنودی حضرت میرانؑ و
بندگی میاں سید خوندمیرؓ وبندگی میاں شاہ
نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجرانؓ نبود کہ ایشان

دیکھ رہا ہے تمہارے لئے نیک پیروی موجود ہے
ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو ابراہیمؑ کے ساتھ تھے جب
انھوں نے کہا اپنی قوم سے کہ ہم بے تعلق ہیں تم سے اور
ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہم منکر
ہوئے تم سے اور ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی
اور بغض ہمیشہ کے لئے جبتک کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ پر۔
اور ایسی بہت سی آیتیں پڑھیں اور ایک پہر دن تک مخصوص
برادروں کو جلال میں آکر ملامت کی اس کے بعد برادران
نے رجوع کی اور کہا کہ ہم سے خطا ہوئی کہ گھر والوں کو جانے
دیا اس کے بعد برادروں نے گھر والوں کو جلد بلوالیا اور
یہ ناقل حاضر تھا۔ پس اگر اہل دائرہ دائرہ کے باہر رہنے
والے دنیا دار قرابتداروں کی طرف میل کریں تو اہل دائرہ
کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی مدد نہ کریں اور اگر مدد کریں
تو مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کی روش کے خلاف بلکہ بدعت
ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ بایکدیگر مدد کرو تم نیکی
اور پرہیزگاری پر اور بایکدیگر مدد نکرو گناہ اور دشمنی
پر۔ اور اگر خدا کی راہ میں آئیں اور یہ لوگ مدد طلب کریں
تو تم ان کی مدد کرو مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور اگر تم سے
دین میں مدد چاہیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے الخ دائرہ سے

بخانہ قرابتان دنیاداراں روند چنانچہ نقلہائے
کاہمہ و شہر نہر والہ و موضع بھدری والی بسیار است
برادران مذکور را ازیں جہت بسیار زجر کردند و
نیز **نقلست** وقتیکہ بندگی ملک الہداد رضؓ
از جالور نزدیک شہر نہر والہ چند روز ماندند فرمودند
کہ مبادا کسی برائے ملاقات قرابتان خود در
شہر روند و اگر ملاقات ایشاں کنید و یا شما روید
در دائرۂ من نیائید ہر جا کہ خواہید بروید ہمانجا
بمانید۔ **نقلست** حضرت میراںؑ فرمودند اگر
کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ
باشد و قرابتان او در گجرات باشند و میل
دل او سوے قرابتان باشد آنکس از ظالمان
است ایں نقل را طائفہ است حضرت میراں
علیہ السلام درحق ایشاں ایں آیتہا خواندند۔
یاایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰبائکم واخوانکم
اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم
منکم فاولٰئک ہم الظٰلمون۔ وقال اللہ تعالیٰ
والذین اٰمنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولا
یتہم من شیٔ حتّٰی یہاجروا (جزء ۱۰ رکوع ۵)

والے دائرے کے باہر دنیادار قرابتداروں کے گھر جانے
میں حضرت مہدیؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی
میاں نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجروں کی خوشنودی نہ تھی چنانچہ
اس باب میں شہر کاہہ شہر نہر والہ اور موضع بھدری والی
کی بہت سی نقلیں ہیں اسی لئے برادران مذکور کو بہت
تنبیہ کی۔ اور نیز نقل ہے جس وقت کہ بندگی ملک الہدادؓ
جالور سے نکلکر شہر نہر والہ کے نزدیک چند روز رہے اور
فرمایا ایسا نہو کہ کوئی شخص اپنے عزیزوں کی ملاقات کیلئے
شہر میں جاے اور اگر ان سے ملاقات کرو اور یا تم جاؤ تو
میرے دائرہ میں نہ آؤ جہاں چاہو چلے جاؤ اور وہیں رہو
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہجرت
کرکے گجرات سے خراسان جائے اور اس کے عزیز گجرات
میں ہوں اور اس کے دل کی توجہ اپنے عزیزوں کیطرف
ہو تو وہ شخص ظالموں سے ہے اس نقل کی راوی ایک جماعت
ہے حضرت مہدیؑ نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھیں
مومنو! اپنے آباء واجداد اور بھائیوں کو اپنے دوست
مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو دوست رکھتے ہیں اور جو
ان کو اپنا دوست تم میں سے بنائیں گے تو وہی ظالم ہیں
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنھوں نے ایمان لایا اور ہجرت

ونیز فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا
فی سبیل اللہ (جزء ۵ رکوع ۸) **نقلست** بندگی
میاں سید خوندمیرؓ فرمودند ہر کہ مہدیؑ را قبول
کردہ واز ہجرت وصحبت او باز ماندہ است
اورا حکم منافقی کردند **نقلست** بحضور
حضرت میراں علیہ السلام در جدہ بسیار
اضطرار شدہ بود بحضور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ
درجیول بسیار اضطرار شدہ مردند بحضور
بندگی ملک الہدادؓ درجالور اضطرار شدہ
بسیار مرد ماں خشک شدہ مردند نیز بحضور
علی سیرت المہدیؑ در موضع جیول بسیار
اضطرار روی نمودہ بود وارزانیت غلہ بسیار
بود کہ پنج سیر برنج بہ ڈکرہ می آمدے فاما
ہیچ یکی تردد وتدبیر نکید سگر نکردند وکم وزیادہ
چہار صد وپنجاہ فقیر برائے اللہ بحال ثابت
قدم بفقر وفاقہ خشک شدہ جان بجاناں
سپردند ہم دراں زماں از طرف ملک شرف الدین
بن ملک محمد برادر بوامریم الملقب بوامنا بسیار
خرچہ وزر این خواہر خود را بندگی میاںؓ را فرستادہ

نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی حتیٰ
کہ وہ ہجرت کریں۔ اور نیز قولہ تعالیٰ تو تم ان میں سے کسی کو
دوست مت بناؤ جبتک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جس نے حضرت
مہدیؑ کی تصدیق کی اور آپ کی صحبت اور ہجرت سے
باز رہا تو اس پر حضرتؓ نے منافقی کا حکم کیا ہے نقل ہے
حضرت مہدیؑ کے حضور میں جدہ میں بہت فقر وفاقہ پڑا
تھا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں جیول میں بہت
فقر وفاقہ پڑ کر طالبان خدا انتقال کئے اور بندگی ملک الہدادؓ
کے حضور میں جیول میں بہت مردان خدا فقر وفاقہ سے
خشک ہو کر انتقال کئے۔ شاہ خوندمیرؓ کے حضور میں جیول
میں بہت فقر وفاقہ ظاہر ہوا اور غلہ اس قدر سستا تھا کہ
ڈکرہ کو پانچ سیر چاول ملتے تھے مگر کسی طالب خدا نے
آپس میں کوئی تردد اور تدبیر نہیں کی کم وبیش ساڑھے
چار سو فقراء نے اللہ کے لئے ثابت قدمی کے ساتھ فقر و
فاقہ سے خشک ہو کر جان جاناں کے حوالے کی اسی زمانہ
میں ملک محمد کے فرزند ملک شرف الدین کی طرف سے ان کی
بہن بوامریم الملقب بوامناؒ اور بندگی میاںؓ کے پاس
بہت روپیے اور زیور روانہ کئے گئے تھے۔ بندگی ملک حمادؒ

بودند بندگی ملک حمادؒ فتوح خود نیز بحضور حضرت میاںؓ پیش کردند برائے خرچہ سوی کعبۃ اللہ رواں شدند تمام دائرہ را در سلطان پور داشتند چنانچہ خافی نیست **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیرؓ با دائرہ ہمہ رواں شدند برائے حج فرمان آمد اے سید خوندمیر مرد ماں کہ برابر تواند ایشاں را باز بگرداں بندگی میاںؓ باز گردانیدند سہ مرد مانرا ہمراہ خود گرفتہ رفتند چونکہ بکعبۃ اللہ رسیدند برائے خرچہ چیزی کالای بود بہ بہای اینجا میفروختند برادراں عرض کردند اینجا بسیار گراں است و قیمت زیادہ می آید میاںؓ فرمودند برائے اللہ بحج آمدم نہ برائی سوداگری آمدم **نقلست** بندگی ملک الہدادؓ برای حج رفتند کعبہ را دیدند ایں دعا طلبیدند یا رب العالمین میان تو الہداد است الہداد را بر دار خدا تعالیٰ اجابت کرد **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیرؓ بی بی عائشہؓ را فرمودند کہ از جہت فرزنداں صغیر نابالغ ہستند خدمت ایشاں بکنید از جہت اللہ چوں بالغ شوند اگر راہ خدا تعالیٰ اختیار کنند ہمچناں رعایت بکنید

نے اپنی فتوح بھی حضرت بندگی میاںؓ کی خدمت میں خرچہ کے لئے پیش کی کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے تمام دائرہ کو سلطان پور میں رکھے چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں۔ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ تمام اہلیان دائرہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے فرمان آیا اے سید خوندمیر جو لوگ تیرے ہمراہ ہیں ان کو واپس کر دے تو آپ نے ان کو واپس کر دیا تین آدمیوں کو اپنے ہمراہ لیگئے جب کعبۃ اللہ پہنچے تو خرچ کے لئے جو سامان تھا وہاں کی قیمت سے بیچ رہے تھے بھائیوں نے عرض کیا کہ یہاں اشیاء بہت مہنگے ہیں قیمت زیادہ آتی ہے میاںؓ نے فرمایا کہ میں اللہ کے واسطے حج کو آیا ہوں سوداگری کے لئے نہیں آیا۔ نقل ہے بندگی ملک الہدادؓ حج کے لئے گئے کعبہ کو دیکھا یہ دعا کی کہ اے رب العالمین تیرے درمیاں الہداد ہے الہداد کو اٹھا لے خدائے تعالیٰ نے قبول کی۔ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بی بی عائشہؓ سے فرمایا چھوٹے بچے نابالغ ہیں اللہ کے واسطے ان کی خدمت کرو جب بالغ ہو جائیں اگر خدا تعالیٰ کی طلب اختیار کریں تو اسی طرح رعایت کرو بلکہ زیادہ شفقت اختیار کرو۔ اگر غیر اللہ یعنی دنیا کی

بلکہ زیادہ شفقت نمایند اگر طلب غیر کنند از ایشاں
بیزار شوید از خانہ بیروں کنید از جہت اللہ اگر ایں
عمل نہ کنید عند اللہ ماخوذ گردید قال علیہ السلام
اکمل الایمان الحب للہ والبغض للہ **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند در خانہ کسی کنیزک یا
غلام باشد آں را حاجت مرشد نیست **نقل است**
یک روز در خانہ میاں سید سلام اللہ رضؓ شور شد کنیزک را
میزدند میاں شاہ نعمت رضؓ منع کردند میاں سید
سلام اللہ رضؓ و میاں نعمت رضؓ را گفتگو شد آں قصہ را
پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند حضرت میراںؑ
فرمودند در خانہ کسی کہ کنیزک یا غلام باشد اور را ایمان
شدن محال است دراں روز شہتا بردہ آزاد
شدند **نقلست** کسی بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ را عرض کرد
کہ مردانگی و شجاعت ایں فقیراں بلند است میاںؓ
فرمودند کہ ایشاں ضعیف اند با خدا تعالیٰ صلح کردند
ذات خود را تسلیم کردند در رضاء خدا تعالیٰ و
شجاعت شما بسیار است کہ مقابلہ با خدای رسول
علیہ السلام و فرشتگاں کردید و عذاب دوزخ اختیار
کردید شجاعت شما بزرگ است. **نقلست**

طلب اختیار کریں تو تم اللہ کے واسطے ان سے بیزار
ہو جاؤ گھر سے باہر کردو اگر یہ عمل نہ کروگے تو اللہ کے
پاس ماخوذ ہوگے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زیادہ کامل ایمان
اللہ کے واسطے کی محبت اور اللہ کے واسطے کے بغض میں
ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس کے گھر میں
باندی یا غلام ہو اس کو مرشد کی حاجت نہیں نقل ہے
ایک روز میاں سید سلام اللہ رضؓ کے گھر میں شور ہوا باندی
کو مارتے تھے میاں شاہ نعمت رضؓ نے منع کیا میاں سید
سلام اللہ رضؓ اور میاں نعمت رضؓ کی گفتگو ہوئی یہ قصہ حضرت
مہدیؑ کے حضور میں پیش کئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
جس شخص کے گھر میں باندی یا غلام ہو اس کے لئے ایمان
ہونا محال ہے۔ اس روز اسی بردے آزاد ہوئے
نقل ہے کسی شخص نے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے عرض
کیا کہ مردانگی اور بہادری ان فقیروں کی بلند ہے میاںؓ
نے فرمایا کہ یہ فقرا ضعیف ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح
کر لئے ہیں خدا کی خوشنودی میں اپنی ذات کو خدا کے
حوالے کر دیے ہیں تمہاری بہادری بہت ہے کہ خدا
اور رسولؐ اور فرشتوں کا مقابلہ کرتے ہو اور دوزخ
کا عذاب اختیار کرتے ہو تمہاری شجاعت بڑی ہے۔

بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند کسی را ہمہ عمر پای او
در رکاب زین بستہ شدہ است اسپ می گردد
تا وقت موت اگر ایمان نشود ہیچ مشقت نہ کرد
مفت یافت و نیز فرمودند آسمان و زمین را دری
باشد و حول آں در چشم کسی ہمہ عمر می گردد تا وقت
موت ایمان شود مفت یافت ہیچ مشقت و قیتی
نہ شد **نقلست** کسی بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
را پرسید عمل مقبول یا مردود چوں معلوم شود
میاںؓ فرمودند ہر عمل کہ در نظر آید آں مردود
باشد آں عمل کہ در نظر نیاید آں مقبول است
و نیز پرسیدند وقت دیگر میاںؓ گفتند
در ہمہ عمر یکبار عمل در نظر آید آں عمل مردود
است بجز فنا شدن عمل مقبول نشود عمل کنندہ
فنا شود کسی ببیند اگر عمل کنندہ باقی است آں
عمل در نظر آید طالب را باید فنا حاصل کند اصل کار
اینست **نقلست** کسی پیش بندگی میاں
سید خوندمیرؓ عرض کرد کہ ایں بندگان خدا بسیار
ہمت کردند میاںؓ فرمودند ایشاں چہ ہمت
کردند دنیا اندک است آں را گذاشتہ

نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کسی شخص کا پاؤں
تمام عمر زین کے رکاب میں بندھا ہوا ہے گھوڑا پھیر رہا
ہے موت کے وقت اگر ایمان ملجائے تو کچھ محنت نہ کیا
مفت میں ایمان پایا۔ اور نیز شاہ خوندمیرؓ نے فرمایا کہ زمین
سے آسمان تک ایک دروازہ ہو اور اس دروازہ کے
اطراف کسی کی آنکھ تمام عمر پھرتی رہے موت کے وقت
ایمان پایا تو مفت پایا کوئی محنت کسی وقت اس کو نہ ہوئی
نقل ہے کسی شخص نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سے پوچھا کہ
عمل مقبول ہے یا مردود کیسے معلوم ہو میاںؓ نے فرمایا
جو عمل کہ نظر آوے وہ مردود ہے اور جو عمل کہ نظر نہ آوے
وہ مقبول ہے اور نیز دوسرے وقت پوچھے تو میاںؓ
نے کہا کہ تمام عمر میں ایک بار بھی عمل نظر میں آوے تو وہ
عمل مردود ہے فنا ہونے کے بغیر عمل مقبول نہ ہوگا عمل
کرنے والا فنا ہو جائے کوئی دیکھے اگر عمل کرنے والا باقی
ہے تو وہ عمل نظر آتا ہے۔ طالب خدا کو چاہیئے کہ فنا
حاصل کرے اصل کام یہی ہے۔ نقل ہے کسی شخص نے
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں عرض کیا کہ یہ بندگان
خدا جو دائرے میں ہیں انھوں نے بڑی ہمت کی ہے
میاںؓ نے فرمایا کہ انھوں نے کیا ہمت کی۔ دنیا تھوڑی ہے

آخرت بسیار است ازاں سبب طلب آخرت
کردہ ہمت شما بلند است خدائے تعالیٰ در کلام
خویش مدح بہشت بسیار کردہ است و ذم
دوزخ بسیار کردہ است شما بہشت را اعراض
کردہ گذاشتید طلب دنیا اختیار کردید ایں
دنیا فانی را شما اختیار کردید آخرت بہتر و باقی
است آں را گذاشتید ہمت شما بزرگ است
کسی بسیار را طلب کند اندک بگیرد ہمت او
زیادہ است **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن
بجان ایں را ہستی و خودی گویند اموال و اولاد جز
آں را متاع حیات دنیا نام کردہ اند چنانچہ
زنان و فرزنداں و اموال و حیوانات و زراعات
و عمارات و ملبوسات و ماکولات و جز آں ہر کہ
ایشاں را مرید باشد و بدو مشغول شود او کافر
است ہر کہ ارادت او دارد و بدو مشغول گردد او کافر
است اگر کسی بہ او صحبت کند و بخانہ او رود و بہ او
الفت دارد حضرت میراں علیہ السلام فرمودند او از
آں ما نیست و از آں محمد نیست و از آں خدا نیست

اس کو چھوڑ کر آخرت بہت ہے اس سبب سے آخرت کو
طلب کیا تمہاری ہمت بلند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے
اپنے کلام میں بہشت کی تعریف بہت کی ہے اور دوزخ
کی مذمت بہت کی ہے تم نے بہشت سے منہ پھیر کر چھوڑ دیا
دنیا کی طلب اختیار کی تم نے اس فانی دنیا کو اختیار
کیا آخرت بہتر اور باقی ہے اس کو چھوڑ دیا لہٰذا تمہاری
ہمت بڑی ہے جو شخص بہت کو طلب نہیں کرتا تھوڑی
کو طلب کرتا ہے تو اس کی ہمت زیادہ ہے نقل ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے
یعنی جان سے جینا اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں مال
اولاد ان کے سوا دوسری چیزوں کا نام (قرآن میں)
دنیا کی زندگی کی پونجی ہے چنانچہ عورتیں بچے جانور
کھیتیاں عمارتیں کپڑے کھانے کی چیزیں جو شخص ان
چیزوں کا ارادہ رکھتا ہے اور ان میں مشغول ہو جائے
تو وہ کافر ہے اگر کوئی شخص اس کی (دنیا کی زندگی کی
پونجی کا ارادہ رکھنے والے اور اس میں مشغول ہونے والے
کی) صحبت میں رہے یا اس کے گھر جائے اور یا اس سے
الفت رکھے تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ ہماری آن
سے نہیں ہے۔ محمدؐ کی آن سے نہیں ہے اور خدا کی آن سے

نقلست حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند ہر کہ منتظر فتوح باشد او متوکل نیست **نقلست** حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند ایذا و رنج از مدعیان برسد بدانید کہ خدا تعالیٰ شمارا یاد کردہ است و از بندہ ہستید وچوں فتوح خلق زیادہ گردد بدانید کہ از درگاہ باری تعالیٰ فراموش گردید و از من نیست **نقلست** حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند اگر کسے گوید متوکل را خدا تعالیٰ سوا لک تنکہ زر رحمتاً فرستادہ است یک ساعت تاخیر کنید تا بیارم اگر آں متوکل بماند و تاخیر کند متوکل نباشد **نقل است** در دائرہ میاں ملک جیؓ نظام الملک آمدہ بود بوقت نماز برادراں کہ بالای صف نشستہ بودند یک برادر در پس آمدہ چادر خود گسترانیدہ برای نماز دادہ بود بر آں چادر نظام الملک نماز گزارد میاںؓ شنیدند آں برادر را از دائرہ بیروں کردند میاں ملک جیؓ فرمودند کسی دل و ذات خدای را تسلیم کند چنانکہ موذن روی خود تسلیم کند ہیچ طرف مائل نشود ہمچناں سوی خدا تعالیٰ کند کار او تمام شود **نقلست** بندگی میاں

نہیں ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ (دین مہدیؑ یعنی خدا طلبی کے) دشمنوں سے تکلیف اور رنج پہنچے تو جانو کہ خدا تعالیٰ نے تم کو یاد کیا ہے اور تم بندہ سے ہو اور جب خلق سے فتوح زیادہ ہونے لگے تو جانو کہ تم خدا تعالیٰ کی درگاہ سے فراموش ہو گئے اور تم مجھ سے نہیں ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص متوکل سے کہے کہ خدا تعالیٰ نے سوا لاکھ سونے کے تنکے بھیجا ہے ایک گھنٹہ توقف کرو تو میں لاتا ہوں اگر وہ متوکل ٹھیر گیا اور تاخیر کیا تو وہ متوکل نہوگا۔ نقل ہے میاں ملک جیؓ کے دائرے میں نظام الملک نماز کے وقت آیا تھا دائرے کے برادر جو صف پر بیٹھے ہوے تھے ان میں سے ایک برادر نے پیچھے آکر نماز کے لئے چادر بچھادی اس چادر پر نظام الملک نے نماز ادا کی میاں ملک جیؓ نے یہ واقعہ سنا اور اس برادر کو دائرہ کے باہر کردیا۔ میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دل اور ذات کو خدا کے حوالے کرے جیسا کہ موذن اپنے رخ کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے تو اس کا کام

شاہ نظامؓ از دائرہ بیروں مشغول نشستہ بودند جوع غلبہ
کرد میاں شاہ نظامؓ گیاہ خوردند برادراں پرسیدند
چہ خوردید میاں نظامؓ فرمودند بسند جوع شد
ہر حال دنیا بگذرد **نقلست** میاں یوسفؓ را
بسیار اضطرار بود یک فوطہ بود سر را رسن بستہ
بودند برگ درختان خوردند پای راز خم شدہ
نشستند حضرت میرانؑ را پرسیدند آن وقت
کجا است کہ مشقت مہدویاں را بسیار شدندی
میرانؑ فرمودند آں وقت ہمین است اما قابلیت
شما بزرگ است ازاں سبب معلوم نمی شود
نقلست بندگیمیاں سید خوندمیرؓ پیش
حضرت میرانؑ عرض کردند کہ در تمام عالم دو
مسلمان معلوم می شوند حضرت میرانؑ
فرمودند کہ شما چہ میگوئید ایں سخن بندگیمیاںؓ
فرمودند آری میرانجیو ہمچنین است بعدہ
میرانؑ فرمودند کہ از کجا معلوم می شود میاںؓ
فرمودند از میرانجیو معلوم می شود میرانؑ فرمودند
کہ کدام دو کساں میاںؓ فرمودند یکی محمد رسول اللہؐ
ثانی محمد مہدیؑ بعدہ میرانؑ فرمودند آری

تمام ہو جائے نقل ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ دائرہ
سے باہر خدا کے ذکر میں مشغول بیٹھے تھے بھوک کا غلبہ ہوا
تو آپ نے گھاس نوش فرمایا برادروں نے پوچھا کہ آپنے
کیا نوش فرمایا تو فرمایا بھوک کا علاج ہوا ہر حال دنیا
گذر جاتی ہے۔ نقل ہے میاں یوسفؓ پر بہت فقر و
فاقہ تھا ایک لنگی باندھے ہوئے سر پر رسی لپٹے ہوئے
تھے جھاڑوں کے پتے کھاتے تھے پاؤں زخمی تھے بیٹھے
ہوئے تھے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ وہ وقت کہاں
ہے (کہ جس کے متعلق آپنے فرمایا تھا) کہ مہدویوں پر
بہت مشقت ہوگی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ وقت
یہی ہے لیکن تمہاری قابلیت بڑی ہے اس لئے
تم کو تکلیف معلوم نہ ہوئی۔ نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ تمام عالم میں
دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
تم یہ بات کیا کہتے ہو۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا ہاں میرانجی
ایسا ہی ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کہاں
سے معلوم ہوتا ہے میاںؓ نے فرمایا کہ میرانجی سے معلوم
ہوتا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ دو شخص کون ہیں میاںؓ نے
فرمایا کہ ایک محمد رسول اللہؐ دوسرے محمد مہدیؑ ہیں ایک

ہمچناں است بعضی انبیا را سر مسلمان شدہ بود و بعضی تا سینہ و بعضی تا ناف و بعضی را پہلوی راست و بعضی را ہر دو پہلو مگر ہمیں دو تن سرتاپا مسلمان شدند۔ **نقلست** از ملک پیر محمدؒ کہ حضرت میرانؑ بدیں عبارت فرمودند کہ آدم صفی اللہؑ گندم کاشت و نوح نجی اللہ آب داد و ابراہیم خلیل اللہؑ کشت پاک کرد خاشاک را بیروں آورد و موسیٰ کلیم اللہؑ درودی کرد و عیسیٰ روح اللہؑ خرمن کرد و محمد رسول اللہؐ آرد کرد نان پخت و خود چشید و برای فرزند خود داشت آں فرزند مہدی موعودؑ است آنرا مہدیؑ چشید و ہمہ مہاجرانؓ را و سید خوندمیرؓ را چشانید۔ **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند یکی وقت سلطان اللیل و یکی وقت سلطان النہار است و کلام میرانؑ است کہ ہر کہ ایں ہر دو وقت ضائع کند آنکس فقیر دین نیست

بعد مہدیؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے بعضے انبیاؑ کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعضے سینے تک اور بعضے ناف تک اور بعض کا سیدھا پہلو اور بعض کے ہر دو پہلو مسلمان تھے مگر یہی دو تن (محمد و مہدی علیہم السلام) سرتاپا مسلمان ہوئے نقل ہے ملک پیر محمدؒ سے کہ حضرت مہدیؑ نے اس عبارت میں فرمایا کہ آدم صفی اللہؑ نے گیہوں بویا نوح نجی اللہ نے پانی دیا ابراہیم خلیل اللہؑ نے کھیتی پاک کی کچرا صاف کیا موسیٰ کلیم اللہؑ نے کھیت کاٹا عیسیٰ روح اللہؑ نے ڈھیر لگایا۔ اور محمد رسول اللہؐ نے آٹا بنایا روٹی پکائی اور خود چکھا اور اپنے فرزند کے لئے رکھا وہ فرزند مہدی موعودؑ ہے اس کو مہدیؑ نے چکھا اور تمام مہاجرینؓ کو اور سید خوندمیرؓ کو چکھایا۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک وقت سلطان اللیل ہے اور ایک وقت سلطان النہار ہے۔ اور مہدیؑ کا فرمان ہے کہ جو شخص ان دونوں وقتوں کو ضائع کرے وہ دین کا فقیر نہیں ہے پس کلام خدا

۱؎ گر مہدی ترک بہر سگ دنیا ہوا فقیر۔ کمبخت پاک ہوکے پلیدوں میں مل گیا۔ کی صحت سے متصوف شخص نے حال میں طالب دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ "سرتاپا مسلمان تھا" اس ظالم کو دنیا ایسی لپٹی کہ دنیا کو دین سمجھ رہا ہے اور فرمان مہدیؑ کی علی الاعلان مخالفت کرنا ظالم کا دین ہے۔ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ (جز ۶ رکوع ۱۲) بیشک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا۔

پس از کلام خدا و رسولؐ و قول مہدیؑ معلوم شد کہ بغیر ذکر فلاح نیست قولہ تعالیٰ فاذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون پس ہر کہ بعد از فارغ شدن ہر نمازی پراگندہ نشود در زمین و فضل نجوید یعنی بینائی و ذکر کثیر نکند تحقیق فلاح نشود از عذاب خدا و این نشستن دو کساں بعد از ہر نماز و حکایت لایعنی کردن خلاف کلام خدا تعالیٰ و خلاف رسول اللہؐ و خلافِ مہدی موعودؑ است

نقلست

حضرت میرانؑ فرمودند ہر وقت مومن گناہ کند ایمان بیرون می شود و قتیکہ از گناہ توبہ کند ایمان در آید چراکہ ایمان دو نوع است یکی آں کہ از نور مصطفیٰؐ خلقت او کردہ شدہ است آں دور شود و نوع دیگر ایمان قرآن و مرشد است این نور دور نہ شود چراکہ دو نور باشد راہ رفتن تواند اگر یک نور باشد راہ رفتن نتواند ہمچو چشم است آفتاب نیست یا آفتاب است چشم نیست چہ بیند ہر دو باید تا مقصود حاصل شود

نقل است

بحضور حضرت میراں علیہ السلام بعضی کساں را چیزی کسے گزرانیدے بیش حضرت میراںؑ آمدہ

اور رسول و مہدی علیہما السلام کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ ذکر خدا کے بغیر آخرت میں فلاح نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تم اللہ کا ذکر کثیر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ پس جو شخص ہر نماز سے فارغ ہونے کے بعد زمین پر پراگندہ نہ ہو اور خدا کا فضل طلب نہ کرے یعنے خدا کی بینائی طلب نہ کرے اور ذکر کثیر نہ کرے تو تحقیق خدا کے عذاب سے نجات نہ پاوے اور ہر نماز کے بعد دو اشخاص کا ایک جگہ بیٹھنا لا یعنی باتیں کرنا خدا تعالیٰ کے کلام کے خلاف اور رسول اللہ اور مہدی موعود علیہما السلام کے خلاف ہے نقل ہے

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جس وقت مومن گناہ کرتا ہے تو ایمان باہر ہو جاتا ہے جب اس گناہ سے توبہ کرتا ہے تو ایمان آجاتا ہے کیونکہ ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک ایمان وہ ہے جو مصطفیٰؐ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے وہ دور ہو جاتا ہے اور دوسری قسم کا ایمان قرآن اور مرشد کا ہے یہ نور دور نہیں ہوتا کیونکہ دو نور ہوتے ہیں تو راستہ چل سکتا ہے اگر ایک نور ہو تو راستہ چل نہیں سکتا مثلاً آنکھ ہے آفتاب نہیں ہے یا آفتاب ہے آنکھ نہیں ہے تو کیا دیکھے دو نور چاہیئے تاکہ مقصود حاصل ہو نقل ہے

حضرت مہدیؑ کے حضور میں اگر کوئی شخص اطلاع ئی نشہ کو کوئی چیز گزرانتا تو حضرت کے حضور میں آکر فرمایا کرتے

فریاد کردے کہ پیرانؓ رہزنی می شود پیرانؓ فرمودندے
شما ذات خود را تسلیم کردید پرورش شما خدائے
میکند اوشاں را گفتند ایشاں را چیزے بدہید
بدست بندہ بدہید بندہ ایشاں را بخورانم ایشاں
مستان خدا باشند پیرانؓ بدست خود طعام مستعد
کردہ خورانیدند **نقلست** کسے بندگی ملک الہدادؓ
را پرسید باڑ چیست ملکؓ فرمودند باڑ این است
خارہا استادہ کردہ است باز سوال کرد اگر
کسے در باڑ بمیرد مومن باشد ملکؓ فرمودند او مومن
حقیقی باشد **نقلست** در دائرہ بندگی ملک
الہدادؓ یک پیرزن جہت گدائی آمدہ بود در جنبا نیمہ
مرد ملکؓ را خبر شد ملکؓ فرمودند اندرون دائرہ بسیار
یا بیرون گفتند اندرون بسیار است ملکؓ فرمودند
اورا خدائتعالیٰ بخشید و ایمان روزی شد
و نیز فرمودند این را مقام بی بی رابعہؒ خدائتعالیٰ
میدہد او قبول نمیکند و میگوید ما در باڑ مہدیؑ
علیہ السلام آمدہ فوت شدیم ما را این چہ مقام
بالاتر ازیں می باید **نقلست** بندگی میاں دلاورؓ
در حجرۂ خود یک مشک داشتہ بودند

کہ پیرانجی رہزنی ہوتی ہے حضرت مہدیؑ فرماتے کہ تم نے
اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دیا ہے خدائتعالیٰ تمہاری
پرورش کرتا ہے ان کو (فتوح کرنیوالوں کو) کہتے کہ تم اہل
دائرہ کو کوئی چیز دیتے ہو تو بندہ کے ہاتھ میں دو بندہ ان کو
کھلائیگا یہ لوگ مستان خدا ہیں حضرت اپنے ہاتھ سے
کھانا تیار کر کے کھلاتے۔ نقل ہے کسی شخص نے ملک الہدادؓ
سے پوچھا کہ باڑ کیا چیز ہے ملکؓ نے فرمایا باڑ یہ ہے
جو کانٹے لگائے گئے ہیں۔ پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص
باڑ میں مر جائے تو مومن ہوگا؟ ملکؓ نے فرمایا کہ وہ مومن
حقیقی ہوگا۔ نقل ہے کہ بندگی ملک الہدادؓ کے دائرے
میں ایک بوڑھی بھیک مانگنے آئی تھی باڑ میں مر گئی۔ ملکؓ
کو معلوم ہوا تو فرمایا بوڑھی کا جسم دائرے میں زیادہ ہے
یا باہر زیادہ ہے تو جواب دیا کہ دائرے کے اندر بہت
ہے ملکؓ نے فرمایا خدائتعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور ایمان
عطا کیا اور نیز فرمایا کہ خدائتعالیٰ اس بوڑھی کو بی بی رابعہؒ
کا مقام دینا چاہتا ہے تو وہ قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ
ہم نے مہدیؑ کی باڑ میں آکر انتقال کیا ہے ہمارے لئے
یہ کیا مقام ہے اس سے بڑھکر مقام چاہیئے۔ نقل ہے بندگی
میاں دلاورؓ نے اپنے حجرے میں ایک مشک رکھا تھا جب

چوں شب شدی در خانہ معذوران آب دادندے **نقلست** حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند کسے پیاز و لسون بخورد پس صف نشیند باز فرمودند چرا چنیں خورید پس نشستن حاجت افتد **نقلست** آ حضرت میرانؑ یک جا چند روز ماندہ بودند دیوار ہائے خانہ مستعد نہ شدہ بود براداں عرض کردند اگر رضا باشد دیوار ہا راست کنیم حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند ہر حال میگذرد و ایں ہمہ برادران اند ایں ہمہ زنان خواہران ایشان اند ببنید نظر خود فرو کنند خوب است اگر نگاہ کردہ ببنید خدا تعالیٰ خواہد پرسید کہ ایشاں خیانت کنند **نقلست** کسے برادر پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کرد میاں یوسفؓ از دائرہ بیروں روند میرانؑ فرمودند میاں یوسفؓ را بگویند تا نروند در خلوت بہ نشیند میاں یوسفؓ را فرمودند ہر حال خدائے را حاصل کنید آرے مرشد بینا و طبیب حاذق ہر کس را قابلیت دیدہ دوا فرمود مبتدی را ہم منتہی را **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیرؓ را

رات ہوتی تو معذوروں کے گھر میں پانی ڈالتے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص پیاز اور لسن کھاتا ہے اس کو چاہیئے کہ صف کے پیچھے بیٹھے پھر فرمایا کیوں ایسی چیزیں کھاتے ہو جن کی وجہ سے پیچھے بیٹھنے کی ضرورت ہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے ایک مقام پر چند روز قیام فرمایا تھا اہلیان دائرے کے گھر کی دیواریں تیار نہیں ہوئی تھیں برادروں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو دیواریں بنا دی جاتی ہیں حضرتؑ نے فرمایا ہر حالت میں گذر جاتی ہے یہ تمام بھائی ہیں اور یہ تمام عورتیں ان کی بہنیں ہیں ان کی نظر بہنوں پر پڑ جائیگی تو یہ اپنی نظر نیچی کر لیں گے ان کے لئے اچھا ہے اگر نگاہ کر کے دیکھیں گے تو خدا تعالیٰ ان کو پوچھیگا کیونکہ انھوں نے خیانت کی **نقل** ہے کسی برادر نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میاں یوسفؓ دائرے سے باہر جاتے ہیں۔ مہدیؑ نے فرمایا میاں یوسفؓ سے کہو کہ باہر نہ جائیں گوشہ نشینی اختیار کریں۔ اور حضرت مہدیؑ نے میاں یوسفؓ سے فرمایا کہ ہر حالت میں خدا کو حاصل کرو۔ ہاں مرشد بینا اور طبیب حاذق ہے ہر شخص کی قابلیت دیکھکر دوا فرمایا مبتدی کو بھی منتہی کو بھی **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ نے بندگی

بندگی ملک الہدادؓ عرضکردند فرزندان شمارا علم بیاموزید میاںؓ فرمودند علم نماز درست شود بس است کسے مبتدی باشد علم بسیار خواند بے عشق شود بخیل گردد و مردود شود اگر منتہی باشد علم بخواند زیاں نکند **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام را اول مرتبہ جذبہ دوازدہ سال شدہ بود ہفت سال ازیں عالم ہیچ خبر نبود مگر فرض نماز ادا کردند فرمان حضرت عزت شد اے سید محمد ایں تجلی الوہیت کہ بر تو شود اگر ازیں ذرہ بر ولیٔ اکمل و نبی مرسل شود سر برداشتن نمی تواند فرض ما ادا کنانیم بیشتر مقصود ما است دیگر پنج سال جذبہ بود گاہی مست گاہی ہشیار در پنج سال ہفدہ سیر غلہ خوردہ بودند **نقل است** ہر جائے حضرت میراں علیہ السلام حجرہ کردندے بندگی میاں دلاورؓ پس حجرہ میراں علیہ السلام جائے خود نشستن کردندے ساعتی نشستندے برخواستہ رفتندے شعلہ نور چناں غلبہ کردے نشستن طاقت نشدے رفتندے ہمچناں سہ سال شد بعد سہ سال میاں دلاورؓ را جذبہ

میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کیا کہ آپ اپنے فرزندوں کو علم سکھاؤ تو میاںؓ نے فرمایا کہ نماز کا علم ٹھیک ہو جائے تو کافی ہے جو مبتدی علم بہت پڑھتا ہے تو عشق سے محروم ہوتا ہے بخیل اور مردود ہو جاتا ہے اگر منتہی علم پڑھتا ہے تو نقصان نہیں کرتا نقل ہے حضرت مہدیؑ کو پہلی مرتبہ بارہ سال جذبہ رہا سات سال تک آپ کو اس عالم کی کچھ خبر نہ تھی مگر فرض نماز ادا کرتے تھے اللہ تعالی کا فرمان ہوا اے سید محمد یہ الوہیت کی تجلی جو تجھ پر ہوتی ہے اگر اس میں سے ایک ذرہ نبیٔ مرسل اور ولی اکمل پر ہو جائے تو سر نہ اٹھا سکے ہم تجھ سے ہمارا فرض ادا کراتے ہیں آگے ہمارا مقصود ہے۔ حضرتؑ کو بقیہ پانچ سال جو جذبہ رہا کبھی آپ مست رہتے اور کبھی ہشیار پانچ سال میں آپنے سترہ سیر غلہ نوش فرمایا تھا نقل ہے جس جگہ حضرت مہدیؑ حجرہ بناتے تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ بھی حضرتؑ کے حجرہ کے پیچھے اپنے بیٹھنے کی جگہ بناتے اور ایک گھنٹہ بیٹھکر اٹھکر چلے جاتے کیونکہ نور کا شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی تاب لاکر چلے جاتے اسی طرح تین سال گذرے تین سال کے بعد حضرت مہدیؑ کا جذبہ شاہ دلاورؓ کے لئے ختم ہوا اس کے بعد حضرتؑ کے

میراںؑ ہضم شد بعد نشستن طاقت شد نقلست
حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند بندہ را در
بست سال ہفت خطرہ آمدہ بودند از جانب حق
شعلۂ نور چناں خطرہا را پرانید چنانچہ باز جانوراں را
نقلست . بندگی میاں نعمتؓ را گفتند کہ
مردمانِ نو می آیند ایشاں را آہستہ بیان کنید
میاںؓ فرمودند در صحبت مہدی علیہ السلام سفید
ریش شد شما بندہ را می آموزید طالب دنیا
بدست بندہ آید یک کھاؤ دو پھاڑ اگر ماند بخت
و اگر گریخت بلا رفت بندہ تابع نفس او نشود
حق اکثر مرداں را خوش نیاید کار بندہ ادا کردن
حق است نقلست حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند زیر درخت ملامت منشینید اگر کسی
ملامت کند آنرا زیاں شود آں زیاں شما است
ہمدراں داخل شوید آں کار را ترک دہید
نقلست کسی حضرت میراںؑ را پرسید میان
بندہ و خدا چہ پردہ است میراںؑ
نان گرفتہ نمودند پردہ ایں نان است
میان خدا تعالیٰ و بندہ نقلست حضرت

حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی طاقت ہوئی. نقل ہے حضرت
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کو بیس سال کے
عرصہ میں سات خطرے آئے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نور کا شعلہ خطروں کو ایسا اڑایا جیسا کہ باز جانوروں
کو اڑا لیجاتا ہے. نقل ہے بندگی میاں نعمتؓ سے
اہلیان دائرہ نے کہا کہ نئے آدمی آتے ہیں ان کے
لئے بیان آہستہ کیجئے. میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ
کی صحبت میں بندہ کی داڑھی سفید ہوئی تم بندے کو
سکھاتے ہو دنیا کا طالب بندہ کے پاس آئے تو
ایک وار دو ٹکڑے اگر رہا تو خوش نصیب اور اگر
بھاگ گیا تو بلا گئی بندہ طالب دنیا کے نفس کا تابع
نہ ہوگا حق اکثر لوگوں کو پسند نہیں آتا بندے کا کام
حق ادا کرنا ہے. نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
ملامت کے جھاڑ د سفید پانی کے جھاڑ کے نیچے
مت بیٹھو اگر کوئی ملامت کرے تو اس کا نقصان ہوگا
وہ تمہارا نقصان ہے اس نقصان میں تم بھی شریک
ہوگے. لہٰذا ایسے کام کو ترک کرو نقل ہے کسی نے
حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ بندے اور خدا کے درمیان
کیا چیز پردہ ہے تو حضرت مہدیؑ نے روٹی پکڑ کر

میرانؑ فرمودند بندہ ہزار طالبان خدا را داشتن
می توانم اما یک طالب دنیا را داشتن نمی توانم
نقلست حضرت میرانؑ فرمودند اگر کسی
چلہا و ریاضتہا و گرسنگی ہا و برہنگی ہا می کشد
مقصود او غیر خدا باشد جای او آتش دوزخ
باشد بنا بر غلو باوجود این شقتہا ہائے مذکور
دریں آیت داخل باشد قولہ تعالیٰ من[1]
کان یرید الحیوٰۃ الدنیا الآیۃ (جز ۱۲ رکوع ۲)
اگر بر خدا تعالیٰ ماندن نتواند خدائے تعالیٰ
رخصت ہم فرمودہ است فمن اضطر غیر
باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم
(جز ۲ رکوع ۵)۔ ایں فرمود و نہ فرمود کہ طلب حیات
دنیا و میل آں کنید یا بخانہ طالبان دنیا
بروید۔ **نقلست** حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
فرمودند اگر کافر زود بمیرد نیک است چرا کہ
عذاب خفیف باشد اگر حیات دراز شود کفر

دکھائی اور فرمایا کہ بندے اور خدا کے درمیان یہ روٹی پردہ ہے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ ہزار طالبان خدا کو
رکھ سکتا ہے لیکن ایک دنیا کے طالب کو نہیں رکھ سکتا۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص چلے ریاضتیں
بھوک اور برہنگی برداشت کرتا ہے اور اس کا مقصود
دنیا ہے تو اس کی جگہ دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ کے لئے
اور مذکورہ مشقتوں کے باوجود اس آیت کے حکم سے دوزخ
میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ارادہ رکھتا ہے
دنیا کی زندگانی کا الخ۔ اگر خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کر سکتا
تو خدا تعالیٰ نے رخصت بھی دی ہے۔ پھر جو کوئی ناچار ہو جائے
کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو
اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو
یہ فرمایا یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی طلب کرو۔ اور اس کی
رغبت کرو یا طالبان دنیا کے گھر جاؤ۔ نقل ہے۔ حضرت
بندگمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اگر کافر جلد مر جائے تو
اچھا ہے کیونکہ عذاب ہلکا ہوگا۔ اور اگر حیات بڑی ہوگی

[1] سورۃ ہود: کان یرید الحیوٰۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وبٰطل ما کانوا یعملون۔ جو شخص ارادہ رکھتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا کر دیں گے ان کو اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو کرتے تھے۔

زیادت کند عذاب زیادہ شود **نقلست** حضرت میرانؑ را مہاجرانؓ عرضکردند بعد خوندکار نزد مقبرہ باشیم میرانؑ فرمودند قبر مارا واز کردہ بہ بینید اگر بندہ در قبر باشم بندہ مہدی نہ ایم مدعای ما میان شما باشد ہر جا کہ باشید بندہ درمیان شما است **نقلست** یک عالم در شہر بود زہد بسیار کردہ بود خلق را امر و نہی نکرد خلق را ضعیفی رخصت فرمود نزد موت زاری و مناجات کرد ہاتف آواز داد ہر چہ گنہ کردی ما عفو کنیم واز گفتن تو خلق گمراہ شد آں نہ بخشیم در روز قیامت ترا بدوزخ کشانیدیم **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند مومن را ہر دو جہت خدا تعالیٰ نیک کند اگر موت خود بمرد یا بدست مخالف یا اگر حیات دراز شود یا راہ خدا تعالیٰ اختیار کردہ زود بمیرد ہر دو جہت نیک **نقلست** حضرت میرانؑ را کسی عرضکرد این شخص را بسیار مال است میرانؑ فرمودند بہ بینید کہ تدبیر می کند یا نہ اگر تدبیر نمی کند چاہ پر زر باشد ہمہ

تو کفر زیادہ کریگا۔ عذاب زیادہ ہوگا۔ نقل ہے کہ مہاجرین نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ خوندکار کے بعد ہم سب آپ کے مقبرہ کے پاس رہیں گے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہماری قبر کھولکر دیکھو اگر بندہ قبر میں رہے تو بندہ مہدی نہیں ہمارا مدعا (خدا کا ذکر) تمہارے درمیان رہے اور تم جہاں کہیں رہو بندہ تمہارے درمیان ہے۔ نقل ہے ایک عالم شہر میں تھا بہت پرہیزگاری کرتا تھا مخلوق کو اچھے کام کا حکم نہ کرتا تھا اور برے کام سے روکتا نہ تھا بلکہ مخلوق کو ضعیف کام کی اجازت دیتا تھا مرنے کے وقت زاری اور مناجات شروع کیا ہاتف نے آواز دی کہ تونے جو کچھ گناہ کیا ہم نے معاف کیا مگر تیرے کہنے سے مخلوق جو گمراہ ہوئی وہ معاف نہیں کرتے قیامت کے روز تجھکو دوزخ میں کھچوائیں گے نقل ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ ہر دو جہت سے مومن کا بھلا کرتا ہے اگر اپنی موت سے مرے یا دشمن کے ہاتھ سے مارا جائے یا اگر راہ خدا اختیار کرنے کے بعد حیات دراز ہو یا جلد مر جائے ہر دو جہت میں اس کی بھلائی ہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے عرض کیا کہ اس شخص کے پاس بہت مال ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا دیکھو کہ

خالی شود و اگر تدبیر کند باقی ماند **نقلست** حضرت
میرانؑ فرمودند صفت بہشت و دوزخ میان
مردمان است کسی را حرص زیادہ باشد
او دوزخی باشد و کسی را کہ قناعت باشد
او بہشتی است **نقلست** یکی اولیاؒ را
وصال شد دیگر اولیاؒ در خواب پرسید کہ
ترا با خدا چون افتاد او گفت مرا در حضور بردند
فرمان شد ترا بیک عمل نجات دادیم حق را در
باطل نیامیختی **نقلست** شانزدہ روز
یک اولیاؒ ہیچ نخوردند کنارہ آب رفتہ
نشستند دیگر اولیاؒ آمدہ پرسیدند چہ
می بینی گفتند میان یقین و علم فرق میکنیم
اگر قوت یقین زیادہ باشد نمی خورم اگر
قوت علم زیادہ باشد آب بخورم آن اولیاؒ
گفت کار تو بزرگ شود بعدہ ہاتف شد
ترا قوتی باید یا قوت بدہم یکایک در ذات ما
قوت پیدا شد **نقلست** اصحاب صفہ
کہ ایشان از گرسنگی بے طاقت شدند
از خلق نمی خواستند فرمودند چنانچہ از خلق

تدبیر کرتا ہے یا نہیں اگر تدبیر نہیں کرتا ہے باولی ہونے
سے بھری ہوئی ہے تو خالی ہو جائیگی اگر تدبیر کرتا ہے
تو بھری رہیگی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
بہشت اور دوزخ کی صفت لوگوں کے درمیان ہے
جس کو حرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہوگا اور جس کیلئے
قناعت ہے وہ بہشتی ہے **نقل** ہے ایک ولیؒ کا وصال
ہوا دوسرے ولیؒ نے خواب میں پوچھا کہ تجھکو خدا کیساتھ
کیسی گذری اس نے کہا کہ مجھکو خدا کے حضور لے گئے
فرمان ہوا کہ ہمنے تجھکو ایک عمل کی وجہ سے بخشدیا یعنے
تونے حق کو باطل میں نہیں ملایا **نقل** ہے کہ ایک ولیؒ
نے سولہ روز تک کچھ نہیں کھایا پانی کے کنارے جاکر
بیٹھے ہوئے تھے دوسرے ولیؒ نے آکر پوچھا کہ تو کیا
دیکھتا ہے کہا کہ یقین اور علم کے درمیان فرق کرتا ہوں
اگر یقین کی قوت زیادہ ہوگی تو نہیں پیونگا اور اگر علم کی
قوت زیادہ ہوگی تو پانی پیونگا اس ولیؒ نے کہا کہ تیرا
کام بڑا ہے اس کے بعد غیب سے آواز آئی کہ تجھکو قوت
چاہیئے یا غذا دوں یکایک ہماری ذات میں قوت
پیدا ہو گئی **نقل** ہے کہ اصحاب صفہؓ بھوک سے
بے طاقت ہوگئے لیکن مخلوق سے نہیں چاہا اور فرمایا

نمی خواستند از حق ہم نمی خواستند دریں معنی
است اگر از خلق می خواستند اظہار رجوع
بیگر دو شکایت دوست باغیر دوست بودی
وایں جائز نیست و از حق ہم نمی خواستند از
جہت آنکہ نفس دشمن است اویاری می طلبد
و نصرت دشمن از دوست خواستن مستحسن نیست
نقلست یکی اولیاء را وصال شد دیگر اولیاء
در خواب او را پرسید ترا با خدا چوں افتاد
گفت مرا در حضور بردند فرمان شد آں روز
کسی ترا گفت ایں آب براہ خدا بخور تو روزہ دار
بودی بعظمت اسم من آب خوردی آں عمل
مقبول شد بحضرت ما ترا نجات دادیم **نقلست**
میاں سید خوندمیر رض فرمودند کہ متوکل یکی مہدی
بودو مایان بصدقہ اوی خوریم و باز فرمودند کہ
در زمانہ مہدی کافر بودیم اکنوں بصدقہ
مہدی علیہ السلام مسلمان شدیم یعنی بمقابلہ آفتاب
ستارگاں محو شدندی و پس آں ماں روشن شدندی
نقلست پیش بندگی میاں سید خوندمیر رض کسی مہاجر رض
آمدی میاں رض استادہ شدی بی بی فرمودند چرا

جیسا کہ مخلوق سے نہیں چاہتے خالق سے بھی نہیں چاہتے
اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر مخلوق سے چاہتے ہیں تو بھوک
ظاہر ہوتی ہے دوست کی شکایت دوست کے غیر
سے ہوتی ہے اور یہ جائز نہیں اور خالق سے بھی نہیں
چاہتے اس لئے کہ نفس دشمن ہے وہ مدد طلب کرتا ہے
اور دشمن کی مدد دوست سے طلب کرنا ٹھیک نہیں
نقل ہے ایک ولی کا وصال ہوا دوسرے ولی نے
خواب میں اس سے پوچھا کہ تجھکو خدا کیساتھ کیسی گذری
کہا کہ مجھکو حضور میں لے گئے فرمان خدا ہوا کہ اس روز
کسی نے تجھسے کہا کہ یہ پانی خدا کیلئے پی تو روزہ دار
تھا میرے نام کی عظمت سے پانی پی لیا وہ عمل ہماری
درگاہ میں مقبول ہوا ہم نے تجھکو نجات دی۔ **نقل** ہے
میاں سید خوندمیر نے فرمایا کہ مہدی کی ایک ذات متوکل
تھی اور ہم مہدی کا صدقہ کھاتے ہیں اور پھر فرمایا کہ ہم مہدی
کے زمانہ میں کافر تھے اب مہدی کے صدقے سے مسلمان
ہوئے یعنی آفتاب کے مقابلہ میں ستارے پوشیدہ ہوجاتے ہیں
اور آفتاب غروب ہونے کے بعد روشن ہوتے ہیں۔
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر رض کے سامنے کوئی
مہاجر رض آتے تو میاں رض کھڑے ہوجاتے بی بی فرماتے

استادہ شوید چیزی ایشانرا بدہید کہ ایشاں
خوش شوند میاںؓ فرمودند ایشاں دریافتہ اند یعنی
ذات میراں علیہ السلام ما چاہ ہستیم میاں سید خوندمیرؓ
فرمودند در زمانہ میراں علیہ السلام و زمانہ ما بسیار
تفاوت شدہ است بحضور میراںؑ جنازہ آوردندی
نظر میراںؑ براں شدی اورا خدا تعالیٰ بخشیدی
و ایمان عطا کردی و بحضور ما کسی بحیات بیامدی
تائب شدہ رحلت شدی اورا خدا تعالیٰ
بخشیدی **نقلست** بندگی میاں نظامؓ
فرمودند کسی خدائے را اختیار بہمت
کند آسان شود کسی را کہ ہمت نبود دشوار تر
بود۔ **نقلست** امام اعظمؒ فرمودند
لولا السنتان لھلک النعمان خدای
را امام اعظمؒ عرض کرد کہ عمل ما در درگاہ تو
چیزی قبول شد یا نہ فرمان شد بادشاہ
برائے ملاقات تو آمدہ بود تو کتاب نوشتہ بودی

کس لئے کھڑے ہوتے ہو کوئی چیز ان کو دیدو تاکہ یہ
خوش ہو جائیں میاںؓ نے فرمایا کہ انھوں نے دریا
یعنی حضرت مہدیؑ کی ذات مبارک کو دیکھا ہے
اور ہم بادلی ہیں۔ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ
حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں اور ہمارے زمانہ
میں بہت فرق ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مہدیؑ کے
حضور میں جنازہ لاتے اور حضرتؑ کی نظر مبارک
اس جنازہ پر پڑتی تو خدا تعالیٰ اس کو بخشدیتا
اور ایمان عطا کرتا اور ہمارے حضور میں جو شخص
اپنی زندگی میں آتا اور توبہ کر کے انتقال کرتا تو اس کو
خدا تعالیٰ بخشدیتا **نقل** ہے بندگی میاں نظامؓ
نے فرمایا جو شخص ہمت سے خدا کی طلب اختیار کرتا
ہے تو اس کے لئے بہت آسانی ہوتی ہے اور جس کو
ہمت نہو بڑی مشکل ہوتی ہے **نقل** ہے امام اعظمؒ
نے فرمایا کہ اگر دو سال (باطنی سیر میں) نہ گذرتے
تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔ امام اعظمؒ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا

لہ۔ ویحکی انہ لازم الامام زید بن علیؓ سنتین یاخذ عنہ العلوم و انہ قال لولا السنتان لھلک النعمان (از عجیب العجاب مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۵۰) بیان کیا جاتا ہے کہ امام اعظمؒ نے حضرت زید ابن علیؓ کی صحبت میں دو سال علوم دین حاصل فرمایا۔ اور امامؒ نے یہ فرمایا کہ۔ اگر دو سال نہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔

مگس بابر قلم نشستہ سیاہی خوردی آن زمان آن را سیاہی خوردن دادی شتابی نکردی ملاقات بادشاہ تاخیر کردی آن عمل مقبول حضرت ما شد ترا نجات دادیم **نقلست** حضرت علی رض فرمودند پیغمبر را در خواب دیدم مرا گفت ای علی ثیابک من الانس تخاطبہ داللہ فی کل نفس گفتم یارسول اللہ ثیاب من کدام است فرمودند کہ خدا تعالیٰ بر تو پنج خلعت پوشانیدہ است خلعت محبت و خلعت معرفت و خلعت توحید و خلعت ایمان و خلعت اسلام ونیز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال رض را وصیت کردند و فرمودند چنانچہ فقیر بخدا رسد غنی نرسد **نقلست** حضرت میران فرمودند شرم داشتن در طلب دیدار خدا تعالیٰ معتبر حجاب است درمیان بندہ و خدا تعالیٰ **نقلست** سلطان العارفین یک روز نیستی خود دیدند و درون ذات خود گفتند کہ اگر مردیا شی منصور حلاج

کہ تیری درگاہ میں ہمارا کوئی عمل قبول ہوا ہے یا نہیں زبان خدا ہوا کہ بادشاہ تیری ملاقات کے لئے آیا تو کتاب لکھ رہا تھا ہماری مخلوق کی مکھی قلم پر بیٹھکر سیاہی پی رہی تھی اس وقت تو نے مکھی کو سیاہی پینے دیا جلدی نہیں کی بادشاہ کی ملاقات میں دیری کی وہ عمل ہماری درگاہ میں مقبول ہوا ہم نے تجھکو نجات دی **نقل** ہے حضرت علی رض نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرماتے تھے کہ اے علی تیرے لئے اللہ کی مدد سے ہر دم محبت کے کپڑے سئے جا رہے ہیں. میں نے کہا یارسول اللہ میرے کونسے کپڑے ہیں. آنحضرت نے فرمایا خدا تعالیٰ نے تجھے پانچ خلعتیں پہنائی ہیں محبت کی خلعت معرفت کی خلعت اللہ کو ایک جاننے کی خلعت ایمان کی خلعت اسلام کی خلعت اور نیز حضرت رسالت پناہ نے بلال رض کو وصیت کی اور فرمایا کہ فقیر جیسا کہ خدا کو پہنچتا ہے مالدار نہیں پہنچتا **نقل** ہے حضرت مہدی نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے دیدار کی طلب میں شرم رکھنا خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان معتبر حجاب ہے **نقل** ہے کہ ایک روز سلطان العارفین بایزید بسطامی رح

باش بر سر دار شده واگر زن باشی بی بی رابعہؒ باش پس نیستی تو مگر مخنث بیکروز چه کردند که دامنی بر سر پوشیدند و دست رنجن در دست کردند و در چشم کاجل کردند و دف را بدست گرفتند و در دن بازار در میان مخنثاں استاده شدند مریداں ہر طرف دویدند تا تفحص کنند مریداں بدیں حال یافتند پرسیدند خوندکار ایں چه حالت است فرمودند ما خدا ایرا شناختن در ذات خود انصاف کردیم نہ مرد ہستیم ونہ زن مگر مخنث پس در میان ایشاں استاده شدیم ایں چنیں با خطاب مخاطب سلطان العارفین نیستی ہمچناں دیدند۔ **نقلست** کسی ابراہیم ادہمؒ را پرسید بلخ گزاشتہ چه یافتی فرمودند خدا ایرا یافتیم اقل انیست کہ کوه ہا از جای خود بہ جنبند اشارت کرد کوه ہا جنبیدند **نقلست** کسی ابراہیم ادہمؒ را پرسید سبب چیست حق را میخوانیم او اجابت نمی کنند گفت از بہر آں کہ خدا ایرا ا میدانید طاعتش

نے اپنی نیستی پر نظر کی اور اپنی ذات سے کہا کہ اگر تو مرد ہے تو دار پر چڑھکر منصور حلاجؒ بن اور اگر تو عورت ہے تو بی بی رابعہؒ بن پس نہیں ہے تو مگر مخنث ایک روز آپنے سر پر دامنی اوڑھ لی اور ہاتھ میں کنگن باندھا اور آنکھوں میں کاجل لگایے اور ہاتھ میں دف لیا اور سر بازار مخنثوں کے درمیان کھڑے ہوگئے مریداں ہر طرف سے دوڑتے ہوئے آیے اور آپ کو اس رنگ میں دیکھکر پوچھا کہ خوندکار یہ کیا حالت ہے تو فرمایا کہ ہم نے خدا کو پہچاننے کے لیے اپنی ذات پر انصاف کیا نہ ہم مرد ہیں نہ عورت مگر مخنث ہیں بس اسی لیے ہم ان کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں ایسے خطاب سے مخاطب سلطان العارفین نے اپنی ذات میں ایسی نیستی دیکھی۔ **نقل ہے** کسی نے ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ بلخ کو چھوڑ کر تو نے کیا پایا۔ فرمایا کہ ہم نے خدا کو پایا کم درجہ یہ ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہلنے لگتے ہیں آپ نے اشارہ کیا تو پہاڑ ہلنے لگے۔ **نقل ہے** کہ کسی نے ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم خدا کو پکارتے ہیں وہ قبول نہیں کرتا۔ فرمایا کہ اس لیے کہ تم خدا کو جانتے ہو

نمی آرید و رسول او را امید انید و متابعت سنت
او نمی کنید و قرآن می خوانید و برآں عمل
نمی کنید و نعمت حق می خورید و شکر آں
نمی گزارید و بہشت را آراستہ است
برای مطیعاں آں طلب نمی کنید و دوزخ
را افروختہ است با غلال آتشیں برای
عاصیاں و ازاں نمیگذرید و میدانید کہ
شیطان دشمن است و با وی عداوت نمی
کنید و می دانید کہ مرگ ہست سازداری
او نمی سازید و مادر و پدر و فرزنداں را در
خاک دفن می کنید و عبرت نمی گیرید و از
عیوب خود دست باز نمی دارید و در عیب
دیگراں مشغول میشوید کسی کہ چنیں بود دعاء او کجا
مستجاب شود **نقلست** کہ یکی پیش ابراہیم ادہم
آمد و گفت ای شیخ من برخود بسی ظلم کردہ ام
مرا پندی بگوی آنرا امام خود سازم ابراہیم گفت
اگر قبول کنی از من شش خصلت بکن بعد ازاں
ہر چہ کنی زیاں ندارد اول آنکہ اگر معصیت کنی
روزی او مخور گفت رازق او ست از کجا خورم

اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ خدا کے رسول کو جانتے
ہو اور سنت رسول کی پیروی نہیں کرتے۔ قرآن پڑھتے
ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے خدا کی نعمت کھاتے ہو اور
اس کا شکر ادا نہیں کرتے خدا نے فرمانبرداروں کے
لئے بہشت آراستہ کیا ہے اس کو طلب نہیں کرتے
اور گنہگاروں کے لئے دوزخ کو آگ کے طوق کے
ساتھ سلگایا ہے اس سے پرہیز نہیں کرتے۔ جانتے
ہو کہ شیطان دشمن ہے اس کے ساتھ عداوت نہیں
کرتے۔ جانتے ہو کہ موت ہے موت کی درستی کا سامان
ہیا نہیں کرتے۔ ماں باپ اور اولاد کو خاک میں دفن
کرتے ہو اور عبرت نہیں لیتے۔ اپنے عیبوں سے باز
نہیں آتے اور دوسروں کے عیب میں مشغول ہوتے
ہو جو شخص ایسا ہو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی **نقل ہے**
ایک شخص ابراہیم ادہم کے پاس آیا اور کہا اے شیخ میں نے
اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے مجھکو نصیحت کر تاکہ میں
اس کو اپنا امام بناؤں۔ ابراہیم نے کہا اگر تو قبول کرتا
ہے تو مجھ سے چھ خصلت اختیار کر اس کے بعد تو
جو کچھ کرے گا نقصان نہ ہوگا۔ پہلی یہ کہ اگر گناہ کرتا ہے
تو خدا کا رزق مت کھا۔ اس نے کہا کہ رزق دینے والا

گفت نیکو نبود کہ رزق او خوری و در وی عاصی شوی دوم آنکہ چوں خواہی کہ معصیت کنی از ملک او بیروں رو گفت عالم از آن اوست کجا روم ابراہیمؒ گفت نیکو نبود کہ در ملک او باشی و در وی عاصی شوی سوم آنکہ اگر معصیت کنی اول جای پیدا کن کہ ترا او نہ بیند گفت او عالم اسرار است ابراہیمؒ گفت نیکو نبود کہ در نظر وی معصیت کنی چہارم آنکہ چوں ملک الموت بیاید او را بگوی مہلت دہ تا توبہ کنم گفت از من چوں شود ابراہیمؒ گفت چوں قادر نہ کہ ملک الموت را از خود دفع کنی پس تو ایں ساعت توبہ کن پنجم آں کہ چوں منکر نکیر پیش تو آیند ہر دو را دفع کنی گفت نتوانم ابراہیمؒ گفت جواب ایشاں را آمادہ دار ششم آں کہ چوں فردای قیامت فرمان آید کہ گنہگاراں را بدوزخ برند تو بگوی کہ من نمی روم راست است نہ کہ دروغ مرد گفت کہ تمام حق است آنچہ تو گفتی توبہ کردم تا وفات کرد نقلست

وہی ہے کہاں سے کھاؤں۔ ابراہیمؒ نے کہا کہ ٹھیک نہیں کہ تو اس کا رزق کھائے اور رزق کھا کر گناہ کرے دوسری یہ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو خدا کے ملک سے باہر چلے جا۔ اس نے کہا تمام عالم اسی کی ملک ہے۔ کہاں جاؤں۔ ابراہیمؒ نے کہا ٹھیک نہیں تو اس کے ملک میں رہے اور اسی کے ملک میں گناہ کرے تیسری یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو اول ایسی جگہ تلاش کرے کہ تجھکو خدا نہ دیکھے۔ اس نے کہا خدا بھیدوں کا جاننے والا ہے۔ ابراہیمؒ نے کہا ٹھیک نہیں کہ تو خدا کے سامنے گناہ کرے چوتھی یہ کہ جب ملک الموت آئے تو تو اس کو کہہ کہ مہلت دے تاکہ میں توبہ کروں اس نے کہا کہ مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ ابراہیمؒ نے کہا کہ جب تو ملک الموت کو روکنے پر قادر نہیں تو تو اسی وقت توبہ کر لے پانچویں یہ کہ جب تیرے پاس منکر نکیر آئیں تو ان کو ہٹا دے اس نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ ابراہیمؒ نے کہا کہ ان کا جواب تیار رکھ چھٹی یہ کہ کل قیامت میں جب فرمان خدا آئے کہ گنہگاروں کو دوزخ میں لیجائیں۔ تو کہہ میں نہیں جاتا۔ سچ ہے نہ کہ جھوٹ اس مرد نے کہا کہ تو نے جو کچھ کہا سب حق ہے میں نے

کسی شیخ عبداللہ انصاریؒ را پرسید کہ فقیر
چگونہ باید بود شیخؒ فرمودند خاکیکہ بیختہ و آبیکہ
بروریختہ نہ پشت پای راگردی و نہ کف پای
را دردی فقیر اینچنین باید بود **نقلست** شیخ
سری سقطیؒ فرمودند درمیان کسی این ہشت
مقام باشد او تلقین دادن و مرید کردن تواند
اول مقام توبہ دوم مقام زہد سوم مقام راضیان
چہارم مقام عابدان پنجم مقام صابران
ششم مقام شاکران ہفتم مقام محبان
ہشتم مقام عارفان کہ آدمؑ تائب بود و
ادریسؑ عابد بود و نوحؑ شاکر بود و ابراہیمؑ
محب بود و اسمٰعیلؑ راضی بود و ایوبؑ صابر بود
و عیسیٰؑ زاہد بود و محمدؐ عارف بود **نقلست**
یحییٰ معاذ رازیؒ فرمودند کہ من چہار ہزار کتاب
تکرار کردیم دراں چہار ہزار کتاب چہار سخن اختیار
کردیم اول آنکہ اے نفس من اگر طاعت خدای
میکنی بکن والا نہ رزق او مخور دوم آں کہ ای
نفس من آنچہ کہ خدا تعالیٰ منع کردہ است ازاں
باز مانی والا نہ از ملک او بیروں شو سوم آں کہ

توبہ کی۔ یہانتک کہ انتقال کیا **نقل** ہے کسی نے
شیخ عبداللہ انصاریؒ سے پوچھا کہ فقیر کیسا ہونا چاہیے
شیخ نے فرمایا مٹی چھانی ہوئی اور اس پر پانی چھڑکا ہو
نہ پاؤں کی پیٹھ پر گرد آتی ہے اور نہ تلوے میں درد
ہوتا ہے فقیر ایسا ہونا چاہیئے۔ **نقل** ہے شیخ سری
سقطیؒ نے فرمایا جس میں یہ آٹھ مقام ہوں وہ تلقین اور
مرید کر سکتا ہے پہلا توبہ کا مقام دوسرا زہد کا مقام
تیسرا راضیوں کا مقام چوتھا عابدوں کا مقام پانچواں
صابروں کا مقام چھٹا شاکروں کا مقام ساتواں
محبوں کا مقام آٹھواں عارفوں کا مقام کیونکہ آدمؑ
تائب تھے ادریسؑ عابد تھے نوحؑ شاکر تھے ابراہیمؑ
محب تھے۔ اسمٰعیلؑ راضی تھے۔ ایوبؑ صابر تھے عیسیٰؑ
زاہد تھے اور محمدؐ عارف تھے **نقل** ہے یحییٰ معاذ
رازیؒ نے فرمایا میں نے چار ہزار کتابوں کا مطالعہ
کیا ان میں سے چار باتوں کو اختیار کیا اول یہ کہ
اے میرے نفس اگر خدا کی عبادت کرتا ہے تو کر ورنہ
اس کا رزق مت کہا۔ دوم یہ کہ اے میرے نفس خدا تعالیٰ
نے جو کچھ منع کیا ہے اس سے پرہیز کر ورنہ اس کے
ملک سے باہر چلا جا سوم یہ کہ اے میرے نفس جو کچھ

ای نفس من آنچیکہ قسمت برسد برآں قانع باش
والا نہ خدای دیگر طلب کن چہارم آنکہ ای نفس
من اگر قصد گناہ کنی اول جای دیگر پیدا کن کہ
خدا تعالیٰ ترا نہ بیند. **نقلست** مہتر موسیٰ
گفت یا بار خدایا اگر چہار چیز بودی وچہار چیز
نبودی چہ خوش بودی خدا تعالیٰ فرمود آں چہار
چیز کدام است کہ بودی وچہار چیز کہ نبودی
موسیٰ گفت اول آں کہ بہشت بودی دوزخ
نبودی چہ خوش بودی دوم آں کہ زندگانی بودی
ومرگ نبودی چہ خوش بودی سوم آنکہ صحت
بودی وزحمت نبودی چہ خوش بودی چہارم آنکہ
ہمہ کس سیر بودی وہیچکس گرسنہ نبودی چہ خوش
بودی خدا تعالیٰ فرمود ای موسیٰ اگر بہشت
بودی ودوزخ نہ بودی ہیچ کس از من نترسیدی
آں کہ زندگانی بودی ومرگ نبودی تا مارا ہیچکس
نشناختی آں کہ صحت بودی وزحمت نبودی
ہیچکس مارا یاد نکردی آں کہ سیر بودی وگرسنہ
نبودی تا ہیچ کس شکرانہ من بجا نیاوردی **نقلست**
سلطان ابراہیم را کسی گفت چیزی من آوردم

قسمت کا پہنچتا ہے اس پر قناعت کر ورنہ دوسرے
خدا کو طلب کرے چہارم یہ کہ اے میرے نفس
اگر تو گناہ کا قصد کرتا ہے تو اول دوسری جگہ پیدا
کرلے تاکہ خدا تجھکو نہ دیکھے. **نقل** ہے حضرت موسیٰ
نے کہا یا اللہ اگر چار چیزیں ہوتیں اور چار چیزیں نہ
ہوتیں تو کیا اچھا ہوتا. اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چار
چیزیں کونسی ہیں جو ہوتیں اور چار چیزیں نہوتیں
موسیٰ نے کہا پہلی یہ کہ بہشت ہوتی دوزخ نہوتی
تو کیا اچھا ہوتا. دوسری یہ کہ حیات ہوتی موت
نہ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا. تیسری یہ کہ تندرستی ہوتی
بیماری نہ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا. چوتھی یہ کہ تمام اشخاص
پیٹ بھرے ہوتے بھوکے نہ ہوتے تو کیا اچھا ہوتا.
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اگر بہشت ہوتی دوزخ
نہوتی تو کوئی شخص مجھ سے نہ ڈرتا. حیات ہوتی موت
نہوتی تو ہمکو کوئی شخص نہ پہچانتا صحت ہوتی بیماری
نہ ہوتی تو کوئی شخص ہمکو یاد نہ کرتا. پیٹ بھرے ہوتے
بھوکے نہوتے تو کوئی شخص میرا شکر نہ کرتا **نقل** ہے
سلطان ابراہیم سے کسی نے کہا میں ایک چیز لایا ہوں. لیلو
سلطان نے فرمایا میں نے محتاج کے ہاتھ سے لینے

بگیرید سلطانؒ فرمود من عہد کردم از دست فقیر نگیرم او گفت مرا بسیار است سلطان ابراہیمؒ گفت ترا طلب دیگر است او گفت دارم ابراہیمؒ گفت ہر کہ طلب دارد او فقیر است من ہرگز نگیرم نگرفتند **نقلست** بی بی رابعہؒ را کسی گفت شمارا مشقت میگذرد معتقدان خود را بگوئید چیزی بدہند بی بیؒ فرمود حاجت نیست ایشاں گفتند خدای را بگوئید بی بی گفت من عہد کردم نزد خدا طلب دنیا نکنم ازاں سبب چیزی نمی خواہم ونہ گیرم **نقلست** شبی فرشتگان در بیت المقدس آمدند میان خویش می گفتند ایں زماں عابد کسی است عبادت او خدای را میرسد چیزی رسیدہ آید یکی گفت عبادت ابراہیم بود چہل روز شدہ است عبادت اوہم نمی رسید ابراہیم آنجا نشستہ بود شنیدہ خبر خاست واسطہ آں کہ یک خرمہ شبہات خوردہ بود بسبب آں عبادت خدای را نرسید جای کہ خرما خرید کردہ بود آنجا رفتہ معاف کنانیدہ باز آمد عبادت قبول شد **نقلست** ملایان

کا عہد کیا ہے۔ اس نے کہا میرے لئے بہت کچھ ہے سلطان ابراہیمؒ نے کہا کیا تیرے لئے دوسری طلب ہے؟ اس نے کہا طلب رکھتا ہوں ابراہیمؒ نے کہا جو شخص طلب رکھتا ہے وہ محتاج ہے میں ہرگز نہ لوں گا۔ نہیں لئے۔ **نقل** ہے۔ بی بی رابعہؒ سے کسی نے کہا تم پر تکلیف گزر رہی ہے اپنے معتقدین سے کہو کہ کچھ دیں۔ بی بیؒ نے فرمایا حاجت نہیں انہوں کہا خدا سے کہو بی بیؒ نے کہا خدا سے دنیا کی چیز طلب کرنے کا عہد میں کر چکی ہوں اسی لئے کوئی چیز نہیں چاہتی اور نہ لیتی ہوں۔ **نقل** ہے ایک رات میں فرشتے بیت المقدس میں آئے اور آپس میں کہتے تھے کہ اس زمانہ میں کوئی عابد ہے کہ جس کی عبادت خدا کو پہونچتی ہے تو کوئی چیز اس کو پہنچائی جائے۔ ایک فرشتہ نے کہا ابراہیمؒ کی عبادت تھی چالیس روز ہوئے انکی عبادت بھی خدا کو نہیں پہنچتی۔ ابراہیمؒ وہاں بیٹھے تھے یہ سنکر اٹھے کیونکہ ایک کھجور شبہ کا کھائے تھے اسی لئے آپ کی عبادت خدا کو نہیں پہنچی جس جگہ آپ نے کھجور خریدا تھا وہاں جاکر معاف کراکر واپس آئے تو آپ کی عبادت قبول ہوئی۔ **نقل** ہے۔

باز گفتند کہ باشما بحث چوں تواں کرد شما مقید بہ مذہب نیستند ہرچہ جواب میگوئید مطلق از قرآن میگوئید و ما در قرآن تفہیم نداریم ما مقید بہ مذہب ابوحنیفہؒ ہستیم بعد ازاں حضرت میراںؑ فرمودند اگرچہ من ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب من کتاب اللہ و اتباع رسول اللہ است باز گفتند کہ ہمیں ہم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب امام اعظمؒ بیروں باشد و عامل بر خلاف مذہب باشد حکم وی چیست بعدہٗ میراںؑ) فرمودند کہ ناداناں معنیٔ مذہب چہ دانستہ اند معنیٔ مذہب رفتار امام اعظمؒ است نگفتار و سنت پیغمبرؐ عمل پیغمبرؐ را میگویند نہ گفتار پیغمبرؐ میراںؑ فرمودند ما بر مذہب خدا تعالیٰ و مذہب رسول اللہؐ ہستیم مذہب دو اند یکی مذہب خدا تعالیٰ دوم مذہب شیطان مذہب خدا طلب خدا دارند و مذہب شیطان طلب دنیا دارند فرمودند ایں ناداناں معنی مذہب چہ دانند **نقل** است کسی حضرت میراںؑ را پرسید اگر کسی بر قائم پیغمبر کرد ... چہ کند فرمودند بر بود

ملاؤں نے پھر کہا کہ آپ سے بحث کیسے کرسکتے ہیں آپ کسی مذہب کے مقید نہیں آپ جو کچھ جواب دیتے ہیں مطلق قرآن سے جواب دیتے ہیں اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کے مذہب پر مقید ہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگرچہ میں کسی مذہب پر مقید نہیں ہوں میرا مذہب کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ ہے پھر فرمایا کہ اسی پر قائم ہوجاؤ (اور کہو کہ) جو کوئی امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہوجائے اور مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس پر کیا حکم ہوگا اس کے بعد مہدیؑ نے) فرمایا کہ نادانان مذہب کا معنی کیا جانتے مذہب کا معنی امام اعظمؒ کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور پیغمبرؐ کی سنت پیغمبرؐ کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ گفتار پیغمبرؐ۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہؐ کے مذہب پر ہیں۔ مذہب دو ہیں۔ ایک مذہب خدا تعالیٰ کا دوسرا مذہب شیطان کا۔ خدا کا مذہب رکھنے والے خدا کی طلب رکھتے ہیں۔ اور شیطان کا مذہب رکھنے والے دنیا کی طلب رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نادانان مذہب کے معنی کیا جانتے ہیں **نقل** ہے کہ کسی نے حضرت مہدیؑ سے

یک جیتل یا دو جیتل راکسب کند اگر یک جیتل
کسب کند دوم روز دو جیتل خواہد باز فرمودند
کسب کردن و تجارت کردن در شریعت
رخصت است آنست کہ کاسب و تاجر را
نیت آں باشد کہ تا عبادت کردں تواند
و برادا اوامر و اجتناب نواہی تقویت
یابد مبادا در طمع و خیانت افتد باز فرمودند
کہ اگر ایں ملاحظہ نباشد در دل تفاخر و تکاثر
بگذرد و مجرد خوردن و تمتع گرفتن بلکہ اگر کسب
نہ کند شب و روز بعبادت و تعلیم علم شریعت و
عزلت و خلوت مشغول باشد و مراد
ازیں کارہا دنیا باشد جای او در آتش
دوزخ خلود باشد۔ **نقلست** حضرت
میراں را کسی پرسید کسب کردن چونست
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اول
مومن باید باز پرسید کسی مومن شدہ بکند
میراں علیہ السلام فرمودند کسی را مقام پیغمبراں
باشد شاید کہ بکند حدہا داشتن تواند باز
پرسید حدہا چیست حضرت میراں علیہ السلام

پوچھا کہ اگر کوئی شخص فاقہ پر صبر نہیں کرسکتا ہے تو کیا
کرے۔ فرمایا کہ جاوے ٹکے۔ دو ٹکے کا کسب کرے اگر
ایک ٹکے کا کسب کریگا تو دوسرے روز دو ٹکے کے
کسب کی خواہش ہوگی۔ پھر فرمایا کہ شریعت میں کسب
اور تجارت کرنے کی رخصت ہے وہ یہ کہ کسب اور
تجارت کرنے والے کی نیت یہ ہونی چاہیئے کہ عبادت
کرسکے اور احکام کی پیروی اور ممنوعات سے پرہیز
کرنے کی قوت ہو ایسا نہ ہو کہ حرص اور خیانت میں
پڑجائے پھر فرمایا کہ اگر کاسب کے پیش نظر یہ بات
نہ ہو تو اس کے دل میں تفاخر و تکاثر گزرے گا اور
صرف کھانے اور نفع حاصل کرنے میں لگ جائیگا بلکہ
اگر کسب نہ کرے رات دن عبادت شریعت کے
علم کی تعلیم، عزلت اور خلوت میں مشغول ہو اور ان
تمام کاموں کی مراد دنیا ہو تو اس کی جگہ ہمیشہ کے لئے
دوزخ ہوگی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے
پوچھا کہ کسب کرنا کیسا ہے۔ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا پہلے تو کسب کرنے والا مومن ہونا چاہیئے۔
پھر پوچھا کہ کوئی مومن ہو کر کسب کرے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا جس کا مقام پیغمبروں کا ہے شاید کہ وہ کسب کرے

فرمودند اول توکل بر خدای بکنند نظر بر کسب
نکنند دوم پنج وقت نماز باجماعت بگذارد
سوم ذکر دوام کنند چہارم حرص نہ کنند قوت
لایموت و ستر عورت پنجم عشر کماحقہ
ادا کنند ششم صحبت بندگان خدای بکنند
ہفتم ملامت ہمیشہ بر ذات خود کنند ہشتم ہر دو
وقت نگہدارد یعنی از نماز فجر تا طلوع
آفتاب واز نماز عصر تا عشا نہم بعد بانگ
نماز کار کردن روا نیست اگر کند آں کسب
حرام شود دہم بزبان دروغ نگوید ہر چہ در
قرآن آمدہ است بجا آرد تمام از نہی پرہیزد
قولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ
ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ
ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض
ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا
اولئک ہم الکفرون حقا واعتدنا
للکفرین عذابا مہینا ہ این حدہا بدارد
خدا تعالی اورا ترک دنیا کنانند و دیدار خدای
روزی کنند اگر این حدہا را کسی بشکند اورا

حدود کسب کی حفاظت کر سکے۔ پھر پوچھا کہ کسب کے
حدود کیا ہیں۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا پہلی حد یہ کہ
خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے دوسری حد
یہ ہے کہ پانچ وقت نماز جماعت سے ادا کرے تیسری
حد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے چوتھی حد یہ ہے کہ
حرص نہ کرے تھوڑی غذا اور ستر عورت پر اکتفا کرے
پانچویں حد یہ ہے پورا عشر خدا کی راہ میں دے چھٹی حد
یہ ہے طالبان خدا کی صحبت میں رہے ساتویں حد
یہ ہے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے آٹھویں حد
یہ ہے ہر دو وقت کی حفاظت کرے یعنے فجر کی نماز
سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز سے عشا تک اللہ
کا ذکر کرے نویں حد یہ ہے اذاں کے بعد کام کرنا جائز
نہیں اگر کام کرے تو وہ کسب حرام ہے دسویں حد
یہ ہے زبان سے جھوٹ نہ کہے جو کچھ قرآن میں آیا ہے
سب پر عمل کرے ممنوعات سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول
کا اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے
رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ بعضے رسولوں کو مانتے ہیں
اور بعض کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ نکالیں

ایمان شدن محال است۔ **نقلست** حضرت میراں علیہ السّلام اصول دین را بدین عبارت فرمودند اول ترک دنیا دوم عزلت خلق سوم ذکر دوام چہارم طلب خدای تعالیٰ پنجم توکل بتمام ششم منکر مہدیؑ را کافر دانند فرمودند این اصول دین است باقی ہمہ فروع است **نقلست** پیش خواجہ جنیدؒ یکی آمدہ گفت ما راہ خدا چگونہ اختیار کنیم جنیدؒ فرمودند ہرچہ ملک تو است در آب بانداز او رفت کنارہ آب یک یک مہر انداخت جنیدؒ فرمودند چرا یکبار نہ انداختی حساب کردن در بازار راست آید نہ با خدای تعالیٰ این آلودگی ہرگز خدای را نشاید فرمودند ابتدا کسی موافق قرآن و رسول نیابد انتہای او را ہیچ فائدہ نمی شود کسی را ابتداء حال موافق قرآن و رسول علیہ السّلام باشد انتہای او بامقصود شود **نقلست**

کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک راستہ ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب۔ اگر کسب کرنے والا کسب کے حدود مذکورہ کی حفاظت کرے تو خدا تعالیٰ اس کو ترک دنیا کرائے اور اپنا دیدار عطا کرے اگر ان حدود کو توڑے تو اس کا مومن ہونا محال ہے۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے دین کے اصول کو اس عبارت میں فرمایا کہ اول ترک دنیا دوم[۲] گوشہ نشینی سوم[۳] ذکر دوام چہارم[۴] طلب خدا تعالیٰ پنجم[۵] توکل تمام ششم[۶] منکر مہدیؑ کو کافر جانے فرمایا کہ یہ دین کے اصول ہیں باقی سب فروع ہیں۔ **نقل** ہے کہ خواجہ جنیدؒ کے پاس ایک شخص آکر کہا کہ ہم خدا کی راہ کس طرح اختیار کریں؟ جنیدؒ نے فرمایا جو کچھ تیرا مال ہے پانی میں ڈال دے۔ پس وہ شخص پانی کے کنارے گیا اور ایک ایک روپیہ پانی میں ڈالا۔ جنیدؒ نے فرمایا کہ تو نے سب روپے ایکبار کیوں نہیں ڈالدئے حساب کرنا بازار میں مناسب ہے خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ یہ ناپاک حرکت مناسب نہیں جنیدؒ نے فرمایا کہ ابتدا میں جس کا حال قرآن و رسولؐ

رسول علیہ السلام را یک اصحابؓ مہمان گرفت
رسول علیہ السلام فرمودند در حق تو چہ
دعا خواہم بگو او گفت ہر چیز یکہ حیب این
شود آں دعای در حق من کنید رسول علیہ
السلام گفت خدایا ایں را فقیری بدہ دیگر بار
مہمان نگیرد **نقلست** بندگی میاں لاڈ شاہؓ
فرمودند میاں زن کردن راحت یکساعت
است واسطۂ آں چندیں مشقت اختیار
کردی ہر حال بگذرد **نقلست** بندگی
میاں سید خوندمیرؓ فرمودند ہر کہ ایں زماں
ہجرت کنند در دائرہ آیند مستقیم می
مانند و ہر کہ بعد ازاں خواہند آمد آں
ارواحہای ایشاں پیش مہدیؑ قبول شدہ
بودند آنکہ از بیان ما کسی ترک می کنند
تصدیق مہدیؑ می کنند **نقلست**
پیش بندگی میاں دلاورؓ کسی عرض کرد نظام
الملک بسیار عظمت میدارد اینجا
می آید چہل یا پنجاہ ہون میگذراند
در جائی کہ خود مجلس کند ہفت صد ہون

کیساتھ موافق نہو اس کی انتہا میں کچھ فائدہ نہو گا جسکی
ابتدائی حالت قرآن اور رسولؐ کے موافق ہو تو اسکی
انتہا بھی بامراد ہو گی **نقل** ہے ایک صحابیؓ نے رسولؐ
کی مہمانی کی رسولؐ نے فرمایا تیرے حق میں کیا دعا کروں
بیان کر۔ اسنے کہا جو چیز کہ میری موجودہ حالت سے
کمی گناہ (آخرت میں) ہو جائے اسکی دعا میرے حق میں
کیجیئے رسولؐ نے فرمایا یا اللہ اس کو فقیری دے تا کہ
دوسرے وقت مہمانی نہ کرے **نقل** ہے حضرت
بندگیمیاں لاڈ شاہؓ نے فرمایا اے میاں عورت کرنے
میں ایک گھنٹہ کی راحت ہے اس کے واسطہ سے تو نے
اس قدر مشقت اختیار کی ہر حال گذر جاتی ہے **نقل** ہے
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جو کوئی اس زمانے
میں ہجرت کرتے ہیں اور دائرے میں آکر مستقیم رہتے
ہیں اور جو اس زمانہ کے بعد آئینگے وہی اشخاص ہونگے
جن کی ارواح مہدیؑ کے حضور میں مقبول ہو چکی تھی
نہ یہ کہ ہمارے بیان سے ترک دنیا کرتے ہیں اور مہدیؑ
کی تصدیق کرتے ہیں **نقل** ہے بندگیمیاں دلاور
کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ نظام الملک بہت
عزت کرتا ہے چالیس یا پچاس ہون گذرانتا ہے

یا ہزار ہون خرچ میکنند میاںؓ فرمودند خدا تعالیٰ را معلوم است ہر چیزیکہ حلال طیب است آں چیز بندگان خدا را میرساند و ہر چیزیکہ حرام است آں بندگان خدا را نمیرساند آں حرام چیز ی جای حرام برود. **نقلست** یک مرد بپیش حضرت میرانؑ علیہ السّلام آمدہ نیت کردہ بود اگر مہدی موعودؑ حق است ما را خربوزہ خوراند چوں حضرتؑ دیدند فرمودند ما را خدا تعالیٰ خربوزہ خورانیدن نفرستادہ است ما بامر اللہ ہستیم ہر چہ امر شود می کنیم و میگوئیم چراکہ ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ (میں اسکی پیروی کرتا ہوں جو مجھپر وحی کیجاتی ہے (جز ۷ رکوع ۱۱)) فرمود **نقلست** حضرت میرانؑ علیہ السّلام ہمہ وقت فرمودندی اختیار شوم است بے اختیار شوید یاراں پرسیدند چوں بے اختیار شویم میراں علیہ السّلام فرمودند اختیار کردہ عمل بکنید توفیق از خدای بینید بے اختیار شوید **نقلست** یکی اولیا رحؒ یک برادر را گفت صوم حقیقی معرفت حقتعالیٰ است ساعت و گاہی مضطر یعنی صوم حقیقی اخفیٰ و اظہر

جس جگہ خود مجلس کرتا ہے تو سات سو ہون یا ہزار ہون خرچ کرتا ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے جو چیز حلال طیب ہے وہ بندگان خدا کو پہنچاتا ہے اور جو چیز حرام ہے وہ بندگان خدا کو نہیں پہنچاتا اور وہ حرام چیز حرام جگہ پر جاتی ہے **نقل** ہے ایک مرد حضرت مہدیؑ کے حضور میں آیا نیت کیا تھا کہ اگر مہدی موعودؑ حق ہے تو ہمکو خربوزہ کھلائیگا جب حضرتؑ نے اس مرد کو دیکھا تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمکو خربوزہ کھلانے کیلئے نہیں بھیجا ہے ہم اللہ کے حکم کے تابع ہیں جو کچھ حکم ہوتا ہے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیونکہ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیجاتی ہے فرمایا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ ہر وقت فرماتے کہ اختیار شوم ہے بے اختیار ہو جاؤ صحابہؓ نے پوچھا کس طرح بے اختیار ہو جائیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اختیار کرکے عمل صالح کرو توفیق خدا کی طرف سے دیکھو بے اختیار ہو جاؤ **نقل** ہے ایک ولی اللہؒ نے اپنے ایک برادر سے کہا حقیقی روزہ کبھی اللہ کی معرفت ہے اور کبھی مضطر ہوتا ہے صوم حقیقی کے معنی پوشیدہ بھی ہیں اور ظاہر بھی ہیں۔

واجلی است ایں صوم مجازی فنا است برادر
پرسید مراد فنا چیست اوشاں فرمودند یعنے
ہیچ چیز نیست ایں ہمہ مردماں عام کور شدند
از طلب خدا فراموش شدہ در نماز روزہ افتادہ
اند کہ ہرگز ازیں چاہ بیروں نیایند یعنی از غفلت
واز غیر خدا تعالیٰ در تفرقہ نفسانی افتادہ در یں
صوم بدو حال مشغول اند از قول وفعل غیر اللہ
بود ایں مجازی ہرگز رحمانی نبود در گرسنگی و
تشنگی ایشاں ہیچ بقای ندارد **نقلست**
حضرت رسول علیہ السلام را وصال شد در وقت
غسل شیطان آواز کرد کہ محمدؐ پاک است غسل
مدہید یاراں ساکت ماندند ابابکرؓ شنید فرمودند
ایں آواز شیطان است باز غسل دادند در
وقت کفن شیطان آواز کرد ما پیرہن نبوت
پوشانیدیم شما محمدؐ را جامہ میپوشانید باز ابابکرؓ
شنیدہ فرمودند ایں آواز شیطان است از
جانب حق نیست باز کفن پوشانیدند و در
حضور ہیچ حرکت دادن نتوانست، وقتیکہ
وصال شد آمد آں وقت چیزی حرکت کند

اور ظاہر بھی ہیں اور یہ جو صوم مجازی ہے اس کو فنا
کہتے ہیں۔ برادر نے پوچھا فنا کے کیا معنی ہیں تو انھوں
نے کہا یعنی کوئی چیز بھی (روزہ دار کے پاس) نہیں ہے
یہ عوام الناس اندھے ہوگئے ہیں جو خدا کی طلب کو بھول کر
روزے نماز میں پڑگئے ہیں اس فراموشی کے کنوئیں سے
ہرگز نکلتے نہیں یعنی غفلت اور غیر خدا کے پیچھے پڑکر
نفسانی تفرقہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس روزے
میں دو حالتوں میں مشغول ہیں ان کا قول اور فعل
اللہ کے لئے نہیں ہوتا ان کا یہ مجازی روزہ ہرگز
رحمانی نہیں ہوتا اور ان کی بھوک پیاس میں کسی قسم کی
بقا نہیں۔ **نقل** ہے حضرت رسولؐ کا وصال ہوا غسل
کے وقت شیطان نے آواز دی کہ محمدؐ پاک ہے غسل
مت دو صحابہؓ خاموش ہوگئے ابابکرؓ نے سنکر فرمایا
کہ یہ آواز شیطان کی ہے۔ پھر غسل دئے کفن پہنانے
کے وقت شیطان نے آواز دی کہ ہم نے نبوت کا لباس
پہنایا ہے تم محمدؐ کو لباس مت پہناؤ۔ پھر ابابکرؓ نے
سنکر فرمایا کہ یہ آواز شیطان کی ہے حقتعالیٰ کی طرف سے
نہیں ہے۔ پھر کفن پہنائے آنحضرتؐ کے حضور میں،
شیطان کوئی حرکت نہیں دلسکا جب آپ کا وصال ہوا

خدا تعالی حافظ شد عارفان عرفان کردند
آں ملعون اندوہ ناک شد۔ نقلست بی بی
فاطمہؓ و فرزنداں را بسیار اضطرار شد رسولؐ
نزد حقتعالی دعا کردند خدا تعالی آں وقت طعام
بہشت فرستاد در آں وقت شیطان بلباس
فقیری آمدہ سوال کرد رسول علیہ السلام شنیدہ
فرمودند ایں آواز شیطان است ایں را ہیچ
مدہید ایں طعام از بہشت آمدہ است نقل است
شیطان نزد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آمدہ گفت بگو
لا الہ الا اللہ عیسیٰ علیہ السلام فرمودند ہمچنیں است
ولیکن گفتن تو نگویم ہیچ وقت اطاعت دنیا نکردند
شیطان گفت ایں اسم خدا است اینجا اطاعت کنم
فاما پیغمبر خدای عارف بودند چون بگویند آں ملعون
اندوہگین شدہ رفت نقل است حضرت علیؓ راہ
رفتند شیطان درمیان راہ ملاقات کرد بلباس شیخی
و گفت ای علیؓ نماز جماعت شدہ است حضرت علیؓ
بازگشتند تنہا نماز گزاردند دشمن در کمین انسان
است از اں سبب فرمان خدا تعالی است وقل
رب اعوذ بک من ھمزات الشیطان واعوذ

تو ہلچل شروع کیا۔ خدا تعالی نے نگہبانی کی عارفوں
نے پہچان لیا اور وہ ملعون غمگین ہوا نقل ہے بی بی
فاطمہؓ کے فرزندوں پر بہت فقر و فاقہ پڑا رسولؐ نے
خدا تعالی سے دعا فرمائی خدا تعالی نے اس وقت
بہشت سے طعام بھیجا شیطان نے اس وقت فقیری
لباس میں آکر سوال کیا۔ رسولؐ نے سنکر فرمایا یہ آواز
شیطان کی ہے اس کو کچھ مت دو کہ یہ طعام بہشت
سے آیا ہے۔ نقل ہے شیطان نے حضرت عیسیٰؑ کے
پاس آکر کہا کہ لا الہ الا اللہ عیسیٰؑ نے فرمایا ایسا
ہی ہے ولیکن تیرے کہنے سے نہیں کہتا کسی وقت دنیا
کی اطاعت نہیں کی۔ شیطان نے کہا کہ یہ خدا کا نام ہے
یہاں میں تجھ سے اطاعت کراؤنگا لیکن خدا کے پیغمبر
عارف تھے کیوں کہتے وہ ملعون غمگین ہو کر چلے گیا نقل ہے
حضرت علیؓ راستہ سے جا رہے تھے شیطان نے شیخ
کے لباس میں حضرت علیؓ سے ملاقات کی اور کہا اے
علیؓ جماعت کی نماز ہوگئی ہے حضرت علیؓ پلٹ
گئے تنہا نماز ادا فرمائی۔ دشمن انسان کی گھات میں ہے
اسی سے فرمان خدا ہے۔ اور کہہ اے میرے پروردگار
میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے

بك من همزات الشیطان واعوذ بك رب ان یحضرون (جزء ۱۸ رکوع ۶) **نقل است**

حضرت رسول علیہ السلام فرمودند کہ ما در شب معراج رفتہ بودیم قومی را دیدیم در زیر عرش مراقبہ کردہ نشستند ما اوشاں را سہ بار سلام کردیم مرا جواب ندادند مرا رشک آمد گفتم کہ ایں قوم کیانند فرمان حضرت عزت در رسید ای محمدؐ ایں فرزند تواست کہ اسم او مہدی موعودؑ است در آخر زمان تو خواہد آمد گروہ او نشستہ اند ہمہ امت تواند و فرزند تو و امت تو نزد ما قرب و منزل چنین است حضرت پیغمبر علیہ السلام شنیدند بسیار خوش شدند کہ فرزند ما را نزد حقتعالی چنین درجہ است پس در حق ایشاں دعا کردند اللھم احفظھم وانصرھم علیٰ من خالفھم وقد مھم **نقل است** ۔

سلطان بایزید بسطامیؒ بکعبۃ اللہ رفتند در مقام محمود نشستند مناجات کردند یا رب العالمین دیدار تو روزی گرداں آواز آمد ترا دیدار ما عطا کردیم در میان خود فکر کردند کہ ایں آواز رحمانی باشد یا آواز شیطانی دیگر

اور تیری پناہ مانگتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ میرے پاس آویں **نقل** ہے حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ہم معراج کی رات میں گئے تھے ہم نے ایک قوم کو عرش کے نیچے مراقبے کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا ہم نے انکو تین بار سلام کیا مجھکو جواب نہیں دی مجھکو رشک آگر میں نے کہا یہ قوم کس کی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے محمدؐ یہ تیرا فرزند ہے کہ اس کا نام مہدی موعودؑ ہے تیرے زمانہ کے آخر میں آئیگا اس کا گروہ بیٹھا ہے یہ سب تیری امت ہے ہمارے پاس تیرے فرزند اور تیری امت کا قرب اور مقام ایسا ہے۔ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے سنا بہت خوش ہوئے کہ ہمارے فرزند اور ہماری امت کا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا ہے بس آپ نے انکے حق میں دعا فرمائی کہ یا اللہ انکی نگہبانی کر اور ان کے مخالف کی مخالفت پر ان کی مدد کر اور ان کا درجہ بلند کر **نقل** ہے کہ سلطان بایزید بسطامیؒ کعبۃ اللہ گئے مقام محمود میں بیٹھے اور مناجات کی کہ اے رب العالمین تیرا دیدار عطا کر آواز آئی کہ ہم نے تجھکو ہمارا دیدار عطا کیا۔ آپ نے فکر کی کہ یہ آواز رحمانی ہوگی یا شیطانی دوسرے بار فکر کی کہ

فکر کردند کہ اندرون کعبۃ اللہ شیطان کجا باشد
باز آواز آمد عرفان نمودند ہمچنان مناجات کردند
کہ یا رب العالمین ما بسیار پیر وضعیف شدہ ام
جامہ پاک نمی ماند و عبادت کردن، ہیچ طاقت
نداریم مرا عبادت تو معاف کن میان کعبۃ اللہ
شیطان آواز کرد کہ ترا عبادت ما معاف کردیم
بایزید بسطامیؒ دیگر بار ہمی گفتند باز ہمیں آواز
آمد سہ کرت شد باز بایزیدؒ عرفان نمودند و فرمودند
کہ پیغمبرؐ مارا فرمان است واعبد ربک حتی
یاتیک الیقین (جزء ۱۴ رکوع ۶) بار الہٰ پیغمبر
را عبادت معاف نشد مارا چگونہ عبادت معاف
شود مگر ایں آواز شیطان است لاحول فرستادند
از دست عصا بدیوار زدند باز آواز شیطانی
نیامد بعدہ ندای از حضرت رب العالمین آمد
ای بایزید ترا خطاب سلطان العارفین عطا کردیم
و دیدار ما روزی کردیم۔ **نقل است** بی بی عائشہؓ
رسول اللہؐ را عرض کردند ہر وقت جبرئیلؑ می آیند
خدیجہؓ را سلام خدا میگویند مارا سلام نمی گویند
رسول علیہ السلام فرمودند خدیجہؓ آں وقت مرا

کعبۃ اللہ میں شیطان کہاں ہوگا پھر آواز آئی آپ نے
پہچان لیا۔ اسی طرح مناجات کی کہ اے رب العالمین
ہم بہت بوڑھے ہیں اور ضعیف ہوگئے ہیں کپڑا پاک
نہیں رہتا عبادت کرنے کی کچھ بھی طاقت نہیں ہمارے
لئے عبادت معاف کر۔ کعبۃ اللہ کے درمیان شیطان
نے آواز دی کہ ہم نے تیرے لئے عبادت معاف کردی
بایزید بسطامیؒ نے دوسرے بار وہی کہا پھر یہی آواز
آئی تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر بایزید پہچان گئے
اور فرمایا کہ ہمارے پیغمبر کو فرمان ہوا ہے کہ واعبد
ربک الخ اور عبادت کئے جا اپنے رب کی یہاں تک
کہ تجھکو آجائے یقین (موت) اے بار خدا ہمارے
پیغمبر کے لئے تو عبادت معاف نہ ہوئی ہمکو کیونکر
معاف ہوگی مگر یہ آواز شیطان کی ہے لاحول بھیجا
ہاتھ سے عصا دیوار پر مارا پھر شیطان کی آواز نہ آئی
اس کے بعد رب العالمین کی درگاہ سے آواز آئی کہ
اے بایزید ہم نے تجھکو سلطان العارفین کا خطاب
دیا اور ہمارا دیدار عطا کیا **نقل** ہے بی بی عائشہؓ
رسول اللہؐ سے عرض کیں کہ ہر وقت جبرئیل آتے ہیں
اور خدیجہؓ کو خدا کا سلام کہتے ہیں ہم کو سلام نہیں کہتے

قبول کردہ است کہ کسی مرا قبول نہ کردند شما این
وقت مرا قبول کردید این وقت ہر کس مارا قبول
میکنند ازاں سبب خدیجہ رضؓ را سلام خدای ہر بار
جبرئیلؑ می گوید و شما را گاہے میگوید۔
نقل است حضرت میرانؑ فرمودند این
بیڈھنگاں را این چنیں نباید بر ہر شاخی
کہ بنشینند بریدہ کنند۔ **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند مارا
در عالم آسمان و زمین و عرش و کرسی سفر
است انسان عالم اکبر است یعنی وجود انسان
و معنی انسان **نقل است** حضرت میران علیہ السلام
فرمودند کہ بندہ را خدا تعالیٰ انگہ فرستاد در جہان
دین برای نصیب دنیا شدہ بود نماز برائے
نصیب دنیا روزہ برای نصیب دنیا و حج برائے
نصیب دنیا و قرآن خواندن برای نصیب دنیا
و موذن برای نصیب دنیا و قضا برای نصیب دنیا
و ثنا گفتن برای نصیب دنیا برای اللہ ہیچکس عمل نکرد
بعدہ بندہ را خدا تعالیٰ فرستاد بندہ برای اللہ
عمل فرمود خلق بندہ را تکذیب کردند مگر مومنان

رسولؑ نے فرمایا کہ خدیجہ رضؓ نے اس وقت مجھکو قبول کیا ہے
کہ کسی نے مجھکو قبول نہیں کیا تھا تم نے اس وقت مجھ کو
قبول کیا ہے۔ اس وقت تو ہر شخص ہمکو قبول کرتا ہے
اسی سبب سے جبرئیلؑ ہر بار خدیجہ رضؓ کو خدا کا سلام کہتے
ہیں۔ اور تم کو بھی کبھی خدا کا سلام کہتے ہیں۔ **نقل ہے**
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ان بیڈھنگوں کو ایسا نہیں
چاہیئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اس کو کاٹ ڈالیں۔۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہمکو آسمان زمین
عرش اور کرسی کے عالم میں سفر ہے انسان عالم اکبر
ہے یعنی انسان کا وجود اور انسان کا معنی۔ **نقل ہے**
حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ کو خدا تعالیٰ اس وقت
بھیجا کہ جہان میں دین دنیا کے نصیب کے لئے
(سپیوں کے لئے) رہ گیا تھا۔ نماز دنیا کے نصیب کے
لئے تھی روزہ دنیا کے نصیب کے لئے تھا حج دنیا کے
نصیب کے لئے تھا قرآن پڑھنا دنیا کے نصیب کیلئے تھا
موذنی اور قضاوت دنیا کے نصیب کے لئے تھی اچھے کام
کرنا دنیا کے نصیب کے لئے تھا اللہ کے واسطے کوئی
شخص عمل نہیں کیا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے بندہ کو
بھیجا تو بندہ اللہ کے واسطے عمل کرنے کا حکم دیا مخلوق

تصدیق کردند. **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند قرآن عشق نامہ است
نشانی حج اکبر است برادراں پرسیدند آں
نشانی چیست میراں علیہ السلام فرمودند سر بیان
تن وقلب قربان و فدا کنند بجان اضحی شد
من وصل لا یرجع ومن رجع فمن الطریق جہان
خدا باش من الازل الی الابد فانہا
من تقوی القلوب من اللہ الجلیل
است ومن یعظم شعائر اللہ موجب
تقوی اللہ این سخن بیان سر نیست اما بیان
معظم ایمان است آں کعبہ ازل وابد است و
فنا نیست. **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند طبیعت بعضی اولیا چناں
بود کہ تمثیل مار وکژدم کسی میزند یا ایذا
رساند فی الحال او را میگزیدند بعضی اولیا
کسی ایذا رسانید او را تیر زدند وطرق پیغمبران
واولیاء کامل چناں بود ہمچوں ماہیاں ماہی
را کسی ایذا دہد خود از و دور روند او را ہیچ
تشویش ندہند بر ایذا تحمل کنند بلکہ در حق او

نے بندہ کو جھٹلایا مگر مومنوں نے بندہ کی تصدیق کی
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا قرآن عشق نامہ ہے
حج اکبر کی ایک نشانی ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ نشانی
کیا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سر تن پیرہن ہے اور
دل فدا و قربان کریں تو یہ قربانی جان کے ساتھ ہوگی۔
جو واصل ہوگیا وہ پلٹتا نہیں اور جو پلٹا تو وہ راستہ
ہی میں سے پلٹا سمجھو۔ خدا کے جہان ہو ازل سے
ابد تک کیونکہ دلوں کا تقویٰ اللہ جلیل کی طرف سے
ہے اور جو شخص کہ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے اللہ
سے ڈرنے کا موجب ہے۔ یہ بات راز کا اظہار نہیں
لیکن ایمان کے بڑے حصہ کا اظہار ہے وہ ازل و ابد
کا کعبہ ہے اور فنا نہیں ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بعضے اولیاء کی طبیعت سانپ اور بچھو کی
جیسی تھی کیونکہ جو شخص سانپ اور بچھو کو مارتا ہے یا
ایذا دیتا ہے تو وہ اسی وقت اس کو کاٹتے ہیں۔
بعضے اولیاءؒ ایسے تھے کہ کوئی شخص ان کو تکلیف
دیا تو اس پر بددعا کا تیر چلائے۔ پیغمبروں اور کامل
اولیاءؒ کا طریق مچھلیوں کی طرح تھا۔ مچھلی کو کوئی
شخص تکلیف دیتا ہے تو خود اس سے دور ہوجاتی ہے

آمرزش خواہند. **نقل است**. حضرت میراں علیہ السلام فرمودند شرف ایمان این چنین است در دل بندہ روشن است از بندہ گناہ صادر شود آنگاہ ایمان آنرا پوشش شود قولہ تعالیٰ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون (جزء، رکوع ۱۵)

نقل است وحی کرد حقتعالیٰ بر مہتر داؤد علیہ السلام کہ ای داؤدؑ من شش چیز در شش چیز نہادہ ام مردماں در غیر آں می طلبند کجا یابند من حکمت در گرسنگی نہادہ ام مردماں در سیری میطلبند من راحت در بہشت نہادہ ام مردماں در دنیا می طلبند من عزت در قیام شب نہادہ ام مردماں بر درہائے ملوک می طلبند و من رفعت در تواضع نہادہ ام مردماں در تکبر می طلبند و من توانگری در قناعت نہادہ ام مردماں در کثرت مال می طلبند و من استجابت دعا در لقمۂ حلال نہادہ ام مردماں در لقمہ حرام می طلبند

اور اس کو پریشان نہیں کرتی اسی طرح پیغمبر اور اولیاءؑ کامل تکلیف کو برداشت کرتے بلکہ تکلیف دینے والے کی بخشش چاہتے ہیں۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایمان کا شرف ایسا ہے بندہ کے دل میں روشن ہے۔ بندہ سے گناہ صادر ہوتا ہے تو اس کا ایمان پوشیدہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہی راہ پر ہیں

نقل ہے اللہ تعالیٰ نے مہتر داؤدؑ پر وحی کی کہ اے داؤد میں نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں پر موقوف رکھا ہے لوگ ان کے غیر میں طلب کرتے ہیں کیسے پائیں گے میں نے حکمت بھوک میں رکھی ہے لوگ پیٹ بھر کھانے میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے راحت بہشت میں رکھی ہے لوگ دنیا میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے عزت شب بیداری میں رکھی ہے لوگ بادشاہوں کے دروازوں پر طلب کرتے ہیں۔ میں نے رفعت انکسار میں رکھی ہے لوگ غرور میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے توانگری قناعت میں رکھی ہے لوگ مال کی کثرت میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے دعا کی قبولیت لقمہ حلال میں رکھی ہے

پس کجا یابند آں را۔ **نقل است** مہتر داؤد علیہ السلام را فرمان است اذا وجهت الی عبد من عبیدی مصیبة فی ماله او ولده او بدنه فاستقبل ذالك بصبر جمیل استحیی منه یوم القیمة نصب له میزانا او انشر له دیوانا اوحی الله الی داؤد یا داؤد اتدری ما معرفتی قال لا قال الله تعالیٰ حیوة القلب فی مشاهدتی یا داؤد قوله تعالیٰ ان الله مبتلیکم بنهر فمن شرب منه فلیس منی ومن لم یطعمه فانه منی الا من اغترف غرفة بیده۔ (جزو ۲ رکوع ۱۷) حضرت میران علیہ السلام مراد نہر دنیا داشتند فرمودند واسطة الدنیا بسیار ہلاک شدہ اندک چیز اختیار کردند حرص زیادت در بسیار افتادند یاد خدا موانع کردند ہلاک شدند

لوگ لقمۂ حرام میں طلب کرتے ہیں پس کیسے پائیں گے ان چیزوں کو۔ **نقل** ہے کہ مہتر داؤد علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جب میں بھیجتا ہوں میرے بندوں میں سے کسی بندہ کی طرف مصیبت کو اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں یا اس کے بدن میں اور وہ اس مصیبت کو صبر جمیل کے ساتھ سہہ لیتا ہے تو اس کا یہ عمل قیامت کے دن قبول کر لیا جائیگا اللہ قائم کرے گا اس کے لئے میزان کو یا پھیلائے گا اس کے لئے دفتر کو اللہ تعالیٰ نے داؤد پر وحی نازل کی کہ اے داؤد تو جانتا ہے کہ میری معرفت کیا ہے تو کہا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد دل کی زندگی میرے مشاہدہ میں ہے (میرے دیدار میں ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ تمکو آزمائیگا ایک نہر سے تو جو پئے گا اس کا پانی وہ میرا نہیں ہے اور جس نے اس کو نہ چکھا تو وہ میرا ہے مگر جو بھرے ایک چلو اپنے ہاتھ سے حضرت مہدی علیہ السلام نے نہر سے مراد دنیا رکھی

ے۔ سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ عارف لوگ اس قصہ میں دنیا اور دین کے واسطے ایک مثال سمجھے ہیں اس طرح پر کہ قوم طالوت سالک لوگ ہیں کہ نفس اور خواہش جولشکر جالوت کے مثل ہے اس سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی طرف متوجہ ہیں اور وہ پانی کی نہر دنیا کا مال و متاع ہے الخ (ملاحظہ ہو تفسیر قادری جلد اول ص ۴۳ مطبوعہ نولکشور)

نقل است . یک فقیر حضرت میرانعلیہ السلام را پرسید اگر طالب را اضطرار تمام باشد چہ کند میرانؑ فرمودند بمیرد اگر زیادت شود چہ کند فرمودند بمیرد باز تکرار کرد فرمودند بمیرد رخصت ندادند کہ کسب کند یا پیش کسی حاجت برد باز فرمودند ہرکہ بردر دنیا رود او از آن ما نیست و از آن محمدؐ[2] نیست و از آن خدا نیست **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسی طالب یک سیر باجری باشد او مومن نباشد . **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام بکعبۃ اللہ رفتند آنجا اضطرار بسیار شد برادراں بے طاقت شدند میاں سید سلام اللہؓ بیروں رفتند در بازار شریف استادہ بود دیدند میاں مذکور پیش شریف رفتہ گفتند کہ طالبان خدا بسیار مضطر اند چیزی حق اللہ ہست آں شریف از کیسہ ...

اور فرمایا کہ دنیا کے واسطے سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے تھوڑی[1] چیز اختیار کئے حرص زیادہ کئے بہت مال کی طلب میں پڑ گئے خدا کے ذکر سے غافل ہوئے ہلاک ہو گئے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے ایک فقیر نے پوچھا کہ اگر طالب خدا کے لئے تمام اضطرار ہو تو کیا کرے ۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ مر جائے پھر پوچھا کہ زیادہ اضطرار ہو جائے تو کیا کرے ۔ فرمایا مر جائے پھر تکرار کیا تو فرمایا کہ مر جائے حضرت مہدیؑ نے کسب کرنے یا کسی کے سامنے حاجت لیجانے کی اجازت نہیں دی پھر فرمایا کہ جو شخص (جو فقیر) اہل دنیا کے گھر پر جائے تو وہ ہماری آن سے نہیں ہے اور آن محمدؐ[2] سے نہیں ہے اور آن خدا سے نہیں ہے ۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایک سیر باجرہ کا طالب ہے تو وہ مومن نہ ہوگا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ تشریف لیگئے وہاں بہت اضطرار ہوا صحابہؓ بے طاقت ہو گئے ۔ میاں سید سلام اللہؓ باہر گئے کہ دیکھا بازار میں شریف مکہ کھڑا ہوا ہے میاں مذکورؓ نے شریف مکہ کے پاس جا کر کہا کہ خدا کے طالب بہت

[1] ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل ۔ کہہ دوے محمد کہ دنیا کی متاع تھوڑی ہے ۔

کشیدہ چیزی مہرہا براہ خدا رسانیدآں مہرہا
را میاں سید سلام اللہؓ پیش حضرت میراں
علیہ السلام آوردہ گفتند کہ میرانجیو چیزی
زر خدا رسانیدہ است حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند پیش آں جزیہ گرفتی بخورد
کسی مضطر باشد میاں سید سلام اللہؓ قصد
کردند خوند کار ہم بخورید حضرت میرانؑ فرمودند
بندہ مضطر نہ ام باز میاں سید سلام اللہؓ
کوشش بسیار کردند حضرت میرانؑ فرمودند
بندہ متوکل است رسانیدۂ خدای بخورم
میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند ایں ہم خدا رسانیدہ
است میرانؑ فرمودند ایں را خدا رسانیدہ
نمیگویند ایں شما آوردہ اید حضرت میراں
علیہ السلام نخوردند میرانؑ را بست وہشت
روز گزشتہ بود، ہیچ نخوردند بعدہ چیزی
خدای تعالیٰ رسانیدہ حلال طیب اندکی خوردند
نقل است سلطان ابراہیم ادہمؒ بست
روز خلیسن خوردند ہیچ طعام نخوردند **نقل** است
یکی پیر مریدا گفت تند و رسوزاں مریدندو

مضطر ہیں کیا کچھ حق اللہ ہے؟ اس شریف نے اپنی
تھیلی سے کچھ سکے نکالکر خدا کی راہ میں پہنچاے ان
سکوں کو میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں پیش کر کے عرض کیا میرانجیو کچھ سونا خدا
بھیجا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ شریف
مکہ سے جزیہ لیئے ہو جو مضطر ہو وہ کھاے۔ میاں
سید سلام اللہؓ نے ارادہ کیا کہ خوند کار بھی کھائیں
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ مضطر نہیں ہے پھر
میاں سید سلام اللہؓ نے بہت کوشش کی۔ حضرت مہدیؑ
نے فرمایا بندہ متوکل ہے خدا کا بھیجا ہوا کھاتا ہے
میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ یہ بھی خدا تعالےٰ نے
بھیجا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس کو خدا
بھیجا ہوا نہیں کہتے۔ تو تم جا کر لائے ہو حضرت مہدیؑ
نے نہیں کھایا حالانکہ حضرت پر اٹھائیس دن کا فاقہ
تھا آپ کچھ نہیں کھائے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ
نے کوئی چیز بھیجی تو آپ نے حلال طیب سے تھوڑی
مقدار نوش فرمایا۔ **نقل** ہے سلطان ابراہیم ادہمؒ
نے بیس روز گھاس کھایا کھانے کی قسم سے کوئی
چیز نہیں کھائی **نقل** ہے ایک مرشد نے اپنے مرید

سوزید نزدیک پیر آمد پیر را حالتی بود گفت
خادم تندور سوزیدہ ام پیر گفت بروید در
تندور بنشین مرید در تندور نشست سلامت
ماند حالتی پیر فرو شد مرید را یاد کرد در تندور
سلامت نشستہ است سخن پیر را این چنین
رعایت کرد **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام بکعبۃ اللہ رفتہ بودند در شہر
جدہ بسیار مشقت رسید قاضی جیونپور
آنجا بود میراں علیہ السلام را دید و گفت
خوندکار را بسیار مشقت است پیش تشریف
بروید و بگویید کہ چیزی بدہ میراں علیہ السلام
فرمودند حاجت نیست قاضی گفت ناچار است
میراں فرمودند ناچار ما را خدا است قاضی
شما دانید ناچار چہ چیز است بجز خدائے
ہیچ چیز ناچار نیست چرا کہ ہمہ چیز فانی است
خدائے تعالیٰ باقی است پس باقی را بجویید
نقل است یکی خواجہ جنیدؒ را پرسید
خدائے تعالیٰ را چوں یابیم جنیدؒ فرمودند ترک
دنیا و خلاف ہوا و نفس این ہر دو کار کن

سے کہا کہ تندور سلگا۔ مرید تندور سلگا کر مرشد
کے پاس گیا۔ مرشد پر جذبہ کی حالت تھی خادم نے
کہا تندور سلگا یا ہوں مرشد نے کہا جا اور تندور
میں بیٹھ۔ خادم تندور میں بیٹھا اور سلامت رہا
مرشد کا جذبہ کم ہوا تو خادم کو یاد کیا تندور میں سلامت
بیٹھا ہوا ہے۔ خادم نے مرشد کی بات کی ایسی رعایت
کی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ کو تشریف
لےگئے تھے شہر جدہ میں بہت مشقت پہنچی جیونپور
کا قاضی وہاں موجود تھا حضرت مہدیؑ کو دیکھا اور
کہا کہ خوندکار کو بہت مشقت ہے لہٰذا تشریف
حاکم کے پاس جاکر کچھ دینے کے لئے فرمائے حضرت
نے فرمایا ضرورت نہیں قاضی نے کہا ضروری ہے۔
مہدیؑ نے فرمایا ہمارے لئے خدا ضروری ہے اے
قاضی تم جانتے ہو کہ ضروری کیا چیز ہے خدا کے
سوائے کوئی چیز ضروری نہیں اس لئے کہ تمام چیزیں
فانی ہیں خدا تعالیٰ باقی ہے بس باقی کو تلاش کرو
نقل ہے ایک شخص نے خواجہ جنیدؒ سے پوچھا اے
خدا تعالیٰ کو کس طرح پہونچ سکتا ہوں جنیدؒ نے
فرمایا کہ۔ دنیا کو ترک کرنا اور خواہش و نفس کا خلاف

خدای رازود برسی. **نقل است** در صحبت
حضرت میران علیہ السلام یکی آمدہ بود صحبت
میرانؑ کرد تاکہ میرانؑ را وصال شد او گفت
من صحبت میرانؑ کردم در فہم من چنان آمدہ
بود مہدیؑ را بادشاہی تمام عالم شود مارا ہم
دنیا شود بعد میرانؑ پیش بندگیمیاں سید
خوندمیرؓ توبہ کرد و صحبت بندگیمیاںؓ کرد بمقصود
رارسید. **نقل است** حضرت میران
علیہ السلام فرمودند فتوح حق فقیرانست کسانیکہ
برای رزق تکاپوی می کنند و تعین دارند
ہرگز حق فقیران نباید خورد چراکہ فتوح حق
ایشان است وجز فقیران کسی را نباید کہ
بطلبند واگر مرشد حق ہمسایگی بدہد بگیرند
چراکہ در دائرہ می مانند **نقل است** بندگی
میاں نعمتؓ فرمودند یکی مردار خوار مسلمان
شدہ بود یکروز درخانہ مردار خواران رفت
ساعتی باایشاں بہ نشست بعد ازاں استادہ
شد ایشاں گفتند چیزی ازخانہ ما بخورد برو
او گفت من مسلمانم درخانہ شما چگونہ خورم

کرنا یہ دو کام کرتو خدا کو جلد پہنچیگا۔ **نقل** ہے ایک
شخص حضرت مہدیؑ کی صحبت میں آیا حضرتؑ کی صحبت
میں رہا۔ یہانتک کہ حضرتؑ کا وصال ہوگیا اس نے
کہاکہ میں مہدیؑ کی صحبت میں رہا میں ایسا سمجھا ہوا
تھاکہ مہدیؑ کے لئے تمام عالم کی بادشاہی ہوگی ہمکو
بھی دنیا ملیگی۔ لیکن اس نے حضرتؑ کے وصال کے
بعد حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں توبہ
کی اور مقصود کو پہنچا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا فتوح فقیروں کا حق ہے جو لوگ رزق کیلئے
دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور تعین رکھتے ہیں ہرگز فقیروں
کا حق نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ فتوح انہیں کا حق
ہے فقیروں کے سوائے کسی کو نہیں چاہیئے کہ طلب کریں
اور اگر مرشد پڑوس کا حق دیتا ہے تو لیں اس لئے کہ
دائرہ میں رہتے ہیں۔ **نقل** ہے بندگیمیاں نعمتؓ
نے فرمایاکہ ایک مردار خوار مسلمان ہوگیا تھا ایک روز
مردارخواروں کے گھر گیا ایک گھنٹہ ان کے ساتھ
بیٹھا اس کے بعد کھڑا ہوا انھوں نے کہاکہ ہمارے
گھر سے کچھ کھاکر جا اس نے کہا میں مسلمان ہوں تمہارے
گھر میں کیسے کھاؤں انھوں نے کہا آٹا لے اور بنا پکا کر تن

ایشاں گفتند آرد بگیرد آوند نو از کلال بستاں
و خود بہ پزیہماں طور بدست خود نان بہ پزید
چونکہ بخوردن نشست نان خشک دید گفت
در خانہ شما چیزی نان خورش دارید ایشاں
گفتند انچہ کہ تو سید انی آں نان خورش داریم
گفت اند کی شوربا بیارید ایشاں آوردند
نان از شوربا بخورد و در مردارخواراں جمع شد
نقل است امام محمد غزالیؒ فرمودند در دیدار
خدا تعالیٰ ہفت حجاب است اول حجاب
نان دوم حجاب عجیب سوم حجاب عقل چہارم
حجاب علم پنجم حجاب شرم ششم حجاب عبادت
ہفتم حجاب جہل است تا در صحبت مرشد
خود یا خدا تعالیٰ انکند ایں حجابہا دور نشود۔
نقل است امام محمد غزالیؒ فرمودند کسی را
ہمت خوردن نیک باشد و پوشیدن نیک
باشد و مالا یعنی مشغول شود در ہر کہ ایں سہ صفت
باشد اگر سلام کند علیکی ندہند و اگر بمیرد برای پیش
وی نروند۔ نقل است خواجہ حسن بصریؒ
فرمودند شیطان را قدرتی دادند نور شدہ می نماید

کمہار سے خرید اور خود پکا اسی طرح اس نے اپنے
ہاتھ سے روٹی پکائی اور کھانے کے لئے بیٹھا روٹی
روکھی تھی کہا کہ تمہارے گھر میں کچھ سالن ہے انہوں
نے کہا جو کچھ تو جانتا ہے وہی سالن (مردار کا سالن)
رکھتے ہیں کہا تھوڑا شوربا لاؤ انھوں نے لایا روٹی
شوربے سے کھائی اور مردارخواروں میں مل گیا نقل ہے
امام محمد غزالیؒ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے دیدار کے لئے
سات حجاب ہیں۔ پہلا حجاب روٹی ہے دوسرا حجاب
غرور یعنی خود بینی ہے تیسرا حجاب عقل ہے چوتھا
حجاب علم ہے پانچواں حجاب شرم ہے چھٹا حجاب
عبادت ہے۔ ساتواں حجاب جہل ہے جبتک کہ اپنے
مرشد کی صحبت میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہ کرے یہ
حجاب دور نہوں۔ نقل ہے امام محمد غزالیؒ نے فرمایا کہ
جس کی ہمت اچھے کھانے کی ہو اور اچھا پہننے کی ہو
اور بیکار چیزوں میں مشغول ہو۔ یہ تین صفتیں جس میں
موجود ہوں اگر وہ سلام کرے تو علیک السلام نہ کہیں اور
اگر مرجائے تو اس کی مغفرت نہ چاہیں نقل ہے
خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ شیطان کو قدرت دیئے
ہیں کہ نور ہوکر دکھائی دیتا ہے جس بیچارہ کو نیک

بیچارہ کسیکہ موافق نباشد فرق نتواند کرد کہ تجلی
حق است ویا شیطان است دغا میدہد پس
اینجا چہ کند زود لاحول بفرستد اگر تجلی حق است
متلاشی نخواہد شد واگر نور شیطان است
قرار نخواہد گرفت **نقل** است روزی ہمیں ملعون
لگامی بدست گرفتہ در راہ میرفت در نظر
سلطان بایزید بسطامیؒ افتاد پرسید کجا میروی
جواب داد کہ ایں لگام را در دہن سرکشان
خواہم انداخت شیخؒ فرمود گاہی طرف من ہم می
آمدہ باشی گفت ہمچوں توئی ہزاران ہزار در
گلہ من می چرند ایں جا محض عنایت الہی باید
اکثر کار دشوار است راہ باریک وشب
تاریک ومرکب لنگ وای پیر ہدایت راہ
نمای وای مصلح عنایت دستگیر ای عزیز خلق
نام ابلیس شنیدہ است ونداند کہ او چند
ناز در سر دارد کہ پروای ہیچکس ندارد ونہ نبی
ونہ ولی کہ در نماز اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم گویند از بہر ایں معنی است کہ ناز در سر
گرفتہ است واو خود سر متکبران وخود بینان

توفیق نہ ہو تو وہ حق کی تجلی اور شیطان کی تجلی میں فرق نہیں
کر سکتا شیطان فریب دیتا ہے پس یہاں کیا کرے
جلد لاحول بھیجے اگر حق کی تجلی ہے تو پراگندہ نہ ہوگی اور
اگر شیطان کا نور ہے تو برقرار نہیں رہیگا **نقل** ہے کہ
ایک روز یہی ملعون (شیطان) ہاتھ میں لگام لیا ہوا
راستہ سے جا رہا تھا اس پر سلطان بایزید بسطامیؒ
کی نظر پڑی تو پوچھا کہ کہاں جاتا ہے۔ جواب دیا کہ
یہ لگام مغروروں (خود بینوں) کے منہ میں لگاؤں گا
شیخؒ نے فرمایا کہ کبھی میری طرف بھی آیا ہوگا کہا تجھ جیسے
ہزاروں میرے ہنڈے میں چر رہے ہیں اس مقام
پر تو فقط اللہ کی عنایت درکار ہے اکثر (دین کا)
کام مشکل ہے راستہ باریک رات اندھیری اور گھوڑا
لنگڑا ہے افسوس پیر ہدایت راہ نما افسوس مصلح
عنایت دستگیر (عنایت الہی کے بغیر چارہ نہیں)
اے عزیز مخلوق ابلیس کا نام سنی ہے اور نہیں جانتی
کہ وہ کس قدر فخر سر میں رکھتا ہے کہ کسی کی پرواہ
نہیں کرتا نہ نبی کی اور نہ ولی کی نماز میں اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم جو کہتے ہیں اسی وجہ سے کہ وہ سر
میں ناز رکھتا ہے اور وہ خود مغروروں اور خود بینوں

است خلقتنی من نار وخلقتہ من
طین۔ ہمین ناز است اے عزیز بلکہ شیطان
بندگان خدایرا برای نماز بیدار میکند نقل است
خواجہ حسن بصریؒ وقت صبح صادق خفتہ ماند
شیطان بیامد خواجہ را بیدار کرد وگفت برخیز
تا تکبیر اولی باامام فوت نشود خواجہ پرسید کہ
مقصود تو اینست کہ عبادت مردمانرا فوت
میکنی واین چنینست کہ مارا بیداری کردی
جواب داد وقتیکہ از تو تکبیر اولی باامام
فوت شدہ بود وبرای آن چندان زاری
واندوہ میکردی خدا تعالی بنام تو ثواب دہ ہزار
تکبیر اولی دادامروز ترسیدم کہ اگر از تو تکبیر
اولی فوت شود باز تو چنین اندوہ کنی کہ ثواب
دہ ہزار تکبیر اولی یابی بسبب آن بیدار کردم
کہ ہمان ثواب یک تکبیر اولی یابی نقل است
حضرت میران علیہ السلام از شہر جالور بطرف
خراسان روان شدند تا آنکہ ولایت مسلمانان
بود میران علیہ السلام تاکید کردہ فرمودند مبادا
کسی از کشتہای ایشان ازبرای خوردن

کا سردار ہے (چنانچہ اس کی خبر خدا نے دی ہے کہ) تو
نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے یہی اس کا
ناز ہے، اے عزیز بلکہ شیطان بندگان خدا کو نماز کے
لئے ہشیار کرتا ہے۔ نقل ہے خواجہ حسن بصریؒ صبح صادق
کے وقت سو گئے تھے شیطان آیا اور خواجہؒ کو ہشیار کیا
اور کہا کہ اٹھو تاکہ امام کیساتھ تکبیر اولی فوت نہ ہو
خواجہؒ نے پوچھا لوگوں کی عبادت کو فوت کرنا تیرا مقصود
ہے۔ یہ کیا ہے کہ تو ہم کو ہشیار کرتا ہے جواب دیا ایک
وقت جب کہ تجھ سے تکبیر اولی امام کے ساتھ فوت
ہوئی تھی اور تو نے اس کی پاداش میں اس قدر زاری
کی اور غمگین ہوا کہ خدا تعالی نے تجھ کو دس ہزار تکبیر اولی
کا ثواب دیا۔ آج میں ڈرا کہ اگر تجھ سے تکبیر اولی
فوت ہو جائے تو پھر اتنی زاری کریگا کہ دس ہزار تکبیر اولی
کا ثواب پائیگا۔ اسی سبب سے میں نے تجھ کو ہشیار کیا
تاکہ تو اسی ایک تکبیر اولی کا ثواب پائے نقل ہے
حضرت مہدیؑ شہر جالور سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے
جہاں تک مسلمانوں کا ملک تھا حضرت مہدیؑ نے تاکید
کر کے فرمایا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ان کی کھیتوں میں سے
کھانے کے لئے اور جب کفرستان کے ملک میں پہنچے تو

بگیر دو چونکہ در ملک کفرستان رسیدند فرمودند اگر کسی مضطر باشد از کشتہای ایشان چیزی آوردہ بخورند چراکہ ایشان حربی اند پس حضرت میرانؑ کالہ گویان را این چنین رعایت داشتند **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ فرمودگی اہل نفس را ہرگز نباید کرد کہ بسوی غیر میکشد فی الحال بریدہ و شکستہ شدن دیر نمیشود **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند از خدای جز خدای مطلب اگر میطلبی از خدا بطلب اگر نمک خواہی ہم از خدا خواہ و اگر آب خواہی ہم از خدا خواہ و اگر ہیزم خواہی ہم از خدا خواہ و ہرچہ خواہی از خدا خواہ و پیش مردم سوال مکن اگر سوال کنی پیش خدا تعالی بکن **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند کہ اگر کسی درون حجرہ خود باشد و آواز نعلین شنود در خاطر گذارند کہ شاید کسی چیزی فتوح می آرد وای متوکل نباشد۔ **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند یکی حلال است و یکی حلال طیب است آنچہ در شرع حلال داشتہ اند آن حلال است و حلال طیب آنست کہ یکایک

فرمایا کہ اگر کوئی شخص مضطر ہو تو ان کی کھیتیوں سے لاکر کھائے کیوں کہ یہ لوگ حربی ہیں پس حضرت مہدیؑ نے کلمہ گویوں کے ساتھ ایسی رعایت کی **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اہل نفس کو فرمائش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کی طرف کھینچتا ہے اسی وقت علاقہ توڑنے کے لئے دیر نہ ہوگی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا سے خدا کے سوائے دوسری چیز طلب مت کر (خدا سے خدا کو طلب کر) اگر طلب کرتا ہے تو خدا سے طلب کر اگر نمک چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر پانی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر لکڑی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال کرتا ہے تو خدا تعالی سے کر **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی تارک دنیا اپنے حجرے میں رہے اور کسی آنے والے کی جوتیوں کی آواز سنے اور اپنے دل میں خیال کرے کہ آنے والا کوئی چیز دینے لاتا ہے ایسا خیال کرنے والا متوکل کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک حلال ہے اور ایک حلال طیب ہے جو کچھ شرع میں حلال رکھے ہیں وہ حلال ہے اور حلال طیب وہ ہے

بے گمان بے اختیار برسد فی الحال نظر بر خدائتعالی آید و حلال طیب را حساب نیست **نقل است** در صحبت رسول علیہ السلام یکی برادر بود امید چناں بود کہ رسولؐ را از شرق تا غرب بادشاہی شود دران روز این آیۃ نزول شد قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ آں مرد بسیار زاری کرد رسول علیہ السلام را معلوم شد مرا خدائتعالی بادشاہی داد از شرق تا غرب یعنی دین خدائی تعالیٰ در تمام عالم روشن کرد مراد بادشاہی اینست نہ از طلب دنیا و فسق و فجور **نقل است** بندگیمیاں سید محمودؓ بعد از ہفتہ یا دو ہفتہ اجماع نمودہ محضر میکردندی و میفرمودندی اگر خلاف میرانؑ در ذات ما بہ بینید مارا دست گرفتہ از دائرہ بکشید **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ و بندگیمیاں شاہ نعمتؓ فرمودند کہ اگر کسی چیزی خلاف میرانؑ در ذات ما بنبید و دامن ما نگیرید فردا قیامت دامن او خواہم گرفت **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند

کہ یکایک بے گمان اور بے اختیار پہنچے اسی وقت نظر خدائتعالی پر پڑتی ہے اور حلال طیب کیلئے حساب نہیں **نقل** ہے رسولؐ کی صحبت میں ایک برادر تھا اس کو ایسی امید تھی کہ رسولؐ کو مشرق سے مغرب تک بادشاہی ہوگی اس روز یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج میں کامل کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اس مرد نے بہت زاری کی رسولؐ کو معلوم ہوا کہ خدائتعالی نے مجھکو مشرق سے مغرب تک بادشاہی دی یعنی خدائتعالی نے تمام عالم میں دین کو روشن کیا بادشاہی سے مراد یہ ہے دنیا طلبی اور فسق و فجور مراد نہیں **نقل** ہے بندگیمیاں سید محمودؓ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد اجماع کر کے محضر کرتے اور فرماتے کہ اگر مہدیؑ کے خلاف ہماری ذات میں دیکھو تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرے کے باہر کردو۔ **نقل** ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگیمیاں نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہماری ذات میں مہدیؑ کے خلاف کوئی چیز دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے تو ہم کل قیامت کے دن اس کا دامن پکڑیں گے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ

اگر وقتی دیگی یا قدحی بچیتلی خرید میکنی کرات
ومرات از ضربہا بروی می زنی اگر آوازی
خوب آید و درست می نماید می خری وگرنہ رد
می کنی پس تو دعوی طلب خدا میکنی ترا
چگونہ بی ابتلا بگذارند نقل است بر یاران
رسول علیہ السلام فاقہ شدہ بود ہر یکی بر شکم
خود سنگ بستہ بودند چون کسی حال بدین صفت
معلوم کرد رسولؐ پیرہن خود بالا کردہ شکم خود نمودند
دو سنگ بستہ ام مبادا شما بدانید کہ یار شما
چیزی خوردہ است آنگہ این آیت نازل شد
قولہ تعالیٰ ام حسبتم ان تدخل الجنۃ
الآیۃ حالا مرشدان این چنین باید کرد
نقل است از میاں بھائی مہاجر رضؓ
کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اگر صحبت
مہدی این مقدار بکند کہ از پا افراز خاک
انداز دانچہ گناہاں پیش کردہ بود
ہمہ عفو شوند۔ نقل است میاں بھائی
مہاجرؓ وقتی کہ جانورتوں ہیں توں ہیں نالید
پرواز میکرد دران زمان آن مہدی آن

اگر تو کسی وقت ایک ہانڈی یا ایک پیالہ پیسہ دیکر
خرید لیتا ہے تو بار بار اس پر مارتا ہے اگر آواز
اچھی آئی اور ٹھیک دکھائی دیتا ہے تو خرید لیتا
ہے ورنہ واپس کر دیتا ہے۔ بس تو خدا کی طلب کا
دعویٰ کرتا ہے تو تجھکو امتحان کے بغیر کیسے چھوڑ
دیں گے۔ نقل ہے کہ رسولؐ کے صحابہؓ پر فاقہ
پڑا تو ہر ایک صحابیؓ نے اپنے پیٹ پر ایک پتھر
باندھ لیا تھا جب کسی نے اس صفت کی حالت معلوم
کی تو رسولؐ نے اپنا کرتا اٹھا کر اپنا شکم مبارک
دکھایا (اور فرمایا کہ) میں نے دو پتھر باندھے ہیں
ایسا نہ ہو تم یہ سمجھ جائیں کہ تمہارے دوست نے
کوئی چیز کھائی ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل
ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ
چلے جاؤ گے جنت میں الخ اب مرشدوں کو بھی چاہیئے
کہ ایسا ہی کریں۔ نقل ہے میاں بھائی مہاجرؓ
سے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر مہدیؑ کی صحبت
میں اتنی دیر رہا جتنی کہ جوتیوں کی گرد جھاڑنے
میں لگتی ہے تو اس نے پہلے جو کچھ گناہ کیا تھا سب
معاف ہو جائیں گے۔ نقل ہے جس وقت کہ

فرمودند. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ یک نظر بندہ بہتر است از عبادت ہزار سالہ کہ مقبول است بیت آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسیکہ اول روز ہجرت کردہ در راہ خدای تعالی آمد آنکس مرشد کسے است کہ آخر روز ہجرت کردہ آمد یعنی بوقت عصر ہجرت کردہ آمد زیرا کہ آخر کس ہست اول کس را دیدہ آمدہ ناچار اول مرشد آخر باشد. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند پیش این بندہ تصحیح میشود و فرمان میشود کہ ای سید محمد ہر کہ پیش تو صحیح شد او مقبول حضرت ما است و ہر کہ پیش تو صحیح نشد او عند اللہ مردود است. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسی را کہ توکل بر نان است آں متوکل نیست کہ نان را خدا تعالی خود وعدہ کردہ است وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا.

جانور توں ہیں توں ہیں کہتا ہوا اڑ رہا تھا میاں بھائی مہاجرؓ نے فرمایا کہ وہ مہدیؑ وہ مہدیؑ ۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے بہتر ہے جو لوگ مٹی کو ایک نظر میں کیمیا بنا دیتے ہیں. کیا ایسا بھی ہوگا کہ ایک نظر ہم پر بھی ڈالیں. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے خدای تعالی کی راہ میں آیا وہ مرشد ہے اس کا جو آخر روز یعنی عصر کے وقت ہجرت کر کے آیا کیونکہ آخر میں آنیوالا اول آنے والے کو دیکھکر آیا لہذا اول مرشد ہے آخر کا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اور فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد جو شخص تیرے سامنے صحیح ہوا وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے اور جو شخص تیرے سامنے صحیح نہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جس کا بھروسہ روٹی پر ہے وہ متوکل نہیں ہے کیونکہ روٹی کے متعلق خود خدا تعالی نے وعدہ کیا ہے اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا.

این وعدهٔ خدا است اگر بر وعدهٔ خدای ایمان
داری مومن هستی وگرنه کافر هستی اگر ترا کسی
وعده کند امروز ترا مهمان خواهم داشت بر وعدهٔ
او تمام روز باشی وهیچ نخوری پس وعدهٔ خدای
تعالی هست که صادق الوعد هست ونیز فرمودند
توکل آنست که بر ذات خدا تعالی توکل کنی
وشب وروز درین طلب باشی که کدام وقت
خدای را بیابم. پس از جهت رزق سوی
اغنیا وطمع وتواضع نباید کرد. **نقل است**
در وقت خلافت ابابکر رضی الله تعالی عنه
یکی اصحاب رسول علیه السلام پیش ابابکرؓ آمد باگریه
وزاری برسر خود خاک انداخته آمد وگفت ای
خلیفه ما در وقت حضرت رسول علیه السلام زنی
جوان مست را بازرائن درخلوت یافته بودیم
وتمام شب پاسبانی آن زن کردیم چون صبح
شد آن زن را بخانه آن سپردیم اکنون درین
زمان خطره چنان می گذرد که آن زرائن چرا
نگرفتی بعد شنیدن این حکایت ابابکر صدیق
رضی الله عنه درگریه شدند وفرمودند ای برادر

یہ خدا کا وعدہ ہے اگر تو خدا کے وعدہ پر ایمان رکھتا ہے
تو مومن ہے ورنہ کافر ہے اگر کوئی شخص تجھ سے وعدہ
کرے کہ آج میں تجھکو مہمان رکھوں گا۔ تو اس کے
وعدہ پر بھوکا رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا پس خدای
تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صادق الوعد ہے۔ اور **نیز**
مہدیؑ نے فرمایا توکل وہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی ذات
پر بھروسہ کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ
کس وقت خدا کو پاؤنگا۔ پس رزق کے لئے دولتمندوں
سے طمع اور ان کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے۔ **نقل ہے**
ابابکرؓ کی خلافت کے وقت رسولؐ کے ایک صحابی
اپنے سر پر خاک ڈالکر گریہ وزاری کرتے ہوئے
ابابکرؓ کے حضور میں آئے اور کہا اے ہمارے خلیفہ
حضرت رسولؐ کے زمانہ میں میں نے ایک مست جوان
عورت کو زیور میں لدی ہوئی تنہائی میں پایا اور
تمام رات میں نے اس کی نگہبانی کی جب صبح ہوئی
تو اس کو اس کے گھر پہنچایا اب اس زمانہ میں خطرہ
ایسا آتا ہے کہ اس عورت کا زیور کیوں نہیں لیا۔
اس حکایت کو سنکر ابابکر صدیقؓ نے زاری کی
اور فرمایا کہ اے بھائی وہ وقت رسولؐ کا تھا کہ تجھکو

آں وقت رسول علیہ السلام بود کہ ترا خطرہ بیامد
ایں وقت ما است کہ در خطرۂ تو ایں ہیگذشت
نقل است حضرت میرانعلیہ السلام و میرانسید محمود رض
و بندگیمیانسید خوندمیر رض و بندگیمیاں شاہ نعمت رض
و بندگیمیاں شاہ نظام رض و بندگیمیاں شاہ دلاور رض در
خانہ کسی نہ از جہت مہمانی و نہ در مرض و نہ معذرت
رفتند مگر درون دائرہ رفتند نقل است
در وقت رسول علیہ السلام یکی اصحاب نقل شد
از جامۂ او یک مثقال یا دو بیروں آمد پیش حضرت
مصطفیٰ علیہ السلام عرض کردند حضرت فرمودند کہ
داغ بدہید آں یار را داغ دادند نقل است
بی بی الہدتی رض وقتی کہ نقل شدند از درون
تعجیۂ بی بی رض یک تنکۂ زرین بیروں آمد حضرت
میراں علیہ السلام را خبر شد حضرت میراں فرمودند
در آتش گرم کنید و بی بی را داغ دہید میانسید
سلام اللہ رض برائے مستعد کنانیدن قبر رفتہ بودند
چونکہ خبر شنیدند از آنجا شتاب پیش میراں علیہ السلام
آمدند و گفتند کہ بندہ را بالتحقیق معلوم است کہ ایں تنکہ
زرین بی بی فاطمہ رض است و از بی بی الہدتی رض نیست

خطرہ نہیں آیا یہ وقت ہمارا ہے کہ تجھکو یہ خطرہ آیا۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ اور میراں سید محمود بندگی
میاں سید خوندمیر بندگی میاں شاہ نعمت بندگی
میاں شاہ نظام اور بندگی میاں شاہ دلاور رضی
اللہ عنہم دائرہ کے باہر کسی کے یہاں نہ دعوت میں
گئے نہ مرض میں اور نہ معذرت کے لئے گئے۔ مگر
دائرہ کے اندر گئے نقل ہے رسولؐ کے وقت
میں ایک صحابی رض کا انتقال ہوا ان کے لباس میں سے
ایک یا دو درہم نکلے حضرت رسولؐ کے حضور میں عرض
کئے آپ نے فرمایا کہ داغ دو اس صحابی رض کو داغ
دیئے۔ نقل ہے جس وقت بی بی الہدتی رض کا انتقال
ہوا تو آپ کے کپڑوں کی گٹھڑی سے ایک ٹکڑا سونے
کا نکلا اس کی اطلاع حضرت مہدیؑ کو ہوئی تو آپ نے
فرمایا آگ میں (اس ٹکڑے کو) گرم کرو اور بی بی کو
داغ دو میانسید سلام اللہ رض قبر تیار کروانے گئے
تھے جوں ہی یہ خبر سنی فوراً وہاں سے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں آئے اور کہا کہ بندہ کو تحقیق سے معلوم
ہے کہ یہ سونے کا ٹکڑا بی بی فاطمہ رض کا ہے بی بی
الہدتی رض کا نہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے

بعدہٗ میراں علیہ السلام فرمودند از آن کسیکہ باشد آنرا بدہید پس بی بی فاطمہ رضؓ را دادند **نقل است** در موضع بھیلوٹ بندگی میاں سید محمودؓ را ازار پارہ شدہ بود میاں یا بنؓ سویت میکردند و عشر ہم بتسلیم میاں یا بنؓ بود روزی ازار پیش میران سید محمودؓ آوردند میرانؓ پرسیدند از کجا آوردند میاں مذکور گفت از درمہای عشر جامہ خرید کردہ ازار کنانیدیم بندگی میراں سید محمودؓ بسیار خشم شدند و فرمودند کہ این پوشیدن روانیست و نخواہم پوشید کہ این حق مضطرانست **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را خدا تعالیٰ انگور رسانیدہ بود میاں سید سلام اللہ یک خوشہ بدست میاں سید حمیدؓ دادند میران علیہ السلام فرمودند کہ حق فقیراں چرا دادی برادراں گفتند میرانجیو معاف کنیم حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ پیش ہمہ فقیراں معاف کنانید **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام در شہر مانڈو چند روز ماندند و آنجا حجرہ کردہ بالای آن جامہ یا بوریا برای سایہ داشتہ بود شخصی برای ملاقات میرانعلیہ السلام آمد در زیر آں ملاقات

فرمایا کہ جس کسی کی ملک سے ہو اس کو دو پس بی بی فاطمہؓ کو دیئے **نقل** ہے موضع بھیلوٹ میں بندگی میاں سید محمودؓ کا پاجامہ پھٹا ہوا تھا میاں با بنؓ سویت کرتے تھے اور عشر بھی میاں با بنؓ کے حوالے تھا ایک روز پاجامہ (تیار کرواکر) میرانسید محمودؓ کے حضور میں لائے حضرتؓ نے پوچھا کہاں سے لائے میاں مذکور نے کہا عشر کے پیسوں سے کپڑا خرید کر پاجامہ بنوایا ہوں۔ بندگی میراں سید محمودؓ نے بہت خفا ہو کر فرمایا۔ یہ پہنا روا نہیں اور میں نہیں پہنوں گا کیوں کہ یہ مضطروں کا حق ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کو خدا تعالیٰ انگور بھیجا تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے ایک خوشہ میاں سید حمیدؓ (فرزند مہدیؑ) کے ہاتھ میں دیا۔ مہدیؑ نے فرمایا تو نے فقیروں کا حق کس لئے دیا صحابہؓ نے کہا میرانجیو ہم نے معاف کیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تمام فقیروں سے معاف کراؤ۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ شہر مانڈو میں چند روز رہے وہاں حجرہ بنا کر اس پر سایہ کے لئے کپڑا یا بوریا ڈالے تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے ایک شخص آیا اور اس سایہ کے

کرده نشست وچیزی گذرانید بعده استاد حضرت
میران علیه السلام فرمودند که این حجره را ازینجا برداریذ
جای نیک نیست اول درآنجا چیزی دنیوی آمد
ازآنجا برداشتند وبجای دیگر کردند نقل است
کسی پیش حضرت میران علیه عرض کرد که اگر رضا
باشد چیزی بخوانم حضرت میرانؑ فرمودند اگر
شما چیزی علم خوانده بودید این بنده را مهدیؑ
دانسته قبول نکردید۔ نقل است حضرت
عیسیٰ علیه السلام فرمودند که من از مرده را زنده
کردن عاجز نیامدم ولیکن از معالجه احمق عاجز
آمدم واین کسی بود که مدتی اندک بطلب علم مشغول
شود نقل است حضرت میران علیه السلام
فرمودند علم لابدی می باید تا نماز روزه ومانند
این افعال در دین رسول علیه السلام درست
شود۔ نقل است حضرت میران علیه السلام
فرمودند که برای فهم کردن معانی قرآن وقتی
که بیان کرده شود نور ایمان بس است۔
نقل است حضرت میران علیه السلام را علم
ظاهری خدا تعالیٰ انچنین داده بود پیش از

نیچے ملاقات کر کے بیٹھا اور کچھ چیز گذرانا اس کے
بعد حضرت مہدیؑ نے اٹھکر فرمایا اس حجرہ کو یہاں
سے اٹھاؤ جگہ اچھی نہیں ہے یہاں پہلے دنیا کی
چیز آئی وہاں سے حجرہ اٹھائے اور دوسری
جگہ قائم کئے۔ نقل ہے کسی شخص نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کچھ پڑھتا
ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر تم کچھ علم پڑھے
ہوتے تو اس بندہ کو مہدیؑ جان کر قبول نہ کرتے۔
نقل ہے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ
کرنے سے عاجز نہیں آیا ولیکن احمق کے علاج سے
(احمق کی فہمائش سے) عاجز آیا۔ اور احمق ایسا شخص
ہوتا ہے جو تھوڑی مدت تک علم کی طلب میں مشغول
رہے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ضروری
علم چاہیئے تا کہ نماز روزہ اور مانند ان کے دوسرے
افعال رسولؐ کے دین میں درست ہوں نقل ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ قرآن کے معانی سمجھنے
کیلئے جس وقت کہ بیان کیا جائے ایمان کا نور کافی ہے
نقل ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کو دعوی
مہدیت سے پہلے ایسا علم ظاہری دیا تھا کہ علمائے ظاہر

مہدیت در علمای ظاہری اسد العلما گفتند
نقل است بعد از مہدیت پیش خدای تعالی
حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ اے
بار خدایا بعد از مہدیت ایں چنین علم لدنی
عطا کردی پس آں علم ظاہری راچہ مقصود بود
فرمان شد برائے حجت خلق را پیش ازاں علم
ظاہری دادیم کہ علما ظاہر ہم ملزم شوند **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ امی باشد
اورا از جانب حقتعالی علم لدنی عطا شود یا او
جعلی امی کند انگہ از جانب حقتعالی علم لدنی عطا
شود و نیز فرمودند کہ تختۂ دل امی صاف است بر آں
دل ہیچ نہ نشستہ است و ہر چہ بشنود بر دل
بہ نشیند و **نیز** فرمودند ہر کہ سیاہی بسیار می بیند
دل او سیاہ می شود و **نیز** فرمودند کسی کہ بسیار
بخواند بسیار خوار می شود و طلب دنیا می کند
و کسی کہ طلب دنیا نمی کند او را عجب بسیار
می شود بعدہ حضرت میراںؑ فرمودند آنچہ بندہ
می گوید ہمچنیں بکنید یعنی ذکر خدا تعالی بکنید
تا بینائی خدا تعالی حاصل شود۔ **نقل است**

آپ کو اسد العلما کہتے تھے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے دعوی مہدیت کے بعد خدا تعالی کے حضور میں
عرض کیا کہ اے بارخدایا تو نے دعوی مہدیت
کے بعد اس قدر علم باطن جو عطا کیا پس اس علم ظاہر
کا کیا مقصود تھا۔ فرمان خدا ہوا کہ ہم نے خلق کی حجت
کے لئے اس سے پہلے علم ظاہر عطا کیا تا کہ علماء ظاہر
بھی ملزم ہوں۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
جو امی ہوتا ہے اس کو حق تعالی کی طرف سے علم لدنی
عطا ہوتا ہے یا اس کو جعلی امی کرتا ہے اس وقت
حقتعالی کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے۔ اور **نیز**
فرمایا کہ امی کے دل کا تختہ صاف ہے اس دل پر
کوئی چیز نہیں بیٹھی ہے وہ جو کچھ سنتا ہے اس کے
دل پر بیٹھ جاتا ہے اور **نیز** مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص
بہت سیاہی دیکھتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے
اور **نیز** جو شخص کہ بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا
کو طلب کرتا ہے اور جو شخص دنیا کو طلب نہیں کرتا اس میں
غرور (خود بینی) بہت ہوتی ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے
تعالی کا ذکر کرو تا کہ خدا تعالی کی بینائی حاصل ہو

حضرت میراں علیہ السلام چنیں فرمودند کہ ذکر
کثیر بکنید میراں سید محمود رض گفتند حضرت میراںؑ
ذکر کثیر بکدام ترتیب فرمودند ہمہ مہاجراں عرض
نمودند بدیں ترتیب کہ از اول صبح تا یک و نیم
پاس بر حجرہ باشید دو کس یکجا نہ نشینید و بعد از
ظہر تا وقت عصر مشغول باشید و بعدہٗ تا وقت
مغرب بیان بشنوید و بعد از مغرب تا وقت
عشا ذکر کنید بعدہ میراں السید محمود رض فرمودند اگر
کسی از حجرہ در میان یک و نیم پاس بیرون آید
حجرہ را پارہ پارہ کنید و دست گرفتہ از
دائرہ بکشید اگر چہ ایں بندہ باشد ہمچناں
کنید ہمہ یاراں قبول کردند۔ **نقل است**
حضرت رسول علیہ السلام بر چاہ زمزم نشستہ
بودند یک بار یا دو بار انگشتری بگردانیدند
فرمان شد و ما خلقنا السموات والارض
و ما بینہما لاعبین۔ **نقل است** یکروز
حضرت میراںؑ دیدند کہ یک برادر خاشاک
دو پارہ کرد حضرت میراںؑ فرمودند یک لمحہ
نوشتگاں را فرصت بدہید **نقل است**

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے اس طرح فرمایا کہ
ذکر کثیر کرو میراں السید محمود رض نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ
نے ذکر کثیر کس ترتیب سے فرمایا تمام صحابہ رض نے
عرض کیا کہ اس ترتیب سے کہ اول صبح سے ڈیڑھ
پہر تک حجرہ میں رہو اور دو شخص ایک جگہ مت بیٹھو
ظہر کے بعد سے عصر تک ذکر میں مشغول رہو عصر کی نماز
کے بعد سے مغرب تک قرآن شریف کا بیان سنو
مغرب کی نماز کے بعد سے عشا تک ذکر کرو اس کے
بعد میراں سید محمود رض نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ڈیڑھ
پہر کے درمیان حجرہ سے باہر آئے تو اس کے حجرہ
کو توڑ دو اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دو
اگر چہ یہ بندہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ تمام صحابہ رض نے
قبول فرمایا۔ **نقل** ہے کہ حضرت رسولؐ چاہ زمزم
پر بیٹھے ہوئے تھے ایک بار یا دو بار انگوٹھی پھرائی
فرمان خدا ہوا کہ۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں
اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے
کے لئے **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدیؑ نے
دیکھا کہ ایک برادر (صحابیؓ) نے گھاس کی کاڑی
کے دو ٹکرے کئے تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ

حضرت میراں علیہ السلام در آیت لا تقربوا
الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ مراد مستی دنیا
داشتند وکسانیکہ یاد خدا فراموش کردند
شیطان لگام در دہانِ ایشاں کرد ـ
قولہ تعالیٰ لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا
نقل است حضرت میراں علیہ السلام بیان
عشق بدیں عبارت فرمودند کہ شہباز عشق
از لامکان پرواز کرد و بر آسمان رسید
جائے خود ندید درگذشت و بر کوہ ہا رسید
جائے خود ندید درگذشت بر خاک رسید
جائے خود یافت ونشست وگفت من
محبتم میان محبت ومحنت فرق نیست
مگر یک نقطہ چوں نقطۂ زیر زبر شود ہماں
محبت محنت شود. قولہ تعالیٰ انا عرضنا
الامانۃ علی السموات والارض و
الجبال فابین ان یحملنہا واشفقنا
منہا وحملہا الانسان نقل است
یاراں حضرت میراں علیہ السلام را پرسیدند
کہ طالب را چہ چیز فرض است کہ یداں بخدا

ایک لمحہ فرشتوں کو فرصت دو نقل ہے حضرت مہدی
علیہ السلام نے لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ
(نماز کے پاس نہ جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو)
کی آیت میں سکاریٰ سے دنیا کی مستی مراد لی ہے
اور جن اشخاص نے خدا کی یاد فراموش کردی شیطان
اُن کے منھ میں لگام دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.
البتہ لبتیہ (لگام) ڈالدونگا میں اس کی اولاد کو
سوائے تھوڑوں کے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے
عشق کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ عشق کا
شہباز لامکاں سے اُڑا آسمان پر پہنچا اپنی جگہ
نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور پہاڑوں پر پہنچا اپنی
جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا خاک پر پہنچا اپنی جگہ پائی
اور بیٹھا اور کہا میں محبت ہوں. محبت اور محنت
میں فرق نہیں ہے مگر ایک نقطہ کا جب نیچے کا
نقطہ اوپر ہو جائے تو وہی محبت محنت ہو جاتی
ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں
اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پس ان سب نے
اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے
اور اس کو اٹھالیا انسان نے نقل ہے صحابہؓ نے

برسد میرانؓ فرمودند آں چیز عشق است و
نیز پرسیدند عشق چگونہ حاصل شود
فرمودند کہ توجہ دل دائم بسوی حقتعالیٰ
دارد چنانکہ در دل ہیچ چیز مائل نشود
و برای این معنے ہمیشہ خلوت اختیار
کند و با ہیچ کس نہ پردازد نہ با یار و نہ
با اغیار در ہمہ حال ملاحظہ حق کند در ایستادن
و نشستن و غلطیدن و خوردن و آشامیدن
در ہمہ حال ملاحظہ با حق کند **نقل است**
کہ یک وقت حضرت میراں علیہ السلام
برادراں را پرسیدند کہ چند سویت می شود
برادراں عرض کردند چہار صد سویت می شود
میرانؑ فرمودند بسیار خواری شد **نقل است**
در موضع بھیلوٹ در دائرہ میراں سید محمودؓ
دو صد و نیم سویت شد ہر وقت یک صد
زیادہ شدی میرانؓ فرمودند بسیار خواری
شد **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام
بعد از بانگ نماز یک نوالہ طعام نخوردند بلکہ
در صحنک فرو گذاشتند **نقل است** میاں

حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ طالب کے لئے کیا چیز
فرض ہے کہ جس کی وجہ خدا کو پہنچے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا وہ چیز عشق ہے اور **نیز** پوچھا کہ عشق کیونکر
حاصل ہوتا ہے فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ حقتعالیٰ
کی طرف رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہو
اور اس مقصد کے لئے ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے
اور کسی کے ساتھ مشغول نہو نہ دوست کے ساتھ
نہ اغیار کے ساتھ ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے
کھڑے ہوے لیٹے ہوے اور کھانے پینے کے
وقت ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے۔ **نقل ہے**
حضرت مہدیؑ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کتنی سویتیں ہوتی
ہیں صحابہؓ نے عرض کیا چار سو سویتیں ہوتی ہیں
حضرت مہدیؑ نے فرمایا بہت خواری ہوئی **نقل ہے**
موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں
ڈھائی سو سویتیں ہوئیں جس وقت ایکسو سویتیں
زیادہ ہوئیں تو ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی
نقل ہے حضرت مہدیؑ اذاں کے بعد کھانے کا
ایک لقمہ نہ کھاتے بلکہ صحنک میں ڈالدیتے۔
نقل ہے میاں سید خوندمیر کھانا کھانے کیلئے

سید خوندمیرؓ طعام خوردن نشستے پیش ازاں موذن را خبر کنانیدی کہ قلیلی تاخیر کنید **نقل است** روش میراں سید محمودؓ چنیں بود وقتی کہ درون دائرہ اضطرار شدی و میرانسید محمودؓ را خبر شدی اگر دراں وقت طعام خوردی طعام را گذاشتی و فرمودندی کہ طعام را بردارید براوراں گرسنہ ہستند بندہ چگونہ خورد بعد ازاں بی بی کدبانوؓ چیزی گذرانیدی آنکہ سویت کردہ میدادند بعدہ چیزی می خوردند **نقل است** وقتی میاں سومار مہاجرؓ بر در میاں سید محمودؓ استادہ آواز بلند کردہ گفت میراںؓ دائی رتنی را فرستادند دائی پرسید کہ چہ میگوئید میاں مذکور گفت فقیران دائرہ گرسنہ ہستند و بعضی کساں را فاقہ شدہ است دائی گفت میراںؓ طعام میخورند بگوئید ایں آواز میراں سید محمودؓ شنیدند و میاں سومار را پرسیدند کہ چہ میگوئید۔ میاں سومار گفت ہیچ نیست می بینم کہ میراں چہ میکنند بعد ازاں تاکید کردہ پرسیدند کہ راست بگوئید کہ بچہ کار آمدہ بودید

بیٹھتے تو کھانے سے پہلے موذن کو اطلاع کروا دیتے کہ تھوڑی دیر توقف کرو۔ **نقل** ہے میرانسید محمودؓ کی روش ایسی تھی کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار ہوتا اور میراں سید محمودؓ کو خبر ہوتی اگر اس وقت کھاتے رہتے تو کھانا چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ کھانا اٹھالو براوراں بھوکے ہیں بندہ کیوں کر کھائے اس کے بعد بی بی کدبانوؓ کوئی چیز گذرانتے اس وقت سویت کر دیتے اس کے بعد کچھ کھاتے **نقل** ہے ایک وقت میاں سومار مہاجرؓ نے میانسید محمودؓ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا۔ میراںؓ نے دائی رتنی کو بھیجا۔ دائی رتنی پوچھی کیا کہتے ہو میاں مذکور نے کہا دائرہ کے فقراء بھوکے ہیں اور بعضے فقراء پر فاقہ ہے۔ دائی نے کہا میراںؓ کھانا کھا رہے ہیں بہت کہو یہ آواز میراں سید محمودؓ نے سنی اور میاں سومارؓ سے پوچھا کہ کیا کہتے ہو میاں سومارؓ نے کہا کچھ نہیں میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میراںؓ کیا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تاکید کر کے پوچھا کہ سچ کہو کہ کس کام کے لئے آئے تھے

بعدہٗ میاں مذکور گفت کہ برادراں گرسنہ ہستند
بعدہ میراںؓ چشمہای خود پر آب کردہ فرمودند
کہ طعام را بردارید بندہ خاک بخورد و برادراں
گرسنہ ہستند بعدہ بی بی کدبانوؓ چیزی گذرانیدند
پس میراں السید محمودؓ طعام خوروند و ازاں غلہ
آوردند و آواز بلند کردند ہر کس کہ مضطر باشد
بگیرید بعضی مضطراں گرفتند و بعضی برادراں
نگرفتند ایشانرا سویت کنندہ آواز کرد
گفت کہ شما چرا نمی گیرید ایشاں جواب دادند کہ
ما مضطر نہ ایم سویت کنندہ پرسید کہ شما از
کجا خورید گفتند امروز ما قرض کردہ خوردیم بعضی
طالبان خدا ایں چنیں دیانت دار بودند کہ
حق مضطراں نخوردند **نقل است** کہ با حضرت
میراںؑ یک ملا در بینائی حق بحث کرد و گفت
رویت اللہ در دنیا جائز نیست بعدہٗ
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسی جائز
داشتہ است یا نہ بعدہٗ ملا گفت آری حضرت
میراںؑ فرمودند کہ ما مذہب بصیراں اختیار کردیم
و شما مذہب اعمی اختیار کردند. **نقل است**

اس کے بعد میاں مذکور نے کہا کہ برادراں بھوکے
ہیں. اس کے بعد میراںؑ نے آنکھوں میں پانی
لاکر فرمایا کہ کھانا اٹھاؤ بندہ خاک کھائے برادراں
بھوکے ہیں اس کے بعد بی بی کدبانوؓ نے کوئی
چیز گذرانی پس میراں سید محمودؓ نے کھانا کھایا
اور اس چیز سے غلہ لائے اور آواز دیئے کہ
جو شخص مضطر ہے لے بعضے مضطروں نے لیا
اور بعضے برادروں نے نہیں لیا ان سے سویت
کرنے والے نے آواز سے کہا کہ تم کس لئے نہیں
لیتے انھوں نے جواب دیا کہ ہم مضطر نہیں ہیں
سویت کرنے والے نے پوچھا کہ تم کہاں سے
کھائے . کہا کہ آج ہم نے قرض کرکے کھایا.
بعضے طالبان خدا ایسے دیانت دار تھے کہ
مضطروں کا حق نہیں کھائے . **نقل ہے** حضرت
مہدیؑ سے ایک ملا نے اللہ کے دیدار کے متعلق
بحث کی اور کہا کہ اللہ کا دیدار دنیا میں جائز
نہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کسی
نے جائز رکھا ہے یا نہیں اس کے بعد ملا نے
کہا ہاں . حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم نے بینا

شیخ فریدالدینؒ فرمودند کناسی در محلت عطاران
گذشت بوی عطریات در دماغ وی رسید
بے ہوش گشتہ درجان کندن شد عطاران
گلاب و عطریات بروی وی می زدند بے ہوش و
بے ضبط ترمی شد حکیمی بر سر وقت وی رسید
قذری عذرہ در بینی او داشت فی الحال
ہشیار شد **نقل است** شیخ جنیدؒ فرمودند
کہ سی سال در دہلیز شیخ عبد اللہ سری
سقطیؒ پاسبانی دل کردم و غیر خدا را در دل
نگذرانیدم و سی سال نماز عشا و فجر بیک
وضو گذاردم و در دل من گذشتہ بود کہ بمقامی
رسیدم واز ہاتف آواز آمد کہ ای جنید
وقت اینست کہ گوشۂ زنار بتو نمائیم گفتم
گناہ من چیست جواب آمد۔ وجودک
ذنب لا یقاس بہا ذنب یعنی
ہنوز ہستی خود می بینی و در ما فانی نشدی
نقل است کسی پیش حضرت میرانؒ
رضا طلبید کہ تعین را ترک دہم میرانؒ
فرمودند خدای را خواہید فا ما در بیان ہمیشہ

کا مذہب اختیار کیا اور تم نے اندھوں کا مذہب
اختیار کیا ہے۔ **نقل** ہے شیخ فریدالدینؒ نے
فرمایا کہ ایک مہتر عطاروں کے محلہ سے گذرا عطر
کی خوشبو اسکے دماغ میں پہنچی بے ہوش ہو کر قریب
المرگ ہو گیا عطاروں نے اس کے منہ پر گلاب
اور عطریات مارا اور زیادہ بے ہوش اور بے ضبط
ہو گیا ایک حکیم اس موقع پر پہونچا اور تھوڑا گوہ
اس کی ناک کے پاس رکھا اسی وقت ہشیار
ہو گیا **نقل** ہے شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ میں نے
تیس سال شیخ عبد اللہ سری سقطیؒ کی دہلیز پر دل
کی پاسبانی کی اور غیر خدا کے خیال کو دل میں آنے
نہ دیا اور تیس سال عشا اور فجر کی نماز ایک وضو سے
ادا کی تو میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ میں ایک مقام
کو پہنچ گیا ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید وقت
یہ ہے کہ ہم تجھکو زنار کا گوشہ دکھاتے ہیں۔ میں نے
کہا کہ میری کیا خطا ہے جواب آیا کہ۔ تیری ہستی
خود ایک ایسا گناہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی
گناہ نہیں۔ یعنی تو ابھی اپنی ہستی دیکھتا ہے اور
ہم میں فنا نہیں ہوا۔ **نقل** ہے کسی شخص نے

تعین را لعین فرمودندی و تعین خورندگان دائم بر ذات خود ملامت میکردندی **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کسی دو جامہ دارد با یک دیگر برادراں یکجا می مانند باید کہ میان خود یاری بکنند تا ذکر خدا و راہ خدا آسان باشد **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کسی دو جامہ دارد یکی برادر برہنہ باشد اورا بدہید و گرنہ منافق است چرا کہ رسول علیہ السلام را یک پیراہن بود بی بی فاطمہؓ را نکاح شد آں وقت دو پیراہن بودند یک ہفت پیوند بود دیگر نہ پیوند ہماں شب در راہ خدا یکی ہمشیرہ را تکلیف نماز بود اورا بداوند و یکدیگر مخالفت کردن فتنہ پیدا می شود ازاں فتنہ پرہیز باید کرد تا ہزیمت نباشد **نقل است** بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ ملازم یک پیراہن باشد بد ہم چرا کہ وقت

حضرت مہدیؑ کے حضور میں اجازت چاہی کہ تعین کو ترک کر دیتا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو چاہیے، ولیکن آپ بیان کے موقع پر ہمیشہ تعین کو لعین فرماتے اور تعین کھانے والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے تھے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص دو کپڑے رکھتا ہے اور برادراں ایک جگہ آپس میں ملکر رہتے ہیں تو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں تاکہ خدا کا ذکر اور خدا کی راہ آسان ہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص دو کپڑے رکھتا ہے اور ایک برادر برہنہ ہے تو ایک کپڑا اس کو دے ورنہ منافق ہے کیوں کہ رسول علیہ السلام کے لئے ایک کرتا تھا بی بی فاطمہؓ کا نکاح ہوا تو اس وقت آپ کے لئے دو کرتے تھے ایک کرتے پر سات پیوند تھے اور دوسرے پر نو پیوند تھے اسی رات میں ایک ہمشیرہ کو راہ خدا میں نماز کی تکلیف تھی اس ہمشیرہ کو بی بیؓ نے ایک کرتا دیدیا اور ایک دوسرے سے مخالفت کرنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اس فتنہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ شکست نہو. **نقل** ہے بندگیمیاں

نماز بیاید از زنان و دختران خود بستانم که ایشاں جامہ فاضل دارند میانسید خوندمیر رض گلیم پوشیدہ آنچہ در خانہ بود ہمہ دادند چنانچہ ابابکر صدیق رض گلیم پوشیدہ آنچہ در خانہ بود ہمہ دادند ہمچنیں صدیق مہدیؑ کردند۔ **نقل است** در خراسان حضرت میرانؑ در قصبۂ فرہ فرمودند اصحابان خویش را کہ معلوم می شود کہ مہدی و قوم وی را ہیچ جا مقام نیست و مسکن و ماوائی نیست۔ **نقل است** حضرت میراںؑ فرمودند کہ مارا سفر معلوم می شود بعدہ یاراں برای خریدن مرکب برفتند بعد چند روز سفر باطن شد **نقل است** پیش حضرت میراں ملایاں عرض کردند کہ مہدیؑ بادشاہ عالم باشد میراںؑ فرمودند آری و لیکن لید اسپاں نکشد بعد ازیں فرمودند کہ از گروہ مہدی کسی باشد کہ فلاں شہر فتح کند و اما عیسیٰؑ خواہد بود۔ **نقل است** حضرت میراں

سید خوندمیر رض نے فرمایا کہ ہمارے لئے بھی ایک کرتا ہو تو دیدیں گے کیوں کہ نماز کے وقت چاہیئے عورتوں اور لڑکیوں سے لے لیں گے کیوں کہ یہ لوگ لباس اضافہ رکھتے ہیں۔ میانسید خوندمیر رض نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا سب دیدیا چنانچہ ابابکر رض صدیق رض نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا سب دیدیا تھا اسی طرح صدیق مہدیؑ نے کیا۔ **نقل** ہے شہر خراساں قصبہ فرہ میں حضرت مہدیؑ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ مہدیؑ اور قوم مہدی کے لئے کسی جگہ مقام نہیں اور مسکن و ماوا نہیں ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو سفر معلوم ہوتا ہے اس کے بعد صحابہ رض سواری کے جانور خریدنے کیلئے گئے چند روز کے بعد باطنی سفر ہوا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ملاوں نے عرض کیا کہ مہدی عالم کا بادشاہ ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا ہاں ولیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچیگا اس کے بعد مہدیؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدیؑ کے گروہ سے کوئی بادشاہ ہوگا جو فلاں شہر فتح کرے ولیکن عیسیٰؑ بادشاہ عالم ہونگے

علیہ السلام فرمودند کہ مہدیؑ را خدا بفرستاد کہ
معنی دین رفتہ بود از سہ چیز رسم و عادت
و بدعت وقتی کہ ظہور مہدی باشد رسم و
عادت و بدعت را دور کند. نقل است
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ایں بندہ
را خدا تعالیٰ آں وقت فرستاد کہ دین
مصطفیٰ علیہ السلام در کسی نماندہ بود مگر در
مجذوباں نقل است حضرت میراں علیہ السلام طالبان
حق را تمثیل ایں بیان کردند کہ کسی میخواہد کہ
نکاح کند یا نکاح من شود طلب مشاطہ کند
مشاطہ را دوست دارد بعد ازاں تا بہ نکاح
شروع میشود بعد عروس آمدن جلوہ می شود
تا اینجا حاجت مشاطہ است و حکایت آں
ہر دو دانند نقل است حضرت میراں علیہ
السلام درون حجرہائے طالباں می رفتند
اگر درون حجرہا مشغول یافتند بسیار لطف
فرمودے و اگر غلطیدہ یافتند بزبان گجری
فرمودے اچھے جی اچھے و گر نیافتند فرمودے
بے ڈھنگے ہستند کہ در حجرہا نمی مانند نقل است

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ
مہدیؑ کو ایسے وقت بھیجا کہ دین کا مقصد تین چیزوں
یعنی رسم و عادت و بدعت کی وجہ سے فوت ہوگیا
تھا جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا رسم و عادت و بدعت
کو دور کریگا۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا کہ مصطفیٰؐ
کا دین کسی میں نہ رہا تھا مگر مجذوبوں میں نقل ہے
حضرت مہدی علیہ السلام نے طالبان حق کے لئے
یہ مثال بیان کی ہے کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ
نکاح کرے یا میرا نکاح ہو تو مشاطہ کو طلب کرتا ہے
اور مشاطہ کو دوست رکھتا ہے اس کے بعد
نکاح شروع ہوتا ہے دلہن آنے کے بعد جلوہ
ہوتا ہے یہانتک مشاطہ کی ضرورت ہے اور اس
کی حکایت ہر دو جانتے ہیں۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ
طالبان خدا کے حجروں میں جاتے تھے اگر حجروں میں
ذکر خدا میں مشغول پاتے تو بہت مہربانی فرماتے
اور اگر لیٹے ہوئے پاتے تو گجری زبان میں فرماتے
اچھے جی اچھے اور اگر نہ پاتے تو فرماتے بیڈھنگے
ہیں حجروں میں نہیں رہتے نقل ہے حضرت مہدیؑ

حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند دو سہ کسان یکجا منشینید اگر دو سہ کسان یکجا نشستہ دیدند زجر فرمودی و گفتندی ایشانرا چوبہا بزنید کسانی راکہ نشستہ اند **نقل است** شیخ صدر الدین سندھیؓ نیم شب دست درون حجرہ کردہ نانہا باشارت میدادی کہ ہیچکس نداند کہ کدام میدہد بعد دو سہ روز طالبان خدای پیش حضرت میرانؑ فریاد کردند کہ میرانجیو راہ زنی میشود میرانعلیہ السلام فرمودند کہ چہ راہ زنی میشود بگوئید گفتند میرانجی دو سہ شب شدہ است کہ کسی دست خودرا درون حجرہ فراز میکند و نانہا میدہد معلوم نمی شود کہ کدام کس است بعدہ میرانعلیہ السلام فرمودند کہ طالبان خدای را ایذا مدہید میرانعلیہ السلام و یارانؓ از نیجہت منع کردند و آنرا فرمودند کہ وقت تبدل کردہ بدہید تا در خاطر نگذرد کہ امشب ہم خواہد آمد و طالبان خدای را و متوکلان را ہمچنان باید کہ ندانند امروز و امشب رزق از کجا خواہد آمد. **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند قبولیت مہدیؑ عمل است

نے فرمایا کہ دو تین اشخاص ایک جگہ مت بیٹھو اگر دو تین اشخاص کو ایک جگہ بیٹھے ہوے دیکھتے تو جھڑکی دیتے اور کہتے کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو مارو **نقل** ہے شیخ صدر الدین سندھی آدھی رات میں ہاتھ حجرے میں کرکے اشارہ سے روٹیاں دیتے کہ کسی کو معلوم نہو کہ کون دیتا ہے دو تین دن کے بعد طالبان خدا نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں فریاد کی کہ میرانجیو رہزنی ہوتی ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا کیا رہزنی ہوتی ہے کہو۔ کہا میرانجی دو تین راتیں ہوئیں کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ حجرے میں لانبا کرتا ہے اور روٹیاں دیتا ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبان خدا کو تکلیف مت دو۔ مہدیؑ اور صحابہؓ نے اس لئے منع کیا اور اس کو فرمایا کہ وقت بدل کر دو تا کہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آج رات کو بھی وہ آئیگا۔ اور طالبان خدا کو اور متوکلوں کو ایسا چاہیے کہ وہ نہ جانیں کہ آج کے دن اور آجکی رات رزق کہاں سے آئے گا ۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ کو قبول کیا

وگرنہ قبولیت بے عمل مردوداست **نقل است** پیش حضرت میرانعلیہ السلام کسی کفش یا جامہ برای برکت طلبید میرانؑ فرمودی بگیرید وبرای برکت درون خانہ مدارید اگر پوست این بندہ بپوشید ہرگز از دوزخ نجات نیابید تا آن زمان کہ عمل نکنید انچہ بندہ میگوید **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند در روز قیامت خدائتعالی این چنین نخواہد پرسید کہ پسر احمد است یا محمد است حقتعالی عمل با محبت خواہد پرسید۔ **نقل است** حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند ہزار طالبان خدائتعالی دنیا گذاشتہ راہ خدائتعالی اختیار کردند فرمان شد فرشتگان را کہ چنانچہ دنیا ہست مزین کردہ بنمائید چون کہ ہمہ وجہ نمودند یعنی رجوع وفتوح ایشان را بسیار شد از ہزار نہ صد طالبان سوی دنیا میل کردند۔ پس بر راہ خدائتعالی صد طالبان ماندند باز فرمان شد کہ ایشان را آخرت چنان کہ ہست بنمائید چونکہ نمودند نود طالبان آخرت را اختیار کردند دہ کسان براہ خدائتعالی ماندند وگفتند

عمل صالح کرنا ہے وگرنہ بے عمل قبولیت مردود ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کے حضور میں کوئی شخص جوتا یا لباس برکت کے لئے طلب کرتا تو حضرتؑ فرماتے لو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر اس بندہ کا پوست پہنوگے ہرگز دوزخ سے نجات نہ پاؤگے جو کچھ کہ بندہ کہتا ہے جبتک عمل نہ کرو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ قیامت کے روز خدائتعالی ایسا نہیں پوچھیگا کہ احمدؑ کا فرزند ہے یا محمد مہدیؑ کا فرزند حقتعالی محبت کا عمل پوچھیگا۔ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہزار خدا کے طالبوں نے دنیا کو ترک کرکے خدائتعالی کا راستہ اختیار کیا فرشتوں کو فرمان خدا ہوا کہ دنیا جیسی کچھ ہے آراستہ کرکے انکو دکھاؤ چونکہ اسی طرح دکھلائے یعنے ان کو فتوح رجوع ہونے لگی تو ہزار میں سے نوسو طالب خدا دنیا کی طرف متوجہ ہوے اور خدا کی راہ پر سو طالب رہے پھر فرشتوں کو فرمان خدا ہوا کہ آخرت جیسی ہے ان کو دکھاو جونہی دکھاے نود طالبوں نے آخرت کو اختیار کیا دس طالب خدا کی راہ پر رہے اور کہا کہ ہم کو دنیا اور آخرت کی ضرورت نہیں ہم خدا

مارا بدنیا و آخرت حاجت نیست ما طالبان
خدائیم فرمان شد کہ برایشاں بلاہا نامزد کنید
قال علیہ السلام ان اللہ یجرب المومنین
بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب بالنار بیت

بلای ہر دو عالم وام کردند
پس آنرا عشقبازی نام کردند

ہشت کساں از بلا گریختند ۔ مثنوی

در محبت ہر کہ او دعوی کند ؛ صد ہزاراں ابتلا بروی تند
گر بود صادق کشد بار جفا ؛ ور بود کاذب گریزد از بلا

و دو کساں بدرگاہ رسیدند آواز ہاتف آمد
باین درگاہ رسیدی واسطہ کیست یکی گفت
کاملاں را واسطہ چیست ناگاہ ضرب ید قدرت
رسید و آنکس را در درک اسفل السافلین
انداخت دیگرے را ہمیں ہاتف آواز داد
او گفت باین درگاہ کہ رسیدم محض از عنایت
تو و باز و واسطہ محمد رسول اللہ او بخدا رسید
از ہزار طالباں یک کس بر خدائے تعالی
ماند۔ نقل است بندگی میاں سید خوندمیر
فرمودند درویشی تمام در دو سخن است یکی توکل

طالب ہیں فرمان خدا ہوا کہ ان پر بلا مقرر کرو آنحضرت
نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی آزماتا ہے مومنوں کو
بلا نازل کر کے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سونے کو
آگ پر رکھ کر کھوٹے یا کھرے کو پرکھتا ہے ۔

(عاشقوں نے اولا) دونوں عالم کی بلاؤں کو قرض کیا
اس کے بعد اس کا نام عشق بازی رکھا

آٹھ خدا کے طالب بلا سے بھاگ گئے ۔

جو شخص خدا کی محبت کا دعوی کرتا ہے اس پر صد ہزار بلائیں
ڈالی جاتی ہیں ۔ اگر صادق ہے تو جفا کا بار اٹھاتا ہے
اور اگر کاذب ہے تو بلا سے بھاگ جاتا ہے ۔

اور دو طالب درگاہ خدا میں پہنچے ہاتف کی آواز آئی
کہ کس کے واسطہ سے اس درگاہ میں پہنچا ایک نے
کہا کہ کاملوں کے لئے واسطہ کیا ہے یکایک قدرت
کے ہاتھ کا مار پڑا اور اس شخص کو اسفل السافلین کے
طبقہ میں ڈالدیا ۔ اور دوسرے طالب کو بھی اسی ہاتف
نے آواز دی ۔ اس نے کہا کہ میں اس درگاہ میں محض
تیری عنایت اور محمد رسول اللہ کے واسطے سے پہنچا
وہ خدا کو پہنچا ہزار طالبان خدا سے ایک طالب
خدا تعالی کی راہ پر رہا ۔ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر

دوم تسلیم توکل را مقام تسلیم حاصل شود توکل
انیست مانند تسلیم مقام بلند باشد ہیچ
مقام نیست الاکہ تسلیم شود. **نقل است**
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ فرمودند بر وقت حضرت
میرانؑ ہر روش کہ بالاتر بود در وقت ما
پائین تر شد. **نقل است** بحضور حضرت
میرانؑ یکے برادر گفت از جہت نوبت چہ
متاع ما است کہ دزداں ببرند حضرت
میراں علیہ السلام شنیدہ فرمودند آں
متاعی کہ رود باز در دست تو نیاید **نقل است**
مسلماناں را و کافراں را جنگ شد مومناں
را ہزیمت شد مومناں را بند کردند یک مومن را
گردن زدند سر علحدہ شد ایں آیت خواندند یا ایتہا
النفس المطمئنۃ. دیگر را زدند او ایں آیت خواند
تلک الدار الآخرۃ چند کساں مرتد شدند
بعدہ یک مرتد را گردن زدند او ایں آیت خواند
افمن حق علیہ کلمۃ العذاب (جز ۲۳ رکوع ۱۶) **نقل است**
بندگیمیاں شاہ نعمتؓ فرمودند کسی راہ خدا تعالی
اختیار کردہ بعدہ طلب دنیا کرد او مرتد است

نے فرمایا کامل درویشی دو باتوں میں ہے ایک توکل
دوسری تسلیم توکل کے لئے مقام تسلیم حاصل ہو تو توکل
یہی ہے تسلیم کے جیسا مقام بلند ہو کوئی مقام نہیں
مگر یہ کہ تسلیم ہو. **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ
نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں ہر روش جو
زیادہ بلند تھی ہمارے زمانہ میں زیادہ پست ہوگئی
نقل ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک برادر نے
نوبت کے موقع پر کہا کہ ہماری کیا پونجی ہے کہ
چور لیجاتے ہیں حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا وہ پونجی
کہ چلی جائے پھر تیرے ہاتھ نہ آئے. **نقل** ہے
مسلمانوں اور کافروں کی جنگ ہوئی مومنوں کو
شکست ہوئی مومنوں کو قید کئے ایک مومن کی گردن
مارے سر علحدہ ہوا یہ آیت پڑھا. اے نفس مطمئنہ
دوسرے مومن کی گردن مارے اس نے یہ آیت
پڑھی وہ آخرت کا گھر. چند اشخاص مرتد ہوگئے اس کے
بعد ایک مرتد کی گردن مارے اس نے یہ آیت پڑھی
بھلا جس شخص پر ثابت ہو چکا عذاب کا حکم **نقل** ہے
بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا جس نے خدا تعالی کے
کی راہ اختیار کرنے کے بعد دنیا کو طلب کیا تو وہ

تاحدی کہ آں کار ترک دہد و بر خود حرام کند و
توبہ کند خدائے تعالیٰ اورا بخشد **نقل است**
حضرت میرانؑ فرمودند مرد باش با خدا باش
یا پی مرد باش با شیطان مباش **نقل است**
حضرت میرانؑ را برادران پرسیدند قاضی محمود
کلام حقیقت بسیار میگوید چونست میرانؑ
فرمودند کلام او مقبول است ذات او مردود
است **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
فرمودند در فضل مہاجران مہدی علیہ السلام کسی
چشم بد کند ایمان او از صلب برود چونکہ دکھہ
عام مہاجر بجز دوزخ جای نیست **نقل است**
بندگیمیاں ملک جیؓ فرمودند ہر کہ در اصول تمام
باشد در فروع ہم تمام باشد ہر کہ در اصول
نقصان باشد در فروع ہم نقصان باشد
قال علیہ السلام سیاتی زمان علی امتی
یریدون بدعۃ علی الاسلام وانا بری منہم
علیہم لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس
اجمعین قیل یا رسول اللہ منہم قال
امراء ہم علی جور وعلماء ہم علی الطمع و

مرتد ہے یہانتک کہ اس کام کو ترک کرے اور خود پر
حرام جانے اور توبہ کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو بخشے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا مرد بن خدا کے
ساتھ رہ یا مرد کی پیروی کر شیطان کے ساتھ مت رہ
نقل ہے حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ
قاضی محمود حقیقت کا کلام بہت کہتا ہے اس کا حال
کیسا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ اس کا کلام مقبول ہے
اس کی ذات مردود ہے **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
نے صحابہ مہدیؑ کے فضل کے متعلق فرمایا کہ جس نے
ان کی طرف بری نظر کی تو اس کا ایمان صلب سے
نکل جائے کیونکہ عام مہاجر مہدیؑ کا دھکہ کھائے
ہوئے کا ٹھکانہ سوائے دوزخ کے کوئی جگہ نہیں
ہے **نقل** ہے بندگیمیاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ جو شخص
اصول میں پورا ہوگا وہ فروع میں بھی پورا ہوگا جس کے
اصول میں نقصان ہوگا اس کے فروع میں بھی نقصان ہوگا
رسولؐ نے فرمایا کہ قریب میں میری امت پر ایسا زمانہ
آئیگا کہ لوگ بدعت کو اسلام پر ترجیح دیں گے میں ان سے
بیزار ہوں ان پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی
لعنت ہو کہا گیا یا رسول اللہؐ وہ کون ہے تو فرمایا ان کے امرا

تجارهم على الربا وعبدهم على ریاستهم على زينة الدنيا قال النبی علیه السلام من اكثر كلامه كثر ذنوبه من كثر ذنوبه مات قلبه من مات قلبه دخل النار قال علیه السلام كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار **نقل** است چند بندگان خدا مانده بودند یکے آمده گفت ما در صحبت شما می باشیم مرشد گفت یک شرط ما است تو دروغ نگوئی وقتیکه دروغ گوئی ترا بیرون کنم او قبول کرد در صحبت مرشد بود اور ایک زن نکاح کرده دادند چند روز بماند کسی اورا تفحص کرد او پیدا نیست زن را گفت بگو که در خانه نیست زن ہماں حال گفت من ترا قبول نه کنم مرشد را خبر کرد مرشد گفت بیرون کنید او عذر خواہی بسیار کرد ہر چند قبول نه کردند اور امردگان خود در قبر بجاں سلامت نمود و نیز یک زنی دروغ گفت پیاپی آورده بود اورا بیرون کردند بندگان خدا ایں چنیں بودند قال علیه السلام

ظالم اور علما رلالچی اور تاجر سود خوار اور ان کا غلام ان کی ریاست پر زینت دنیا کے ساتھ ہوگا۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جس کی باتیں زیادہ ہوں اس کے گناہ زیادہ ہوں گے جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کا دل مرجائیگا جس کا دل مرجائے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ دوزخ ہے **نقل** ہے چند بندگان خدا رہتے تھے ایک شخص نے آکر کہا کہ ہم تمہاری صحبت میں رہتے ہیں۔ مرشد نے کہا ہماری ایک شرط ہے کہ تو جھوٹ نہ کہے جب تو جھوٹ کہیگا تجھ کو نکالدوں گا اس نے قبول کیا۔ اور مرشد کی صحبت میں رہا اس کا عقد ایک عورت سے کردیے چند روز رہا کسی نے اس کی تلاش کی وہ ظاہر نہ ہوا عورت سے کہا کہدے کہ گھر میں نہیں ہے عورت اسی وقت کہی کہ میں تجھ کو قبول نہیں کرتی اور مرشد کو اطلاع کردی۔ مرشد نے کہا اس کو نکالدو اس نے بہت کچھ معذرت کی ہرگز قبول نہیں کئے اس کو اپنے مرے ہوؤں کی جان قبر میں سلامت نظر آئی و اس کی مرت آنکھوں

هجموا علی اللّٰه هجموا الکذابین فان الصدق
مقطعة. **نقل** است کہ یک روز کسی گفت
کہ فرزند میرانؑ چاکری میکردند بندگی
میاں شاہ نعمتؓ فرمودند آں فرزند نباشد
حضرت میرانؑ فرمودند میاں نعمتؓ
آنچہ شما میگوئید ہمیں است خدائے
تعالیٰ ایشاں را بر آں عمل نمی دارد حضرت
میرانؑ میاں نعمتؓ را ایں نہ فرمودند کہ
فرزند ما را چنیں مگوئید **نقل** است حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند تمثیل افراد
و عیال دار افراد را شیطان می پراند و
بہر دیک سوار باشد ہر کسی حملہ کند
بر و کہ اسپ بگیرم عیال دار را شیطان
جنبانیدن نتواند بر فوج ہمچوں کسی افتادن
نتواند افراد را خلل است و عیالدار
را امنیت. **نقل** است وقتیکہ نظام
الملک بی بی ملکانؓ را گویانید دختر خود
سید میرانجیؓ را گذرانم بی بیؓ فرمودند حاجت
نیست بعدہ ہمہ مہاجرانؓ پیش بی بیؓ

پھر گئی) اور **نیز** ایک عورت پے در پے جھوٹ کہی
اس کو (دائرہ کے) باہر کر دیے بندگان خدا ایسے
تھے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا انھوں نے ہجوم
کیا اللہ پر تم ہجوم کرو جھوٹوں پر کیوں کہ سچائی کاٹنے
والی چیز ہے. **نقل** ہے ایک روز کسی نے کہا کہ مہدیؑ
کے فرزند نوکری کرتے تھے بندگی میاں شاہ نعمتؓ
نے فرمایا وہ فرزند مہدیؑ نہو گا حضرت مہدیؑ نے
فرمایا میاں نعمتؓ تم جو کچھ کہتے ہو ایسا ہی ہے
خدائے تعالیٰ ان کو (فرزندان مہدیؑ کو) نوکری کے
عمل پر نہیں رکھتا ہے حضرت مہدیؑ نے میاں نعمتؓ
کو یہ نہیں فرمایا کہ تم ہمارے فرزند کو ایسا مت کہو
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے تنہا شخص اور عورت بچے
والے کی مثال یہ فرمائی کہ تنہا شخص کو شیطان اڑا لیجاتا ہے
اور ساتھ لیجاتا ہے. ایک سوار ہو تو ہر شخص اس پر
حملہ کرتا ہے کہ گھوڑا لے لوں عورت بچے والے کو
شیطان جنبش نہیں دے سکتا جس طرح سے کہ کوئی
شخص فوج پر حملہ نہیں کر سکتا تنہا شخص کیلئے
تباہی ہے اور عورت بچے والے کے لئے امن ہے
نقل ہے جس وقت نظام الملک بادشاہ بی بی ملکانؓ

رفتہ عرض کردند بادشاہ یک ملک موافق
می شود بسیار کساں را فائدہ بیشود بی بیؓ
فرمودند فرزند خود را با طالبان دنیا چوں
دوستی کنم حضرت میرانؑ را چہ جواب دہیم
مہاجرانؓ عرض کردند ما حضرت میراں
علیہ السلام را جواب دہیم کہ واسطہ
منفعت بسیار کساں ایں کار کردیم بعدہٗ
بی بیؓ فرمودند شما دانید خود بہ نشستند۔
نقل است کسی پیش حضرت میراں
علیہ السلام عرض کرد کہ مہتر عیسیٰؑ قم باذن اللہ
فرمودند و عین القضات قم باذنی فرمودند
میراں علیہ السلام فرمودند مہتر عیسیٰؑ اگر
بودی قم باذنی گفتندی یعنی تمام فنا
شدہ بودند۔ **نقل** است بندگان خدای
تعالیٰ مصیبت رساند فرشتگاں را فرمان
شود درختہای میوہ دار بندگان ما ببرید
کنید فرشتگاں بیایند زن یا فرزند ایشاں
را متوفی کنند ایشاں حمد خدای کنند
آں وقت فرشتگاں را فرمان شود ببینید

سے کہلایا کہ میں اپنی لڑکی کا عقد سید میرانجیؓ سے
کردیتا ہوں تو بی بیؓ نے فرمایا ضرورت نہیں اس کے
بعد تمام صحابہؓ نے بی بیؓ کے حضور میں عرض کیا کہ
ایک ملک کا بادشاہ موافق ہو جاتا ہے بہت سے
لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ بی بیؓ نے فرمایا کہ میں اپنے
فرزند کی دوستی دنیا کے طالبوں سے کیسے کروں
حضرت مہدیؑ کو کیا جواب دوں صحابہؓ نے عرض کیا
کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کو جواب دیں گے کہ ہم نے
یہ کام بہت سے لوگوں کے فائدہ کے واسطہ سے
کیا ہے اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ تم جانو اور
خود خاموش رہے۔ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں عرض کیا کہ مہتر عیسیٰؑ نے اٹھ خدا کے
حکم سے فرمایا اور عین القضاۃ نے اٹھ میرے حکم
سے فرمایا۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر مہتر عیسیٰؑ ہوتے
تو اٹھ میرے حکم سے کہتے یعنی عیسیٰؑ تمام فنا ہو گئے
تھے (قم باذن اللہ کہا) **نقل** ہے کہ خدا تعالیٰ
اپنے بندوں پر مصیبت بھیجتا ہے۔ فرشتوں کو
فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہمارے بندوں کے میوہ دار
درختوں کو کاٹ دو۔ فرشتے آتے ہیں اور ان کی

بندگان من چہ کنند فرشتگان گویند حمد تو
کنند فرمان شود کہ بہشت از ایشاں
آراستہ کنید. **نقل است** یکے صحابہؓ
نقل میرانؑ بحال فراموشی گفتند دیگر
صحابہؓ گفتند کہ ایں عبارت نیست
میاں سید خوندمیرؓ فرمودند ایشاں
اسم میرانؑ می گیرند مارا نباید رد کردن
بعد سہ روز ناقل آمد وگفت کہ مارا یاد
آمد ایں نقل بود. **نقل است** حضرت
میراں علیہ السلام را یاراں پرسیدند کہ
میرانجی چوں خوندکار را چیزی خطرہ میگذرد
میراں علیہ السلام فرمودند یکبار خطرہ آمدہ
بود بندہ جماعت خانہ را رواں شدم درراہ
مغاکی بود بندہ را خطرہ آمد ایں را برابر
کردہ شود خوب است وگرنہ برادراں را
ایذا شود. **نقل است** خواجہ جنیدؒ فرمودند
کسی درراہ خدا تعالیٰ رود ایں ہر دو ہلال
بدست گیرد یعنی در دست راست کلام
خدا تعالیٰ و در دست چپ حدیث مصطفیٰ

عورت یا بچوں کو مردہ کرتے ہیں یہ بندگان خدا
خدا کی حمد کرتے ہیں اس وقت فرشتوں کو فرمان
ہوتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کیا کرتے ہیں.
فرشتے کہتے ہیں کہ تیری حمد کرتے ہیں فرمان ہوتا ہے
کہ بہشت ان کے لئے آراستہ کرو. **نقل** ہے
ایک صحابیؓ نے نقل مہدیؑ فراموشی سے کہی دوسرے
صحابہؓ نے کہا کہ نقل کی یہ عبارت نہیں ہے ۔
میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ انھوں نے مہدیؑ
کا نام لیا ہے ہم کو چاہیئے کہ رد نہ کریں تین روز
کے بعد ناقل نے آکر کہا کہ ہم کو یاد آیا نقل شریف
یہ تھی. **نقل** ہے صحابہؓ نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا
کہ میرانجی کس طرح خوندکار کو کچھ خطرہ آتا ہے مہدیؑ
نے فرمایا کہ ایک بار خطرہ آیا تھا بندہ جماعت خانہ
کو جارہا تھا راستہ میں گڑھا تھا بندہ کو خطرہ آیا
کہ اس گڑھے کو بھر دیا جائے تو اچھا ہے وگرنہ
بھائیوں کو تکلیف ہوگی. **نقل** ہے خواجہ جنیدؒ
نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں جاتا ہے
یہ دو ہلال ہاتھ میں لے یعنی سیدھے ہاتھ میں خدا تعالیٰ
کا کلام اور بائیں ہاتھ میں مصطفیٰ صلعم کی حدیث لے

صلی اللہ علیہ وسلم گیرد نہ افتد در ظلمات بدعت
ونہ در مغاک شبہت در راہ راست رود خدای
تعالی حاصل شود واگر این ہر دو را ترک دہد
در ظلمات بدعت ومغاک شبہت افتد
گمراہ شود ہرگز معلوم نہ شود **نقل است** یکی برادر
بحال جذبہ در نماز محل قاعدہ دست بر پای
داشتہ بود حضرت میراں علیہ السلام بدست خود
بجا آوردہ نمودند. **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام را بسیار حرارت شدہ بود بیروں
آمدہ بودند بعدہ فرمودند مرا در خانہ بہ برید بعدہ
برادراں میراںؑ را بردند آنجا نوبت نبود میراں
پرسیدند این خانہ کیست برادراں عرض کردند کہ
این خانہ فلاں کس است میراںؑ فرمودند مرا آنجا
بہ برید آنکس کہ نوبت است برادراں عرض کردند
کہ ... را بسیار حرارت است اینجا باشید میراںؑ
فرمودند خلاف شریعت رسولؐ میشود جائیکہ نوبت
بود آنجا رفتند این چنین حدہای شریعت داشتند
نقل است یکی برادر پس آمدہ یک دو رکعت
نماز شدہ بود آں برادر داخل نماز شد امام

تو بدعت کی تاریکیوں اور شک کے گڑھے میں نہ
گرے سیدھے راستے پر چلے خدا تعالیٰ حاصل ہو
اور اگر ان دونوں کو ترک کرے تو بدعت کی تاریکیوں
اور شبہ کے گڑھے میں گرے گرنے والے کو ہرگز
معلوم نہوگا **نقل** ہے ایک برادر نے جذبہ کی حالت
میں نماز میں قاعدہ کے موقع پر ہاتھ پاوں پر رکھا تھا
حضرت مہدیؑ نے اپنے دست مبارک سے اس کا
ہاتھ رکھنے کے مقام پر لاکر دکھلایا **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ کو بہت حرارت ہوگئی تھی باہر آگئے تھے
بعد صحابہؓ مہدیؑ کو لیگئے اس گھر میں نوبت نہ تھی
مہدیؑ نے پوچھا یہ گھر کس کا ہے صحابہؓ نے عرض کیا
کہ یہ گھر فلاں کا ہے. مہدیؑ نے فرمایا کہ مجھکو اس
گھر میں لے جاؤ جس کے گھر میں میری نوبت ہے.
صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوند کار کو بخار کی حرارت
بہت ہے اسی گھر میں ٹھیرو. مہدیؑ نے فرمایا رسولؐ
کی شریعت کے خلاف ہوتا ہے جس گھر میں نوبت
رہنے کی باری تھی وہاں تشریف لیگئے آپ نے
حدود شریعت کی ایسی احتیاط فرمائی **نقل** ہے
ایک برادر نماز کے ایک یا دو رکعت کے بعد آکر

سلام راست اداکرد خود ایستادہ شد راہ
سلام چپ ندید برادراں میرانؑ را عرض کردند
میرانؑ اورا طلبیدہ پرسیدند چرا ایں عمل کردی
اد گفت مارا معلوم از کشف شد کہ امام را سجدۂ
سہو نیست از اں سبب استادہ شدم میرانؑ
فرمودند اگر ایں کشف نبودی بہتر بودی شریعت
رسول علیہ السلام را خلاف نہ کردی **نقل است**
حضرت میرانؑ آب آوردن رفتند یکے
برادر آمدہ میرانؑ را گفت دیگ بدست ما
بدہید ما آب می آریم میرانؑ فرمودند بندہ
می آرد برادر بسیار کوشش کرد میرانؑ
دیگ دادند آں برادر آب آورد حضرت
میراں علیہ السلام اورا چیزی مروت کردند
آں برادر گفت از برای اللہ آوردم میرانؑ
فرمودند برو در حجرہ بنشین یاد خدا تعالیٰ بکن
ایں کار خودی است **نقل است** سلطان
ابراہیم ادہمؒ یک درویش را پرسیدند چوں
درویشی کند او گفت اگر خدا تعالیٰ میدہد
میخورم وگرنہ بر خدای می مانم . ابراہیمؒ گفت

نماز میں شریک ہوا . امام سیدھے طرف سلام پھیرا تو
خود کھڑا ہو گیا بائیں طرف سلام پھیرنے کی راہ نہ
دیکھی صحابہؓ نے مہدیؑ سے عرض کیا مہدیؑ نے اس برادر
کو طلب کر کے پوچھا کہ تو کس نے ایسا عمل کیا . اس نے
کہا ہم کو کشف سے معلوم ہو گیا کہ امام کیلئے سجدۂ سہو
نہیں ہے اسی سبب سے میں کھڑا ہو گیا . مہدیؑ نے
فرمایا اگر یہ کشف نہوتا بہتر ہوتا . تو شریعت رسولؐ
کا خلاف نہ کرتا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ پانی لانے
کے لئے جاتے ایک بھائی نے آکر مہدیؑ سے کہا کہ
ہانڈی ہمارے ہاتھ میں دیجئے ہم پانی لاتے ہیں
مہدیؑ نے فرمایا بندہ لاتا ہے برادر نے بہت کوشش
کی مہدیؑ نے ہانڈی دی برادر نے پانی لایا حضرت
مہدیؑ نے اس کو کوئی چیز عنایت فرمائی . اس برادر
نے کہا میں نے اللہ کے واسطے لایا ہے . مہدیؑ نے
فرمایا جا حجرہ میں بیٹھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر یہ کام تیری
خودی کا ہے . **نقل** ہے سلطان ابراہیم ادہمؒ نے
ایک فقیر سے پوچھا کہ فقیری کیسی کرتا ہے . اس نے
کہا اگر خدا تعالیٰ دیتا ہے تو کھاتا ہوں وگرنہ خدا
پر بھروسہ کرتا ہوں . ابراہیمؒ نے کہا ایسی فقیری

ایں درویشی سگان زمانہ می کنند درویش پرسید
خوند کار چوں درویشی کنید ابراہیم گفت ما
چناں کنیم خدا ما را امید ہد باز ما خدای را دہیم
نقل است از اولیأ حق تعالی در وجود آدمی
چہار گوہر آفریدہ است و ایں چہار گوہر را
چہار دشمن نیز آفریدہ است اول گوہر ایمان
آنرا دشمن دروغ است دوم گوہر عقل است
آں را عدو غصہ است سوم گوہر علم است
آں را عدو تکبر است چہارم گوہر شرم
است آں را عدو طمع است ۔ فقیری آنست
کہ طمع نکند اگر بیاید منع نکند نقل است یکی از اولیأ
مومن را چہار مقام است یکی بمیرد آنرا بعلیین
می برند دوم را سوراخ بہشت کشادہ کنند
ایشاں نعمت ہائے بہشت آنجا خورند سوم
را در قبر خفتہ بمانند تا قیامت نہ راحت نہ
رنج چہارم ناقصاں را زمین خورد ریزیدہ
بوسیدہ شوند بسبب گناہان خویش در حبس
بمانند در قبر ایشاں را پاک کنند بعدہ بہشت
روند. نقل است. حضرت میر علیہ السلام

ہمارے زمانہ کے کتے کرتے ہیں۔ فقیر نے پوچھا خوندکار
کیسی فقیری کرتے ہیں۔ ابراہیمؒ نے کہا ہم ایسی فقیری
کرتے ہیں کہ خدا ہم کو دیتا ہے تو پھر ہم خدا کو واپس
دیتے ہیں۔ ایک اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے آدمی کے وجود میں چار گوہر پیدا کئے
ہیں اور یہ چار گوہر کے چار دشمن بھی پیدا کئے ہیں۔
اول گوہر ایمان ہے اس کا دشمن جھوٹ ہے دوسرا گوہر
عقل ہے اس کا دشمن غصہ ہے تیسرا گوہر علم ہے اس کا
دشمن غرور ہے چوتھا گوہر شرم ہے اس کی دشمن
حرص ہے فقیری وہ ہے کہ حرص نہ کرے اگر آوے
تو منع نہ کرے۔ ایک اولیاء اللہؒ سے منقول ہے
مومن کیلئے چار مقام ہیں۔ ایک مرتا ہے تو اس کو
بہشت میں لیجاتے ہیں۔ دوسرے کیلئے بہشت کا
سوراخ کھولدیتے ہیں تو یہ بہشت کی نعمتیں وہاں
کھاتا ہے تیسرے کو قبر میں سوتا ہوا رکھتے ہیں قیامت
تک نہ راحت اور نہ رنج چوتھا یہ کہ ناقصوں کو زمین
کھاتی ہیں۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بوسیدہ ہوجاتے
ہیں اپنے گناہوں کے سبب سے قید میں رہتے
ہیں ان کو قبر میں پاک کرتے ہیں اس کے بعد بہشت

فرمودند بندہ صدقہ فقیراں می خورد و نیز
فرمودند پرورش باطنی بندہ بواسطہ فقیراں
می شود **نقل است** حضرت میراں علیہ
السّلام این آیت را بخواند ید اللّٰہ فوق
ایدیھم ـ معنی بدیں وجہ فرمودند دست
خداتعالے بر دست ایشاں مفسراں اینجا
چنیں گفتند قبضہ دست قدرت ـ میراںؑ
فرمودند ایشانرا چہ فہم شدہ است خداتعالے
فرمودہ است . لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع
البصیر . خدای را دست ہست فاما مثل
کسی نیست . **نقل است** حضرت میراںؑ
فرمودند تو در یاد خداتعالیٰ باش ہیچ طلب
مکن اگر ترا حاجت افتد چیزی مسئلہ شرع
بہ پرس کار بکن کہ مجتہداں در مسائل شرعی
موی شگافی کردہ اند تا کسی را مشکل نشود
نقل است حضرت میراںؑ فرمودند برابر
است اختیار کردن بادشاہ را تجمل بادشاہی
و بیوہ زنان را چرخہ و شکستہ خانہ و ترک
کردن ہم برابر است بادشاہ را بادشاہی

میں جاتے ہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
بندہ فقیروں کا صدقہ کھاتا ہے اور نیز حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بندہ کی باطنی پرورش فقیروں کے واسطہ
سے ہوتی ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے یہ آیت پڑھی
ید اللّٰہ فوق ایدیھم ـ اس کا معنی اس طرح
فرمایا کہ ـ خداتعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ـ
مفسروں نے اس آیت کا معنی "قدرت کے ہاتھ
کا قبضہ" بیان کیا ہے ـ حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ مفسروں نے کیا سمجھ لیا ہے خداتعالیٰ نے
تو فرمایا ہے اللّٰہ کی جیسی کوئی چیز نہیں اور اللّٰہ
سننے والا بینا ہے . خدا کے لئے ہاتھ ہے لیکن کسی
شخص کے ہاتھ کے جیسا نہیں . **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ تو خداتعالیٰ کی یاد میں رہ کوئی
چیز طلب مت کر اگر تجھکو ضرورت ہو تو کچھ شرع
کا مسئلہ پوچھ کام کر کیوں کہ مجتہدوں نے شرعی
مسائل میں موشگافی کی ہے تاکہ کسی کو مشکل نہو ـ
نقل حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بادشاہ کا بادشاہی
کروفر اختیار کرنا اور بیوہ عورتوں کا چرخہ اور ٹوٹا
ہوا گھر اختیار کرنا برابر ہے اور بادشاہ کے لئے

و بیوہ زناں را متاع شکستہ خانہ یعنی ہر دو برابر اند در طلب دنیا و ترک دنیا۔ **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند کہ افیون مخورید کہ افیون در قید خود آرد بندہ خدای را قید کسی نیست نہ بشر و نہ نفس نہ ہوا نہ شیطان۔ **نقل است** کسی پیش میاں سید خوندمیرؓ عرض کردند کہ فلاں کس موافق خوب ہست کسیکہ بر در او برود بسیار تعظیم و بذل می کند میاںؓ فرمودند کسی فقیراں بر خدا تعالیٰ ماندہ اند بر در او کی بروند و آں کساں را کہ بذل میکند آں سخت منافق است مدعای او این است کہ شمارا از دین شما علیحدہ کند ظاہر خوار کند اگر مقصود او خدا بودی کسیکہ بر خدا ماندہ اند خدمت ایشاں کردندی۔ قال علیہ السلام النساء حبل الشیاطین۔ پس من از امت من فتنۂ بزرگ آنست واسطۂ زنان ایشاں بسیار ہلاک شوند در مہنی افتند و حد دین

بادشاہی اور بیوہ عورتوں کے لئے ٹوٹے ہوئے گھر کی پونجی ترک کرنے میں بھی برابر ہے یعنی بادشاہ اور بیوہ عورت دنیا کی طلب اور ترک دنیا میں برابر ہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ افیون مت کھاؤ کیونکہ افیون اپنے قید میں لاتی ہے بندۂ خدا کے لئے کسی کا قید نہیں نہ بشر اور نفس کا قید ہے اور نہ خواہش اور شیطان کا قید ہے **نقل** ہے کسی نے میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کیا کہ فلاں شخص موافق مہدیؑ اچھا ہے جو فقیر اس کے دروازہ پہ جاتا ہے تو بہت تعظیم کرتا ہے اور فتوح کرتا ہے۔ میاںؓ نے فرمایا جو فقرا خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اس کے دروازہ پر کیوں جانے لگے اور جن فقیروں کی خدمت کرتا ہے وہ سخت منافق ہے کیونکہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تم کو (متوکل فقیروں کو) تمہارے دین سے علحدہ کرے اور بظاہر ذلیل کرے اگر اس کا مقصود خدا ہوتا تو جو فقرا خدا پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں انکی خدمت کرتا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا عورتیں فوج ہیں شیطانوں کی۔ میرے بعد میری امت میں بڑا فتنہ یہ ہے کہ عورتوں کے واسطے سے یہ لوگ بہت ہلاک

شکستہ بی ادبی کنند در دوزخ روند لادین
ولا دنیا. **نقل است** بی بی رابعہؒ خدای
را عرضکرد چہار دہ سال راہ غلطیدہ
آمدم رابعہ را فرمان شد چندین خسہای
در زمین ما غلطیدہ اند تو ہم برابر یک
خس شدی. باز عرضکرد چیزی عمل
قبول است فرمان شد آن روز سگی تشنہ
بود او را تو آب نوشانیدی آن عمل تو در
حضرت ما قبول شد ترا نجات دادیم. بی بی
رابعہؒ را وصال شد یک بندۂ خدا بی بیؒ را
در خواب دید بحال شتاب می روند پرسید
ای رابعہؒ چرا بحال شتاب می روی گفت
بگزار ما از زندان خلاص شدیم یعنی از دنیا.
نقل است. بندگیمیاں شاہ نعمت رضؓ
در صحرا رفتہ بودند دہ لشکریاں برای چاکری
می روند میاں پرسید کجا می روید و ایشان
گفتند برای چاکری می رویم میاں نعمت رضؓ
فرمودند ما شما را چاکر داریم او ایشاں قبول کردند
در دائرہ آوردند چاکراں اسپان ایشان

ہوں گے غرور اور خود بینی میں پڑ جائیں گے دین
کی حد توڑ کر بے ادبی کریں گے دوزخ میں جائیں گے
نہ دین کے رہیں گے۔ اور نہ دنیا کے۔ **نقل ہے**
بی بی رابعہؓ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیں کہ میں چودہ
سال راستہ میں لوٹتی ہوئی آئی۔ فرمان خدا ہوا
کہ اس قدر گھاس ہماری زمین پر لوٹ رہی ہے
تو بھی ایک گھاس کی ایک کاڑی کے برابر ہے۔
پھر عرض کیں کہ کچھ عمل قبول بھی ہوا ہے تو فرمان
ہوا کہ اس روز ہمارا کتا پیاسا تھا تو نے اس کو پانی
پلایا تیرا وہ عمل ہماری درگاہ میں قبول ہوا ہم نے
تجھکو نجات دی۔ بی بی رابعہؒ کا وصال ہوا ایک
بندۂ خدا نے بی بیؒ کو خواب میں دیکھا کہ جلدی سے
جا رہی ہیں۔ پوچھا اے رابعہ کیوں جلدی جاتی
ہیں۔ کہا کہ چھوڑ ہم قید خانہ سے یعنے دنیا سے چھوٹ
گئے۔ **نقل ہے** بندگیمیاں شاہ نعمتؓ جنگل میں
جا رہے تھے اور دس سپاہیاں بھی نوکری کی تلاش
میں جا رہے تھے۔ شاہ نعمتؓ نے پوچھا کہاں
جاتے ہو انھوں نے کہا نوکری کے لئے جاتے ہیں
میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم تم کو نوکر رکھ لیتے ہیں۔

علیحدہ داشتند ایشان را تلقین کردند در حجرہا نشاندند فرمودند کار ما اینست شما بکنید ہرچہ روز بیہ کردم شب شود بدہم ہرچہ خدا رسانیدی اوشان را دادندی وقتیکہ نبودی قرض کردہ دادندی برادران میاںؓ را عرض کردند چند روز ایں طور بدہید میاںؓ فرمودند فردا معلوم شود اگر ایشان طالبان خدای باشند ہرگز قبول نکنند واگر طالبان دنیا باشند ماندن نتوانند بعدہ ہفت کساں بر خدا ماندند وسہ کساں گریختند. نقل است یکی انبیاءؑ خداتعالیٰ را عرض کرد کہ مرا راہ رضای تو بنما فرمان حضرت عزت رسید کہ رضای ما و رضای تو برابر است ہر وقت قضای ما بر تو آید تو راضی شدی بران قضا ما راضی شدم تحقیق بر تو. نقل است بندگیمیاں شاہ نعمتؓ فرمودند ہر کہ مرتد شد شریعت را قتل واجب آید مرتد مدعی حضرت میراںؑ او را ہماں حکم کردند فاما رعایت علم ظاہری

انھوں نے قبول کیا تو دائرہ میں لائے۔ نوکروں نے اپنے گھوڑوں کو علیحدہ رکھا۔ میاں نعمتؓ نے ان کو تلقین کی حجروں میں بٹھایا اور فرمایا کہ ہمارا کام یہ ہے تم بھی کرو (اللہ کا ذکر کرو) میں نے پرروز جو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے شام ہوتے ہی دیتا ہوں جو کچھ خدا تعالیٰ بھیجتا ان کو دیتے جس وقت کچھ نہوتا تو قرض کر کے دیتے۔ دائرہ کے بھائیوں نے حضرتؓ سے عرض کیا کہ آپ کتنے دن اسطرح قرض کر کے دوگے۔ حضرتؓ نے فرمایا کل معلوم ہوجائیگا اگر یہ لوگ خدا کے طالب ہیں تو ہرگز تنخواہ قبول نہیں کریں گے۔ اور اگر دنیا کے طالب ہیں تو دائرہ میں نہیں رہ سکیں گے۔ اس کے بعد سات اشخاص خدا پر بھروسہ کر کے رہے اور تین اشخاص بھاگ گئے **نقل** ہے ایک انبیاءؑ نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ تیری رضا کی راہ دکھا۔ درگاہ باری سے فرمان پہنچا کہ ہماری رضا اور تیری رضا برابر ہے۔ جس وقت ہمارا حکم تجھ پر پہنچتا ہے تو اس حکم پر راضی ہوا ہم بھی تجھ سے راضی ہوگئے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا جو شخص مرتد ہوا شریعت سے تو

پسند نہ آید عند اللہ ہر دو برابر اند در عذاب
دوزخ و راستی یا آں چیز مرتد شدہ بود
بر خود حرام کند باز آں طرف میل نہ کند تا حد
گور خدا تعالیٰ بر آں غفور رحیم است
نقل است زبیدہ زن ہاروں رشید
را کسی در خواب دید پرسید ترا با خدا چوں
افتاد آں گفت مرا در حضور بردند فرمان
شد آں روز تو بر فیل سوار شدی قرآن
خواندی محل سجدہ آمد تو بر فیل افتادہ
سجدہ کردی آں سجدہ نزد ما قبول شد
ترا نجات دادیم **نقل است** حضرت
میرانؑ فرمودند حمد عشق حروف
تجنیس است۔ حی محمدؑ بعشق
نقل است۔ حضرت میراں علیہ السلام
وقت نماز بر یک مصلا نہ نشستند جائیکہ
فرمان شود آنجا نشستند **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسانیکہ
پیش بندہ رفتند گوی از میدان بردند
آنانکہ پس ماندند بر سر بیچارگاں افتاد

مرتد مدعی واجب القتل ہے حضرت مہدی علیہ السلام
نے بھی اس کے لئے یہی حکم کیا ہے لیکن علم ظاہری کی
رعایت پسند نہیں اللہ کے پاس، دامی اور عالم دونوں
برابر ہیں۔ دوزخ کے عذاب میں۔ سچ تو یہ ہے اس کو
چاہیئے جس چیز سے وہ پلٹ گیا تھا اس چیز کو اپنے
پر حرام کرے اور اس کی طرف تا حد گور رغبت نہ کرے
خدا تعالیٰ اس پر رحم و کرم کرے۔ **نقل** ہے ہارون رشید
کی عورت زبیدہ کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور
پوچھا کہ تجھکو خدا کے ساتھ کیسی رہی اس نے کہا کہ
مجھکو حضور میں لیگئے فرمان خدا ہوا کہ تو اس روز
ہاتھی پر سوار ہوئی قرآن پڑھی سجدہ کا مقام آیا تو
ہاتھی پر سجدہ کی ہمارے پاس وہ سجدہ قبول ہوا ہم نے
تجھکو نجات دی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
حمد عشق حروف تجنیس ہیں زندہ ہیں محمدؑ
عشق سے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نماز کے وقت
ایک مصلے پر نہیں بیٹھتے تھے جہاں بیٹھنے کے لئے فرمان
خدا ہوتا وہاں بیٹھتے تھے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ جو لوگ بندہ کے روبرو استقبال کئے
کامیاب گئے۔ جو لوگ بندہ کے بعد رہے گے

بازہیرانؓ فرمودند ایشاں را حوالہ خدائے
تعالی کردہ بردیم. **نقل** است بندگی
میاں سید محمودؓ فرمودند کسی دنیا ترک
کردہ است ہجرت وصحبت نمی کند
آں کس متساوی است. در طلب دنیا
و در ترک دنیا پس براو فرض است
کہ ہجرت وصحبت بکند وگرنہ اورا بہرہ
دین ہیچ نمی رسد. **نقل** است. بندگی میاں
شاہ نظامؓ فرمودند مومن را چہار وقت عطائے
باریتعالیٰ است اول آنکہ وقتیکہ مومن را
زحمت رسد آنوقت عطار باریتعالی می رسد
دوم آنکہ وقتیکہ مومن را اخراج می رسد آں
وقت عطار باریتعالیٰ می رسد سوم آنکہ وقتیکہ
مومن را فقر می رسد آں وقت عطار باریتعالیٰ
میرسد چہارم آنکہ وقتیکہ مومن را ساعت نزع
میرسد آنوقت عطار باری تعالیٰ میرسد اما طالب
را باید کہ دریں وقت در صحبت مرشد باید بود
نقل است بندگیمیاں شاہ دلاورؓ فرمودند
دریں جہان مومناں را سہ آتش است یکی آتش

ان بیچاروں کے سر پر مصیبت ہے. پھر حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ ہم ان لوگوں کو خدا کے حوالے کر کے جاتے
ہیں. **نقل** ہے بندگیمیاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جو شخص
ترک دنیا کیا ہے اور ہجرت وصحبت سے باز رہا تو
اس کی ترک دنیا طلب دنیا کے برابر ہے پس اس پر
فرض ہے کہ ہجرت اور صحبت کرے وگرنہ اس کیلئے
دین کا بہرہ کچھ نہیں پہنچتا. **نقل** ہے بندگیمیاں
شاہ نظامؓ نے فرمایا مومن کو چار وقت اللہ تعالیٰ کی
عطا ہوتی ہے. اول یہ کہ جس وقت مومن کو تکلیف
پہنچتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے
دوم یہ کہ جس وقت مومن کا اخراج ہوتا ہے اس
وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے. سوم یہ کہ جس وقت
مومن پر فاقہ پڑتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا
ہوتی ہے. چہارم یہ کہ جب مومن کے لئے نزع
کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی
ہے. لیکن طالب خدا کو چاہیئے کہ اس وقت مرشد
کی صحبت میں رہے. **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ
نے فرمایا کہ اس جہان میں مومنوں کے لئے تین آگ ہیں
ایک عشق کی آگ ہے دوسری فاقہ کی آگ ہے تیسری

عشق، دوم آتش فقر سوم آتش تیغ وچہارم در
آخرت آتش دوزخ است مومن را باید کہ درین
سہ آتش دریک آتش ہم سوختہ شود کسی درین
سہ آتش ہا دریک آتش سوختہ نشود لاجرم در
آتش آخرت سوختہ گردد **نقل** است کسی پیش
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ عرض کرد کہ فلاں فلاں برادران
بیرون دائرہ جہت تماشا میروند میاںؓ زجر
کردند وروی خود گرفتہ نمودند وفرمودند بہ بینید
از صنعت خدائتعالی یعنی چشم وبینی وزبان و
گوش علیحدہ علیحدہ صفت دارند بہ بین ونعمتہای
خدا یرا بسیار یاد کن عالم باطنی را بینی عارف
شوی خدای را بینی **نقل** است بحضور حضرت
میراں علیہ السلام یکی از افراد را خدائتعالی گوشت
رسانیدہ بود آں افراد تفحص ہلدی ومہو بر کرد
برای گوشت، حضرت میراںؑ شنیدند آں افراد
را طلب کردہ فرمودند گوشت خدائتعالی رسانیدہ
است بہ پز یا در آتش بسوز بہر حال بخور ہلد
تفحص میکنی ترا زخم رسیدہ است ازبرای
آں زخم تفحص میکنی نفس را بگذار در یاد خدا باش .

تلوار، چوتھی آخرت میں دوزخ کی آگ ہے مومن
کو چاہیئے کہ ان تین آگ میں سے کسی ایک آگ میں
جلے جو شخص ان تین آگ میں سے ایک آگ میں نہیں
جلیگا تو آخرت کی آگ میں ضرور جلیگا . **نقل** ہے
کسی شخص نے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ سے عرض کیا کہ
فلاں فلاں بھائیاں دائرہ کے باہر تماشا دیکھنے
جاتے ہیں . میاں دلاورؓ نے جھڑکی دی اور اپنا منہ
پکڑ کر دکھایا اور فرمایا کہ دیکھو خدائتعالی کی صنعت کو
یعنی آنکھ ناک، زبان اور کان علیحدہ علیحدہ صفت
رکھتے ہیں . دیکھ اور خدائتعالی کی نعمتوں کو بہت
یاد کر اگر باطنی عالم کو دیکھیگا تو عارف ہو جائیگا اور
خدا کو دیکھیگا . **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں
ایک طالب خدا کو خدائتعالی نے گوشت بھیجا تھا .
اس طالب نے گوشت کے لئے ہلدی اور نمک کی
تلاش کی حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس
طالب کو طلب کر کے فرمایا کہ خدائتعالی گوشت بھیجا ہے
پکا یا آگ میں بھون جیسا بھی ہے کھا ہلدی جو ڈھونڈ
رہا ہے کیا تجھکو زخم لگا ہے اس زخم کے لئے ڈھونڈ رہا
ہے نفس کو چھوڑ خدا کی یاد میں رہ **نقل** ہے

نقل است بی بی کد بانو رضؓ دختر خود را میاں محمود شاہ را دادند آں وقت بندگیمیاں شاہ نعمت رضؓ بی بی رضؓ را منع کردند کہ ایشاں را دہید و فرمودند کہ مارا بدہید چراکہ ایشاں اہل فراغ اند بی بی رضؓ نشنیدند و گفتند خنکی چشمہای ما است میاں نعمت رضؓ فرمودند خداتعالیٰ چشمہا را ندارد بعد چند روز ہر دو چشم بی بی رضؓ رفتند۔ نقل است زنان دائرہ بندگی شاہ نعمت رضؓ روز جمعہ بخانہ میاں رضؓ آمدند بی بی رضؓ برنخاستند میاں رضؓ را خبر شد میاں رضؓ بی بی رضؓ را فرمودند چرا برنخاستند رضؓ بی بی عرض کردند آں وقت نشستہ فرزند را شیر دادہ بودیم برنخاستیم میاں رضؓ فرمودند خداتعالیٰ آں پسر را برداشتہ کند دومی ہفتہ آں فرزند رحلت یافت۔ نقل است بندگیمیراں سید محمود رضؓ یکجا دائرہ بستند جای جلبیس گنج پیدا شد میراں رضؓ دیدند ہماں وقت آں گنج را دفن کردند و ازاں جای رواں شدند جای دیگر دائرہ بستند نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند (ضرب المثل فرمودند) کہ مردہ

بی بی کد بانو رضؓ نے اپنی لڑکی کا عقد میاں محمود شاہ سے کر دیا اس وقت بندگیمیاں شاہ نعمت رضؓ نے بی بی رضؓ کو منع کیا کہ ان کو مت دو اور فرمایا کہ ہم کو دو اس لئے کہ وہ اہل فراغ ہیں بی بی رضؓ نے نہیں سنا اور کہا کہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے میاں نعمت رضؓ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ آنکھیں نہیں رکھیگا چند روز کے بعد بی بی رضؓ کی دونو آنکھیں چلی گئیں نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ کے دائرہ کی بی بیاں جمعہ کے روز میاں رضؓ کے گھر آئیں بی بی تعظیم کے لئے نہیں اٹھیں میاں رضؓ کو خبر ہوئی تو میاں رضؓ نے بی بی رضؓ سے فرمایا کیوں نہیں اٹھیں بی بی رضؓ نے عرض کیا کہ اس وقت بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اس لئے نہیں اٹھی۔ میاں رضؓ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ اس بچہ کو اٹھا لیگا دوسرے ہفتہ میں اس بچہ نے وفات پائی۔ نقل ہے بندگی میراں سید محمود رضؓ نے ایک جگہ دائرہ باندھا حضرت رضؓ کے بیٹھنے کی جگہ خزانہ ظاہر ہوا میراں رضؓ نے دیکھا اور اسی وقت اس گنج کو دفن کر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے دوسری جگہ دائرہ باندھا۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (کہاوت فرمایا) کہ مردہ

بہ بہشت رود یا بدوزخ رود مارا بہ حلوہ ونان کار است میراں چہ داند کہ کسی مال کسی بزور وظلم ستدہ است جائیکہ معلوم باشد آنجا نباید خورد وجائیکہ معلوم نباشد معاف است۔ **نقل است** بندگیمیاں ملک جیؓ فرمودند متوکل را تفحص کردن روا نیست جائیکہ معلوم شد نباید گیرد **نقل است** بندگیمیاں شاہ دلاورؓ دائرہ گذاشتہ رواں شدند یک دیوار دائرہ کم بود۔ آں دیوار تمام کردہ پیشتر شدند۔ **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را فرمان شد از آں جا رواں شوید حضرت میراںؑ رواں شدند براداراں را فرمودند زود بیائید بعضی را اندک وقت تاخیر شد حضرت میراںؑ فرمودند شما از خانہ چوب بیروں شدہ اند فاما از خانہ استخواں بیروں نشدہ اند **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند گروہ ما بجز مہاجراںؓ نباشد بجز ہجرت کردن گروہ نباشد **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند دریں عالم دو جوانمرد آمدند یکی حضرت محمد رسول اللہ طرف

بہشت میں جائے یا دوزخ میں ہم لوگوں کو حلوے مانڈے سے کام ہے۔ میراں کیا جانے کہ کسی نے کسی کا مال زور اور ظلم سے لیا ہے جہاں معلوم ہو وہاں نہیں کھانا چاہیئے اور جہاں معلوم نہو معاف ہے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں ملک جیؓ نے فرمایا خدا پر بھروسہ کرنے والے کیلئے روزی کی تلاش کرنا جائز نہیں۔ جہاں سے فتوح آنے کا حال معلوم ہو وہ فتوح نہیں لینی چاہیئے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ دائرہ چھوڑ کر روانہ ہوئے ایک دیوار دائرہ کی کم تھی اس دیوار کو پوری کر کے آگے بڑھے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کو فرمان خدا ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو تو حضرت روانہ ہوئے۔ اور صحابہؓ کو فرمایا کہ جلد آؤ بعضے صحابہؓ کے آنے میں تھوڑی دیر ہوئی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم لکڑی کے گھر سے باہر ہوئے لیکن ہڈی کے گھر سے باہر نہ ہوئے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہمارا گروہ سوائے مہاجروں کے دوسرا نہوگا ہجرت کے بغیر گروہ نہوگا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس جہان میں دو جوانمرد آئے ایک تو حضرت محمد رسول اللہؐ ہدایت کی طرف ہیں

ہدایت دوم ابلیس علیہ اللعنۃ طرف ضلالت ۔ **نقل است** در دائرہ میراں سید محمودؓ یک دو برادر بجہت دوغ بخانہ موافقاں رفتہ دوغ آوردند در دائرہ میراںؓ دیدند آوندہائی ایشاں شکستہ کنانیدند بسیار زجر کردہ فرمودند بخانہ دنیا داراں رفتہ ہیچ میارید **نقل است** در دائرہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ یکی موافق برای ملاقات میاں آمدہ بود ہمدراں روز یک برادر دائرہ چاپلوسئی موافق کرد میاں دیدند بسیار زجر کردہ فرمودند شما چاپلوسی از برای طمع با طالب دنیا چرا کردید این چنیں کار دیگر بار مکنید اگر بکنید از دائرہ بیروں خواہم کشید **نقل است** در دائرہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ یک زن دختر خود را مغز جوار کرٹی را نمونہ زر اُن کردہ دختر خود را پوشانید میاںؓ آنرا دیدند و پرسیدند ترا کہ پوشانید او گفت مادر من پس آں زن را از دائرہ بیروں کردند و فرمودند ایں از طمع دنیا نہ فتہ است **نقل است** در دائرہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ یکی برادر

اور دوسرا ابلیس علیہ اللعنۃ ضلالت کی طرف ہے۔

نقل ہے میراں سید محمودؓ کے دائرہ کے دو برادر (دو صحابیؓ) دائرہ کے باہر موافقوں کے گھر جاکر دہی لائے، دائرہ میں میراں سید محمودؓ نے دیکھا اور ان کے دہی کے کٹوروں کو تڑوا دیا بہت دھمکی دیکر فرمایا کہ دنیا داروں کے گھر جاکر کوئی چیز مت لاؤ

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں ایک موافق میاںؓ کی ملاقات کے لئے آیا اسی روز دائرہ کے ایک برادر نے موافق کی چاپلوسی کی میاںؓ نے دیکھا اور بہت دھمکی دیکر فرمایا کہ تم نے حرص کے لئے دنیا کے طالب کی چاپلوسی کس لئے کی ایسا کام دوسرے بار مت کرو اگر کروگے تو دائرہ سے باہر کردوں گا۔ **نقل ہے** بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ میں ایک عورت جوار کی کرٹی کے مغز کا زیور بنا کر اپنی لڑکی کو پہنائی۔ میاںؓ نے اس کو دیکھکر پوچھا کہ تجھکو کس نے پہنایا؟ اس نے کہا کہ میری ماں۔ پس اس عورت کو دائرہ کے باہر کرکے فرمایا کہ اس سے دنیا کی حرص دور نہوئی

نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ سے

درخانۂ موافق رفتہ بود میاںؓ اورا راہ خرچہ
دادہ از دائرہ بیروں کردند و فرمودند کہ ایں
اشتر گرگیں را علیحدہ باید کرد تا اشتران دیگر
را گر نہ رسد۔ **نقل است** میاں عبدالرحمٰنؓ
بہ ویرانہ رفتہ بودند چیزی رزق در کشت یافتہ
آوردند میاں نظامؓ فرمودند بگذارید مخورید شما
اختیار کردہ بودید کہ من بجز رسانیدۂ خدا ہیچ
نخورم سابق در زمانہ اولیاء اللہؒ را ایں قوت
حلال بود اکنوں در گروہ مہدی علیہ السلام
روا نیست۔ **نقل است** نظام الملک بہ
دائرہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ آمدہ بود وقت نماز
برادران بالای صف نشستہ بودند جای نماندہ
بود یک برادر استادہ شدہ نظام الملک را جای
داد میاںؓ را خبر شد اورا از دائرہ بیروں کردند
و فرمودند کہ رعایت طالب دنیا کردی ۔
نقل است درخانۂ حضرت میراں علیہ السلام
یکی کنیزک بود حضرت میراںؑ بی بیؓ را فرمودند پیش
بندہ بندہ است اگر ایں را آزاد کنید بندہ
درخانہ می آیم اگر آزاد نہ کنید بندہ درخانہ

ایک برادر دائرہ کے باہر موافق کے گھر گیا۔ میاں
نے اس برادر کو راستہ کا خرچ دیکر دائرہ سے
باہر کر دیا۔ اور فرمایا کہ اس کھجلی بھرے اونٹ کو علیحدہ
کر دینا چاہیئے تاکہ دوسرے اونٹوں کو کھجلی نہ لپٹے
نقل ہے میاں عبدالرحمٰنؓ جنگل کی طرف گئے تھے
کچھ کھانے کی چیز کھیت میں پاکر لائے میاں نظامؓ نے
فرمایا کہ چھوڑ دو مت کھاؤ تم نے اختیار کیا تھا کہ
میں خدا کی بھیجی ہوئی چیز کے سوائے دوسری چیز نہیں
کھاؤنگا۔ اگلے زمانہ میں اولیاء اللہ کے لئے یہ قوت
حلال تھا اب مہدیؑ کے گروہ میں جائز نہیں **نقل** ہے
بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں نظام الملک آیا
نماز کے وقت برادران دائرہ صف پر بیٹھے تھے جگہ نہ
تھی ایک برادر نے اٹھکر نظام الملک کو جگہ دی میاںؓ
کو خبر ہوئی اس برادر کو دائرہ کے باہر کر دیئے اور
فرمایا کہ تو نے طالب دنیا کی رعایت کیوں کی۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ کے گھر میں ایک باندی تھی حضرتؑ
نے بی بیؓ سے فرمایا کہ بندہ کے سامنے بندہ ہے
اگر اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر میں آتا ہے اگر آزاد
نہ کروگے تو بندہ گھر میں نہیں آئیگا۔ اسی وقت بی بیؓ

نیاید ہماں وقت بی بی رضی کنیزک را آزاد کردند۔
نقل است حضرت میرانؑ فرمودند کسی بے ادب و بے دیانت و بے شرم باشد ہرگز بہ خدا تعالی نرسد **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند کسی دامن بندہ نہ گرفت کہ مارا بہ خدا تعالی برساند **نقل است** معتاد حضرت میران علیہ السلام چنیں بود اصحاب آمدندے حال واقعہ عرض کردندے بعدہ حضرت میرانؑ فرمودندے کہ ہر چہ کار می کنید دراں نظر کنید اگر برای اللہ است خوب است و گرنہ جز اللہ است ہمہ ضائع است **نقل است** یک روز حضرت میران علیہ السلام بخانہ ملا معین الدین رفتند از برای دعوت ملا را خبر شد میران علیہ السلام آمدہ اند ملا حیلہ کردہ میرانؑ را گویانید کہ ملا سوار شد یعنی بر دیوار نشستہ ملا بطرف رام پور روانہ شدہ اند رام پور دیہ وظیفہ او بود حضرت میرانؑ فرمودند کہ ملا براں مرکب سوار شدہ است کہ ہرگز منزل را نرسد بوقت مرگ رام رام گفتہ خواہد مرد مہدیؑ را این دیوار ہا پردہ میشود، خدا تعالی از شرق تا غرب ہمہ روشن کردہ است حال عاقبت او رام رام گفتہ مرد

نے باندی کو آزاد کیا۔ **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص بے ادب، بے دیانت، اور بے شرم ہے ہرگز خدا تعالی کو نہ پہنچے۔ **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کسی نے بندہ کا دامن نہیں پکڑا کہ ہم کو خدائے تعالی تک پہنچادے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ صحابہؓ آکر حال واقعہ عرض کرتے تو حضرت فرماتے کہ تم جو کچھ کام کرتے ہو اس پر نظر کرو کہ اللہ کے واسطے ہے تو بہتر ہے۔ اور اگر اللہ کے واسطے نہیں ہے تو سب بیکار ہے **نقل ہے** ایک روز حضرت مہدیؑ تبلیغ کے لئے ملا معین الدین کے گھر تشریف لیگئے ملا کو خبر ہوئی کہ مہدیؑ آئے ہیں۔ ملا حیلہ کرکے مہدیؑ کو کہلایا کہ ملا سوار ہوگیا ہے یعنے ملا دیوار پر بیٹھکر رام پور کی طرف روانہ ہوا ہے رام پور قصبہ اس کو بطور وظیفہ کے ملا تھا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ملا اس مرکب پر سوار ہوا ہے کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیگا۔ مرتے وقت رام رام کہتا مریگا کیا یہ دیوار مہدیؑ کیلئے پردہ ہوتی ہیں، خدا تعالی نے مشرق سے مغرب تک تمام روشن کردیا ہے ملا مرتے وقت رام رام کہتا مرا خبیث ہوا ہر شخص کے تن میں داخل

خبیث شد میان تن ہر کس داخل می شود و میگوید
کہ مرا این عقوبت واسطۂ انکار مہدی موعود شد کہ
خبیث شدم **نقل است** بندگمیاں نظامؒ بسیار
جائی رفتند کسی مرید نگرفتند ہمی گفتندی قابلیت شما
بزرگ است شما را مرید کردن ما را طاقت نیست
بعدہ بحضرت میراں علیہ السلام ملاقات شد
نعمت میرانؑ عطا شد **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام درحق نفس فرمودند کہ نفس ہر کسی را
میگوید درین جہاں مرا بسوز و خلاف من بکن و
گرنہ فردا ترا بدوزخ برم ایشاں کجا می شنوند
نقل است حضرت میراں علیہ السلام را یک طالب
عرض کرد مارا ذکر در نمی گیرد حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند قصد کنید باز عرض کرد مارا ذکر نمی گیرد۔
حضرت میرانؑ فرمودند بروید در حجرہ بخسپید خدای
تعالیٰ خواہد ذکر را تعلیم کند **نقل است** حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند بسیار خورندہ بسیار
خوار اندک خورندہ اندک خوار۔ و نیز بزبان
گجری فرمودند۔ بیٹھو نا دین کا نا دنیا کا **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام در سفر بودند میرانؑ یک روز

ہوتا ہے اور کہتا کہ مجھکو یہ سزا مہدی موعود کے انکار کے
واسطہ سے ملی کہ میں خبیث ہوا۔ **نقل ہے** بندگمیاں
نظامؒ مرید ہونے کے لئے بہت جگہ گئے کوئی مرید نہ
کرتے اور کہتے کہ تمہاری قابلیت بڑی ہے تم کو مرید
کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ
سے ملاقات ہوئی مہدیؑ کی نعمت عطا ہوئی (خدا کے
دیدار سے مشرف ہوئے) **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے
نفس کے حق میں فرمایا کہ نفس ہر شخص کو کہتا ہے اس
جہان میں مجھکو جلا اور میرا خلاف کر ورنہ میں کل تجھکو
دوزخ میں لیجاؤں گا۔ لوگ کہاں سنتے۔ **نقل ہے**۔
حضرت مہدیؑ سے ایک طالب خدا نے عرض کیا کہ
ہمارے لئے ذکر قائم نہیں ہوتا۔ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا۔ ارادہ کرو۔ پھر عرض کیا ہمارے لئے ذکر قائم
نہیں ہوتا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جاؤ حجرہ میں سو
خدا تعالیٰ چاہے تو ذکر کی تعلیم کرے۔ **نقل ہے**
حضرت مہدیؑ نے فرمایا بہت کھانے والا بہت ذلیل
تھوڑا کھانے والا تھوڑا ذلیل اور نیز گجری زبان
میں فرمایا بیٹھو نا دین کا نا دنیا کا **نقل ہے** حضرت مہدیؑ
سفر میں تھے حضرتؑ ایک روز راستہ کے درمیان

درمیان راه نشسته پس دیدند فقیران بحال اضطرار
مشقت زده می آیند میرانؑ فرمودند ایشان را
چه حاجت است این مشقت اختیار کرده بدنبال
بنده می آیند و باز فرمودند ایشان را مقصود
خدا است واسطهٔ آں این مشقت اختیار کرده
بدنبال بنده می آیند خدا تعالیٰ ایشان را
دیدار خود روزی کند که طالبان صادق اند.
نقل است بندگی میاں شاه دلاورؓ را کسی مهمان
گرفته بود بسیار چیز و طعام پخته بود میاںؓ را خورانیده
پرسید که میاںؓ طعام لذت بود میاںؓ فرمودند
ما را هیچ معلوم نشد آں گفت چرا معلوم نشد
میاںؓ فرمودند بنده را یاد خدا تعالیٰ رسیده است
لذت آں ما را گرفته است این لذت کجا ۔
نقل است بندگی میراں سید محمودؓ ندا کرده بودند
که کسی در بازار دور مروید سودای نزدیک بگیرید
اگر دور رود طالب دنیا باشد این مقدار طلب
دنیا فرمودند چرا که یک جیتل یا دو جیتل صرفه شود
ازیں جهت رفتن دور منع کردند **نقل** است
بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند هر که این مال

ٹھکر پیچھے دیکھے فقیراں (طالبان خدا) فقر و فاقہ
کی حالت میں مصیبت برداشت کرتے ہوئے آرہے
ہیں۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ ان کو کیا ضرورت ہے کہ یہ
مصیبت اختیار کرکے بندہ کے پیچھے آتے ہیں اور پھر
فرمایا کہ ان کا مقصود خدا ہے خدا کے واسطے یہ محنت
اختیار کرکے بندہ کے پیچھے آتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو
اپنا دیدار روزی کرے کہ یہ طالبان صادق ہیں ۔
نقل ہے کسی نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی مہمانی
کی بہت سی چیزیں اور کھانا پکایا تھا میاںؓ کو کھلا کر
پوچھا کہ میاںؓ کیا کھانا لذیذ تھا؟ میاںؓ نے فرمایا
ہم کو معلوم نہوا۔ اس نے کہا کیوں معلوم نہوا میاںؓ
نے فرمایا بندہ کو خدا تعالیٰ کا ذکر پہنچا ہے ذکر کی
لذت ہمکو پکڑی ہوئی ہے یہ کھانے کی لذت کہاں
اس لذت کو پہنچ سکتی ہے۔ **نقل** ہے بندگی میراں
سید محمودؓ نے دائرہ میں اطلاع کروا دی تھی کہ کوئی
شخص بازار میں دور نہ جائے نزدیک کا سودا خریدے
اگر دور جائیگا تو دنیا کا طالب ہوگا اتنی مقدار کو
بھی دنیا کی طلب فرمایا کیونکہ (نزدیک سے سودا لینے
میں) پیسہ دو پیسے کا صرفہ ہوتا ہے اسی لئے دور

هجرت کرده می آید و در دائرهٔ ما مستقیم می ماند و هر که بعد ازیں خواهد آمد آں که ارواح ایشاں پیش حضرت مهدی علیه السلام صحیح شده بودند نه که بجر دازپند ما کسی ترک دنیا می کند و تصدیق مهدی موعودؑ می کند. **نقل است** در دائرهٔ میاں ملک جیؓ یک کس تائب شده بود هفت روزا ورا فاقه شد پیش جماعت خانه آمد برای خصومت کردن با برادران ملک جیؓ را خبر شد بیرون آمدند میاں فرمودند چرا شتابی کردی کار تو تمام شده بود مگر بینائی باقی مانده بود همه ضائع کردی **نقل است.** بندگی میاں شاه نعمتؓ فرمودند ایں زماں خدای تعالی بنده را تقوی باطنی تمام داد بعد ازاں بکعبة الله رفتند. **نقل است** بندگی میاں شاه دلاورؓ را نزدیک رحلت بسیار تشویش شد یاراں پرسیدند بسیار درد می شود چه است میاںؓ فرمودند حق فقیراں بیدانش بنده بواسطهٔ زناں چیزی در شکم بنده رفته بود خدای تعالی دو فرشته

جانے سے منع کیا۔ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس زمانہ میں ہجرت کر کے آتا ہے اور ہمارے دائرہ میں مستقیم رہتا ہے اور جو شخص اس زمانہ کے بعد آئیگا وہ وہی ہے جن کی ارواح حضرت مہدیؑ کے حضور میں صحیح ہو چکی تھیں ہمارے وعظ سے اثر لیکر نہ تو کوئی شخص ترک کرتا ہے اور نہ مہدی موعودؑ کی تصدیق کرتا ہے۔ **نقل** ہے میاں ملک جیؓ کے دائرہ میں ایک شخص ترک دنیا کر چکا تھا اس پر سات روز فاقہ پڑا تو برادران دائرہ سے جھگڑا کرنے کے لئے مسجد کے سامنے آیا میاں ملک جیؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو باہر آئے اور فرمایا کہ تو نے کس لئے جلدی کی تیرا کام پورا ہو چکا تھا مگر بینائی باقی رہ گئی تھی تو نے سب کھو دیا **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ خدا تعالی نے اس زمانہ میں بندہ کو باطنی تقوی کامل عطا کیا اس کے بعد آپ کعبة الله کو تشریف لیگئے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کے وصال کے قریب آپ کو بہت تشویش ہوئی۔ یاروں نے پوچھا بہت درد ہوتا ہے کیا بات ہے میاںؓ نے فرمایا کہ کچھ فقیروں کا حق

مسلط کردہ است آں گوشت را بیروں می کنند
ازیں جہت بندہ را تشویش می شود و در شکم
ہین آں گوشت بریدہ کردہ اندازند۔
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
ابتدای طالب را خدا تعالیٰ خوشنود نشود
مگر انتہای سر انجام می ساند تا خدا تعالیٰ
خوشنود شود۔ **نقل است** یکی اولیا رحمۃ اللہ
فرمودند کہ ما فرق کنیم میان حلال خورندگاں
و حرام خورندگاں۔ دیگراں پرسیدند
شما بہ چہ نشان فرق کنند فرمودند می بینیم
کسی کہ روز و شب در یاد خدا تعالیٰ باشد
می شناسیم کہ حلال خورندہ است کسی کہ روز
و شب از یاد خدا تعالیٰ غافل است ما
میدانیم کہ خورندہ حرام است در شکم
کسی حلال رود دل او بذکر شود و مشغول
با خدا شود آں دنیا ترک دہد خدا بین شود و
در شکم کسی حرام رود دل او از دنیا مشغول
شود و از یاد خدا تعالیٰ غافل شود اگر بریں
حال بمیرد در دوزخ رود نعوذ باللہ منہا۔

بندہ کی دانش کے بغیر عورتوں کے ذریعہ بندہ کے
پیٹ میں چلے گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو
مقرر کیا ہے اس گوشت کو باہر کرتے ہیں اس لئے
بندہ کو تشویش ہوتی ہے اور میرے پیٹ میں وہ
گوشت کاٹ کر ڈال رہے ہیں۔ **نقل** ہے حضرت
مہدی نے فرمایا کہ طالب کی ابتدائی حالت میں خدائے
تعالیٰ خوشنود نہیں ہوتا مگر جب اپنی طلب کو انجام کو
پہنچاتا ہے تو خدا تعالیٰ خوشنود ہوتا ہے۔ **نقل** ہے
ایک اولیاء اللہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ہم حلال کھانے والوں
اور حرام کھانے والوں کے درمیان فرق کرتے ہیں
دوسرے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس علامت سے
فرق کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ جو شخص
دن رات خدا کی یاد میں رہتا ہے تو پہچانتا ہوں کہ
حلال کھانیوالا ہے اور جو شخص دن رات خدا کی
یاد سے غافل ہے تو جانتا ہوں کہ حرام کھانے والا
ہے جس کے پیٹ میں رزق حلال جاتا ہے تو اس کا
دل ذکر میں لگ جاتا ہے اور خدا کے ساتھ مشغول
ہوتا ہے اور وہی ترک دنیا کرتا ہے اور خدا کو دیکھنے والا
ہوتا ہے اور جس کے پیٹ میں رزق حرام جاتا ہے تو

نقل است. در دائرہٴ بندگی میانسیدخوندمیرؓ
بر کسی حدی آمدہ بود میانؓ فرمودند حد بزنید.
یک برادر حد زد او گفت بر ما ظلم شد
میاں فرمودند دیگر بار بزنید بعدہٗ او
گفت بر ما ظلم شد میاں فرمودند
دست واز کردہ بزنید ہماں طور سہ بار
زدند از دائرہ بیروں کردند چراکہ حکم
خدائےتعالیٰ را ظلم گفت ازاں بسبب از
دائرہ بیروں کردند. نقل است بندگی
میاں شاہ نعمتؓ را چہار زناں بودند بر
ہر در خانہ یک میخ استادہ کردند سائیہ آں
میخ آمدی خانہٴ دیگر رفتندی ذات خود ہم
در شب و روز برابر ادا کردند ہمہ فعل
برابر ادا کردند نان و جامہ برابر دادندی
نقل است بندگی میاں شاہ نعمتؓ
کنیزک نہ داشتندی چراکہ حضرت میراں
علیہ السلام ہم کنیزک نداشتندی میاں
نعمت تابع تام میراں علیہ السلام بودند.
نقل است حضرت میراں علیہ السلام

وہ دنیا میں مشغول ہوتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل
ہو جاتا ہے اگر اسی حالت میں مرتا ہے تو دوزخ میں
جاتا ہے نعوذ باللہ عنہا نقل ہے بندگی میاں
سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں کسی پر حد آیا تھا۔ میاںؓ نے
فرمایا کہ حد مارو۔ ایک برادر نے حد مارا اس نے کہا
ہم پر ظلم ہوا۔ میاںؓ نے فرمایا کہ اور ایک بار مارو
اس کے بعد اس نے کہا کہ ہم پر ظلم ہوا۔ میاںؓ نے
فرمایا ہاتھ کھول کر مارو اسی طرح تین بار مارے اور
دائرہ سے باہر کر دیئے اس لئے کہ اس نے خدائے
تعالیٰ کے حکم کو ظلم کہا اس لئے دائرہ سے باہر کر دیئے
نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی چار بیبیاں
تھیں۔ حضرتؓ نے ہر گھر کے دروازہ کے پاس ایک
میخ نصب کر دیا تھا سایہ کے لحاظ سے دوسرے
گھر میں جاتے اپنی ذات سے بھی رات دن قیام
فرماتے اور سب کام برابر ادا کرتے نان و نفقہ بھی
برابر دیتے۔ نقل ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ
باندی نہیں رکھتے تھے کیوں کہ حضرت مہدیؑ بھی
باندی نہیں رکھتے تھے میاں نعمتؓ مہدیؑ کے
تابع تام تھے۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ

فرمودند دریں زماں ایمان داشتن چنیں شدہ
است آتش اگر در دست کسی بدارد سوختہ
شود اگر بر زمیں بہ بنہد سرد شود چونکہ زمیں
پر آب است سرد شود چوں بدارد ساعتی
بر دست رفتار زود باشد اگر ایں طریق
نباشد داشتن دشوار است یعنی حدہای
خدای تعالیٰ بدارد و خیال خود باشد تابع
قرآن باشد **نقل** است حضرت میراں
علیہ السلام یک جا در گنبد ماندہ بودند ہفدہ
افراد در یک گنبد بودند اسم یک بیک نہ
دانستندی دریاد خدای ایں طریق مشغول
بودند دیگر ہیچ خیال نبود مگر یاد خدای
تعالیٰ. **نقل** است بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ
فرمودند کسی درون دائرہ یکصد سال بود
از برای طلب دنیا بیروں رفتہ مرد او کافر
است و اگر کسی صد سال طلب دنیا کرد
آخر آنکس روی خود بسوی خدا آوردہ
طرف دائرہ رواں شد از خانہ بیروں آمد
مرد او مومن است. **نقل** است حضرت

اس زمانہ میں ایمان رکھنا ایسا ہوگیا ہے کہ اگر کوئی
شخص ہاتھ میں انگار رکھتا ہے تو ہاتھ جل جاتا ہے
اور اگر زمین پر رکھتا ہے تو انگار ٹھنڈی ہو جاتی
ہے کیونکہ زمین پانی سے بھری ہوئی ہے انگار
ٹھنڈی ہو جاتی ہے جب ایک گھنٹہ ہاتھ پر انگار
رکھے تو رفتار تیز رہے اگر ایسا نہو تو ہاتھ پر انگار
رکھنا مشکل ہے یعنی خدا تعالیٰ کے حدود کی حفاظت
کرے اور حدود کی دھن میں رہے اور قرآن کا تابع
رہے. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ ایک جگہ گنبد میں
ٹھیرے ہوئے تھے سترہ صحابہؓ بھی ایک گنبد میں تھے
ایک کا نام ایک نہیں جانتا تھا اس طرح خدا کی یاد
میں مشغول تھے دوسرا کچھ خیال نہ تھا مگر خدا تعالیٰ
کی یاد تھی **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ نے
فرمایا کوئی تارک دنیا دائرہ میں سو سال اللہ کی
طلب میں رہا اور دنیا کی طلب کے لئے دائرہ کے
باہر جا کر مر گیا تو وہ کافر ہے اور اگر کوئی مہدوی
سو سال دنیا طلبی کیا اور آخر اس نے اپنا رخ
خدا کی طرف کر کے دائرہ کی طرف روانہ ہوا اور گھر
سے باہر آکر مر گیا تو وہ مومن ہے **نقل** ہے ایک

میراں علیہ السلام یک برادر عرض کردند بسیار مشقت میشود واسطۂ زن و فرزند ایشاں مارا تفرقہ می دہند اگر رضای خوند کار باشد ایشاں را علیحدہ کنم حضرت میرانؑ فرمودند ایشاں را دست گرفتہ در بہشت ببرید علیحدہ نکنید خدای تعالیٰ شمارا بسیار اجر می دہد بواسطہ ایشاں ازیں کار شما صبر کنید **نقل است** چند برادراں ہمراہ میاں سید حمیدؓ بودند برادری بود مدعی آں آمد ایں را خبر شد در شب گریخت میاں با برادراں بالای صف نشستہ بودند در آخر شب ہمہ لشکر رفت ایشاں بالائی صف ماندند لشکر مدعی آمدہ بر بالائی صف ایشاں را کشتند بی بی ملکانؓ بندگی میاں شاہ دلاورؓ را پرسیدند حضرت میراں علیہ السلام شمارا اہل دل فرمودند حال میاں سید حمید چیست میاں توجہ کردہ فرمودند میاں سید حمید برابر حضرت میرانؑ در بہشت اند بازبی بیؓ فرمودند حال برادراں بگوئید میاں شاہ دلاورؓ فرمودند برادراں را نمی بینم کجا رفتند

صحابیؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ عورت بچوں کی وجہ سے ہمکو بہت تکلیف ہوتی ہے یہ لوگ ہمارے ذکر میں تفرقہ ڈالتے ہیں اگر خوندکارؑ کی اجازت ہو تو ان کو علیحدہ کر دیتا ہوں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا ان کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لیجاؤ علیحدہ مت کرو ان کے واسطہ سے خدا تعالیٰ انکو بڑا اجر دیتا ہے۔ اس کام میں صبر کرو. **نقل ہے** چند برادر میاں سید حمیدؓ کے ہمراہ تھے ایک برادر تھا اس کا مدعی آیا اس برادر کو خبر ہوئی تو رات میں بھاگ گیا میاںؓ برادروں کے ساتھ صف پر بیٹھے ہوئے تھے پچھلی رات میں تمام لشکر چلے گیا یہ لوگ صف پر بیٹھے ہوئے تھے مدعی کا لشکر آیا صف پر ان سب کو قتل کیا بی بی ملکانؓ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے پوچھا کہ حضرت مہدیؑ نے آپ کو اہل دل فرمایا ہے میاں سید حمیدؓ کا حال کیسا ہے؟ میاںؓ نے توجہ کر کے فرمایا کہ میاں سید حمید حضرت مہدیؑ کے ساتھ بہشت میں ہیں پھر بی بیؓ نے فرمایا کہ برادروں کا حال بیان کرو. میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا برادراں کہاں گئے

میاں دلاورؓ درحق برادراں ہیچ نہ گفتند مدفون
میاںؓ در دیہ راویری من اعمال پرگنہ
ارندول کہ در ملک برہان پور است **نقل است**
پسر بندگی میاں دلاورؓ در احمد آباد نقل شدند
نام اوشاں میاں سعد اللہؓ بود روز چہارم شد
چونکہ طعام مستعد کردند میاںؓ منع کردند تا چہل
روز گذشت میاںؓ فرمودند ایں زمان طعام
بکنید الحال بندہ دیدم برابر حضرت میراں علیہ السلام
در بہشت اند خدا تعالیٰ ایں را چہل روز محبوس
کردہ بود بواسطہ آں کہ ایں کودک در مجلس
نظام الملک نشستہ بود تشریف دادند بواسطۂ
آں مجلس چہل روز حبس شد ایشاں در صحبت
میراں علیہ السلام بودند و فرزند بندگی میاں
دلاورؓ و در دائرہ متوفی شدند و میاں دلاورؓ
بر اوشاں خود نماز گذاردند اینچنیں کساں را
حال ایں چنیں شد حال ما و شما چہ خواہد شد **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ منتظر فتوح باشد
او متوکل نباشد ایشاں را سویت گرفتن روا
نباشد بعضی دیانت داراں سویت نگرفتند

معلوم نہیں ہوتا برادروں کے حق میں کچھ نہیں کہا
میاں نسید حمیدؓ قصبہ راویری من اعمال پرگنہ ارندول
میں مدفون ہیں جو ملک برہان پور میں واقع ہے
نقل ہے میاں سعد اللہؓ ابن بندگیمیاں شاہ
دلاورؓ کا وصال احمد آباد میں ہوا چار دن ہوئے تو
چوتھے کا کھانا تیار کئے شاہ دلاورؓ نے منع فرمایا چالیس
روز ہونے پر میاںؓ نے فرمایا اب کھانا تیار کرو کیونکہ
اب بندہ نے دیکھا کہ میاں سعد اللہؓ حضرت مہدیؑ
کے ساتھ بہشت میں ہیں خدا تعالیٰ نے ان کو چالیس
دن قید کر دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ بچہ نظام الملک
کی مجلس میں بیٹھا تھا تعظیم کئے اس مجلس کے واسطے سے
چالیس دن قید ہوا حالانکہ یہ حضرت مہدیؑ کی صحبت
میں تھے اور بندگیمیاں دلاورؓ کے فرزند تھے اور دائرہ
میں انتقال کئے اور میاں دلاورؓ نے ان پر نماز جنازہ
ادا کی ایسے اشخاص کا حال ایسا ہوا تو تمہارا اور
ہمارا حال کیا ہوگا. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر رہے وہ متوکل نہیں
ان کے لئے سویت لینی جائز نہیں بعضے دیانت داروں
نے سویت نہیں لی حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ

بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بندہ فریاد میکند ہر گاہ کہ شمارا این صدقہ بیاید آنگہ سویت بگیرید **نقل** است یک کس آمد بہ بندگیمیاں شاہ دلاور رض ملاقات کرد چیزی برای خدا گذرانید باز در دائرہ رفتہ ہمچنیں فقیراں را گذرانید ہماں وقت میاں رض بیروں آمدہ اورا دیدند پرسیدند کجا رفتہ بودید او گفت چیزے فقیراں را دادن میاں رض فرمودند میاں عبدالکریم رح و میاں وزیرالدین رح و میاں یوسف رح و میاں عبدالملک رح را چیزی دادی او گفت نہ میاں رض فرمودند از دشاں ایشاں را دادہ بودی بہتر و خوب بودے کہ ایشاں با خدا ہستند شمارا اجر زیادہ است بعدہ ہمچنیں کرد. **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند سہ عقل است یکی عقل نوری دوم عقل معاد سوم عقل معاش **نقل** است حضرت میراں ع فرمودند مقام محمودہ ولایت اللہ است **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام در خراسان بودند میاں سید سلام اللہ رض میراں سید محمود رض را کاغذ نوشتند کہ نزد میراں ع مقام پیغمبراں عطا میشود فرزند حاضر نباند

فریاد کرتا ہے کہ جس وقت تمہارے لئے یہ صدقہ آئے اس وقت سویت لو۔ **نقل** ہے ایک شخص آکر بندگیمیاں شاہ دلاور رض سے ملاقات کیا اور کوئی چیز خدا کی راہ میں گزرانی پھر دائرہ میں جاکر اسی طرح فقیروں کو دیا۔ اسی وقت میاں رض نے باہر آکر اس کو دیکھکر پوچھا کہ کہاں گیا تھا۔ اس نے کہا فقیروں کو کچھ دینے کے لئے گیا تھا۔ میاں رض نے فرمایا میاں عبدالکریم میاں وزیرالدین میاں یوسف اور میاں عبدالملک رحمتہ اللہ علیہم کو بھی کچھ دیا۔ اس نے کہا نہیں میاں رض نے فرمایا ان کو نہ دیکر ان کو دیتا تو بہت اچھا ہوتا کیوں کہ یہ لوگ با خدا ہیں۔ تم کو اجر زیادہ ہے اس کے بعد اس نے ایسا ہی کیا۔ **نقل** ہے حضرت مہدی ع نے فرمایا عقل تین ہیں ایک عقل نوری ہے دوسری عقل آخرت کی طلب کی ہے تیسری عقل زندگانی کرنے کی ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی ع نے فرمایا مقام محمود اللہ کی ولایت ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی ع خراسان میں تھے میاں سید سلام اللہ رض نے میراں سید محمود رض کو خط لکھا کہ حضرت مہدی ع کے نزدیک پیغمبروں کا مقام عطا ہوتا ہے تم فرزند ہو کر حاضر نہیں ہیں! اس خط کو

حضرت میراں علیہ السلام کاغذ دیدند پارہ پارہ
کردند فرمودند برادر سید محمودؓ را این چنین نباید نوشت
سید محمودؓ نزد ما است و نزد سید محمود ما ہستیم.
نقل است بندگی میاں سید خوند میرؓ فرمودند
مہدیؑ چناں آمد ہمچناں رفت ما شناختن و اخذ
کردن نتوانستیم **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند
اگر میراں سید محمودؓ و میاں سید خوند میرؓ چیزے
ضعیفی میکنند بر ایشاں حجت نیست حجت بر قرآن
و بر رسول علیہ السلام و بر بندہ است نہ بر ایشاں
ایشاں ہم ہرگز ضعیفی نکنند حضرت میرانؑ فرمودند
ماہم می کنیم روا نیست. **نقل است** بندگی میاں
شاہ نظامؓ فرمودند بیان حضرت میرانؑ علیہ السلام
کسے اخذ کردن نتوانستندے چوں تواند کہ بہ تعلیم
اللہ بود ہر آیت را چند وجہ بچند عبارت فرمودند
سامعاں حیران ماندند. **نقل است** بندگی
میاں شاہ نظامؓ نزد آب نشستہ بودند بچگان
طاؤس آب خوردن آمدند بندگی میاں شاہ نظامؓ
میاں عبد الرحمنؓ را فرمودند می دانید میاں ایشاں
نر و مادہ کیستند میاں عبد الرحمنؓ گفتند معلوم

دیکھکر حضرت مہدیؑ نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا
کہ بھائی سید محمودؓ کو ایسا نہیں لکھنا چاہیئے سید محمود
ہمارے نزدیک ہے اور ہم سید محمودؓ کے نزدیک ہیں
نقل ہے بندگی میاں سید خوند میرؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ
جیسے آئے ویسے ہی چلے گئے، نہ ہم پہچان سکے اور نہ اخذ
کرسکے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر میراں
سید محمودؓ اور میاں سید خوند میرؓ کچھ ضعیف کام کرتے
ہیں تو ان پر حجت نہیں ہے قرآن اور رسولؐ اور بندہ
پر حجت ہے ان پر نہیں یہ دونو بھی ہرگز ضعیف
کام نہیں کرتے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہم بھی (ضعیف
کام) کرتے ہیں تو روا نہیں **نقل** ہے بندگی میاں
شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے بیان کو کوئی
شخص اخذ نہیں کرسکا کیسے اخذ کرسکتا تھا کیونکہ
آپکا بیان اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے تھا ہر آیت کو چند
وجہ اور چند عبارتوں میں فرمایا سننے والے حیران رہتے
تھے **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ پانی کے نزدیک
بیٹھے ہوئے تھے طاؤس کے بچے پانی پینے آئے بندگی
میاں شاہ نظامؓ نے میاں عبد الرحمنؓ سے فرمایا کیا
تم جانتے ہو کہ ان بچوں کے درمیان نر کون ہے اور

نیست میاں نظامؒ فرمودند کسے پس پاے بیروں آمدند نراند کسے روی کردہ بیروں آمدند آں مادہ اند نراں بودند ذنب خود راشستن ندادند مادہ کہ بودند ذنب خود راشستن دادند ہمچوں بندگان خدای در دنیا آمدند، ہیچ معصیتے در ذات خود آلودہ نکردہ با ایمان رفتند بعضی در دنیا آمدند ذات خود را بہ معصیت آلودہ کردہ بے ایمان شدہ رفتند

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقران یکون کفراً ۔ الفقر سواد الوجہ فی الدارین الفقیر لا یحتاج الی نفسہ ولا الی ربہ قال علیہ السلام الفقر اذا تم فھو اللہ

نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند الفقر اذا تم فھو عبد اللہ

نقل است یکی انبیاء خدا تعالیٰ را عرض کرد یا بار خدایا مرا یک مسواک و یک بدنی بدہ فرمان حضرت عزت شد انگشت تو مسواک تو است و بدنی تو ہر دو دست تو است ما ہمہ چیز ترا دادیم تو باز چرا می طلبی آں انبیاء ساکت شد توبہ کرد۔

نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر چہ از گوش آواز خدا

مادہ کون ؟ میاں عبد الرحمٰن نے کہا معلوم نہیں۔ میاں نظامؒ نے فرمایا جو بچہ پچھلے پیر سے باہر آتا ہے نر ہے اور جو رخ کرکے آتا ہے مادہ ہے نر وہ ہیں جو اپنی دم کو پانی میں تر ہونے نہیں دیتے اور جو مادہ ہیں اپنی دم کو تر ہونے دیتے ہیں اسی طرح بندگانِ خدا دنیا میں آئے اور کسی گناہ میں اپنی ذات کو آلودہ نہیں کئے با ایمان گئے اور بعضے دنیا میں آئے اپنی ذات کو گناہ میں آلودہ کئے بے ایمان ہو کر گئے

نبی صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے۔ فقیری روسیاہی ہے دونوں جہان میں۔ فقیر محتاج نہیں ہوتا ہے اپنی ذات کا اور نہ اپنے رب کا آنحضرتؐ نے فرمایا جب فقر و فاقہ کامل ہوا تو وہ اللہ ہوا۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جب فقر کامل ہوا تو وہ اللہ کا بندہ ہوا۔

نقل ہے ایک نبیؑ نے خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ مجھکو ایک مسواک اور ایک بدنا دے۔ فرمان خدا پہنچا کہ تیری انگلی تیری مسواک ہے اور تیرا بدنا تیرے دونو ہاتھ ہیں ہم نے تمام چیزیں تجھکو دی ہیں پھر تو کس لئے طلب کرتا ہے وہ نبیؑ خاموش ہو گئے اور توبہ کی

نقل ہے حضرت مہدیؑ

شنیدم شمارا بزبان ادا کردم بکنید یا نہ کنید شما دانید
وخدا داند نقل است حضرت میران علیہ السلام فرمودند کہ خلق ماہ را
می بینند و خوشی میکنند نباید ایشان خوشی کنند می باید کہ
ایشان زاری کنند و افسوس خورند کہ عمر ضائع رفت موت
نزدیک شد بر ذات خود چرا ملامت و استغفار نمی کنند چرا
تائب نمی شوند ہوشیار باید شد کہ حال قیامت ما چہ خواہد شد۔
نقل است در دائرہ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی
حجرہ برادران متصل بودند یک برادر دانہ
مونگ از دنداں پارہ کرد آواز آمد برادر دیگر
گفت اورا چہ شور می کنی میان یاد خدائے
تعالیٰ این چنین طالبان خدا بودند نقل است
بندگیمیاں شاہ نعمت رضی فرمودند طالب متبدی
را از حجرہ بیروں رفتن بسیار زیان است
چراکہ ہر چیزے را بیند آرزو کند پریشان
حال شود فاما منتہی اگر رود در ہر قدم شہادت
کند چراکہ ہر چیزی را بہ بیند اگر نفس خطرہ
دہد آنرا نفی کند برآں عمل نہ کند رفتن بازار
اورا ہیچ زیاں نشود نقل است یک
طالب سہ روز ہیچ نخورد از حجرہ بیروں شد

نے فرمایا کہ بندہ اپنے کان سے جو کچھ خدا کی آواز سنتا
ہے زبان سے ادا کرتا ہے تم عمل کرو یا نہ کرو تم جانو
اور خدا جانے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
مخلوق چاند کو دیکھتی ہے اور خوشی کرتی ہے ان کو
خوشی نہیں کرنی چاہیئے زاری کرنی چاہیئے اور افسوس
کرے کہ عمر ضائع گئی موت نزدیک ہوئی کیوں اپنی
ذات پر ملامت نہیں کرتے اور توبہ نہیں کرتے
ہشیار رہنا چاہیئے کہ ہمارا حال کیسا ہوگا نقل ہے
بندگیمیاں سید خوندمیر رضی کے دائرہ میں برادروں کے
حجرے نزدیک تھے ایک برادر نے دانتوں سے مونگ کے
دانہ کو ٹکرے کیا دوسرے برادر نے اس کو کہا کہ
خدائے تعالیٰ کے ذکر کے درمیان تو کیا شور کرتا ہے
ایسے خدا کے طالب تھے نقل ہے بندگیمیاں شاہ
نعمت رضی نے فرمایا کہ مبتدی طالب خدا کے لئے حجرہ سے
باہر جانے میں بہت نقصان ہے کیونکہ ہر چیز کو
دیکھتا ہے تو اس کی آرزو کرتا ہے پریشان ہوتا ہے
لیکن اگر منتہی جاتا ہے تو ہر قدم پر قدرت کی شہادت
دیتا ہے کیونکہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اگر نفس خطرہ لاتا ہے
تو اس کی نفی کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا بازار کو

بیجا سوال کرد سگے کہ بر در بود دنبال روان شد آں طالب سگ را گفت ہرچہ آید نیم ترا بدہم یک نان آمد نیم نان پیش سگ نہاد سگ را خدائے تعالیٰ زبان داد سگ گفت از دست کم ہمت نان چہ خورم طالب گفت ما کم ہمت چوں ایم سگ گفت تو طالب خدا بودی سہ روز را از گرسنگی بر در مخلوق آمدی ما را ہفت روز شد در مخلوق نگزاشتیم آں طالب از دست خود آں نان انداختہ رفت توبہ کرد و ثابت قدم ماند **نقل است** بندگی میراں سید محمودؓ معاملہ دیدند یک دست رسولؐ گرفتند و دست دیگر میراں علیہ السلام گرفتند فرمودند ای سید محمود ایں جائی لایق شما نیست دست گرفتہ از آں بیروں آوردند میرانسید محمودؓ از خواب ہشیار شدند ہما نوقت ہمہ کسا نرا وداع کردہ راہ خدائے تعالیٰ اختیار کردند نزد میراں علیہ السلام آمدند نفس خطرہ داد نزد میرانؑ بسیار مشقت است چہ میخوری چہ می پوشی

جانے سے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ **نقل ہے** ایک خدا کا طالب تین روز سے کچھ نہیں کھایا حجرہ سے باہر ہوا اور ایک جگہ سوال کیا۔ کتا جو دروازہ پر تھا اس طالب کے پیچھے روانہ ہوا اس طالب نے کتے سے کہا جو کچھ ملیگا سے نصف تجھکو دیتا ہوں۔ ایک روٹی آئی آدھی روٹی کتے کے سامنے رکھا۔ خدا تعالیٰ نے کتے کو زبان دی کہا کہ میں کم ہمت کے ہاتھ کی روٹی کیا کھاؤں۔ طالب نے کہا ہم کم ہمت کیسے ہوے کتے نے کہا تو خدا کا طالب تھا تین روز کی بھوک میں مخلوق کے دروازہ پر آیا ہم پر سات روز گزرے ہم نے مخلوق کے دروازہ کو نہیں چھوڑا۔ وہ طالب ہاتھ سے روٹی ڈالکر چلے گیا توبہ کیا اور ثابت قدم رہا۔ **نقل ہے** بندگی میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ آپکا ایک ہاتھ رسولؐ نے پکڑا اور دوسرا ہاتھ مہدیؑ نے پکڑا اور فرمایا اے سید محمود یہ جگہ تمہارے لایق نہیں ہاتھ پکڑ کر اس جگہ سے باہر لائے میرانسید محمودؓ خواب سے ہشیار ہوے اور اسی وقت تمام لوگوں کو رخصت کرکے خدا تعالیٰ کی راہ اختیار کی حضرت مہدیؑ کے پاس آئے نفس خطرہ لایا کہ مہدیؑ کے پاس بہت تکلیف ہے کیا کھاتا ہے

ما نفس را فرمودم اگر بر توکل ماندن نتوانم چیزے کار فقیراں کنم چیزے بدہند بخورم بر زمین افتادہ جامہ بیارم بشویم فوطہ بکنم آنرا بہ پوشم خطرہ نفس را این چنین نفی کردند خدائے تعالیٰ برگزید راہ خدا ہم آسان کرد **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ و بندگیمیاں نعمتؓ را گفتگو شد بندگی میاں نعمتؓ فرمودند برابر شما نماز نگزارم میاں سید خوندمیرؓ صفہای خود پس صفہای میاں نعمتؓ گسترانیدند و فرمودند برابر شما نماز بگزارم **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیرؓ را و مہاجرانؓ را چیزے گفتگو شدہ بود برادران دائرہ میاں سید خوندمیرؓ۔ چیزے سخن گفتند میاں سید خوندمیرؓ بسیار زجر کردند۔ ہفدہ برادراں را نکاح تازہ کردند **نقل است** بندگی میاں سید خوندمیرؓ دست مہاجراں شستند و آں آب خوردند این چنیں نیستی میاں سید خوندمیرؓ بود۔ **نقل است** بندگیمیاں شاہ نظامؓ چندروز در ویرانہ ماندہ بودند چوں شب شدی در دیہ آمدی یک

اور کیا پہنتا ہے تو میں نے نفس کو فرمایا کہ اگر میں خدا پر بھروسہ نہ کر سکوں تو طالبان خدا کی کچھ خدمت کروں گا اور وہ جو کچھ دیں گے کھالوں گا زمین پر پڑا ہوا کپڑا لاکر دھوکر باندھوں گا اور اسی کو پہنوں گا۔ اس طرح آپ نے نفس کے خطرہ کی نفی کی اس کو خدائے تعالیٰ نے پسند فرمایا اور اپنی راہ بھی آپ پر آسان کردی۔

نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ اور بندگیمیاں نعمتؓ کی گفتگو ہوئی بندگیمیاں نعمتؓ نے فرمایا تمہارے برابر نماز نہیں پڑھوں گا میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی صفوں کو میاں نعمتؓ کی صفوں کے پیچھے بچھوایا اور فرمایا کہ میں تمہارے برابر نماز پڑھوں گا۔ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ اور مہاجروں میں کچھ گفتگو ہوئی تھی برادران دائرہ میاں سید خوندمیرؓ نے کچھ کہا تو میاں سید خوندمیرؓ نے بہت جھڑکی دی اور سترہ برادروں کا از سر نو نکاح کروایا۔ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ مہاجروں کا ہاتھ دھلائے اور وہی پانی پیئے میاں سید خوندمیرؓ کی نیستی ایسی تھی۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نظامؓ چندروز ویرانہ میں ٹھیرے ہوئے تھے جب رات ہوتی قصبہ میں آتے ایک رات کو قصبہ کی مسجد میں آئے۔

شب در دیہ آمدند در مسجد مردمان آنجا پرسیدند
شما کیستند میاں نظامؒ ہیچ نہ گفتند یک کس میاںؓ
را یک چوب بزد میاںؓ بہ زبان گجری فرمودند
شہ کی چوٹ شکر کی سوٹ از آنجا بیروں آمدہ
در دیرانہ قرار گرفتند از غیب مردی آمدہ طعام
بیاورد ہمہ شیریں بود برادراں میاںؓ را پرسیدند
ایں طعام از کجا آمد میاںؓ فرمودند از آنجا کہ چوب آمد
ہم از آنجا طعام آمدہ است یعنی اشارت طرف
حق کردند کہ چوب و طعام ہر دو از طرف حق است
نقل است کسی پیش حضرت میراں علیہ السلام
عرض کرد کہ فلاں درویش را حال غیب می آید
وقتیکہ سرود می شنود میراںؑ فرمودند آں چہ حال است
وقتیکہ سرود می شنود می آید نمی شنود نمی آید ایں را
حال نمی گویند۔ **نقل** است با میاں سید خوندمیرؓ
کسی سوال کرد کسانیکہ باز گشتند از صحبت
میراں علیہ السلام شما چہ می گوئید میاںؓ فرمودند بندہ
را چہ مجال است اینجا دم زدن آنچہ میراںؑ فرمودند
حق است حاکم حکم کردہ است **نقل** است
وقتیکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ سرود شنیدندی میاںؓ را

وہاں کے لوگ پوچھے تم کون ہیں میاں نظامؓ نے کچھ نہ
کہا۔ ایک شخص نے میاںؓ کو ایک لکڑی ماری۔ میاںؓ
نے گجری زبان میں فرمایا شہ کی چوٹ شکر کی سوٹ اور
وہاں سے باہر آکر دیرانہ میں ٹھیر گئے۔ ایک شخص غیب
سے آیا کھانا لایا تمام میٹھا تھا برادروں نے میاںؓ
سے پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ میاںؓ نے فرمایا
جہاں سے لکڑی آئی، وہاں سے کھانا آیا ہے یعنی اللہ کی
طرف اشارہ کیا کہ لکڑی اور کھانا دونوں اللہ کی طرف
سے ہیں۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک
شخص نے عرض کیا کہ فلاں درویش جب راگ سنتا ہے
تو غیب کا حال آتا ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا وہ کیا حال
ہے جب راگ سنتا ہے تو آتا ہے نہیں سنتا ہے تو
نہیں آتا اس کو حال نہیں کہتے۔ **نقل** ہے میاں
سید خوندمیرؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جو اشخاص
حضرت مہدیؑ کی صحبت سے باز رہے ان کے متعلق
آپ کیا کہتے ہو میاںؓ نے فرمایا کہ یہاں زبان ہلانے
کی بندہ کی کیا طاقت جو کچھ مہدیؑ نے فرمایا ہے حق
ہے حاکم نے حکم کیا ہے۔ **نقل** ہے جس وقت بندگی
میاں شاہ نظامؓ راگ سنتے تو میاںؓ پر بہت جذبہ کی

بسیار حالت شدی میاں عبد الرحمٰنؒ را آں بہ اشارت منع کردندی بندگیمیاں شاہ نظامؓ فرمودند کہ میاں عبد الرحمٰن بندگان خدا از حال غالب اند ۔

نقل است . بندگیمیاں شاہ نعمتؓ در دولت آباد آمدند ستور خواجہ محمود رفت بالای آں صد محمودی بود خواجہ محمود را بسیار تشویش شد بندگیمیاں شاہ نعمتؓ در آں وقت خواجہ محمود را پنج صد ہون دادند و گفتند ایں بخورید و ثابت قدم باشید دیگر خدا تعالی می دہد ۔

نقل است بحضور حضرت میراں علیہ السلام برادراں را بسیار اضطرار بود میاں شاہ دلاورؓ را ایک فوطہ بود باقی ہمہ تن برہنہ میاں سید خوندمیرؓ را ایک دغلہ بود سر را پارہ بود

نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ننگا از ماہستند بزبان گجری فرمودند جالی ہمارے مریں ایں چنیں غربت شود

نقل است پیش حضرت میراں علیہ السلام کسے گفت کہ بی بی رابعہ بصریؒ داھنی بر سر مرداں کرد میراںؑ فرمودند خاموش باش بر سر نامرداں داھنی کردہ باشد کہ در دائرہ ما چندیں رابعہ ہستند ایشاں را کسی در شمار نیارند

نقل است طریق مہاجراں

حالت طاری ہوتی میاں عبد الرحمٰنؒ راگ کو اشارہ سے روکتے بندگیمیاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ میاں عبد الرحمٰنؒ بندگان خدا حال سے غالب ہیں ۔

نقل ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ دولت آباد آئے خواجہ محمود کا جانور چلے گیا اس پر سو محمودی تھے خواجہ محمود کو بہت فکر ہوئی اس وقت بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نے خواجہ محمود کو پانچسو ہون دیئے اور کہا کہ یہ کھانے میں خرچ کرو اور ثابت قدم رہو اور خدا تعالی دیتا ہے ۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ پر بہت اضطرار تھا شاہ دلاورؓ کے لئے ایک تہ بند تھا باقی تمام جسم برہنہ تھا میاں سید خوندمیرؓ کے لئے ایک ڈغلہ تھا سر پر ایک ٹکڑا تھا ۔

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا جو ننگے ہیں ہمارے ہیں چیتھڑے پہنے ہوئے مریں ایسی غربت ہوگی

نقل ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک شخص نے کہا بی بی رابعہ بصریؒ نے مردوں کے سر پر داھنی اڑا دی (شرمندہ کر دیا) مہدیؑ نے فرمایا خاموش رہ نامردوں کے سر پر داھنی اڑائی ہوگی ۔ ہمارے دائرہ میں کئی رابعہ ہیں ان کے پاس ان کا کوئی شمار نہیں ۔

نقل ہے صحابہؓ کا طریقہ

این بود اگر خود بر بالای چیزے نشستہ بودے یک
دو برادر دائرہ برای ملاقات آمدی برابر خود
نشانیدی بر زمین نشستن ندادندی اگر بسیار کسان
آمدی خود بر زمین نشستے اگر خسپیدہ بودی بنشستے
آمدی با او خود نشستے اگر کسی کفش پیش کردے
منع کردے. نقل است حضرت میران علیہ السلام فرمودند
اگر گوئی کہ بتوانم قدم نہ کہ بتوانی اگر گوئی کہ
نتوانم برو بنشین کہ نتوانی نقل است حضرت میران
علیہ السلام فرمودند عیال داران را و افرادانرا
بسیار فرق است کہ عیال دار دہ مرتبہ فاضل
از افراد است چرا کہ بارکشی بسیار می کشند از
آن سبب بسیار جزا است. نقل است
حضرت میران علیہ السلام کسی را پرسیدند کہ شما
را فراغی است او گفت فراغ است حضرت
میرانؑ فرمودند کہ بندہ فراغ ظاہری نمی پرسد
کہ با خدائے تعالیٰ ہستند این را فراغ گویند
نقل است حضرت میران علیہ السلام نوبت
را بسیار تاکید کردند و فرمودند کہ این عمل ارکان
است و باز فرمودند اگر سہ برادران باشند یکجا ہیں

یہ تھا کہ اگر خود کسی چیز کے اوپر بیٹھے رہتے اور ایک
دو بھائی دائرہ کے ملاقات کے لئے آتے تو اپنے
برابر بٹھاتے زمین پر بیٹھنے نہ دیتے اگر بہت لوگ
آتے تو خود زمین پر بیٹھتے اگر لیٹے رہتے تو اٹھکر آتے
اس کے ساتھ بیٹھتے اگر کوئی شخص جوتیاں لاکر رکھتا تو
اس کو منع کرتے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
اگر کہے تو کہ عمل کر سکتا ہوں تو قدم رکھ. کہ تو عمل
کر سکتا ہے اگر کہے تو کہ عمل نہیں کر سکتا تو چلے جا
اور بیٹھ کہ عمل نہیں کر سکتا نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا عورت بچے والے اشخاص اور مجرد اشخاص
میں بہت فرق ہے کیونکہ عورت بچے والا مجرد پر
دس درجے کی فضیلت رکھتا ہے کیونکہ عیالدار
بہت بار اٹھاتے ہیں اس لئے بہت جزا کے مستحق
ہیں. نقل ہے حضرت مہدیؑ نے ایک شخص سے پوچھا
کہ تم کو اطمینان ہے. تو اس نے کہا اطمینان ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بندہ ظاہری اطمینان نہیں پوچھتا ہے کیونکہ
تم خدائے تعالےٰ کے ساتھ ہیں تو اس کو اطمینان کہتے
ہیں. نقل ہے حضرت مہدیؑ نے نوبت کی بہت
تاکید کی اور فرمایا کہ نوبت کا عمل ارکان دین سے ہے

یک برادر نوبت خود بکنند حضرت میرانؑ و مہاجران نوبت را بسیار تاکید کردند خود ہم آمدند نوبت کردند۔ **نقل است** میاں خوند ملکؓ را میاں شاہ دلاورؓ گفتند امشب نوبت ما و شما است و میاں دلاورؓ و میاں خوند ملکؓ استادہ در یاد خدا مشغول بودند تا کہ بانگ نماز فجر شد در یاد خدا شبگاہ دراں بودند حدیث قدسی یا عبدی انا عند ظنک و انا معک اذا دعوتنی ذکرا کثیرا۔ ایضاً حدیث قدسی انا جلیس من ذکرنی **نقل است** حضرت میرانعلیہ السلام از گجرات بخراساں رفتہ بودند ملک بخنؓ برابر بودند پیش نوبت نشستہ بودند ملک بخن را وطن خود یاد آمد گفت ایں وقت آں خطرہائے آں تجمل یاد کردند۔ میراں علیہ السلام منع کردند باز دو سہ بار ہماں نوع گفت باز میرانؑ منع کردند باز ہماں نوع گفت میرانؑ فرمودند ہرچہ شمارا یاد آید بروید ملک بخن یک بیک گجرات رفتہ بعد از چند مدت رحلت یافتند اما

اور پھر فرمایا اگر تین برادر ہوں تو ہر برادر تین گھنٹے اپنی نوبت کی ادائی کرے حضرت مہدیؑ اور صحابہؓ نے نوبت کی بہت تاکید کی اور خود بھی نوبت میں شریک ہوتے تھے۔ **نقل** ہے میاں خوند ملکؓ کو شاہ دلاورؓ نے کہا کہ آج رات میں تمہاری اور ہماری نوبت ہے اور میاں دلاورؓ اور میاں خوند ملکؓ کھڑے ہوئے ذکر خدا میں مشغول رہے یہانتک کہ فجر کی نماز کی اذاں ہوئی رات بھر اسی جگہ خدا کے ذکر میں تھے حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے میں تیرے گمان کے نزدیک ہوں اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے پکارتا ہے ذکر کثیر کیساتھ نیز حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کا ہمنشیں ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ گجرات سے خراسان تشریف لیگئے تھے ملک بخنؓ بھی ہمراہ تھے نوبت کیلئے بیٹھے ہوئے تھے آپکو آپکا وطن یاد آیا اور نوبت کے وقت کہا کہ وہ قدر و منزلت اور شان و شوکت نے یاد کیا ہے۔ مہدیؑ نے منع کیا پھر دو تین بار اسی طرح کہا پھر مہدیؑ نے منع کیا پھر اسی طرح کہا پھر مہدیؑ نے منع کیا۔ پھر اسی طرح کہا۔ مہدیؑ نے فرمایا جو کچھ تم کو یاد آئے جاؤ

مبشر مہدی علیہ السلام بود ازاں سبب با توفیق
نیک وفات یافتند بشارت میراںؑ در حق
ملکؓ جنیں بود اینجا خورد و آنجا برد **نقل است**
حضرت میراںؑ فرمودند کسی از گجرات ہجرت
کردہ بخراسان آمد و توجہ او در گجرات است
اورا بہرۂ دین ہیچ نمی رسد مگر از خطرۂ خود
توبہ کند خدائے تعالیٰ بہ بخشد۔ **نقل است**
بندگی ملک الہدادؓ را نظام الملک چیزے فرستاد
ملک الہدادؓ قبول نہ کردند و فرمودند ایں کتابت
را بوے رفض می آید ملک الہدادؓ سیر کردند در
دکن ہیچ جای قابل ندیدند مگر در دولتاباد
نقل است حضرت میراں علیہ السلام را کسی
پرسید کہ حاتم و نوشیرواں سخاوت و عدل
کردند حضرت میراںؑ فرمودند حاتم بخیل بود ذات
خود را خدائے را نداد و نوشیرواں ظالم بود
بر ذات خود عدل نہ کرد در امر خدائے و نہی
بے عدل بود آں بخیل و آں ظالم است و ہر چہ
امر خدائے تعالیٰ است اول بر ذات خود بجا آرد
بعدہ دیگراں را امر کند **نقل است** شیخ

ملکؓ بخن یکایک گجرات گئے چند روز کے بعد وفات پائی
لیکن مہدیؑ کے مبشر تھے اس سبب سے نیک توفیق
کے ساتھ وفات پائی۔ مہدی علیہ السلام کی بشارت
ملک بخن کے حق میں یہ تھی کہ۔ یہاں کھایا اور وہاں لے گیا
نقل ہے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک شخص گجرات
سے ہجرت کر کے خراسان آیا اور اس کی توجہ گجرات کی
طرف ہے تو اس کو دین کا حصہ کچھ نہیں پہنچتا مگر اپنے
خطرہ سے توبہ کرے تو خدائے تعالیٰ بخشے **نقل** ہے
بندگی ملک الہدادؓ کو نظام الملک نے کوئی چیز بھیجی ملک الہدادؓ
نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ اس کتابت میں رفض
کی بو آتی ہے۔ ملک الہدادؓ نے دکن کی سیر کی کوئی جگہ
رہنے کے قابل نہیں دیکھی مگر دولتاباد۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ سے کسی شخص نے پوچھا کہ حاتم اور نوشیرواں
نے سخاوت اور عدل بہت کیا۔ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ حاتم بخیل تھا اپنی ذات کو خدا پر نثار نہیں کیا۔
اور نوشیرواں ظالم تھا اپنی ذات پر عدل نہیں کیا۔
خدا کے امر و نہی کے باب میں بے عدل تھا لہٰذا وہ بخیل
ہے اور وہ ظالم ہے۔ جو کچھ خدائے تعالیٰ کا حکم ہے پہلے تو
اپنی ذات سے اس پر عمل کرے اور پھر دوسروں کو حکم کرے۔

یحییٰ منیریؒ گفت اگر منصورؒ درزمانہ ما بودی اورا دوا کردمی یعنی نکاح کردمی جذبہ او فرو شدی طالبان خودرا ہمچنیں کردی کہ کسی را جذبہ شدی نکاح او کردی جذبہ فرو شدی اورا گفتی زن را طلاق بدہ تو در یاد خدا شو آں طالب زن را طلاق دادی وہمہ وقت خود در یاد خدا مشغول شدی۔ **نقل** است میاں عبدالرحمٰنؒ فرمودند نماز حضرت میراں علیہ السلام چناں بود دراز نہ کوتاہ میانگی نماز بود۔

نقل است پیش حضرت رسول علیہ السلام یک زن آمد برای خواستگاری بی بی فاطمہؓ رسول علیہ السلام فرمودند من بر خدا داشتم زن بیروں آمد حضرت علیؓ اورا پرسید چہ جواب فرمودند گفت بر خدا داشتند حضرت علیؓ تمام شب عبادت خدا کردند دعایش اجابت کرد جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت کہ یا محمد امشب در آسمان عقد بی بی فاطمہؓ شد علیؓ را دادند رسول علیہ السلام علیؓ را طلبیدہ فرمودند بیا حاجت تو رواں شد باز عقد کردند **نقل** است سید گیمیاں شاہ دلاورؓ پیش ازانکہ

نقل ہے شیخ یحییٰ منیریؒ نے کہا کہ اگر منصورؒ ہمارے زمانہ میں ہوتا تو ہم اس کی دوا کرتے یعنے اس کا نکاح کرتے اس کا جذبہ دور ہو جاتا اپنے طالبوں کو ایسا ہی کرتے یعنے کسیکو جذبہ ہوتا تو اس کا نکاح کر دیتے جذبہ دور ہو جاتا اور اس کو کہتے کہ اب عورت کو طلاق دے اور خدا کے ذکر میں مشغول رہ پس وہ طالب عورت کو طلاق دیتا اور ہر وقت خود خدا کی یاد میں مشغول رہتا۔

نقل ہے میاں عبدالرحمٰنؒ نے فرمایا حضرت مہدیؑ کی نماز لانبی تھی نہ کوتاہ درمیانی نماز تھی۔ **نقل** ہے حضرت رسولؑ کے حضور میں ایک عورت بی بی فاطمہؓ کا پیام لائی رسولؑ نے فرمایا میں نے خدا پر رکھا ہے۔ عورت باہر آئی تو حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا کہ آنحضرتؑ نے کیا جواب فرمایا تو کہا کہ خدا پر رکھے ہیں حضرت علیؓ نے تمام رات خدا کی عبادت کی خدا نے آپ کی دعا قبول کی جبرئیلؑ آے اور کہا اے محمدؑ آج رات میں بی بی فاطمہؓ کا عقد علیؓ کے ساتھ آسمان پر ہو چکا رسولؑ نے علیؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ آ تیری حاجت پوری ہوئی پھر عقد کر دیا۔ **نقل** ہے نظام الملک رافضی ہونے سے پہلے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ اب رافضی ہوگا

نظام الملک رافضی نشده بود. فرمودند که اینوقت رافضی خواهد شد. **نقل است** میاں پیر محمدرا نظام الملک در کبیری حبس داشته بود مادر میاں پیر محمدرض آنجا نقل شد برای تعزیت آن یک کس از برادران دائرہ میاں بھائی مہاجر مہدیؓ را بغیر اذن میاں بھائی زن میاںؓ ند کور فرستادند بعدہٗ میاںؓ را خبر شد فرمودند بے دانش بندہ رفتہ است خدا تعالی آن برادر را باز نیارد آن برادر نزدیک آمده در راه دزداں کشتند. **نقل است** حضرت میرانعلیہ السلام نشسته بودند جنازه آوردند یاراں میرانؑ را عرض کردند ایں مرده را عذاب می شود حضرت میرانؑ آں مرده را دیدند فرمان شد اے سید محمد نظر تو بر آں شد ما اورا نجات دادیم نماز برو بگذار حضرت میرانؑ بر و نماز کردند یاراں دیدند و گفتند از سبب میراں علیہ السلام ایں را رحم شد **نقل است** میرانعلیہ السلام را یاراںؓ عرض کردند دو برادراں آمده اند یکی را خلوت است و یکی را خلوت نیست میرانؑ فرمودند به بینید هر دو را قوت چوں رسد برادراں جاسوسی نمودند آنرا که خلوت است

نقل ہے۔ نظام الملک نے میاں پیر محمدؓ کو قصبہ کبری میں قید رکھا تھا وہاں میاں پیر محمدؓ کی والدہ کا انتقال ہوا ان کی تعزیت کے لئے میاں بھائی مہاجرؓ کے دائرہ کے ایک برادر کو میاں بھائیؓ کی بی بیؓ نے میاںؓ کی اجازت کے بغیر روانہ کیا تھا اس کے بعد میاںؓ کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ بندہ کی اطلاع کے بغیر گیا ہے خدا تعالی اس برادر کو پھر دائرہ میں نہ لائے وہ برادر دائرہ کے نزدیک آیا چوروں نے راستہ میں اس کو قتل کر دیا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ بیٹھے ہوئے تھے جنازہ لائے صحابہؓ نے مہدیؑ سے عرض کیا کہ اس مردہ پر عذاب ہو رہا ہے حضرت مہدیؑ نے اس مردہ کو دیکھا. فرمان خدا ہوا کہ اے سید محمد تیری نظر اس پر پڑی ہم نے اس کو نجات دی اس پر نماز جنازہ پڑھ حضرت مہدیؑ نے اس پر نماز پڑھی صحابہؓ نے دیکھا اور کہا کہ مہدیؑ کے سبب سے اس مردہ پر رحم ہوا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ دو برادر آئے ہیں ایک کیلئے خلوت ہے اور ایک کیلئے خلوت نہیں ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا دیکھو کہ دونوں کو رزق کس طرح پہنچتا ہے صحابہؓ نے تحقیق کی جس کے لئے خلوت ہے اس کو گمان ہے کہ

اورا گمان است چیزی خورم و آنرا کہ خلوت نیست اورا گمان نیست مگر غیب میرانؑ را عرض کردند میرانؑ فرمودند بہتر است اوکہ اورا گمان نیست نفس رزق بر غیب اختیار نمی کند گمان را اختیار می کند این فعل پیغمبران است بر خدائے باند **نقل است** در موضع اندودرہ موافق بود نام او منجو جی پیش بندگیمیاں شاہ نظامؓ عرض کرد من بہ لشکر می روم مرا ترس می آید مبادا موت شود میاں نظامؓ فرمودند خدا تعالی معلوم خواہد کرد آں رفت بعد چند روز میاں نظامؓ را معلوم شد منجو جی را خبر بدہ موت او نزدیک شدہ است میاں شاہ نظامؓ دو برادراں را فرستادند تائب شو منجو جی تائب شدہ روانہ شد در راہ **نقل** شد آنرا بہ پیش میاں شاہ نظامؓ آوردند میاں نظامؓ نماز جنازہ نہ کردند برادراں نماز کردند نزدیک مقبرہ دفن کردند بعد چند روز از صدقہ بندگیمیاں شاہ نظامؓ اورا نجات شد **نقل است**. حضرت میراں علیہ السلام حوالہ ملک گوہرؓ

میں کوئی چیز کھاؤں گا۔ اور جس کے لئے خلوت نہیں ہے اس کو گمان نہیں مگر غیب پر نظر ہے۔ یہ واقعہ مہدیؑ سے عرض کیا۔ مہدیؑ نے فرمایا اچھا ہے وہ شخص جس کیلئے گمان نہیں جو رزق غیب سے آتا ہے اس کو نفس اختیار نہیں کرتا جس رزق کے آنے کا گمان ہے اس کو اختیار کرتا ہے۔ خدا پر بھروسہ کرنا پیغمبروں کا کام ہے **نقل ہے** موضع اندودرہ میں منجو جی نامی موافق تھا بندگیمیاں شاہ نظامؓ کے حضور میں عرض کیا کہ میں لشکر کے ساتھ جاتا ہوں مجھکو خوف ہوتا ہے ایسا نہو کہ موت آجائے میاں نظامؓ نے فرمایا خدا تعالی معلوم کر دیگا۔ وہ چلا گیا چند روز کے بعد میاں نظامؓ کو منجانب اللہ معلوم ہوا کہ منجو جی کو اطلاع کر کہ اس کی موت نزدیک آگئی ہے۔ میاں نظامؓ نے دو برادروں کو بھیجکر اطلاع کرا دیا کہ توبہ کر۔ منجو جی توبہ کرکے دائرہ کی طرف روانہ ہوا اور راستہ میں انتقال کیا اس کی میت کو میاں شاہ نظامؓ کے حضور میں لائے میاں نظامؓ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی برادران دائرہ نے نماز پڑھی مقبرہ کے نزدیک دفن کئے بندگیمیاں شاہ نظامؓ کے صدقہ سے چند روز کے بعد اس کی نجات ہوئی۔ **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے

آب گرم کردن کردہ بودند یک روز چوب نبود
چہار پائی خود سوختہ آب گرم کردند میرانؑ دیدند
وفرمودند چرا سوختی ملکؓ گفت اگر دست وپا
سوختہ شود بہ سوزیم وآب گرم کنیم حضرت میرانؑ
خوش شدہ یک سویت زیادہ کردند ملکؓ
سہ روز ہیچ نخوردند بسیار زاری کردند و
گفتند حضرت میرانؑ طبیب حاذق مارا
ضعیف وکم ہمت یافتہ چیزے نصیب دنیوی
زیادہ کردند کسے پیش میرانؑ گفت حال ملکؓ
این است ملکؓ را حضرت میرانؑ طلبیدہ تسلی
کردند **نقل است** حضرت میران علیہ السلام
را کسے بے واسطہ سرود شنوا نیدے حضرت
میرانؑ می شنیدندے وصحابہ ہم شنیدندے
طلب نہ کردندے مقید کردہ ہر روز نہ
شنیدندے اتفاقاً ہر چہ حاضر بودے آنرا
دادے **نقل است** دائرہ بندگیمیان نعمتؓ
در جالور بود یکی موافق دراںجا بود او را وقت نزع
نزدیک شد میانؓ را گویانید اگر میاںؓ بیایند ما خلاص
شویم در دائرہ بیائیم میاں رفتند قرابتان او

پانی گرم کرنے کا کام ملک گوہرؓ کے ذمہ کیا تھا ایک روز
لکڑی نہ تھی حضرتؓ نے اپنی چہار پائی جلاکر پانی گرم
کیا۔ مہدیؑ نے دیکھا اور فرمایا کس ئے تونے اپنی
چہار پائی جلائی ملکؓ نے کہا اگر ہاتھ اور پاوں جل
جائیں تو جلاؤں اور پانی گرم کروں حضرت مہدیؑ
نے خوش ہوکر ایک سویت زیادہ کی ملکؓ نے تین روز
تک کچھ نہ کھایا بہت زاری کی اور کہا کہ حضرت مہدیؑ
طبیب حاذق ہیں ہمکو ضعیف اور کم ہمت پاکر دنیا کے
حصہ کی چیز زیادہ کئے کسی نے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں کہا کہ ملکؓ کا یہ حال ہے۔ ملکؓ کو حضرت مہدیؑ نے
بلاکر تسلی دی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کو کوئی شخص
بے واسطہ گانا سناتا تو حضرت سنتے تھے۔ اور صحابہؓ بھی
سنتے خواہش سے بلواکر نہ سنتے مقید کرکے ہر روز نہ سنتے
جو کچھ حاضر رہتا اس کو دیدیتے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں
نعمتؓ کا دائرہ جالور میں تھا ایک موافق وہاں رہتا
تھا اسکی جان کندنی کا وقت قریب پہنچا۔ میاںؓ کو
کہلا بھیجا کہ اگر میاںؓ آئیں تو ہماری رہائی ہوتی ہے
اور ہم دائرہ میں آتے ہیں۔ میاںؓ گئے تو اس کے عزیزوں
نے آنے نہ دیا۔ یہ خبر بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے سنی

آمدن ندادند ایں خبر بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ شنیدند
در جالور آمدند در دائرہ نیامدند میاں شاہ نعمت رضؓ
آنجا رفتند جائیکہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نزول فرمودہ
بودند میاں سید خوندمیر رضؓ گفتگو کردند شما چرا رفتید میاں
شاہ نعمت رضؓ گفتند جہت آں میاں سید خوندمیر رضؓ فرمودند
شما را ہیچ زیاں نشود مگر پسینیان شما خراب شوند
نقل است در دائرہ میاں شاہ نظام رضؓ برادری بود
خوردنی کم کردہ ہیچ نخورد میاں نظام رضؓ چیزے اور
فرستادند او نخورد میاں رضؓ را معلوم شد او را طلبید فرمودند
تسلیم شو ہر چہ خدا بدہد بخور و گرنہ صبر کن دریں عمل خیریت
تو است **نقل** است حضرت میرانعلیہ السلام ہر جا کہ رواں شدند
بامر اللہ روانہ شدند بعضی نان پخت یا نہ پخت ہمچناں گرفتہ
رفتندے بعضی در بازار رفتہ بودند ہمچناں دویدندے ملک
فخر الدین برابر میراںؑ بودند چیزے کسب کردندے ہر وقت
میراںؑ رواں شدے ملک فخر الدین ہمہ کالائے خود
شکستہ شتفتی برابر میراںؑ رفتندے میراںؑ آنوقت
فرمودند ملک فخر الدین را جذبہ می شود ملک را کسی
ملامت کرد میراںؑ فرمودند بندہ را کرد ——
نقل است در خانۂ بندگی میاں نعمت رضؓ

جالور میں آئے دائرہ میں نہ آئے میاں شاہ نعمت رضؓ
اس مقام پر گئے جہاں بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ قیام
فرمائے تھے۔ میاں سید خوندمیر رضؓ نے کہا کہ تم کس لئے
گئے میاں شاہ نعمت رضؓ نے کہا کہ اس سبب سے۔ میاں
سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ تمہارا تو کوئی نقصان نہوگا مگر
تمہارے بعد آنے والے خراب ہونگے **نقل** ہے
میاں شاہ نظام رضؓ کے دائرہ میں ایک برادر تھا غذا کم
کر کے کچھ نہیں کھایا۔ میاں نظام رضؓ نے اس کو کوئی چیز
بھیجی اس نے نہیں کھایا۔ میاں رضؓ کو معلوم ہوا اس کو
طلب کر کے فرمایا اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دے
جو کچھ خدا دیتا ہے کھا اور اگر نہ صبر کر اس عمل میں تیری
خیر ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ جہاں جاتے
اللہ کے حکم سے جاتے بعضے روٹی پکاتے یا نہ پکاتے
اسی طرح پکڑ کر لیجاتے بعضے جو بازار گئے تھے اسی
طرح دوڑتے۔ ملک فخر الدین حضرت مہدیؑ کیساتھ تھے
کچھ کسب کرتے تھے جسوقت مہدیؑ روانہ ہوتے
ملک فخر الدین اپنا تمام سامان توڑ کر محنت کیساتھ
مہدیؑ کے ساتھ جاتے۔ مہدیؑ نے اس وقت
فرمایا کہ ملک فخر الدین کو جذبہ ہوتا ہے۔ کسی نے ملک کو

یک برادر را فرمودند کہ ازار بند بیارید میاں نعمتؓ دیدند و پرسیدند کہ کجا می روید برادر عرض کرد کہ ایک دگرہ را نار اطلبیدہ اند آں دگرہ میاںؓ گرفتند و بی بیؓ را فرمودند کہ یک دگرہ را ا ناڑی بس است شما را و خواہراں را باقی در راہ خدا بدہید بی بیؓ براں عمل کردند۔ **نقل است** در دائرہ میاں سید خوندمیرؓ میاں شاہ نعمتؓ رفتند و گفتند در خانۂ شما بسیار خرچہ می شود بندہ در خانۂ خود یک کرباس و یک دگرہ نیل ادا می کنیم میاں سید خوندمیرؓ فرمودند حضرت میرانؑ شما را قلاش و مقراض بدعت فرمودند شما برادر بزرگ اند ایں مقدار ہم ادا می کنند از دست بندہ ایں مقدار ہم ادا نمی شود۔

نقل است حضرت میراں علیہ السلام را خدائے تعالیٰ شمشیر رسانیدہ بود میرانؑ یکجا برائے نماز فرو ماندہ بودند آنجا آں شمشیر را فراموش کردند ہنوز روز گذشت برادرانؓ میرانؑ را پرسید۔۔ شیر نیست میرانؑ فرمودند

برا بھلا کہا تو مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو برا بھلا کہا

نقل ہے بندگی میاں نعمتؓ کے گھر میں ایک برادر کو فرمائے کہ ناڑا لاؤ۔ میاں نعمتؓ نے دیکھا اور پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ برادر نے عرض کیا کہ ایک پیسہ کا ناڑا منگوائے ہیں۔ اس پیسہ کو میاںؓ نے لے لیا اور بی بیؓ کو فرمایا کہ ایک پیسہ کا سن تمہارے لئے اور بہنوں کے لئے کافی ہے باقی سن خدا کی راہ میں دیدو بی بیؓ نے اس پر عمل کیا **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں میاں شاہ نعمتؓ گئے اور کہا کہ آپ کے مکان میں بہت خرچہ ہوتا ہے بندہ تو اپنے مکان میں ایک کپڑا اور ایک پیسہ کا رنگ دیتا ہے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے آپ کو قلاش اور مقراض بدعت فرمایا ہے آپ برادر بزرگ ہیں اتنی مقدار بھی مکان میں دیتے ہیں بندہ کے ہاتھ سے تو اتنی مقدار کی ادائی بھی نہیں ہوتی۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ کو خدائے تعالیٰ نے شمشیر بھیجا تھا حضرت نماز کے لئے ایک جگہ ٹھہر گئے تھے وہاں شمشیر بھول گئے چند روز کا عرصہ ہو گیا صحابہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ شمشیر نہیں ہے۔ حضرتؑ

فراموش شد برادراں گفتند شمشیر بسیار خوب
بود میراں علیہ السلام فرمودند چند خوب بود
خرچ دنیا ہمہ یک روز باشد ہمہ دنیا را متاع
قلیل فرمودند ایں چہ است خدا تعالی متاع
دنیا را قلیل فرمود. **نقل** است در کھانبیل
بندگی میاں سید خوندمیرؓ را در شکم و چشم درد شد
بود بعدہ تخفیف شد ہماں شب چناں معاملہ
میدیدند کہ فرمان خدا تعالی می شود کہ اے
سید خوندمیرؓ چندیں خلعتہا و تشریفہا ترا و
کسانیکہ امشب در دائرۂ تو بودند ایشاں
را از حضرت ما دادیم و عطا فرمودیم در آں
تشریفہا یکی آں بود کہ گوشت را و پوست
را و استخواں را و موی ہا را ترا فنا بخشیدیم چوں کہ
روز شد بی بی خونزا بواؓ بر سر میاںؓ شانہ می
کردند بندگی میاںؓ فرمودند ہمہ برادراں را
و خواہراں را بگوئید کہ دوگانہ شکرانہ بگذارند
کہ حقتعالی بر شما اینچنیں عطا کردہ ملک الہدادؓ را
طلبیدہ ہر چہ معلوم شدہ تفصیل کردہ بیان فرمودند
در دائرہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ میاں

نے فرمایا کہ بھول گیا صحابہؓ نے کہا کہ شمشیر بہت اچھی تھی
حضرتؑ نے فرمایا کیسی اچھی تھی تمام دنیا کا خرچ ایک
روز کا ہوتا ہے تمام دنیا کو متاع قلیل فرمایا شمشیر کی
کیا حقیقت ہے خدا تعالی نے ساری دنیا کی پونجی
کو تھوڑی فرمایا ہے **نقل** ہے کھانبیل میں بندگی
میاں سید خوندمیرؓ پیٹ اور آنکھ میں درد ہوا تھا
اس کے بعد کم ہوا اسی رات میں آپ نے ایسا
معاملہ دیکھا فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیر
اتنی خلعتیں اور بزرگیاں تجھکو اور جو لوگ آج
رات میں تیرے دائرے میں ہیں ان کو ہم نے
ہماری درگاہ سے دیں اور عطا فرمائیں ان بزرگیوں
میں ایک وہ ہے کہ ہم نے تیرے گوشت پوست
ہڈی اور بالوں کو فنا بخشا ہے چونکہ دن نکلا بی بی
خونزا بواؓ میاںؓ کے سر میں کنگھی کر رہی تھیں بندگی
میاںؓ نے فرمایا کہ تمام بھائیوں اور بہنوں سے کہو
کہ شکرانہ کے دو رکعت ادا کرو کیوں کہ حق تعالی
نے تم پر ایسی نعمتیں عطا کیں ملک الہدادؓ کو طلب
کر کے جو کچھ ہنچا تب اللہ معلوم ہوا تھا مفصل بیان
فرمایا بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں میاں

غازی خاں و بی بی شکر خاتون مانده بودند میاں رضی اللہ عنہ
را بی بی شکر خاتون پیش آمده گفت امشب دائرہ شما
را خدائے تعالیٰ بخشید ما را ہم بخشید میاں رضی اللہ عنہ فرمودند در
بشارت شما نیست کسے کہ پیش ما آمد اند ایں بشارت
ایشانراست شمارا حاکم حکم کرده است آں
حکم بر شما است میاں غازی خاں و بی بی شکر
خاتون صحبت حضرت میراں علیہ السلام اختیار
کرده ہمراه میراں علیہ السلام بخراسان رفتہ بودند و در
صحبت میراں علیہ السلام نمانده از راه برگشتہ بگجرات
آمدند از صحبت بازگشتگاں شدند حضرت میراں علیہ السلام
حکم نفاق کردند. غازی خاں چند روز در
گجرات بودند ایں خبر غازی خاں شنیده
بحال زاری بسوی میراں علیہ السلام رواں شدند تا
شش ماه راه رفتند دو سہ منزل راه باقی ماند
بود. با میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ملاقات شد میاں رضی اللہ عنہ
فرمودند حضرت میراں علیہ السلام رحلت یافتند غازی خاں
ہماں وقت با میاں رضی اللہ عنہ دست بیعت کرده صحبت
اختیار کردند بحوالہ غازی خاں امامت کردند
چہارده سال حیات بود تا وقت نزع چناں

غازی خاں اور بی بی شکر خاتون تھے بی بی شکر خاتون
نے میاں رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیں کہ آج رات
میں آپ کے دائرہ والوں کو خدا تعالیٰ نے بخشا۔
کیا ہم کو بھی بخشا؟ میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بشارت میں تم
نہیں ہیں جو لوگ ہمارے پاس آئے ہیں یہ بشارت انکے لیے ہے
تمہارے لئے حاکم کا حکم ہو چکا ہے وہ حکم تم پر ہے۔
میاں غازی خاں اور بی بی شکر خاتون حضرت مہدی علیہ السلام
کی صحبت اختیار کر کے حضرت کے ہمراہ خراسان
گئے تھے اور حضرت کی صحبت سے علیحدہ ہو کر گجرات
چلے گئے صحبت سے علیحدہ رہنے والے ہوے ان پر
حضرت علیہ السلام نے منافقی کا حکم کیا ہے غازی خاں چند روز گجرات
میں رہے یہ خبر (منافقی کے حکم کی خبر) سنکر زاری کی حالت
مہدی علیہ السلام کیطرف روانہ ہوئے چھ مہینے تک راستہ چلتے رہے دو
تین منزل کا راستہ باقی تھا میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
سے ملاقات ہوئی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام
کی رحلت ہو گئی غازی خاں نے اسی وقت میاں رضی اللہ عنہ
سے بیعت کر کے صحبت اختیار کی امامت کا کام
غازی خاں کے حوالہ کیا گیا چودہ سال زندہ رہے
نزع کے وقت تک ایسا افسوس اور زاری کی

افسوس وزاری کردند کہ بر رخسارہ از زاری
ناسور افتاد بعدہ غازی خاں وفات یافتند
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نماز جنازہ گذاردہ مشت
خاک دادند برادراں عرض کردند میاں حجی رضؓ
در حق غازی خاں چہ حکم است میاںؓ فرمودند بر
حکم حاکم بندہ را حکم کردن چہ مجال است اما در
حق ایں چنیں کس بر حمت حق امیدوار باید بود
نقل است حضرت میراں علیہ السلام را ابتدا
حال دوازدہ سال جذبہ بود کلی خبر ایں عالم
نبود مگر وقت نماز ہشیار شدے چوں نماز
کردندے باز مست شدے بی بی الہدیٰ رضؓ
زوجہ حضرت میراں علیہ السلام آں وقت خدمت
کردند جامہ پوشانیدندے طعام خورانیدند
وقت نماز میراں آب برای وضو طلب کردند آں
وقت آب آوردہ پیش کردندے ہمچنیں
دوازدہ سال شد میراںؑ فرمودند بی بی خدا تعالیٰ
شما را برگزیدہ اند دروں خانہ شما کسے آب خورد او را
بخشید اہل شما را بخشید [illegible] **نقل است**
[illegible] وقت نزع شد میراں علیہ [illegible]

کہ کلوں پر زاری سے ناسور پڑ گئے اس کے بعد
غازی خاں نے وفات پائی بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
نے نماز جنازہ ادا کر کے مشت خاک دی برادروں
نے عرض کیا میاں حجی رضؓ غازی خاں کے حق میں کیا
حکم ہے میاں نے فرمایا کہ حاکم کے (مہدیؑ کے)
حکم پر حکم کرنے کی بندہ کی کیا طاقت ہے لیکن
ایسے شخص کے حق میں اللہ کی رحمت کی امید رکھنی چاہیئے
نقل ہے حضرت مہدیؑ کا ابتدائی حال بارہ سال
جذبہ رہا اس عالم کی بالکل خبر نہ تھی مگر نماز کے وقت
ہشیار ہوتے تھے جب نماز پڑھتے تو پھر بے ہوش
ہو جاتے حضرت مہدیؑ کی بی بی بی بی الہداتی رضؓ
اس وقت خدمت کرتے کپڑے پہناتے کچھ کھانا
کھلاتے نماز کے وقت مہدیؑ وضو کے لئے پانی
طلب کرتے تو اس وقت پانی لا کر پیش کرتے
اسی طرح بارہ سال گزرے مہدیؑ نے فرمایا کہ
[illegible] پسند کیا جس نے
تمہارے گھر کا پانی پیا اس کو بخشا اور تمہارے
گھر والوں کو بخشا اگلوں اور پچھلوں کو بھی **نقل ہے**
[illegible] کی نزع کے وقت مہدیؑ نے فرمایا

فرمودند کہ بی بی خواہران دائرہ منتظر اند شما چیزے بگوئید بی بیؓ فرمودند از صدقہ حضرت میرانؑ دوازدہ سال شدہ است بچشم سر خدائے را دیدم و سجدہ کردم **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند بی بی ملکانؓ را شما را جذبہ بماند تا وقت موت **نقل است** حضرت میران علیہ السلام زنان را دست بیعت ایں طریق میکردند قدح آب می آوردند میرانؑ دست خود دراں قدح آب داشتے بعدہ زناں دست بر قدح داشتندے میران علیہ السلام بیان با تلقین کردند پردہ بود بغیر پردہ نمی کردند **نقل است** در اہل شاہ عالمؒ بندگیمیاں دلاورؓ نکاح کردہ بودند بی بیؓ ہر بار گفتندے شاہ عالمؒ میاںؓ فرمودند بی بی چندیں شاہ عالم در دائرہ ما افتادہ اند شما چہ شاہ عالمؒ شاہ عالم گویند **نقل است** حضرت میرانؑ را مہاجرانؓ پرسیدند نزدیک رحلت بعد از خوندکار ما کجا باشیم حضرت میرانؑ فرمودند ہر جا کہ باشید خدائے تعالیٰ را یاد کنید ما نزدیک تر شما باشیم ہر وقت کہ توجہ کنید آنوقت نزدیک ایم **نقل است** حضرت

کہ اے بی بیؓ دائرہ کی بہنیں انتظار میں ہیں تم کچھ کہو بی بیؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے صدقہ سے بارہ سال ہوئے سر کی آنکھ سے خدا کو دیکھی اور سجدہ کی **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے بی بی ملکانؓ کو فرمایا کہ تم کو موت کے وقت تک حق کا جذبہ ہوگا **نقل ہے** حضرت مہدیؑ عورتوں کو اس طرح مرید کرتے تھے پانی کا پیالہ لاتے حضرت مہدی اپنا ہاتھ اس پانی کے پیالہ میں رکھتے اس کے بعد عورتیں اپنا ہاتھ پیالہ پر رکھتیں مہدیؑ بیان تلقین کے ساتھ کرتے (بیان اور تربیت کرنے کے وقت) پردہ رہتا بے پردہ نہ کرتے **نقل ہے** شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں بندگیمیاں دلاورؓ نے نکاح کیا بی بی ہر وقت شاہ عالم کہتے میاںؓ نے فرمایا کہ اے بی بی ہمارے دائرہ میں کئی شاہ عالم پڑے ہوے ہیں تم شاہ عالم شاہ عالم کیا کہتے ہیں **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کی رحلت کے وقت صحابہؓ نے آپ سے پوچھا کہ ہم خوندکار کے بعد کہاں ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا صحابہ کہیں رہو اللہ کے ذکر میں رہو ہم تمہارے بہت نزدیک رہیں گے تم جس وقت توجہ کرو ہم تمہارے پاس ہیں۔

میراں علیہ السلام را وصال شد بوریا بزمین
گسترانیده بود چهارپائی نبود **نقل است** حضرت
میراں علیہ السلام نشستہ بودند ملک برہان الدین
آمدند حضرت میراںؑ لن تنالوا البر حتی تنفقوا
مما تحبون۔ بیان کردند ملک برہان الدینؓ
اسپ و شمشیر پیش حضرت میراںؑ کردند میراںؑ
فرمودند ملک برہان الدین خدا تعالیٰ ذات
شما می طلبد اسپ و شمشیر نمی طلبد ملک
برہان الدینؓ آں وقت ترک کرده تائب شدند
نقل است حضرات میراں علیہ السلام در حق
نفس فرمودند عجب ایں سیاه روی است
ہر طرف که رو آرد کار خود تمام کند بمنزل رساند
طرف خدا تعالیٰ روی آرد باں طرف مقصود
را رساند طرف دنیا روی آرد آنرا انتہا
کند ایں سیاه روی ایں چنیں است
نقل است حضرت میراںؑ را برادراں
عرض کردند بر یزید لعنت فرستادن چوں
است میراںؑ فرمودند بر نفس خود لعنت
بفرستید که نفس شما را خوار میکند و سرکی را

نقل ہے حضرت مہدیؑ کے وصال کے وقت بوریا
زمین پر بچھا ہوا تھا پلنگ نہ تھا **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ بیٹھے ہوئے تھے ملک برہان الدین آئے۔
حضرت مہدیؑ نے لن تنالوا البر الخ (تم اپنی محبت
کی چیز خدا پر خرچ نہ کروگے تو خدا کو ہرگز نہ پہنچوگے)
بیان کیا ملک برہان الدینؓ نے شمشیر اور گھوڑا حضرت
مہدیؑ کے حضور میں پیش کیا مہدیؑ نے فرمایا اے
ملک برہان الدین خدا تعالیٰ تمہاری ذات طلب
کرتا ہے شمشیر اور گھوڑا نہیں طلب کرتا ہے اس
وقت ملک برہان الدین نے توبہ اور ترک دنیا کی
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے نفس کے حق میں فرمایا
کہ یہ عجب سیاہ رو ہے جس طرف رخ کرتا ہے اپنا
کام تمام کرتا ہے منزل کو پہنچاتا ہے خدا تعالےٰ
کی طرف رخ کرتا ہے تو اس طرف مقصود کو پہنچاتا
ہے اور اگر دنیا کی طرف رخ کرتا ہے تو انتہا کو
پہنچا دیتا ہے یہ سیاہ رو ایسا کچھ ہے۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یزید پر
لعنت بھیجنا کیسا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے نفس
پر لعنت بھیجو کیوں کہ نفس تم کو ذلیل کرتا ہے اور

نفس دشوار است **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را برادراں پرسیدند فرعون چگونہ دعوی خدا میکرد حضرت میرانؑ فرمودند او را تمام استعداد بود ازاں سبب او دعوی خدا میکرد و نیز فرمودند در تن ہر آدمی فرعون موجود است اما استعداد موجود نیست وقتیکہ تمام استعداد باشد فرعونی آدمی ظاہر شود۔ **نقل است** یک روز میاں نسید سلام اللہ حضرت میراں علیہ السلام را وضو کنانیدند میرانؑ فرمودند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند الخادم محروم میاں نسید سلام اللہؓ را خوش نیامد از نزدیک حضرت میرانؑ بیروں رفتند حضرت میرانؑ میاں نسید سلام اللہؓ را طلبیدہ فرمودند شما را از دوزخ نجات است **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را برادراں عرض کردند امروز بسیار روغن کنجد و طعام خوردیم میراں علیہ السلام فرمودند کنجد بیروں خواہد آمد بعدہ آں برادراں را بسیار اضطرار شد **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را برادراں پرسیدند روغن و انگبین

ہر ایک کے لئے نفس مشکل ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ کیونکر فرعون خدا کا دعوی کرتا تھا حضرت مہدیؑ نے فرمایا اس کیلئے تمام سامان تھا اس لئے فرعون خدا کا دعوی کرتا تھا۔ اور نیز فرمایا کہ ہر آدمی کے بدن میں فرعون (غرور) موجود ہے لیکن سامان موجود نہیں ہے جس وقت تمام سامان موجود ہو جائے تو آدمی کی فرعونیت ظاہر ہوتی ہے **نقل ہے** کہ ایک روز میاں نسید سلام اللہؓ حضرت مہدیؑ کو وضو کراتے تھے مہدیؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خادم محروم ہے یہ بات میاں نسید سلام اللہؓ کو اچھی معلوم نہ ہوئی حضرت مہدیؑ کے نزدیک سے باہر چلے گئے حضرت مہدیؑ نے میاں نسید سلام اللہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم کو دوزخ سے نجات ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ آج ہم نے تل کا تیل اور کھانا بہت کھایا مہدیؑ نے فرمایا تل باہر آئیگی اس کے بعد ان صحابہؓ پر بہت فقر و فاقہ پڑا **نقل ہے** حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ تیل اور شہد کھانے والوں کو خدا تعالی پوچھیگا یا نہیں

خورندگاں را خدا تعالی پرسد یا نہ حضرت
میرانؑ فرمودند بہ پرسد میرانؑ روغن و انگبین
نخوردند و میاں دلاورؓ ہم نخوردند نقل است
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ سہ روز کار غیر کند
بغیر طلب خدای آں کس طالب دنیا است ۔
نقل است حضرت میراں علیہ السلام ابتدا طعام
کمتر خوردند مگر بے گمانؓ چرا کہ بے گمان را حساب نیست
نقل است حضرت میرانؑ فرمودند آمدن بندہ دلہاے
روشن شدہ است نہ از کثرت نہ از گفتار
نقل است حضرت میرانؑ فرمودند اگر ہر روز
اینجا یک چیتل تعین شدے بسیار کساں آمدے
چرا کہ نفس بر مقید می آید و بر مطلق نمی آید اگر
یک لک تنکہ مطلق رسد نیاید مگر مقید
یک چیتل باشد نقل است ماہ رمضان بود
حضرت میراں علیہ السلام در سفر بودند روزہ
دار برادراں را بسیار تشویش شد میرانؑ
پیشتر رفتہ بودند برادراں یکدیگر گفتند ما را
طاقت نیست کہ روزہ داریم روزہ بخوریم بعضی
برادراں گفتند کہ میرانؑ را بہ پرسید برادراں

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا پوچھیگا۔ مہدیؑ
نے تیل اور شہد نہیں کھایا میاں دلاورؓ نے بھی نہیں
کھایا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص
(تارک دنیا) تین روز غیر کا کام کرتا ہے خدا کی طلب
کے بغیر تو وہ شخص دنیا کا طالب (کافر) ہے **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے ابتدا کھانا بہت کم کھایا مگر بے
گمان کیوں کہ بے گمان کے لئے حساب نہیں ہے۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ کے آنے
سے دل روشن ہوئے کثرت عمل اور گفتار سے (نہیں)
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہاں (مہدیؑ
کے پاس) ایک چیتل کا تعین ہوتا تو بہت سے
لوگ آتے (تصدیق کرتے) کیونکہ نفس مقید پر
آتا ہے مطلق پر نہیں آتا اگر ایک لاکھ تنکہ مطلق
(بلا تعین) پہنچے تو نہیں آتا مگر مقید (تعین) ایک
چیتل کا ہو تو آتا ہے۔ **نقل** ہے رمضان کا مہینہ
تھا حضرت مہدیؑ سفر میں تھے۔ روزہ دار صحابہؓ
کو بہت پریشانی ہوئی۔ مہدیؑ آگے بڑھ گئے تھے
صحابہؓ نے آپس میں کہا کہ ہمکو روزہ رکھنے کی طاقت
نہیں روزہ کھا لیتے ہیں۔ بعضے صحابہؓ نے کہا کہ مہدیؑ

؎۱ مگر بے گمان یعنی حضرت مہدیؑ نے ایسا کھانا بہت کم کھایا جو غیب سے بے گمان پہنچتا تھا۔

گفتند مارا طاقت نیست پیش رفتن یک برادر گفت ما پیش رویم حضرت میرانؑ را بپرسیم یک برادر حضرت میرانؑ را عرض کرد که برادران بسیار بے طاقت اند اگر رضا باشد روزه بخورند حضرتؑ فرمودند نزدیک بنده بیارید بنده نشسته است بعده برادران آمدند میرانؑ فرمودند چه حالت است برادران عرض کردند بسیار بے طاقت شدیم میرانؑ فرمودند واسطۂ آب بے طاقت شدید و از برای طلب خدا یک روز این چنین شدید برادران بسیار زاری کردند و از چشمہا آب روان شد بعده میران علیہ السلام روانہ شدند برادران روزه نخوردند از تشنگی و گرسنگی روزه داشتند **نقل** است ابتدا میان شاهؒ دلاورؓ را ہاتف خبر داد بر تخت خسپیده بودند آواز شد برخیز ای میان دلاورؓ بگو لا الٰہ الا اللہ میاںؓ برخیزند و زاری کردند و ذکر کردند بعده با حضرت میران علیہ السلام ملاقات کردند **نقل** است بندگی میاں شاہ دلاورؓ

سے پوچھو۔ صحابہؓ نے کہا حضرتؑ کے حضور میں جانیکی طاقت نہیں۔ ایک صحابیؓ نے کہا ہم سامنے جاتے ہیں اور حضرت سے پوچھتے ہیں پس اس صحابیؓ نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ صحابہؓ بہت بے طاقت ہوگئے ہیں اگر اجازت ہو تو روزه کھول دیتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا برادروں کو بنده کے پاس لاؤ بنده بیٹھا ہے اس کے بعد صحابہؓ آئے۔ حضرتؑ نے فرمایا کیا حالت ہے؟ برادروں نے عرض کیا کہ ہم بہت بے طاقت ہوگئے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تم پانی کے واسطے بے طاقت ہوگئے کیا خدا کی طلب کیلئے ایک دن میں ایسے ہوئے (یہ فرمان سنکر) صحابہؓ نے بہت زاری کی اور ان کی آنکھوں سے آ[illegible] ہوئے اس کے بعد مہدیؑ روانہ ہوئے صحابہؓ نے روزه نہیں کھولا بھوک اور پیاس سے روزه رکھا۔ **نقل** ہے شروع میں میاں شاہ دلاورؓ کو ہاتف نے خبر دی آپ تخت پر سوئے ہوئے تھے۔ آواز آئی کہ اٹھ اے میاں دلاورؓ اور کہہ لا الٰہ الا اللہ میاںؓ اٹھے زاری کی اور ذکر کیا اس کے بعد حضرت مہدیؑ سے ملاقاتؓ

بیان بغیر پردہ نکردند یکروز موافقان از سستی پردہ
دور کردند بندگی میاں دلاور رضہ چشم خود پوشیدند
وفرمودند این خلاف شرع است بغیر پردہ
در زنان نامحرم بیان نکنم بعدہ پردہ بستند
میاں چشم واز کردہ بیان کردند **نقل است**
یکروز حضرت علی رضہ بصحرا رفتہ بودند متاع کسی
میان راہ افتادہ بود حضرت علی رضہ آنجا سہ
روز بودند صاحب آن نیافتند بعدہ نزد
رسول اللہ ؐ متاع آوردند حضرت رسالت
پناہ ؐ فرمودند این متاع نزد ما خدا تعالیٰ
فرستادہ است این زمان فقیرا نرا میدہم
اگر صاحب متاع آید بہاے آن متاع
اورا بدہم واگر صاحب متاع در دنیا حاضر
نبود در روز قیامت نزد خدا تعالیٰ عرض
کنم کہ صاحب متاع را ثواب بخش کہ بندگان
تو خوردہ اند۔ **نقل است** حضرت علی رضہ
وامام حسین رضہ طعام خوردند امام حسین رضہ استخوان
گرفتہ میخوردند حضرت علی رضہ فرمودند ای فرزند
جان ما را راحت نیست تو استخوان خوردی

کی **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاور رضہ نے پردیکے
کے بغیر بیان نہیں کیا ایک روز موافقوں نے غلطی سے
پردہ دور کر دیا بندگی میاں دلاور رضہ نے اپنی آنکھیں
کو ڈھانپ لیا اور فرمایا کہ یہ خلاف شرع ہے
نامحرم عورتوں کے سامنے بغیر پردہ کے بیان نہیں
کروں گا اس کے بعد پردہ باندھے میاں رضہ نے
آنکھیں کھولکر بیان کیا **نقل** ہے ایک روز حضرت
علی رضہ جنگل گئے تھے کسی کا سامان راستہ میں پڑا ہوا
تھا حضرت علی رضہ اس کی نگرانی کے لئے تین روز ٹہرے
رہے سامان کا مالک نہیں ملا۔ اس کے بعد سامان
رسول اللہ ؐ کی خدمت میں لائے حضرت رسالت پناہ ؐ
نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس متاع کو ہمارے
پاس بھیجا ہے اس وقت وہ سامان فقیروں کو
دیتا ہوں اگر مالک متاع آجائے تو اس کی قیمت
اس کو دیدوں گا اگر مالک متاع دنیا میں حاضر نہ
ہو تو قیامت کے روز خدا تعالیٰ سے عرض کرونگا
کہ مالک متاع کو ثواب عطا کریوں کہ تیرے بندوں
نے کھایا ہے **نقل** ہے حضرت علی رضہ اور حضرت امام
حسین رضہ کھانا کھا رہے تھے امام حسین رضہ ہڈی لیکر کھا رہے تھے

فاما این چنین نباید کرد امام حسینؓ چہل روز
زاری کردند چندان کہ آب خلاش شدہ بود
نقل است بندگی میاں شاہ نعمتؓ در
جالور رفتند برای آوردن دائرہ ہمہ
کساں از دائرہ بیروں شدند ہمہ
مرداں وزناں آمدند میاں نعمتؓ پرسیدند
ہیچکس در دائرہ ماندہ است برادراں
گفتند ہمہ کساں آمدند میاں درون دائرہ
خود ہم رفتند و دیدند یک پیر زن معذور
ماندہ بود میاں نعمتؓ آں را بر اسپ خود
نشانیدہ سہ منزل آمدند خود پیادہ برابر
اسپ رفتند و فرمودند کہ مارا خدا آوردہ
واسطۂ آں پیر زن۔ **نقل است** حضرت میراںؑ
علیہ السلام یک زن را طلاق دادند آن زن را
گفتند بجز شرع مکنید باز نیامد فارغ کردند
نقل است حضرت میراں علیہ السلام در شہر
بید رہفدہ ماہ ماندند باقی جا بسیار نماندند
نقل است بندگیمیراں سید محمودؓ حوالہ میاں
سومار جھانیہ کردند یکے موافق آمدہ پیر سید کہ

گئے حضرت علیؓ نے فرمایا اے بیٹے تو نے بڑی کھائی
ہماری جان کو راحت نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے
امام حسینؓ نے چالیس روز زاری کی اس قدر کہ مٹی
کیچڑ بن گئی تھی **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ اہلیان
دائرہ کو لانے کے لئے جالور گئے تمام اشخاص دائرہ
سے باہر ہوگئے تمام مرد اور عورتیں آگئیں میاں
نعمتؓ نے پوچھا کہ کیا کوئی شخص دائرہ میں رہگیا ہے
برادروں نے کہا کہ تمام لوگ آگئے میاں خود بھی
دائرہ میں گئے دیکھا تو ایک معذور بوڑھی رہ گئی
تھی میاں نعمتؓ نے اس بوڑھی کو اپنے گھوڑے
پر بٹھا کر تین منزل آئے اور خود گھوڑے کیساتھ
پیدل گئے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمکو اس بوڑھی
کے واسطہ سے لایا ہے۔ **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ نے ایک عورت کو طلاق دی اس عورت
سے کہا کہ شرع کے خلاف مت کر وہ باز نہیں آئی
تو علیحدہ کر دیا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ شہر بیدر
میں سترہ مہینے رہے دوسرے مقامات پر
بہت نہیں رہے **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ
نے دائرہ کا جھانپہ میاں سومار کے حوالہ کیا ایک

میراں سید محمودؓ کجا اند میاں سومار گفتند میراںؓ در حجرہ اند آں گفت مارا حجرہ بنمائید میاں سومار برابر آں رفتہ نمودند میراںؓ بسیار زجر کردند و فرمودند شما برابر طالب دنیا چرا آمدید میاں سومار توبہ کردند **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند گرسنگی خود را سہ حصہ کنید یک حصہ نان بخورید یک حصہ آب آشامید یک حصہ خالی بدارید تا ذکر کردہ شود اگر سیر بخورید ذکر کردن نتوانید وبخسپید و نیز فرمودند الشکر ترک الشرک **نقل است** وقت رحلت حضرت میراںؓ را کسی برادر چادر پوشانید حضرت میراںؓ چادر را دور کردہ فرمودند سید محمد مہدی بواسطہ پوشیدن نمی آمدؑ و کشایش کردن آمدہ است **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام را رحلت نزدیک شد مہاجراںؓ زاری کردند میراںؓ فرمودند چرا زاری می کنید مہاجراںؓ عرض کردند کہ از سبب رحلت خوندکار میراںؓ فرمودند محمد نبیؑ را

موافق نے آکر پوچھا کہ میراں سید محمودؓ کہاں ہیں میاں سومارؓ نے کہا میراںؓ حجرہ میں ہیں اس نے کہا ہمکو حجرہ دکھاؤ میاں سومارؓ نے اس کیساتھ جاکر حجرہ دکھلایا میراںؓ نے بہت جھڑکی دی اور فرمایا کہ تم دنیا کے طالب کے ساتھ کیوں آئے میاں سومارؓ نے توبہ کی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنی بھوک کے تین حصے کرو ایک حصہ کے لئے روٹی کھاؤ ایک حصہ کیلئے پانی پیو ایک حصہ خالی رکھو تاکہ ذکر کیا جائے اگر پیٹ بھر کھاؤ گے تو ذکر نہ کر سکو گے اور سو جاؤ گے۔ **نیز** فرمایا کہ شکر کرنا شرک کو ترک کرنا ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کی رحلت کے وقت کسی برادر نے آپ پر چادر اڑھائی حضرت مہدیؑ چادر دور کرکے فرمایا کہ سید محمد مہدیؑ چھپانے کے لئے نہیں آیا واضح کرنے کے لئے آیا ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کی رحلت کا وقت قریب پہنچا تو صحابہؓ نے زاری کی مہدیؑ نے فرمایا کہ کس لئے زاری کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوندکار کی رحلت کے سبب سے مہدیؑ نے فرمایا کہ محمد نبیؑ اور محمد مہدیؑ کیلئے موت

و محمد مہدیؑ را موت نیست مگر از چشم شما پس
پردہ شوند بر شما وقتی آید آں وقت بگرئید
کہ از میان شما یاد خدا تعالیٰ برود بعدہ
بندگی میاں دلاورؓ در زمانہ خود مہاجرانؓ
را گفتند میراں علیہ السلام کہ فرمودہ بودند
آنوقت ایں وقت است **نقل است** حضرت
میراںؑ در سفر بودند در بیاباں دیدند چند
مرداں سایہ بوریا کردہ میگزرانیدند حضرت
میراںؑ فرمودند حیات خود را عجب گزران
می کنند اگر ایشاں را مقصود خدا باشد
نیک است وگرنہ ہمہ ضائع است
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اولیا
پیشیناں مرداں بودند حیات ایشاں براں
بود کہ عبادت تن حاصل کردند فیض یافتند زمانہ
دراز شدہ بود. **نقل است** در حجرہ میراںؑ
چراغ افروختہ بودند گمیاں دیدند و فرمودند
کہ امشب در حجرہ میراںؑ چراغ افروختہ است
بعضے گفتند امشب نکاح بی بی فاطمہ میشود **نقل است**
میاں حاجیؓ در ابتدا نگہبان گلستاں بودند

نہیں۔ ہے مگر تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہو جاتے
ہیں تم پر ایک وقت آئیگا اس وقت زاری کرو
کہ تمہارے درمیان سے خدا تعالیٰ کی یاد چلی جائے
اس کے بعد بندگی میاں دلاورؓ نے اپنے زمانہ
میں صحابہؓ سے کہا کہ مہدیؑ نے جو فرمایا تھا وہ وقت
یہی ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سفر کر رہے تھے
آپ نے جنگل میں دیکھا کہ چند آدمی بوریے کا سایہ
کر کے زندگی بسر کرتے ہیں حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ یہ لوگ انوکھی زندگی بسر کرتے ہیں اگر
ان کا مقصود خدا ہو تو اچھا ہے ورنہ سب ضائع ہے
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگلے اولیاء
اللہ مرد تھے ان کی زندگی یہ تھی کہ جسمانی عبادت
حاصل کی اور روحانی فیض پایا زمانہ دراز ہو گیا
تھا اس لئے بندہ آیا **نقل** ہے حضرت مہدی
علیہ السلام کے حجرہ میں چراغ روشن کیا گیا تھا
بندگی میاںؓ نے دیکھ کر فرمایا کہ آج رات میں مہدیؑ
کے حجرہ میں چراغ لگایا گیا ہے بعضوں نے کہا
آج رات میں بی بی فاطمہؓ کا نکاح ہوتا ہے۔
نقل ہے ابتدا میں میاں حاجیؓ باغ کی نگہبانی

نگہ بباغ نکردند از غم خود خصومت کردہ از خانہ بیروں شدند ہمیشہ در طلب خدا بودند شنیدہ بودند کہ خدا تعالیٰ در کعبۃ اللہ ہست برای خدا نیت کعبہ کردہ از خانہ بیروں شدند در راہ ملاقات خواجہ خضرؑ شد پرسیدند کجا می روند میاں حاجی گفتند برای دیدن خدا می روم خواجہ خضرؑ میاں حاجیؓ را ارکان دین تعلیم کردہ فرمودند در احمدآباد در مسجد تاج خاں سید محمدؒ ولی کامل است با اوشاں ملاقات کنید ہماں طور میاں حاجیؓ دو ہار گل پیش حضرت میراں علیہ السلام آوردہ با میرانؑ ملاقات کردند میرانؑ تلقین کردہ میاں حاجیؓ نام داشتند و فرمودند کہ حج میاں حاجی قبول شد صحبت میرانؑ اختیار کردہ ہمراہ میرانؑ شدند حضرت میرانؑ در سفر بودند میاں حاجیؓ نقل شدند بعد چند روز حضرت میرانؑ آنجا آمدند برادراں برای زیارت میاں حاجیؓ رفتند نزد ایشاں گل خشک بودند بقبر میاں حاجیؓ انداختند فردا دیدند گل تر و تازہ شدہ

کے لئے مقرر کئے گئے تھے مگر آپنے باغ کی طرف توجہ نہیں کی اور اپنے چچا سے جھگڑا کر کے گھر سے باہر چلے گئے ہمیشہ خدا کی طلب میں رہتے تھے سنے تھے کہ خدا تعالیٰ کعبۃ اللہ میں ہے خدا کے لئے کعبہ کی نیت کر کے گھر سے باہر ہوئے راستہ میں خواجہ خضرؑ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ خدا کو دیکھنے کے لئے جاتا ہوں خواجہ خضرؑ نے میاں حاجیؓ کو ارکان دین کی تعلیم دی اور فرمایا کہ احمدآباد میں تاج خاں کی مسجد میں سید محمدؒ ولی کامل ہیں ان سے ملاقات کرو اس ہدایت کے موافق میاں حاجیؓ پھولوں کے دو ہار لیکر حضرت مہدیؑ کے حضور میں گئے اور حضرتؑ سے ملاقات کی حضرتؑ نے تلقین کر کے میاں حاجی نام رکھا اور فرمایا کہ میاں حاجیؓ کا حج قبول ہوا حضرتؑ کی صحبت اختیار کر کے حضرتؑ کے ہمراہ ہو گئے حضرت سفر میں تھے میاں حاجیؓ کا انتقال ہو گیا چند روز کے بعد حضرتؑ وہاں آئے اور صحابہؓ میاں حاجیؓ کی زیارت کے لئے گئے ان کے پاس پھول سوکھے ہوئے تھے میاں حاجیؓ کی قبر پر ڈالا دوسرے دن دیکھا تو پھول تر و تازہ ہو گئے

حضرت میرانؑ را عرض کردند. میرانؑ فرمودند قبر
را برابر کنید مردماں بگویند کہ ایں داول ملک
است پرستش خواہند کرد **نقل است** بحضور حضرت
میراں چند کسان تائب شدند سویت را نیاوردہ
بودند شرم کردندے میرانؑ سویت خود بدست
خود گرفتند بعدہ ہمہ کساں گرفتند **نقل است**
بعضی برادراں حضرت میرانؑ را عرض کردند
ما درون شہر برویم خلق مارا سخر میکنند بعضی
بزرگ منشی میکنند حضرت میرانؑ فرمودند شما
ہم بزرگ منشی کنید ایشاں را دنیا فانی است
براں بزرگ منشی می کنند شما طالبان خدا
ہستند شمارا خدا تعالی خریدار بہشت کردہ
است سزاوار عزت شما اند. شما ہر دو جہت
از خدا اید **نقل است** بحضور حضرت میرانؑ
یک کس آمدہ بود چند روز ماندہ چیزے دعوی
بینائی داشت در صحبت بود میرانؑ را خدائے
تعالی رزق رسانیدہ بود میرانؑ برادرانؓ
را دادند آں را ندادند پیش حضرت میرانؑ آمدہ
گفت مارا چرا ندادند میرانؑ فرمودند دیگر

تھے. حضرت مہدیؑ سے عرض کیا. حضرتؑ نے فرمایا
قبر کو میٹ دو لوگ کہیں گے کہ یہ داول ملک ہے.
پرستش کریں گے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں چند اشخاص نے توبہ کی سویت لینے کے لئے
نہیں آئے تھے شرم کرتے تھے حضرت مہدیؑ نے
اپنی سویت اپنے ہاتھ سے لی اس کے بعد تمام
اشخاص نے سویت لی **نقل** ہے بعض صحابہؓ نے
حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں
تو بعض لوگ ہمارے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور بعض
عزت کرتے ہیں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم بھی عزت
کرو ان کے لئے دنیا فانی ہے اس پر وہ عزت
کرتے ہیں اور تم خدا کے طالب ہو خدا تعالے نے
تم کو بہشت کا خریدار بنایا ہے عزت کے لائق
تم ہو ہر دو جہت سے تم خدا کے ہو. **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ کے حضور میں ایک شخص آیا تھا چند روز
دائرہ میں رہ کر کچھ بینائی کا دعوی رکھتا تھا
صحبت میں تھا خدا تعالی نے مہدیؑ کو سامان
بھیجا تھا حضرتؑ نے صحابہؓ کو دیا اس کو نہیں دیا
اس نے حضرتؑ کے حضور میں آکر کہا کہ کس لئے ہمکو

خدا تعالیٰ می دہد میدہم آں ساکت نماند بحث
کرد میرانؑ فرمودند آں بینائی کجا رفت برای
یک پارۂ رخت ایں چنیں می کنی **نقل است**
در دائرۂ بندگی میاں خوندملکؓ کسی برادر
در خانۂ خود خربوزہ وانگور رویانید میاں
را خبر شد آں را بیخ برکنانیدند و فرمودند
شما طالبان خدا ہستند شما را روا نیست
نقل است والدۂ میاں عبدالکریم پیش
میرانؑ عرض کردند در خواب دیدم کہ ما
بار کردیم مہتر یحییٰؑ را حضرت میرانؑ فرمودند
کہ شمارا فرزند خدا تعالیٰ بدہد قائم مقام
مہتر یحییٰؑ باشد حضرت میرانؑ را قے شد
میاں عبدالمجیدؓ آں وقت حاضر بودند آں
قے ہمہ بردست گرفتہ خوردند اندکی ماندہ
بود زن خود را خورانیدند حضرت میرانؑ
شنیدند و فرمودند کہ شمارا خدائے تعالیٰ
فرزند صالح دہد آں میاں عبدالکریم بشر
حضرت میرانؑ اند بعد رحلت حضرت میرانؑ
یک سال را میاں عبدالکریم تولد شدند

نہیں دیے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر خدا تعالیٰ دیتا ہے
دیتا ہوں۔ وہ خاموش نہ رہا بحث کیا حضرتؑ نے
فرمایا کہ وہ تیری بینائی کہاں گئی سامان کے ایک
ٹکڑے کے لئے ایسی حرکت کرتا ہے **نقل** ہے
بندگی میاں خوندملکؓ کے دائرہ میں کسی برادر نے
اپنے گھر میں خربوزہ اور انگور کی بیل لگائی تھی
میاںؓ نے ان بیلوں کو کھدوا دیا اور فرمایا کہ
تم خدا کے طالب ہو تمہارے لئے یہ جائز نہیں
نقل ہے میاں عبدالکریم کی والدہ نے حضرت
مہدیؑ کے حضور میں عرض کیں کہ میں نے خواب میں
دیکھا کہ مجھے مہتر یحییٰؑ کا حمل ہوا ہے حضرتؑ نے
فرمایا کہ خدا تعالیٰ تم کو فرزند عطا کریگا جو مہتر یحییٰؑ
کا قائم مقام ہوگا حضرت مہدیؑ کو قے ہوئی اس
وقت میاں عبدالمجیدؓ موجود تھے وہ سب قے اپنے
ہاتھ میں لیکر کھا لئے تھوڑی قے جو رہ گئی تھی اپنی
عورت کو کھلایا حضرت مہدیؑ نے یہ کیفیت سنی
اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمکو فرزند صالح دیگا میاں
عبدالکریم حضرت مہدیؑ کے مبشر ہیں حضرت مہدی
علیہ السلام کی رحلت کے ایک سال بعد میاں عبدالکریم

نقل است در دائرہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ مانڈی و گوشت سویت شدہ بود میاں حبیب اللہ پسر میاں چند جوڑی مانڈی و گوشت گرفتند عامل کہ بر سویت بود او گفت بگیرید کہ حق فقراء است میاں حبیب اللہ گفتند حق پدر ما است بندگی میاں دلاورؓ شنیدند و پسر خود را زجر کردند کہ حق فقیران است پدر تو نیست واپس دہانیدند نقل است بندگی میاں یوسف را کسے گفت کہ ایک عالم را بندہ می آرد خاطرداشتی کنید فرمودند بیار چوں آمد بیان کردند قل یاھل الکتٰب تعالوا (جز ۳ رکوع ۱۵) عالم گفت ایں آیت در حق اہل کتاب است میاں فرمودند حق است آں برخاست و رفت آرندہ گفت ایں چنیں چرا گفتند فرمودند کہ منکر مہدیؑ را ہمیں باید گفت میاں یوسفؓ را میراں علیہ السلام فرمودند جذبہ تا وقت موت بماند شمارا نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند طالب خدائے را توجہ چناں باید کرد کہ کسے بر در آید دستک زند

پیدا ہوئے نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرے میں روٹی اور گوشت کی سویت ہوئی تھی شاہ دلاورؓ کے فرزند میاں حبیب اللہ نے روٹی کے چند جوڑ اور گوشت لے لیا عامل جو سویت پر مقرر تھے انہوں نے کہا کہ مت لو کیوں کہ یہ فقیروں کا حق ہے میاں حبیب اللہ نے کہا کہ میرے باپ کا حق ہے. بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے یہ بات سنی اور اپنے فرزند کو جھڑکی دیکر کہا کہ فقیروں کا حق ہے تیرے باپ کا حق نہیں ہے (یہ فرماکر) واپس دلا دیئے نقل ہے بندگیمیاں یوسفؓ سے کسی نے کہا کہ بندہ ایک عالم کو لاتا ہے اس کی تشفی کرو فرمایا کہ لا جب وہ آئے تو بیان کیا قل یاھل الکتٰب الخ (کہدو اے محمدؐ کہ اے اہل کتاب آو) عالم نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے. میاںؓ نے فرمایا حق ہے وہ عالم اٹھا اور چلا گیا عالم کو لانیوالے نے کہا کہ آپ نے اس طرح کیوں کہا. فرمایا کہ مہدیؑ کے منکر کو ایسا ہی کہنا چاہیئے. مہدیؑ نے میاں یوسفؓ کو فرمایا کہ تم کو موت کے وقت تک حق کا جذبہ رہیگا. نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے

توجہ تمام دارد ایں زماں بیاید یا گربہ نزدیک
سوراخ موش توجہ کند موئی خود نمی جنباند
ہمچناں توجہ طالب خدای را باید کرد
نقل است بندگی میاں شاہ نظامؓ
یکجا نشستہ بودند میاں عبدالرحمنؓ در
کشت رفتہ سر وا آوردند بند گمیاں
شاہ نظامؓ فرمودند بگذارید نخورید شما اختیار
کردید کہ رسانیدۂ خدا می خورم ایں خوردن
شمارا روا نیست رسانیدۂ خدا تعالیٰ شما
بخورید ایں حلال است حلال طیب نیست
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
کہ کسی ہزار سال عبادت کردہ باشد
عبادت آں مقبول شدہ باشد برابر یک
نظر بندہ نباشد یک نظر بندہ بہتر است از
عبادت ہزار سال **نقل است** حضرت
میراں علیہ السلام راسلطان غیاث الدین
گویانید کہ مہدی موعود خدا بخش است ما
سوال کنیم. فاما السائل فلا تنہر غیاث
الدین را ایمان شود مظلوم بمیرد مرتبہ شہادت شود

فرمایا خدا کے طالب کو چاہیئے توجہ ایسی کرے کہ کوئی
شخص دروازہ پر آئے اور دستک دے تو کامل توجہ
کرتا ہے کہ اب آتا ہے یا بلی چوہے کے سوراخ کے
پاس توجہ کرتی ہے اور اپنے بال نہیں ہلاتی ایسی
ہی توجہ خدا کا طالب کرنا چاہیئے۔ **نقل** ہے بندگی
میاں شاہ نظامؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے میاں
عبدالرحمانؓ کھیت میں جاکر زمین پر پڑے ہوے دانے
لائے بندگمیاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ چھوڑ دو مت
کھاؤ تم نے اختیار کیا تھا کہ خدا کا بھیجا ہوا کھاؤں گا
لہذا یہ کھانا تمہارے لئے جائز نہیں تم خدا کی بھیجی ہوئی
چیز کھاؤ یہ حلال ہے حلال طیب نہیں ہے **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص ہزار سال عبادت
کیا ہے اور وہ عبادت مقبول ہوچکی ہے تو بندگی کی
ایک نظر کے برابر نہو گی بندہ کی ایک نظر ہزار سالہ
عبادت سے بہتر ہے **نقل** ہے سلطان غیاث
الدین نے حضرت مہدیؑ کو کہلا یا کہ مہدی موعود خدا
کا دیدار عطا کرنے والے ہیں فرمان خدا' سائل کو
مت جھڑک کے لحاظ سے غیاث الدین کو ایمان ملے
مظلوم مرے اور مرتبۂ شہادت عطا ہو۔ حضرت مہدیؑ

حضرت میراں علیہ السلام توجہ کردہ فرمودند ہر سہ
قبول است سلطان چیزے فتوح گزرانیدہ
بود میرانؑ خلق را دادند میاں سید سلام اللہ
بزیر دامن خود یک بدرہ پوشیدہ داشتہ بودند
حضرت میراں علیہ السلام برخاستند میاں
سید سلام اللہ پیش حضرت میرانؑ عرض کردند
کہ چیزے گستاخی از بندہ شد کہ یک بدرہ
نگاہ داشتم میرانؑ خشم کردہ فرمودند این بدرہ را
چرا گرفتہ پیش آوردی این را بریدہ فقیراں را
سویت کردہ بدہید ہماں طور سویت کردہ دادند
سہ تنکہ مہر سویت شد برادراں را قوت شد
بعضے برای خریدن کالاے خود در شہر رفتند
بعضے اشتر خرید کردند و بعضے کنیزک
خرید کردند و بعضے جامہ و غلہ خرید کردند آں
برادراں را نماز جماعت فوت شد حضرت میرانؑ
ایں چنیں دیدند و میاں سلام اللہ را فرمودند ایں
سبب شما است **نقل** است بندگی میاں
عبد الکریم فرمودند یکجا چہار صد یا پنج صد انبیاء
بودند درمیان ایشاں کسے اہل فضل بودے

نے توجہ کرکے فرمایا کہ تینوں باتیں قبول ہیں سلطان نے
کچھ فتوح گزرانی تھی مہدیؑ نے مخلوق کو دیدی میاں
سید سلام اللہؓ نے اپنے دامن میں ایک ہزار روپیوں کی
تھیلی چھپا رکھی تھی حضرت مہدیؑ اٹھے تو میاں
سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیا کہ بندہ سے کچھ گستاخی ہوگئی ہے کہ ایک ہزار
کی تھیلی رکھ لیا ہوں حضرتؑ نے خفا ہوکر فرمایا کہ
کس لئے یہ تھیلی لیکر میرے پاس لائے اس تھیلی کو
توڑ کر فقیروں کو سویت کردو اسی طرح سویت
کردیے تین تنکے مہر کی سویت ہوئی صحابہؓ کو
قوت ہوئی۔ بعضے صحابہ سامان خریدنے کے لئے
خود شہر میں گئے بعض نے اونٹ خریدا اور بعض نے
باندی خریدی اور بعض نے کپڑا اور غلہ خریدا ان
صحابہؓ کی نماز جماعت فوت ہوگئی حضرت مہدیؑ نے
یہ حالت دیکھی اور میاں سید سلام اللہؓ سے فرمایا
کہ یہ (خلل) تمہاری وجہ سے ہوا **نقل** ہے بندگی
میاں عبد الکریمؓ نے فرمایا کہ ایک مقام پر چار سو
یا پانچ سو انبیاء تھے ان کے درمیان جو نبی اہل فضل
ہوتا وہی بیان اور سویت کرتا باقی تمام انبیاء اس کی

آں بیان وسویت کردے باقی ہمہ انبیا تابع او
شدے چرا کہ صحبت فرض است بجز صحبت فائدہ
نیست **نقل است** حضرت عثمانؓ وصحابہؓ از
غزای خیبر بازگشتند کلمہ باواز بلند گفتند از
رسولؐ غضب شدہ فرمودند ارجعوا بانفسکم
فانکم لا تدعون اصما ولا غائبا انکم تدعون
سمیعا قریبا وھو معکم اینما کنتم قیل
یارسول اللہ ما الذکر الحامد قالؐ الذکر
الخفی قولؐ الذکر الخفی لا یرفعہ الملک
لانہ لا یطلع علیہ فھو بین العبد وبین
اللہ تعالی **نقل است** بحضور حضرت میرانؑ
دو جوان تائب شدہ بودند بسیار مضطر بودند
کہ جامہ نبود میرانؑ را خطرہ گذشت کہ اگر
خدائے تعالی بدہد ایشانرا بدہم اما وقت سویت
یاد نیامدے میرانؑ را فرمان شد ما ایشانرا
ہمیں حال قبول کردیم میرانؑ ہر دو را طلبیدہ
قصہ گفتند ایشاں خوش شدند وگفتند کہ
مارا ہمیں حال خوب است بعدہ میرانؑ را
خدائے تعالی جامہ رسانید فرمان شد کہ آں

پیروی کرتے کیوں کہ صحبت فرض ہے صحبت کے بغیر
فائدہ نہیں **نقل** ہے حضرت عثمانؓ اور صحابہؓ خیبر کے
جہاد سے واپس ہوئے تو کلمہ بلند آواز سے کہا
رسولؐ نے خفا ہو کر فرمایا کہ تم اپنے دلوں کی طرف
رجوع کرو کیوں کہ تم نہیں پکارتے ہو کسی بہرے یا
غائب کو بیشک تم پکارتے ہو اس کو جو سننے والا اور
قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں
تم رہو۔ کہا گیا یا رسول اللہؐ پسندیدہ ذکر کونسا ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ذکر خفی ایک قول ہے کہ ذکر خفی کو فرشتہ بھی نہیں
اٹھاتا اسؑ کہ وہ اس سے آگاہ نہیں ہوتا پس ذکر تو
بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ کے حضور میں دو جوانوں نے توبہ کی
تھی بہت مضطر تھے کہ کپڑے نہیں رکھتے تھے مہدیؑ
کو خطرہ گزرا کہ اگر خدائے تعالی دے تو ان کو دوں گا
لیکن سویت کے وقت یاد نہ آتا مہدیؑ کو فرمان
خدا ہوا کہ ہم نے ان دو جوانوں کو اسی حال میں قبول
کیا مہدیؑ نے دونوں کو طلب کر کے قصہ کہا یہ دونوں
خوش ہوئے اور کہا کہ ہمارے لئے یہی حال اچھا ہے
اس کے بعد خدائے تعالی نے مہدیؑ کو کپڑے بھیجا

ہر دو جواناں را طلبیدہ بدہ حضرت میرانؑ طلبیدہ
دادند ہر دو گفتند [illegible] مہدی میرانؑ فرمودند
بالتسلیم [illegible] تعالیٰ درآں زماں
آں حال خدائے را خوش آمد ایں زماں ایں
آمرزش آمد خدا تعالیٰ را شما تسلیم شوید

نقل است بندگی ملک الہدادؓ را خطرہ آمد
[illegible] دکہ راہ خدا تعالیٰ اختیار کنم نفس و شیطان
مرا ایذا میدہند یکروز نفس و شیطان ہر دو
پیش ملک آمدند گفتند کہ ما ہر دو مطیع شما ایم
بعدہ ملکؓ راہ خدا تعالیٰ اختیار کردند ۔

نقل است دائرہ بندگی ملک الہدادؓ
در جالور بود بندگی ملک را وقت بیان آیتہا
واحادیث و ابیات و رباعیہا و غزلہا
و دہرہ و سویہ و سورٹھ و گونڈلیہ و اریل
و چوپائی حاضر شدہ بودند و ہر یک از یں
با بندگی ملک الہدادؓ عرض کردند کہ مارا
بزبان مبارک خرچ کنید بندگی ملکؓ
وحشت خوردند کہ ایں خاصہ رسول علیہ
السلام و مہدی علیہ السلام است مرا سغا لطہ

فرمان خدا ہوا کہ ان دو نوجوانوں کو طلب کر کے
(یہ کپڑے) دو۔ حضرت مہدیؑ نے ان کو بلوا کر دیا
دونوں نے کہا کہ ہم کو مت دو۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ
تم خدا تعالیٰ کے حکم سے راضی ہو جاؤ اس وقت
تمہارا وہ حال خدا کو اچھا معلوم ہوا اور اب تمہارے
لئے یہ بخشش ہوئی تم خدا تعالیٰ کے لئے راضی ہو جاؤ

نقل ہے بندگمیاں ملک الہدادؓ کے دل میں خطرہ
آیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہ اختیار کرتا ہوں تو نفس
اور شیطان مجھ کو ستاتے ہیں ایک روز نفس اور
شیطان دونوں ملکؓ کے سامنے آئے اور کہا کہ
ہم دونو تمہاری اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد
ملکؓ نے خدا کی راہ اختیار کی۔

نقل ہے بندگی ملک الہداد کا دائرہ جالور میں تھا بندگی ملکؓ کے بیان
کے وقت آیات، احادیث ابیات رباعیاں غزلیں
دہرے سویہ سورٹھ گونڈلیہ واریل اور چوپائی
حاضر ہوتے تھے ان میں سے ہر ایک بندگی ملک
الہدادؓ سے عرض کرتے کہ آپ ہم کو اپنی زبان مبارک
سے بیان کرو بندگی ملکؓ پریشان ہوئے کہ یہ
خاصہ رسول و مہدی علیہما السلام کا ہے مجھکو مغالطہ

شدہ است بیان گذاشتہ ماجرای خود میاں
دلاورؓ را عریضہ نوشتہ فرستادند بندگی میاں
شاہ دلاورؓ فرمودند بغیر ملاقات حضور معلوم
نمی شود بندگی ملکؓ از جالور بہ پٹن آمدہ بندگی
میاں شاہ دلاورؓ احوال خود فرانمودند بندگی
میاں دلاورؓ فرمودند کہ در شما نیستی و نابودگی
چوں معلوم می شود ملک خبر نابودگی دادند
و ایں دہرہ بزبان گجری فرمودند دوہرہ
تن پیو من پیو جیو پیو پیو رہوندھے سب ٹھاوں
داری پھیری مل گئی رُول رُول تیرا ناوں
بندگی میاں شاہ دلاورؓ از دست خود دہن ملک
بستہ بزبان گجری فرمودند کہ بس بس میاں
دادو لجائے جی شما بیان بکنید اگر شمارا مشکل
شود در روز قیامت دامن بندہ بگیرید
آنگہ ملکؓ بیان کردند **نقل است** دائرہ
بندگی ملک الہدادؓ در موضع باکھر بود بسیار
فقراں جہت فقر متوفی شدند یکی برادر دائرہ
را کسی پرسید او را از اشارت دست نمودند
چیزے نان او شاں بہ ہمیں حال رحلت شدند

ہوگیا ہے بیان کرنا چھوڑ کر اپنا واقعہ لکھ کر شاہ
دلاورؓ کی خدمت میں روانہ کئے شاہ دلاورؓ نے فرمایا
کہ مجھ سے ملاقات کرنے کے بغیر معلوم نہ ہوگا۔
پس بندگی ملکؓ نے جالور سے پٹن آکر بندگی میاں
شاہ دلاور کے حضور میں اپنا تمام احوال بیان کیا
شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ تمہاری ذات میں نیستی و
نابودگی کیسی معلوم ہوتی ہے ملکؓ نے اپنی نابودگی
کو ظاہر کیا اور یہ دوہرہ گجری زبان میں فرمایا دوہرہ
تن دل اور روح حق ہوگئے ہیں حق ہر طرف گھیر
لیا ہے جان اور تن سے نثار ہوگیا ہوں بال بال
میں تیرا ہی نام ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اپنا
ہاتھ ملکؓ کے منہ پر رکھ کر گجری زبان میں فرمایا کہ
بس بس میاں دادو منزل مقصود کو پہنچ گئے۔
تم قرآن کا بیان کرو اگر تمہارے لئے کوئی مشکل
در پیش ہو تو قیامت کے دن بندہ کا دامن پکڑو
اس وقت ملکؓ نے قرآن کا بیان کیا **نقل** ہے
بندگی ملک الہدادؓ کا دائرہ موضع باکھر میں تھا بہت
سے فقرا فقر و فاقہ کی وجہ سے انتقال کئے دائرہ
کے ایک برادر سے کسی نے پوچھا تو اس برادر نے

این خبر ملکؒ شنیده تامل کردند و توجه با حق کردند
از خدا تعالی معلوم شد ای عبد مومن ایشان
طالبان ما اند اول ذات خود را تسلیم کردند
و در رضائی ما بوده اند و نان که اشارت
کردند این صفت بشریت است گفتن
ایشان ما را خوش می آید ایشان را برگزیدیم
وقتی که ایشان بمیرند تو از دست خود میدہی
ما از دست خود میگیریم پشت ایشان بر
زمین نمی رسد بعده ملک در دائره ندا
کردند اے برادران بمیرید بمیرید درین
روز همه مومنان باشند که فرمان خدا تعالی
این چنین می شود همه فرانمودند **نقل** است
دائره بندگی ملک الهدادؒ در جالور بود حاکم
آنجا ملک علی شیر سبنت بازی کرد بندگی
ملکؒ این خبر شنیده با دائره هجرت کردند
ملک علی شیر خبر شنید که بندگی ملکؒ ازینجا
رفتند ملک مذکور زود با اهل و عیال خود آمده
پیش گردون بندگی ملکؒ خسپانید و گفت
بر ملک جی چه تقصیر است رجوع خواهم کرد

کھانیکی چیز کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسی
حالت میں اس برادر کی رحلت ہوئی ملکؒ نے یہ خبر سنکر
تامل کیا اور حق کی طرف توجہ کی تو منجانب اللہ معلوم ہوا
کہ اے مومن بندے یہ لوگ ہمارے طالب ہیں اول
تو انھوں نے اپنی ذات کو ہمارے حوالے کر دیا اور ہماری
خوشنودی میں جئے اور روٹی کی طرف جو اشارہ کیا ہے
یہ بشریت کی صفت ہے۔ ان کا کہنا ہم کو اچھا معلوم
ہوتا ہے ہم نے ان کو پسند کر لیا ہے جس وقت یہ مرتے
ہیں تو اپنے ہاتھ سے دیتا ہے اور ہم اپنے ہاتھ سے
لیتے ہیں۔ ان کی پیٹھ زمین تک نہیں پہنچتی ہے اس کے
بعد ملکؒ نے دائرے میں ندا کروایا کہ بھائیو مرو مرو
اس روز تم سب مومن ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا
فرمان اس طرح ہوتا ہے تمام ظاہر کیا۔ **نقل** ہے
بندگی ملک الہدادؒ کا دائرہ جالور میں تھا وہاں کے حاکم
ملک علی شیر نے سبنت بازی کی۔ بندگی ملکؒ نے یہ خبر
سنی اور دائرہ کے ساتھ ہجرت کیا۔ ملک علی شیر کو
معلوم ہوا کہ بندگی ملک یہاں سے چلے گئے ملک مذکور
جلد اپنے اہل و عیال کے ساتھ آیا اور بندگی ملک کی
گاڑی کے سامنے سب کو لٹا دیا اور کہا کہ اے ملک جی

بندگی ملکؓ بسیار خشم کردہ فرمودند تو چنیں کار کردہ است کہ کلال افشاندو بسنت بازی کرد ملک علی شیر عرض کرد کہ ملک جی بے دانش گناہ کردہ ام حد بزنید ہرچہ در خاطر خوندکار آید بکنید رجوع بندہ اول کنانند دیمانند بندگی ملکؓ رجوع او قبول کردند **نقل** است ابن عربیؒ گفت الحق محسوس والخلق موھوم سید محمد گیسو درازؒ گفت الحق موھوم والخلق محسوس. اگر ابن عربیؒ در زمانہ ما بودے سلمان کردمے برادران پیش میرانؑ عرض کردند حضرت میرانؑ فرمودند ابن عربیؒ پہلوان توحید بود سید محمدؒ را کلام او فہم نہ شد نزد ابن عربیؒ سید محمدؒ چو نست چنانچہ شیر خوار نزد بزرگ **نقل** است برادران پیش حضرت میرانؑ عرض کردند ابن عربیؒ فرمودند از عرش تا فرش یکے شئے است سید محمد گیسو درازؒ فرمودند ذات وراء الوریٰ است اگر ابن عربیؒ در زمانہ ما بودے سلمان کردمے حضرت میرانؑ فرمودند ابن عربی پہلوان توحید بود

کیا قصور ہوا ہے رجوع کرتا ہوں. بندگی ملکؓ نے بہت غصہ ہوکر فرمایا کہ تونے ایسا کام کیا ہے کہ گلال چھڑکا اور بسنت بازی کیا ملک علی شیر نے عرض کیا ملک جی بے علمی سے گناہ کیا ہوں حد ماریئے خوندکار کے دل میں جو کچھ آئے سزا دیجئے پہلے بندہ کی رجوع کروایئے اور پھر تشریف رکھئے بندگی ملکؓ نے اس کی رجوع قبول کی **نقل** ہے ابن عربیؒ نے کہا حق محسوس ہے اور خلق موہوم ہے۔ سید محمد گیسو درازؒ نے کہا حق موہوم ہے اور خلق محسوس ہے اگر ابن عربیؒ ہمارے زمانہ میں ہوتے تو میں مسلمان کرتا صحابہؓ نے یہ بات حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کی۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ابن عربیؒ توحید کے پہلوان تھے سید محمد نے ان کے کلام کو نہیں سمجھا ابن عربیؒ کے پاس سید محمدؒ ایسے ہیں جیسا کہ شیر خوار بزرگ کے پاس. **نقل** ہے صحابہ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا ابن عربیؒ نے فرمایا عرش سے فرش تک ایک شے ہے۔ سید محمد گیسو درازؒ نے فرمایا ذات وراء الوریٰ ہے اگر ابن عربی ہمارے زمانہ میں ہوتے تو میں مسلمان کرتا. حضرت مہدیؑ نے فرمایا ابن عربی توحید کے پہلوان تھے سید محمدؒ نے

سید محمدؓ را کلام او فہم نشد نزد ابن عربیؒ سید محمدؓ
چون است چنانچہ شیرخوار نزد بزرگ نقل است
کسے پیش میرانؑ عرض کرد کہ ابن عربیؒ فرمودند کہ
فرعون را در دوزخ ندیدم حضرت میرانؑ فرمودند
کہ خدائے تعالیٰ فرمودہ است. النار یعرضون
علیہا غدوا وعشیا (جز ۲۴ رکوع ۱۰) ابن
عربیؒ را سیر دوزخ میانہ بود مرد خدائے تعالیٰ
بود او حق گفت **نقل است** ابن عربی ملایان
را در بحث فرعون عاجز کردند این قصہ
برادران پیش حضرت میرانؑ عرض کردند میران
علیہ السلام فرمودند کہ گمان علم ایشان رد کرد
این کہ فرعون ناجی است ملایان کور شدہ بودند
و ندانند کہ خدائے تعالیٰ در حق فرعون در کلام
خویش خبر دادہ است فاخذہ اللہ نکال
الآخرۃ والاولیٰ (جز ۳۰ رکوع ۳) **نقل است**
بندگی میاں شاہ نعمتؓ را خدائے تعالیٰ بسیار
زر رسانیدہ بود یک چارن آمد در حال دنیا ہم آمد
بود میاں او را در آن وقت بسیار دادہ
بودند وقت سویت ہم سیائیؓ را مدح بسیار کرد

ان کے کلام کو نہ سمجھا ابن عربیؒ کے پاس سید محمد
ایسے ہیں جیسا کہ شیرخوار بزرگ کے پاس **نقل ہے**
کسی نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا ابن عربیؒ
نے فرمایا کہ میں نے فرعون کو دوزخ میں نہیں دیکھا.
حضرت مہدیؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
گھیر لیا فرعون والوں کو آگ نے حاضر کئے جاتے
ہیں آتش دوزخ پر صبح شام. ابن عربیؒ کو
دوزخ کی سیر درمیانی تھی مرد خدا تھا اس نے
حق کہا **نقل ہے** ابن عربیؒ نے فرعون کی بحث میں
ملاؤں کو عاجز کیا یہ قصہ صحابہؓ نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں عرض کیا مہدیؑ نے فرمایا کہ ابن عربیؒ نے
ملاؤں کے علم کے گمان کو رد کیا وہ گمان یہ کہ فرعون
ناجی ہے ملا اندھے ہو گئے تھے اور نہیں جانتے ہیں
کہ خدائے تعالیٰ نے فرعون کے حق میں اپنے کلام میں
خبر دی ہے کہ تو اسے (فرعون کو) اللہ نے دھر
پکڑا آخرت اور دنیا کے عذاب میں **نقل ہے**
بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو خدائے تعالیٰ بہت سونا
بھیجا تھا ایک چارن حضرتؓ کے پاس آیا اسی
وقت دنیا یعنی سونا بھی آیا تھا میاںؓ نے اس وقت

میاںؓ برادراں راز مودند اگر رضای شما باشد
ایں را دو مہر بدہم براداراں گفتند بدہید
میاںؓ دو مہر دادند چارن گفت میاںؓ را
دراں حال دنیا بسیار دادند ایں وقت
اندک میاں پیش او بیان قرآن کردند
چارن جامہ وشمشیر ہمہ بذل کرد وگفت
مارا معلوم نبود کہ دین خدائےتعالیٰ چنیں
است **نقل** است بندگی میاں شاہ نعمتؓ
فرمودند شرط توبہ چنانست کہ بطریق
شیر گاو از پستاں بیروں می آید و باز ہرچند
کہ قصد می کنند دروں پستاں ہرگز
نمی رود ہمچناں توبہ باید کرد **نقل** است
میاں الہداد حمیدؓ را یاراں دیدہ ہمچناں
گریختند چوں کماں را زاغ بہ بیند
وبگریزد ہرگاہ کہ مال خود بحضور میراںؑ
تسلیم کردند بعدہ ہمہ براداران خوشنود
شدند پیش از تسلیم کردن یاراں گفتند
از نزد شما بوئے مردار می آید میاں
الہداد بارہا گفتندے بندہ مردار خوار

چارن کو بہت سونا دیا تھا۔ سویت کے وقت بھی
چارن نے میاںؓ کی بہت تعریف کی۔ میاںؓ نے
برادروں سے فرمایا کہ اگر تمہاری اجازت ہو تو
چارن کو دو مہر دیتا ہوں۔ برادروں نے کہا
دیجئے۔ میاںؓ نے اس کو دو مہر دیئے چارن نے
میاں سے کہا اس وقت آپ نے بہت سونا دیئے
اور اب تھوڑا دیئے۔ میاںؓ نے اس کے سامنے
قرآن کا بیان کیا۔ اس چارن نے کپڑے اور شمشیر
اور سب کچھ خدا کی راہ میں دیدیا اور کہا کہ ہم کو معلوم
نہ تھا کہ خدائے تعالیٰ کا دین ایسا ہے **نقل** ہے بندگی
میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ توبہ کی شرط ایسی ہے
کہ گائے کے دودھ کی طرح پستان سے باہر آتا ہے
اور پھر بہت کچھ ارادہ کرتے ہیں کہ دودھ پستان میں
جائے تو ہرگز نہیں جاتا اسی طرح توبہ کرنا چاہیئے
نقل ہے میاں الہداد حمیدؓ کو صحابہؓ دیکھکر ایسا
بھاگتے تھے جیسا کہ کوا کمان کو دیکھکر بھاگتا ہے
جس وقت کہ اپنا مال حضرت مہدیؑ کے حضور میں
پیش کر دیئے تو اس کے بعد تمام صحابہؓ خوش ہوئے
مال حوالے کرنے سے پہلے ان کو صحابہؓ کہتے تھے کہ

درمیان فقیران است **نقل است** بایزید بسطامیؒ فرمودند کہ دوازدہ سال شد بایزید را بایزید تفحص می کنند نہ دیدند ایں را پیش حضرت میران علیہ السلام عرض کردند بایزید چنیں گفتند حضرت میرانؑ فرمودند تفحص کنندہ بود اگر نبودے بہتر بودے

نقل است کسے پیش حضرت میرانؑ عرض کرد یکے فرمودند دوازدہ سال نفس خربوزہ طلب کرد او نداد حضرت میرانؑ فرمودند اگر خدائے تعالیٰ بے واسطہ داد چرا نخورد خطرہ را نفی نشدے در یاد خدا مشغول شدے چرا دوازدہ سال در بند ایں خطرہ شد

نقل است خناس رسول علیہ السلام و میران علیہ السلام ایں ہر دو خناس مسلمان بودند

نقل است دائرہ بندگی میاں شاہ نظامؓ در رادھن پور بود آنجا ملایان جمع شدہ بودند جہت بحث مہدی علیہ السلام میاں نظامؓ رفتند در صحبت ہیچکس بحث نہ کرد بعدہ یک سال در آں دیہ ماندند فتوح آنجا

تمہارے پاس مردار کی بو آتی ہے۔ میاں الہدادؓ اکثر کہتے تھے کہ بندہ فقیروں کے درمیان مردار خوار ہے

نقل ہے بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ بارہ سال ہوئے بایزید کو بایزید ڈھونڈھتا ہے نہیں دیکھا صحابہؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ بایزیدؒ نے ایسا کہا حضرت مہدیؑ نے فرمایا ڈھونڈھنے والے تھے اگر ڈھونڈھنے والے نہ ہوتے تو بہتر ہوتا

نقل ہے کسی نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ ایک (اولیاء اللہؒ) نے فرمایا بارہ سال نفس نے خربوزہ طلب کیا انھوں نے نہیں دیا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر خدائے تعالیٰ بیواسطہ دیا تو کس لئے نہیں کھایا خطرہ کی نفی ہو جاتی خدا کی یاد میں مشغول ہوتا کس لئے بارہ سال ایک خطرہ کے قید میں رہا۔

نقل ہے رسولؐ کا خناس اور مہدیؑ کا خناس دونو خناس مسلمان تھے

نقل ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ کا دائرہ رادھن پور میں تھا وہاں مہدیؑ کے باب میں بحث کرنے کیلئے ملا جمع ہوئے تھے وہاں میاں نظامؓ تشریف لیگئے صحبت مہدیت کے متعلق کسی نے بحث نہیں کیا اس کے بعد آپ نے اس قصبہ میں ایک سال قیام فرمایا وہاں کی

قبول نہ کردند چرا کہ آنجا رفتہ بودند **نقل است**
یکجا اجماع شدہ بود یک برادر در خلوت نشستہ
بود حضرت میراں علیہ السلام فرمودند برخیز
اے منافق اجماع شدہ است چرا نشستۂ
تاکید اجماع ایں چنیں بود **نقل است** حضرت
رسول علیہ السلام را خدا تعالیٰ خرما رسانیدہ
بود سویت میکردند امام حسنؓ و امام حسینؓ
را بسیار اضطرار بود بی بی فاطمہؓ فرزنداں را
گفتند نزد رسول علیہ السلام بروید خدا تعالیٰ
خرما رسانیدہ است چوں آمدند یک خرما در
دہن انداختند رسول علیہ السلام دیدند انگشت
خود در دہن ایشاں کردہ بیروں آوردند
ایشاں زاری کردہ نزد مادر آمدند فریاد کردند
مادر اندوہناک شدہ نزد رسول علیہ السلام
آمدہ عرض کردند کہ گرسنگی ایشاں را غلبہ کردہ
بود شما چنیں کردند رسول علیہ السلام فرمودند اے
فاطمہؓ زہر دشمن جان است و لقمہ حرام
دشمن ایمان است **نقل است** بندگی میاں
ملک الہداد احوال خود بندگی میاں شاہ دلاورؓ را

فتوح قبول نہیں کی کیوں کہ آپ وہاں گئے تھے **نقل ہے**
ایک مقام پر اجماع ہوئی تھی ایک برادر خلوت میں بیٹھا
تھا حضرت مہدیؑ نے فرمایا اٹھ اے منافق اجماع
ہوئی ہے کس لئے بیٹھا ہوا ہے اجماع کی تاکید ایسی تھی
نقل ہے خدا تعالیٰ نے حضرت رسولؐ کو کھجور بھیجا
تھا سویت کرتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ بہت مضطر
تھے بی بی فاطمہؓ نے اپنے فرزندوں سے کہا کہ رسولؐ
کے پاس جاؤ خدا تعالیٰ نے کھجور بھیجا ہے جب وہ
آئے تو ایک کھجور اپنے منھ میں ڈال لئے رسولؐ نے
دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منھ میں ڈالکر کھجور باہر کردیا
یہ دونوں روتے ہوئے ماں کے پاس آئے اور فریاد
کی ماں نے غمگین ہوکر رسولؐ کے پاس آکر عرض کیں کہ
بچوں پر بھوک کا غلبہ ہوا تھا آپ نے ان کیساتھ
ایسی حرکت کی۔ رسولؐ نے فرمایا اے فاطمہؓ جان کا
دشمن زہر ہے اور ایمان کا دشمن حرام کا لقمہ ہے۔
نقل ہے بندگی میاں ملک الہدادؓ نے اپنا احوال لکھکر
بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس خط روانہ کیا۔
میاں دلاورؓ دکن میں تھے دو بھائی وہاں آئے
اس خط میں گجری زبان میں یہ دہرہ لکھے تھے ۔

نوشتہ فرستادند میاں دلاورؓ در دکہن بودند دو برادراں آمدند دراں نوشتہ بودند بزبان گجری دوہرہ۔

ماتھے پیر شریر جل کر ڈک کلیجی مانہ
پنجر ٹوٹ پرانڑ گیو کیا تیں سمر تھ ناہ

میاں فرمودند ملکؓ را بینائی شد جواب نوشتند شمارا بینائی شروع شدہ است جواب دوہرہ تم دیکھنتے فانی نقل است دائرہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ در جیول بود بسیار اضطرار شدہ بود چہار صد و پنجاہ فقیراں با فقر و فاقہ خشک شدہ جاں بحق تسلیم کردند ایں اجتماع در گجرات رسیدہ بعدہ ملک شرف الدین چند نقد براہ خدا برای بندگی میاںؓ و برای بندگی ملک حمادؒ نقد و زر برای خواہر خود بوامناؒ کہ زوجہ بندگی ملک حمادؒ بود بدست دایہ بوامناؒ را فرستاد دایہ بہ جیول رسید در دائرہ آمدہ پرسید کہ خانہ بندگی ملک حمادؒ کجا است کسے گفت کہ ہمیں خانہ است درون رفتہ دید کہ بوامناؒ استادہ نا شناخت واسطہ آں بود کہ جہت فقر و فاقہ صورت تبدیل شدہ بود

پاؤں سر پر آلگے (راہ خدا میں سر کے بل چلا) جسم محنت سے گھل گیا دل میں عشق کی آگ بھڑکی۔ خودی کا پنجرہ ٹوٹ گیا روح ذات خدا میں واصل ہوئی۔ کیا تو قادر نہیں ہے (اے اللہ تو نے ناچیز کو وصال کا رتبہ جو دیا یہ تیری قدرت ہے)۔ میاںؓ نے فرمایا کہ ملکؓ کو بینائی ہوئی جواب لکھا کہ تم کو بینائی شروع ہو گئی ہے۔ دوہرے کا جواب دیا کہ تم فانی ہو گئے نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا دائرہ جیول میں تھا بہت اضطرار ہو گیا تھا ساڑھے چار سو فقیروں نے فقر و فاقہ سے خشک ہو کر جان خدا کے حوالے کی یہ خبر گجرات میں پہنچی اس کے بعد ملک شرف الدین نے تھوڑے روپے خدا کی راہ میں بندگی میاںؓ اور بندگی ملک حمادؒ کیلئے روپے اور زیور اپنی بہن بوامنا کے لئے جو بندگی ملک حمادؒ کی بی بی تھیں بوامنا کی دایہ کے ذریعہ بھیجا۔ دایہ جیول پہنچی دائرہ میں آکر پوچھا کہ بندگی ملک حمادؒ کا گھر کہاں ہے کسی نے کہا کہ یہی گھر ہے۔ گھر میں جا کر دایہ نے دیکھا کہ بوامنا کھڑی ہوئی ہیں لیکن نہیں پہچانی اس کی وجہ یہ تھی کہ فقر و فاقہ کی وجہ بوامنا کی صورت

باز بیرون آمده سه بار همچنان درون و بیرون خانه ملک آمد و رفت نمود بعد از لوا منا تبسم کردند بر دندان لوا منا میخهای زرین بود دایه از آن بخت بعد ازان بسیار زاری و افسوس کرد که این چنین حال شده است بعد ازان آنچه که نقد زر آن آورده بود بحضور ایشان داد بندگی ملک حمادؒ و زوجه ایشان دران هیچ نگرفتند پیش بندگی میاں آں متاع آوردند میاں قبول کردند چند مبلغ برای راه خرچ کعبة الله داشتند و چند مبلغ همه کسانرا سویت کرده دادند دران سویت بندگی ملک حمادؒ را داده بودند آن نقد تمام قلب شد آن روز در خانه هر کسے طعام پختند و در خانه بندگی ملک حمادؒ هیچ نه پختند. در خاطر چند برادران آمد که خاطر ملک چون است نزد ملکؒ آمده دیدند که تلاوه بهائی راس کرده بودند در خاطر ملکؒ هیچ تبدل نیافت بعد ازاں آں برادران این مذکور بندگی میاںؓ را معلوم کردند و گفتند که نزدیک بندگی ملک حمادؒ ما رفته بودیم که خاطر ایشاں هیچ

بدل گئی تھی پھر دایہ باہر آئی اسی طرح تین بار ملکؒ کے گھر میں آتی اور جاتی رہی اس کے بعد لوا منا مسکرائیں تو ان کے دانتوں پر سنہری پتر تھا اس کو دیکھکر دایہ پچھتائی اور بہت زاری اور افسوس کی کہ ایسا حال ہو گیا ہے اس کے بعد جو کچھ کہ نقد اور زیور لائی تھی ان کے سامنے رکھی لیکن ملک حمادؒ اور ان کی بی بیؒ اس میں سے کوئی چیز نہیں لی اور وہ مال بندگی میاںؓ کے حضور میں پیش کیا میاںؓ نے قبول کیا اور تھوڑے روپے کعبۃ اللہ کے راستہ کے خرچ کے لئے رکھے اور تھوڑے روپے اہلیان دائرہ پر سویت کی اس میں سے جو سویت بندگی ملک حمادؒ کو دی گئی تھی وہ سب روپے کھوٹے ہو گئے اس روز ہر ایک کے گھر میں کھانا پکائے اور بندگی ملک حمادؒ کے گھر میں کچھ نہ پکائے. چند برادران دائرہ کے دل میں خیال ہوا کہ ملک کے دل پر کیا اثر ہے ملکؒ کے پاس جا کر دیکھا کہ حوض بنا رہے تھے ملکؒ کے دل میں کوئی تبدیلی نہ پائی اس کے بعد ان بھائیوں نے بندگی میاںؓ کو اس واقعہ کی اطلاع کی اور کہا کہ ہم بندگی ملک حمادؒ کے پاس گئے تھے لیکن ان کے

تبدل نشده است بعده بندگی میاںؓ فرمودند
ایں خطره داشته نزد اوشاں چوں رفته
بودید جان ما وجان بھائی حمادؒ یکی است و
اجساد دو است براوشاں ایں خطره داشته
بودید بروید رجوع بکنید ہماں طور آں
برادراں پیش ملکؒ آمده رجوع کردند۔
نقل است دائرهٔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ
در کھانبیل بود بندگی میاںؓ را از موضع دساڑه
از طرف ملک شاه جی و ملک راجے پنج اسپ
در راهِ خدا آمده بودند بندگی میاں اسپاں را
ہمراه گرفته از دائره بیروں آمده استاده
شدند بندگی ملک حمادؒ را فرمودند که براسپ
سوار شده بگردانید ہماں طور ملک مذکور بر
اسپ سوار شده گردانیدند در خاطر مبارک
میاںؓ چناں آمد که ایں طرف اسپ باید گردانید
ہمیں طرف ملک اسپ گردانیدند باز در خاطر
میاںؓ چناں آمد که بآں طرف اسپ باید دوانید
ہماں طرف ملک اسپ دوانیدند و در خاطر میاںؓ
چنانکه بود ہمچناں ملک کردند بعد ازاں بندگی میاںؓ

دل میں کسی قسم کی تبدیلی نہوئی ۔ اس کے بعد
بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ تم دل میں یہ خطرہ لاکر ان کے
پاس کیوں گئے تھے ۔ ہماری جان اور بھائی حمادؒ
کی جان ایک ہے اور جسم دو ہیں ان کے متعلق یہ
خطرہ لیکر جو گئے جاؤ رجوع کرو اس حکم کے موافق
ان بھائیوں نے ملکؒ کے پاس جاکر رجوع کی۔
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا دائرہ کھانبیل
میں تھا ملک شاہ جی اور ملک راجے ساکن موضع
دساڑہ نے بندگی میاںؓ کو پانچ گھوڑے خدا کی
راہ میں بھیجے تھے بندگی میاںؓ گھوڑوں کو اپنے
ساتھ لیکر دائرہ کے باہر آکر کھڑے ہوگئے اور بندگی
ملک حمادؒ کو فرمایا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر پھراؤ اسی
طرح ملک مذکور نے گھوڑے پر سوار ہوکر پھرایا
میاںؓ کے مبارک دل میں ایسا خیال آیا کہ گھوڑا
اس طرف پھرانا چاہیئے تو ملکؒ نے اسی طرف گھوڑے
کو پھرایا پھر میاںؓ کے دل میں ایسا خیال آیا کہ
اس طرف گھوڑے کو دوڑانا چاہیئے تو ملکؒ نے
گھوڑے کو اسی طرف دوڑایا اور میاںؓ کے دل
میں جیسا خیال آتا تھا ملکؒ نے اس کے موافق

فرمودند اے برادراں ببینید آنچہ کہ در خاطر ما
می گذرد ہماں طریق بھائی حمادؒ می کردند وجان
وجان بھائی حمادؒ یکے است و اجساد دو است
نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ یک
روز از خانہ بیروں آمدند و قصد کردہ درون در
آمدند ناگاہ چوب بالائے در بر ناصیہ مبارک
بندگی میاںؓ رسید عقد آمد بعد ازاں میاںؓ
بیروں آمدہ دیدند چنانچہ عقد بر ناصیہ
مبارک میاںؓ آمدہ بود ہماں طور عقد بر ناصیہ
بندگی ملک حمادؒ ہم آمدہ بود چرا کہ وجود
میاں و ملک یکے بود در ذات بندگی
میاں ملکؒ فانی بودند **نقل است** یک
روز بحضور بندگی میاں سید خوندمیرؓ مذکور
کیمیا شد بعد ازاں میاںؓ فرمودند چرا
دریں ردو بدل افتادہ اند یک آیت
قرآن ایں چنیں است کہ آں آیت بر
گل خواندہ بدمد خالص زر شود بعدہ
یک برادر عرض کرد کہ آں آیت کدام است
میاںؓ فرمودند اگر بھائی حمادؒ بپرسند انگہ

عمل کیا اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا بھائیو!
دیکھو ہمارے دل میں جو کچھ خیال آتا تھا اسی طرح
بھائی حمادؒ عمل کرتے تھے ہماری جان اور بھائی
حمادؒ کی جان ایک ہے اور جسم دو ہیں۔ **نقل ہے۔**
ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ گھر سے باہر آئے
اور قصد کر کے دروازہ کے اندر گئے یکایک
دروازہ کے اوپر کی چوکھٹ بندگی میاںؓ کی
مبارک پیشانی کو لگی گمڑا آگیا اس کے بعد میاںؓ
نے باہر آکر دیکھا جیسا کہ میاںؓ کی مبارک پیشانی
پر گمڑا آگیا تھا اسی طرح بندگی ملک حمادؒ کی
پیشانی پر بھی گمڑا آیا تھا کیوں کہ میاںؓ اور ملکؒ
کا وجود ایک تھا اور بندگی میاں کی ذات میں ملکؒ
فنا ہوگئے تھے **نقل ہے** ایک روز بندگی میاں
سید خوندمیرؓ کے حضور میں کیمیا کا ذکر آگیا اس کے
بعد میاںؓ نے فرمایا کیوں کیمیا کی بحث میں پڑے
ہیں قرآن شریف کی ایک آیت ایسی ہے کہ اس
آیت کو پڑھ کر مٹی پر پھونک دیں تو خالص سونا بن جائے
اس کے بعد ایک برادر نے عرض کیا کہ وہ آیت
کونسی ہے میاںؓ نے فرمایا اگر بھائی حماد پوچھیں تو

بگویم. ایں خبر بندگی ملک حمادؒ شنیدہ آمدند
بخدمت بندگی میاںؓ عرض کردند کہ درمیان
ما حاجت زر است خوندکار ایں چنیں فرمودند
بندگی میاںؓ فرمودند کہ نے اگر کسے را ایں
آیت بگویم تا او آزمودہ خواہد دید و شمارا
آزمودن حاجت نیست چرا کہ شمارا زر و
خاک برابر است. **نقل است** بندگی
میاں عبدالرحمنؒ یک بھونرا را تلقین کردہ
بودند آں بھونرا چیزے عشر پیش میاں
عبدالملکؒ آورد میاں عبدالملکؒ او را
پرسیدند کہ شما تلقین کجا ہستند آں بھونرا
گفت تلقین میاں عبدالرحمنؒ ہستیم میاں
عبدالملکؒ فرمودند ایں عشر میاں عبدالرحمنؒ
است در آنجا بدہ آں بھونرا پیش میاں
عبدالرحمنؒ عشر آورد آنچہ میاں عبدالملکؒ
فرمودہ بودند گفت میاں عبدالرحمنؒ چشم پر
آب کردہ فرمودند ایں حق فقیران است
ہر جا کہ فقیراں باشند ایں بدہید مقید کردہ ہرگز
کسی نگرفتہ است مارا ہم روا نیست کہ قید کردہ

اس وقت میں کہتا ہوں یہ خبر بندگی ملک حمادؒ سن کر
آئے اور بندگی میاںؓ کی خدمت میں عرض کیا۔
کیا ہمارے درمیان زر کی حاجت ہے خوندکار
نے ایسا جو فرمایا؟ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ نہیں
نہیں اگر میں کسی کو یہ آیت کہوں تو وہ آزما کر سمجھیگا
اور تم کو آزمانے کی ضرورت نہیں کیوں کہ تمہارے
لئے سونا اور مٹی دونوں برابر ہیں۔ **نقل ہے**
بندگی میاں عبدالرحمنؒ نے ایک بھونرے کو تربیت
کیا اس بھونرے نے کچھ عشر میاں عبدالملکؒ
کے پاس لایا میاں عبدالملکؒ نے اس سے پوچھا
کہ تم کہاں تربیت ہوئے اس بھونرے نے کہا کہ
ہم میاں عبدالرحمنؒ سے تربیت ہوئے ہیں۔
میاں عبدالملکؒ نے فرمایا کہ یہ عشر میاں عبدالرحمنؒ
کا ہے وہاں دے۔ اس بھونرے نے میاں عبدالرحمنؒ
کے پاس عشر لایا اور میاں عبدالملکؒ نے جو کچھ
فرمایا تھا کہا۔ میاں عبدالرحمنؒ نے آنکھوں میں
پانی لا کر فرمایا کہ یہ فقیروں کا حق ہے جہاں کہیں
فقراء ہیں یہ عشر ان کو دو مقید کرکے کسی فقیر نے
ہرگز نہیں لیا ہمارے لئے بھی مقید کرکے لینا جائز نہیں

بگیریم ایں فعل خلاف حضرت میراں علیہ السلام است باز آں بھونرا میاں عبد الملکؒ را عشر داد **نقل** است بندگی میراں سید محمودؓ فرمودند کسے ہر کرا تلقین کند نباید کہ اورا قید کند در باب عشر کہ مارا بدہ و دیگراں را مدہ ایں فعل روا نیست اگر کسے قید عشر کند او از مہدی علیہ السلام نباشد خلاف روش مہدیؑ و مہاجرانؓ می کند۔ **نقل** است بندگان خداے در دائرہ ترک کنانیدند نزد کسے خرچ یکماہ باشد او ہماں خرچ کند اگر قابلیت چنیں دارد کہ دہ روز بیاپے ہیچ نخوردہ باشد نزدیک ہمسایگاں طعام می پزند خلق را می خورانند ایں را ہیچ در خاطر نمی گذرد کہ مارا ہم نمی دہند کسے را ایں چنیں قابلیت باشد اگر اورا ہزار دینار از یکجا برسد ہمہ دینار بذل گرداند اورا روا نیست کہ اگر کسے را چنیں قابلیت نیست اورا باید کہ قوت لایموت بخورد وگرنہ نفس دغا مید ہد اورا از دائرہ بیروں کند و طالب دنیا کناند گدائی

مقید کر کے لینا حضرت مہدیؑ کے عمل کے خلاف ہے پھر اس بھونرے نے میاں عبد الملکؒ کو عشر دیا۔ **نقل** ہے۔ بندگی میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جو فقیر جس کسی کو تربیت کرتا ہے اس کو چاہیئے کہ مرید کو عشر کے باب میں مقید کر کے نہ کہے کہ ہم کو دے دوسرے فقرا کو مت دے کیوں کہ یہ فعل جائز نہیں اگر کوئی فقیر عشر کو مقید کرتا ہے تو وہ مہدیؑ سے نہو گا۔ اور وہ فقیر مہدیؑ اور صحابہؓ کی روش کے خلاف کرتا ہے۔ **نقل** ہے طالبان خدا جس کو ترک دنیا کرواتے ہیں اگر اس کے پاس ایک مہینے کا خرچ ہے تو اس کو چاہیئے کہ اسکو خرچ کرے۔ اگر ایسی قابلیت رکھتا ہے کہ دس دن تک کچھ نہیں کھایا ہے اور پڑوس میں رہنے والے کھانا پکاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں تو اس کے دل میں یہ خطرہ نہیں آتا ہے کہ ہمکو بھی نہیں کھلاتے ایسی قابلیت جسمیں ہو اگر اس کے پاس کہیں سے ہزار دینار بھی آجائیں تو وہ سب دینار خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے ایسی قابلیت والے کے لئے کوئی چیز نزدیک رکھنا جائز نہیں اور جس میں یہ

کنانند در دائرہ ماندن نمی دہد جزع وفزع
می کند تسلیم نمی شود بندگان خدا دانا و
بینا و حاذق فرمودہ اند کسے بران عمل کنند بہ
فائدہ است وگرنہ ہلاکت است ۔
نقل است بندگی میاں شاہ دلاورؓ
در دائرہ ندا کنانیدند آں وقت کہ در
دائرہ اضطرار باشد مبادا کسی در
دیگ روغن انداختہ طعام بپزند ہر کہ
روغن بخورند وقت طعام خوردن روغن
بیندازند و بخورند کہ فقیراں را ایذا نشود
نقل است یکی از اولیاؒ مناجات کرد
اے بار خدایا از دل ما شرک دور کردیم
بعدہ یک روز درد شکم گرفت حاذق
را نمود او گفت شیر و قند خوردہ بودی ایں
درد ازاں سبب است اولیاؒ گفتند
آرے ہمدریں فرمان آمد دراں زمان بدرگاہ
ما مناجات کردی کہ از دل ما شرک دور کردم
ایں زماں شرک برخوردنی چرا آوردی تا
مارا یاد نہ کردی بعدہ آں اولیا توبہ

قابلیت نہو اس کو چاہیئے کہ قوت لا یموت کھائے
ورنہ نفس دغا دیتا ہے اس کو دائرہ سے باہر کر دیتا
ہے دنیا کا طالب بناتا ہے بھیک مانگنے لگتا ہے
دائرہ میں رہنے نہیں دیتا بے صبری کرتا ہے خود
کو خدا کے حوالے نہیں کرتا بندگانِ خدا دانا بینا
اور حاذق تھے فرمایا ہے جو شخص مذکورہ باتوں پر عمل
کرتا ہے اس کے لئے فائدہ ہے ورنہ اس کیلئے
ہلاکت ہے ۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ
نے دائرہ میں اعلان کروایا کہ جس وقت دائرہ میں
اضطرار ہو جائے ایسا نہو کہ کوئی شخص دیگ میں
روغن ڈالکر پکائے ۔ جو شخص گھی کھاتا ہے کھانیکے
وقت روغن ڈالکر کھالے تاکہ فقیروں کو تکلیف نہو ۔
نقل ہے ایک اولیاؒ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی
یا اللہ ہم نے اپنے دل سے شرک کو دور کر دیا ہے
اس کے بعد ایک روز آپ کے پیٹ میں درد ہونے لگا
حکیم کو دکھائے اس نے کہا تم نے میٹھا کھایا ہے
یہ درد اسیکے سبب سے ہوا ہے ۔ اولیاؒ نے کہا ہاں
اسی وقت فرمان خدا آیا کہ تو نے اس وقت ہماری
درگاہ میں دعا کی کہ ہم نے ہمارے دل سے شرک کو

کردند **نقل است** یکے پیر و مرید بہ مکہ
می رفتند ے پیر مصلیٰ بر آب گسترانیدہ
سوار شد مرید را گفت بیا سوار شو من
خدا ے گویم تو پیر بگو مرید ہم خدا گفت
غرق شد باز پیر گفت پیر بگو باز پیر گفت
برآمد این **نقل** برادراں پیش حضرت
میراں علیہ السلام عرض کردند حضرت
میرانؑ فرمودند خوب نکرد چرا غرق شدن
نہ داد بنام خدا تعالیٰ غرق شدی شہید
شدے۔ **نقل است** سید عبدالقادرؒ
فرمودند کہ بر گردن ہمہ اولیا پائے من است
این **نقل** پیش حضرت میراں علیہ السلام برادران
عرض کردند حضرت میرانؑ فرمودند سید
کوچک بود ہضم نہ کرد چرا این چنیں نہ گفت
کہ پائے ہمہ اولیا بر گردن ما است ــــ
نقل است حضرت میرانؑ در گلبرگہ آمدند
ارواح سید محمد گیسو درازؒ سہ فرسنگ پیش
حضرت میرانؑ آمد میرانؑ را با کفش درون
گنبد بردند و گفتند کہ بر بالائے قبر شدہ

دوا کردیا ہے اور اس وقت کھانے کی چیز کو کیوں
شریک کیا یہانتک کہ ہم کو بھول گیا۔ اس کے بعد
اس اولیاؒ نے توبہ کی۔ **نقل** ہے ایک پیر اور ایک
مرید مکہ معظمہ جا رہے تھے پیر پانی پر مصلا بچھا کر
چلنے لگا۔ مرید سے کہا آ مصلے پر کھڑے ہو جاییں
خدا کہتا ہوں تو پیر کہہ۔ مرید نے بھی خدا کہا ڈوبا
گیا۔ پھر پیر نے کہا کہ پیر کہہ تو پھر مرید نے پیر
کہا پانی کے اوپر آگیا۔ یہ **نقل** صحابہؓ نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں عرض کی حضرت مہدیؑ نے فرمایا اچھا نہیں
کیا۔ کیوں ڈوبنے نہ دیا خدا تعالیٰ کے نام سے
ڈوبتا تو شہید ہوتا۔ **نقل** ہے سید عبدالقادرؒ
نے فرمایا کہ تمام اولیاءؒ کی گردن پر میرا پاوں ہے
یہ **نقل** صحابہؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کی۔
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سید عبدالقادر بچے تھے
(اپنی باطنی قوت کو) ہضم نہیں کئے کیوں ایسا نہ کہا
کہ تمام اولیاءؒ کا قدم ہماری گردن پر ہے **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ گلبرگہ آئے حضرت سید محمد گیسو درازؒ
کی ارواح مبارک تین فرسنگ کے فاصلہ سے
حضرت مہدیؑ کے پاس آئی مہدیؑ کو جوتیاں سمیت

بیائید و بندہ را معاف کنید کہ سہ روز بحال
جذبہ بندہ مہدیؑ گویانیدہ بود چند گفتگو
کردند بعدہ بیرون آمدند بطرف شمال اشارہ
نمودہ فرمودند کہ گرمائے دوزخ بسیار
می آید **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام
در روضۂ شاہ عالمؒ آمدند و فرمودند کہ بوے
عشق می آید و **نیز** فرمودند بھائی سید منجلےؒ
عاشق بودند و در روضۂ شیخ احمد کھٹو آمدند
حضرت میرانؑ فرمودند اینجا بوی زہد می آید۔
نقل است حضرت میراں علیہ السلام در
دولتاباد آمدند و در روضۂ شیخ مومنؒ ماندند
و فرمودند اسم ایشاں سید محمد عارفؒ است
و فرمودند زمین دکہن شوم است باز حضرت
میرانؑ بطرف تلنگانہ رواں شدند و فرمودند
بغیر عشق ایں زمین سوختہ شدہ است باز
گردیدند در تلنگانہ نہ رفتند و بطرف بیجاپور
رواں شدند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
کہ ایں زمین سخت و آدمی بدبخت ست **نقل** است
حضرت میراں علیہ السلام در شہر بیدر رفتند

گنبد میں لیگئی اور کہا کہ قبر پر چڑھ کر آئیے اور بندہ کی خطا
معاف کیجئے کیوں کہ میں نے جذبہ کی حالت میں
مہدیؑ کا دعوی کیا ہے تھوڑی دیر گفتگو رہی اس کے
بعد حضرت مہدیؑ گنبد سے باہر آئے اور شمال کی
طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ دوزخ کی گرمی بہت آتی
ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شاہ عالم
کے روضہ میں آئے اور فرمایا کہ عشق کی بو آتی ہے
اور **نیز** فرمایا کہ بھائی سید منجلے عاشقؒ تھے۔ اور
شیخ احمد کھٹورحؒ کے روضہ میں آئے، اور حضرتؑ نے
فرمایا کہ یہاں زہد کی بو آتی ہے۔ **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ دولتاباد میں آئے اور شیخ مومنؒ کے
روضہ میں قیام کیا اور فرمایا کہ ان کا نام سید محمد عارفؒ
ہے اور فرمایا کہ دکن کی زمین منحوس ہے پھر حضرت
مہدیؑ تلنگانہ کی طرف روانہ ہوئے اور فرمایا کہ
عشق کے بغیر یہ زمین جل گئی ہے واپس ہوگئے
تلنگانہ نہیں گئے۔ اور بیجاپور کی طرف روانہ ہوئے
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے
اور آدمی بدبخت ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
شہر بیدر تشریف لیگئے شیخ مومنؒ نے حضرت مہدیؑ

شیخ مومنؒ باحضرت میراںؑ ملاقات نمودہ بحجرۂ
خود بردہ بسیار خدمت وضیافت کردند
بعدہ آب گرم کردہ غسل کنانیدند شیخؒ گفتند میرانجی
بدن مبارک خوندکار بدست بندہ بشویم حضرت میراںؑ دانستند
کہ شیخؒ برائے دیدن مہر ولایت قصد میکنند
جامہ دور کردہ مہر ولایت نمودند حضرت میراںؑ
شیخ مومنؒ را فرمودند کہ شما تمام متوکل اند بعدہ
شیخؒ تصدیق کردند شیخؒ فرمودند اگر خدائے تعالیٰ
مرا پرسد کہ اے مومن چہ آوردی من میگویم
کہ ایں دو چشم آوردم کہ بہ ایں دو چشم در دنیا
مہر ولایت را دیدہ بودم **نقل است** حضرت
میراںؑ در دولتاباد رسیدند بالائے کھٹکہ
سوار شدہ زیارت ہمہ اولیاء کردند بعدہ
یکجا عقب پائے مبارک بر زمین رسانیدہ
بہ پہلوی می چلیدند براداراں عرض کردند
خوندکار چگونہ میچلند میراںؑ فرمودند اینجا
بسیار اولیاء اللہؒ ہستند بعدہ حضرت میراںؑ
یکجا استادہ فاتحہ خواندند براداراں پرسیدند
میرانجی اینجا کدام ہستند حضرت میراںؑ فرمودند

سے ملاقات کی اور اپنے حجرہ میں لیجا کر بہت خدمت
اور ضیافت کی اس کے بعد پانی گرم کر کے غسل کروایا
شیخؒ نے کہا میرانجی بندہ اپنے ہاتھ سے خوندکار کا
بدن مبارک دھوتا ہے۔ حضرت مہدیؑ نے جان لیا
کہ شیخؒ مہر ولایت دیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں لہٰذا
آپ نے کپڑے ہٹا کر مہر ولایت دکھائی۔ حضرت مہدیؑ
نے شیخ مومنؒ سے فرمایا کہ تم کامل متوکل ہیں اس کے
بعد شیخؒ نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی۔ شیخؒ نے
فرمایا اگر خدائے تعالیٰ مجھ سے پوچھے کہ اے مومن تو
نے کیا لایا تو میں کہوں گا کہ یہ دو آنکھ لایا ہوں
کہ ان دونوں آنکھوں سے مہر ولایت میں نے
دیکھی تھی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ جھٹکہ پر سوار
ہو کر دولتاباد پہنچے تمام اولیاء اللہؒ کی زیارت
کی ایک مقام پر قدم مبارک کی ایڑی زمین پر
ٹیک کر چل رہے تھے صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوندکار
کیوں اس طرح چل رہے ہیں تو مہدیؑ نے فرمایا
یہاں بہت سے اولیاء اللہؒ ہیں۔ اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے ایک جگہ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھا
صحابہؓ نے پوچھا میرانجی یہاں کون ہیں حضرتؑ نے

اینجا دو اولیاء اللہ چناں کامل اند اگر فیض ایشاں
در عالم ظہور شدے مردمان اینجا خدمت شیخ
برہان الدینؒ و شیخ زین الدینؒ نہ کردے
ہمہ مردماں ہمیں جا خدمت کردے باز بروضۂ
شیخ المعظمینؒ رسیدہ اول مرتبہ زیارت شیخ
برہان الدینؒ کردند بعد ازاں زیارت شیخ
زین الدینؒ کردند یاراں عرض کردند درمیان
پیر و مرید فرق است میرانؑ فرمودند آنچہ درمیان
طالب و مرشد فرق است ہماں فرق است
ونیز یاراں پرسیدند کہ درمیان بندگی سید راجوؒ
و سید محمد گیسو درازؒ فرق ہست۔ میرانؑ فرمودند
آنچہ کہ درمیان پدر و پسر فرق ہست ہماں فرق است

نقل است پیش حضرت میرانؑ کسے عرض کرد
بعضے در دائرہ ماکیاں میخورند مارا اضطرار
میشود میرانؑ فرمودند خدائے را بگوئید بندہ
نمی دہد خدا می دہد حضرت میرانؑ اہل فراغان
را فرمودند فقیراں را ایذا مدہید بذل بر
فقیراں بکنید تمام مخورید شمارا فائدہ است

نقل است در دائرہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ

فرمایا یہاں دو اولیاء اللہ ایسے کامل ہیں کہ اگر
ان کا فیض عالم میں ظاہر ہوتا تو یہاں کے لوگ
شیخ برہان الدینؒ اور شیخ زین الدینؒ کی خدمت
نہ کرتے۔ تمام لوگ اسی جگہ خدمت کرتے پھر شیخ
المعظمینؒ کے روضہ میں پہنچکر اول مرتبہ شیخ برہان
الدینؒ کی زیارت کی اس کے بعد شیخ زین الدینؒ
کی زیارت کی صحابہؓ نے عرض کیا پیر اور مرید کے
درمیان فرق ہے؟ مہدیؑ نے فرمایا کہ طالب اور
مرشد میں جو فرق ہے وہی فرق ان میں ہے اور نیز
صحابہؓ نے پوچھا کہ بندگی سید راجوؒ اور سید محمد گیسو درازؒ
کے درمیان فرق ہے تو مہدیؑ نے فرمایا باپ اور
بیٹے کے درمیان جو کچھ فرق ہے وہی فرق انمیں ہے۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے عرض کیا کہ
بعضے لوگ دائرہ میں مرغی کھاتے ہیں ہمارے لئے
فقر و فاقہ کی وجہ اضطرار ہوتا ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا
خدا سے کہو بندہ نہیں دیتا ہے۔ (بعض کاسبین دائرہ
میں) جو اہل فراغ تھے ان سے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ فقیروں کو تکلیف مت دو خدا کی راہ میں
فقیروں کو دو تمام مت کھاؤ تمہارے لئے فائدہ ہے

دو بار سویت شد میاںؓ فرمودند ما راندگان شدیم و بسیار زاری کردند کہ مارا خدا تعالیٰ عوض بندگی مارا در دنیا مید ہد امروز دو بار سویت شد ایں چنیں طالبان خدا بودند۔ **نقل است**۔ در دائرہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ روزے خدا تعالیٰ طعام رسانیدہ بود میاںؓ فرمودند دیگہا از یک طرف سویت کنید میاں حبیب اللہؒ پسر میاں دلاورؓ آمدند و گفتند کہ مارا یک دیگ بدہید عامل نہ داد مکافات کردند میاںؓ فرمودند بر سر او دیگ بزنید **نقل است** بندگی میراں سید محمودؓ دائرہ آراستہ کردہ خانہ ہائے بزرگ بستند میرانسید محمودؓ بسیار زاری کردند و بگریستند و فرمودند کہ مارا روا نیست بعد حضرت میرانؑ دریں خانہا بمانیم آں خانہا گذاشتند **نقل است** بندگی میاں شاہ نظامؓ در ویرانہ یکماہ یا دو ماہ ماندند و سخن نگفتندے یک ماہ و چند روز گذشتندے طعام نخوردندے اہل میاںؓ

نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں دو بار سویت ہوئی میاںؓ نے فرمایا ہم خدا کی درگاہ سے دور کر دیئے گئے اور بہت زاری کی کہ خدائے تعالیٰ ہم کو ہماری بندگی کا بدلہ دنیا میں دیتا ہے کیوں کہ آج دو بار سویت ہوئی ایسے خدا کے طالب تھے۔ **نقل** ہے ایک روز خدا تعالیٰ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں کھانا بھیجا تھا میاںؓ نے فرمایا ایک طرف سے دیگوں کو سویت کرو۔ میاں دلاورؓ کے فرزند میاں حبیب اللہؒ آئے اور کہا کہ ہمکو ایک دیگ۔ سویت کرنے والے نے نہیں دیا مقابلہ کو کھڑے ہوگئے۔ میاںؓ نے فرمایا اس کے سر پر دیگ مارو۔ **نقل** ہے بندگی میرانسید محمودؓ نے دائرہ بنوایا اہلیانِ دائرہ بڑے بڑے گھر بنائے میرانسید محمودؓ نے زاری کی اور رونے لگے اور فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے بعد اِن گھروں میں رہنا ہمارے لئے جائز نہیں اور ان گھروں کو چھوڑ دیا **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ ایک یا دو مہینے ویرانے میں رہے اور بات نہیں کی ایک مہینہ اور چند روز گذرے کھانا نہیں کھایا۔ میاںؓ کے گھر والوں نے جانا کہ میاں نظامؓ

دانند کہ بندگی میاں نظامؓ بیروں خوردہ باشند
و برادراں دانند کہ میاںؓ در خانہ خوردہ باشند
میاں ہیچ‌ہاں ماندندے خدائے تعالیٰ ایں چنیں
ذات برگزیدہ بود **نقل است** بندگی میاں
سید خوندمیرؓ فرمودند بندہ را جانب حق چناں
محبت می‌کشد بندہ را ماندن نمی‌دہد **نقل است**
یک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ آئینہ دیدند
در ریش یک موی سفید آمدہ بود میاںؓ فرمودند
ایں نشانی موت است آں وقت آمدہ است
کہ حضرت میرانؑ فرمودہ بودند یعنی قتال
نقل است طریق حضرت میراں علیہ السلام چناں
بود کسے فتوح می‌آورد بمحبت مزاحم شدے کہ
بگیرید میرانؑ تفحص کردندے در دائرہ اضطرار
است یا نہ اگر اضطرار بودی گرفتندے اگر اضطرار
نبودے قبول نہ کردے **نقل است** بندگی میاں
شاہ دلاورؓ فرمودند مہاجرانؓ حد میرانؑ می‌شکنند
یعنی فتوح را زود قبول می‌کنند اول فتوح میگیرند
تفحص نمی‌کنند کہ در دائرہ اضطرار است یا نہ
آرندہ با محبت میدہد یا نہ **نقل است** در نوبت

باہر کھائے ہوں گے برادران دائرہ نے سمجھا کہ
گھر میں کھائے ہوں گے حالانکہ میاں نظامؓ نے کچھ
نہیں کھایا تھا خدائے تعالیٰ نے ایسی ذات برگزیدہ
کی تھی۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا
بندہ کو حق کی جانب محبت ایسی کھینچتی ہے کہ بندہ
کو ٹھیرنے نہیں دیتی۔ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں
سید خوندمیرؓ نے آئینہ دیکھا آپ کی داڑھی میں ایک
سفید بال آگیا تھا میاںؓ نے فرمایا کہ یہ موت کی
نشانی ہے وہ وقت آگیا ہے کہ جس کے متعلق
حضرت مہدیؑ نے فرمایا تھا۔ یعنی شہادت کا وقت
نقل ہے حضرت مہدیؑ کی روش ایسی تھی کہ کوئی
شخص خدا کی راہ میں دینے لاتا اور فتوح لینے کیلئے
محبت سے مجبور کرتا تو مہدیؑ تحقیق کرتے دائرہ میں اضطرار
ہے یا نہیں اگر اضطرار ہوتا تو فتوح لیتے اور اگر
اضطرار نہ ہوتا تو قبول نہ کرتے **نقل** ہے بندگی میاں
شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہاجرینؓ مہدیؑ کی حد توڑتے
ہیں یعنی فتوح کو جلد قبول کر لیتے ہیں اول فتوح لیتے
ہیں تحقیق نہیں کرتے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں
یا فتوح لانے والا محبت سے دیتا ہے یا نہیں **نقل** ہے

موسیٰ علیہ السلام را خدا تعالیٰ خبر مہدیؑ و گروہ مہدیؑ داده بود موسیٰؑ مناجات کردند یا بارخدایا این گروہ با من بکن فرمان آمد اے موسیٰ بمقام تو در گروہ او باشند. حضرت عیسیٰ علیہ السلام را انجیل داد خبر مہدی علیہ السلام و گروہ او در انجیل بود عیسیٰ علیہ السلام دعا کرد اے بارخدایا مرا در آں زمانہ بعث کن خدا تعالیٰ دعاء او قبول کرد عیسیٰ را بر داشت حضرت ابراہیم علیہ السلام را خدا تعالیٰ صحیفہ داده بود خبر مہدی علیہ السلام و گروہ او در آں صحیفہ بود حضرت ابراہیم علیہ السلام فریاد کرد یا بارخدایا از زبان ایشاں نام من برآر خدائے تعالیٰ دعا ابراہیمؑ قبول کرد در ہر نماز درود ابراہیم از آں سبب می خوانند قال اللہ تعالیٰ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین (جز ۱۹، رکوع ۹)

نقل است بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند بندہ را چناں خطرہ میگذرد چنانچہ مگس می پرد شعلہ نور بجانب دل می آید آں خطرہ را سوختہ گرداند **نقل است** وقتی کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ برائے قتال سوار شدند فرمان خدا آمد الا ان القضا فقد مضی و ان صبرت

خدا تعالیٰ نے مہدیؑ اور گروہ مہدیؑ کی خبر توریت میں موسیٰؑ کو دی تھی موسیٰؑ نے دعا کی کہ یا اللہ اس گروہ کو میرے ساتھ کر فرمان خدا آیا کہ اے موسیٰ تیرا مقام رکھنے والے مہدیؑ کے گروہ میں ہوں گے. خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو انجیل دی اور انجیل میں مہدیؑ اور گروہ مہدیؑ کی خبر تھی عیسیٰؑ نے دعا کی یا اللہ ہم کو اس زمانے میں بھیج خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور عیسیٰؑ کو زندہ اٹھا لیا حضرت ابراہیمؑ کو خدا تعالیٰ نے صحیفہ دیا تھا اس صحیفہ میں مہدیؑ اور گروہ مہدیؑ کی خبر تھی حضرت ابراہیمؑ نے فریاد کی یا اللہ ان کی زبان پر میرا نام لا خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی دعا قبول کی اسی سبب سے درود ابراہیمؑ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. اور کر میرے لئے ذکر خیر پچھلوں میں۔

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کے دل میں ایسا خطرہ گزرتا ہے جیسا کہ مکھی اڑتی ہے نور کا شعلہ دل کی طرف آتا ہے اور اس خطرہ کو جلا دیتا ہے۔ **نقل** ہے جس وقت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ جنگ کے لئے سوار ہوئے تو خدا تعالیٰ کا فرمان آیا کہ۔ آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری ہو چکا ہے

فانت ماجور وان جزعت فانت مہجور
بندگی میاںؓ تیغ کشیدند فرمان شد اے سید خوندمیرؓ
تیغ تو تیغ ما است اگر تو تیغ بزنی ہیچ چیز
نماند امروز ہفت مظفر باشند ہمہ بگریزند
میاں نظر بالا کردہ دیدند ہمہ فرشتگان تیغ ہا
گرفتہ اند بعدہ میاںؓ در دست خود برچھی گرفتند
تیغ نگرفتند **نقل است** میاں ملکجیؓ فرمودند
فتوح آمدن چونست رسانیدۂ خدا را خرچ
کند دیگر خدا تعالیٰ بفرستد اگر خرچ نکند دیگر
نفرستد۔ **نقل است** درخانہ بندگی میاں
شاہ نعمتؓ بی بیؓ سرپوش خود نگہداشتند
دامن پیرہن بر سر پوشیدند میاںؓ فرمودند
بی بیؓ ہمچنیں بکنید ایں سرپوش را براہ خدا
بدہید بی بیؓ ہماں طور دادند **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند خلق قدرت
خدا تعالیٰ را می بیند و نمی شناسد ـــ
نقل است درخانۂ حضرت میرانعلیہ السلام
کنیزک بود چوں شب شدی بیروں رفتے
زنان میراںؑ آنرا زجر کردند کجا میروی در شب

اگر تو صبر کریگا تو ماجور ہوگا۔ اور اگر بے صبری کریگا تو
شرمندہ ہوگا۔ بندگی میاںؓ نے تیغ کھینچی فرمان ہوا
اے سید خوندمیر تیری تیغ ہماری تیغ ہے اگر تو تیغ
چلائیگا تو کوئی چیز نہیں رہیگی آج سات مظفر بھی ہونگے
تو تمام بھاگ جائیں گے۔ میاںؓ نے اوپر نظر کرکے
دیکھا تو تمام فرشتے تیغ کھینچے ہوئے ہیں اس کے بعد
میاںؓ نے اپنے ہاتھ میں برچھی لی۔ **نقل** ہے میاں
ملکجیؓ نے فرمایا کہ فتوح کی آمد کس طرح ہوتی ہے
خدا کے بھیجے ہوئے کو (خدا کی راہ میں) خرچ کرے
خدا تعالیٰ پھر بھیجتا ہے۔ اگر خرچ نہ کرے تو پھر
نہیں بھیجتا۔ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے
گھر میں بی بیؓ اپنی دامنی حفاظت سے رکھے تھے
اپنے کرتے کا دامن سر پر اوڑھ لیتے تھے۔ میاںؓ نے
فرمایا بی بی ایسا ہی عمل کرو اور یہ دامنی خدا کی راہ
میں دیدو بی بیؓ نے ویسا ہی عمل کرکے دامنی خدا کی
راہ میں دیدیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
مخلوق خدا تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتی ہے اور نہیں
پہچانتی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے گھر میں باندی
تھی جب رات ہوتی تو باہر جاتی۔ مہدیؑ کی بی بیؑ

حضرت میرانؑ فرمودند ایں را سیر در زیر عرش است آنجا میرود و نماز میگزارد ایں را ہیچ مگوئید۔ **نقل است** در دائرہ حضرت میرانؑ مردماں را بسیار مشقت بود بندگی میاں شاہ نظامؓ بیکار رفتند چیزہائے کار کردند آں مزد در دائرہ مضطراں را دادند خود نخوردند حضرت میرانؑ شنیدند میاں نظامؓ را منع کردند و فرمودند کہ شما ایں کار مکنید نعمتہائے بہشت کساں می خورند خدائتعالیٰ آں کساں را می دہد کسے کہ بر خدا می باشند۔ **نقل است** وقتیکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ در سفر بودند بکوہ قاف رسیدند آں جا درختاں اند آنرا پھل ہمچوں ماہ اند آنجا بندگان خدا سیر می کنند آں پھل را می آرند در پس خوردہ اندکے می ریزند ہر کسے را کہ می دہند آنرا کشف می شود۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ فرمودند بندہ دوبار رفتہ بودم بعد ازاں نہ رفتم۔ **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسے رزق از گمان بخورد آنرا حساب شود

چھڑکی دی کہ رات میں کہاں جاتی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس کی سیر عرش کے نیچے ہے وہاں جاتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اس کو کچھ مت کہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے دائرہ میں صحابہؓ پر بہت مشقت تھی بندگی میاں شاہ نظامؓ ایک مقام پر گئے کچھ کام کئے اور اس کام کی مزدوری دائرہ میں مضطروں کو دی خود نہیں کھائے۔ حضرت مہدیؑ نے یہ کیفیت سنی اور میاں نظامؓ کو منع کیا اور فرمایا کہ تم یہ کام مت کرو۔ دائرہ کے لوگ بہشت کی نعمتیں کھاتے ہیں خدائتعالیٰ یہ نعمت ان اشخاص کو دیتا ہے جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔ **نقل** ہے جس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ سفر میں تھے کوہ قاف پہنچے وہاں جھاڑ ہیں ان کے پھل چاند کے مانند ہیں وہاں بندگان خدا سیر کرتے ہیں اور وہ پھل لاتے ہیں اور پسخوردہ میں تھوڑا پھل ڈالتے ہیں اور جس کسی کو دیتے ہیں اس کو کشف ہوتا ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا بندہ وہاں دوبار گیا تھا اس کے بعد نہیں گیا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص گمان سے رزق کھاتا ہے تو اس کا حساب

رزق گمان را مخورید فردا قیامت را استاده
کرده حساب گیرند چه حال شود هر حال دنیا
می گذرد و رزقی که بے گمان است آں رزق
بخورید که آں را حساب نیست امن و امان
در رزق بے گمان است آں شما دیده بخورید
چه حساب شود **نقل** است یک برادر از
حجره بیروں آمده اندام خود شکست آواز
او شنیدند برادراں او را گفتند چه شکستی
نقل است سید محمد گیسو دراز رح فرمودند یک زن
کردم محتاج تمام عالم شدیم اگر زن نه کردے
دریں عالم دین حاصل کردے اولیاء کامل
چنیں فرمودند. **نقل** است در دائره بندگی
میاں خوندملک رض یک برادر دیگر برادر را گفت
شما در نماز فراموشی کردید میاں فرمودند
نماز بحضور دل درست است اگر تو نماز دیگراں
می بینی برو نماز بگرداں دیگر ازاں نماز
فراموش کرده بود او را هم زجر کردند که نماز
بگرداں نماز بگذار در حال سهو نماز گزارده
قال الله تعالیٰ فویل للمصلین الذین هو

ہوتا ہے گمان کے رزق کو مت کھاؤ کل قیامت
میں کھڑے کر کے حساب لیں گے تو کیا حال ہوگا
ہر حال دنیا گذر جاتی ہے جو رزق کہ بے گمان ہے
وہ رزق کھاؤ کہ اس کا حساب نہیں ہے بغیر گمان
کے رزق میں امن و امان ہے یہ تم دیکھکر کھاؤ
کیوں کہ حساب ہوگا۔ **نقل** ہے ایک برادر حجرہ سے
باہر آیا اور اپنا جسم چٹکایا اس کی آواز سنے برادروں
نے اس کو کہا تو نے کیا توڑا **نقل** ہے سید محمد
گیسو دراز رح نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت سے
عقد کیا تمام عالم کا محتاج ہو گیا اگر عورت نہ کرتا
تو اس عالم میں دین حاصل کرتا اولیاء کامل نے
ایسا فرمایا ہے **نقل** ہے بندگی میاں خوندملک رض
کے دائرہ میں ایک برادر نے دوسرے برادر سے
کہا کہ تم نماز میں بھول گئے میاں رض نے فرمایا نماز حضور
دل سے درست ہے اگر تو دوسروں کی نماز دیکھتا
ہے جا نماز لوٹا کر پڑھ ۔ دوسرا برادر جو نماز میں بھول
گیا تھا اس کو بھی آپ نے دھمکی دی کہ نماز لوٹا پھر
نماز ادا کر اسی وقت اس برادر نے سہو شدہ نماز
کا اعادہ کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان نمازیوں کی

عن صلوٰتھم ساھون ۔ **نقل است**
بندگی میاں بھائیؓ را نکاح شد درخانہ میاںؓ
را بردند زن تسلیم کردند زن را پیش میاں
نشاندند میاںؓ را آں وقت کسے گفت کہ
حضرت میراں علیہ السلام در ینجا آمدند میاںؓ
ہماں وقت زن را بدل مہر شمشیر دادند گفتند
ما میرویم صحبت حضرت میرانؑ می کنیم اختیار شما
بدست شما است خود بہ رفتند آں زن را
بسیار جہد کردند شوہر دیگر کن آں زن نہ کرد
تا کہ باز میاںؓ آمدند بی بیؓ برابر میاںؓ رفت۔
صحبت میراں اختیار کردند **نقل است**
وقتیکہ بندگی ملک حمادؓ ترک کردہ در صحبت بندگی
میاں سید خوندمیرؓ آمدند آں وقت ملک بی بیؓ
را گفتند بندہ دنیا ترک کردہ برائے صحبت
میاںؓ میروم اختیار شما بدست شما است
بی بیؓ گفتند ما ہم برائے صحبت میاںؓ می آئیم
بی بیؓ ہمراہ ملک شدند ایں خبر برادران بی بیؓ
شنیدہ قریب بی بی آمدہ گفتند بر شما بسیار
اضطرار خواہد افتاد چند روز قریب ما یاں بودہ

خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **نقل ہے**
بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح ہوا میاںؓ کو گھر
میں لیگئے عورت کو قبول کئے عورت کو میاںؓ کے
سامنے بٹھائے میاںؓ کو اس وقت کسی نے کہا کہ
حضرت مہدیؑ یہاں آئے ہیں میاںؓ نے اسیوقت
عورت کو مہر کے بدل شمشیر دی اور کہا کہ ہم حضرت
مہدیؑ کی صحبت میں جاتے ہیں تمہارا اختیار تمہارے
ہاتھ ہے یہ کہکر چلے گئے اس عورت سے بہت کوشش
کئے کہ دوسرا شوہر کر اس عورت نے نہیں کیا یہاں تک
کہ میاں واپس آئے بی بیؓ میاںؓ کے ہمراہ ہوئیں
اور حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی **نقل ہے**
جس وقت ملک حمادؓ ترک دنیا کرکے بندگی میاں سید خوندمیرؓ
کی صحبت میں آئے اس وقت ملکؓ نے بی بیؓ سے
کہا کہ بندہ ترک دنیا کرکے میاں کی صحبت میں جاتا ہے
تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے بی بیؓ نے کہا کہ ہم
بھی میاں کی صحبت میں آتے ہیں ملکؓ کے ہمراہ ہوگئے
یہ خبر بی بیؓ کے بھائیوں نے سنی اور بی بیؓ کے پاس
آکر کہا کہ تم پر بہت فقر وفاقہ پڑیگا چند روز ہمارے
پاس رہنے کے بعد چلے جاؤ بی بیؓ نے اس بات پر

بعد اثاں بر دید این سخن بی بیؓ در خاطر نیاورد
راہ خدا اختیار کردہ ہمراہ ملکؓ روانہ شدند تا در
صحبت میاںؓ آمدند **نقل** است صحبت حضرت
میرانؑ علیہ السّلام چند مردماں اختیار کردند زنان
آں مردماں فرزنداں را پیش ایشاں آراستہ
کردہ آوردند ایشاں ہیچ التفات نہ کردند
صحبت میرانؑ اختیار کردہ رفتند انچنین محبت
خدا تعالیٰ در دل ایشاں گرفتہ بود دیگر ہیچ
چیز مائل نہ شدند قال علیہ السلام الدنیا
بحر عمیق اکثر الناس فیہا غریق ایضاً
قال علیہ السلام ان النفس صنم فمن ینظر
الیہا بعین الشفقۃ فقد عبدہا
نقل النفس ان تسبح اللہ مسلطۃ علی اناء
اللیل من داخل القلب قال علیہ
السلام یا ابن قحافۃ انی ارید اجوع یوما
و اشبع یوما فاذا اجعت تضرعت
فاذا اشبعت شکرت قال علیہ
من ترک مراد نفسہ فہو فقیر
منا من طلب مراد نفسہ فہو

توجہ نہ کر کے خدا کی راہ اختیار کر کے ملکؓ کے ہمراہ
روانہ ہوئیں یہانتک کہ میاںؓ کی صحبت میں آئیں
نقل ہے حضرت مہدیؑ کی صحبت چند آدمیوں نے
اختیار کی ان آدمیوں کی عورتوں نے بچوں کو سنوار
کر ان کے سامنے لائیں ان آدمیوں نے بچوں کی
طرف کوئی توجہ نہیں کی حضرت مہدیؑ کی صحبت
اختیار کی خدا تعالیٰ کی محبت ان کے دل میں ایسی
جا گزیں تھی کہ وہ کسی دوسری چیز کی طرف مائل نہ
ہوئے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دنیا گہرا سمندر ہے
اکثر لوگ اس میں ڈوبے ہوئے ہیں نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ نفس بت ہے جو شخص نفس کو شفقت
کی نظر سے دیکھتا ہے (نفس کو ہلاکت سے بچانے
کی کوشش کرتا ہے) تو وہ نفس کو اپنا غلام بنالیتا ہے
نفس کی بیزاری اس بات سے ہے کہ تسبیح پڑھے
اللہ کی دل سے اس حال میں کہ وہ مسلط ہو اوقات
شب پر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے ابن قحافہ میں
چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن
پیٹ بھر کھاؤں پس جب بھوکا رہونگا تو (اپنے
رب کے آگے) عاجزی کروں گا اور جب پیٹ بھر

فقیر فلیس مناحدیث قدسی
یا داؤد عاد نفسك ثم عاد
نفسك فلیس لمملکتی منازع
سواءها۔ اما لشکر نفس سه اند طمع وہوا
و وسواس اما لشکر طمع شہوت لذت
وحب دنیا وارتکاب حرام وعجلتها و
جہالتها واما لشکر ہوا جمع کردن مال
فخر کردن بداں تکبر ومیل به دنیا کردن
واعراض آخرت اما لشکر وسواس یکے
خناس دوم شیطان نقل است بندگی
میاں سید خوندمیرؓ میاں یوسفؓ ومیاں
تاج محمدؓ را فرمودند علم شما درچند روز
ضبط می آید ایشاں گفتند سه سال
میاںؓ فرمودند بناحق عمر خود ضائع
کنید ایشاں گفتند دو سال میاں ہمیں
جواب دادند ایشاں گفتند یک سال
میاں فرمودند عمر خود ضائع کنید ایشاں
گفتند شش ماه سه ماه یا یک ماه میاںؓ
ہمیں فرمودند ایشاں قواعد علم بر یک ورق

کھاؤنگا تو شکر کروں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے
اپنے نفس کی مراد کو ترک کیا تو وہ فقیر مجھ سے ہے
اور جس نے اپنی مراد کو طلب کیا تو وہ فقیر مجھ سے
نہیں ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اے داؤد اپنے
نفس کا دشمن بن اور اپنے نفس کا دشمن بن پس
میری بادشاہت میں جھگڑنے والا اس کے سوائے
کوئی نہیں لیکن نفس کے لشکر تین ہیں۔ طمع، ہوا اور
وسواس لیکن طمع کے لشکر شہوت لذت دنیا
کی محبت حرام کو پسند کرنا عجلت اور جہالت
ہیں اور ہوا کے لشکر مال کا جمع کرنا فخر کرنا مال
پر غرور کرنا دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور آخرت
سے منہ پھیرنا ہے اور وسواس کے لشکر دو ہیں
ایک خناس دوسرا شیطان۔ نقل ہے بندگی میاں
سید خوندمیرؓ نے میاں یوسفؓ اور میاں تاج محمدؓ
سے فرمایا کہ تمہارا علم کتنے دن میں حاصل ہوتا ہے
انھوں نے کہا تین سال میں۔ میاںؓ نے فرمایا
ناحق اپنی عمر ضائع کرتے ہو انھوں نے کہا
دو سال میں۔ میاںؓ نے یہی جواب دیا۔ انھوں
نے کہا ایک سال میں۔ میاںؓ نے فرمایا اپنی عمر

نوشتہ بدست میاںؓ دادند میاں خواندؓ
ایشاں را میاںؓ فرمودند شما سوال با قواعد
علم بکنید۔ ایشاں سوال کردند سہ کرت
میاںؓ موافق علم جواب دادند ایشاں
حیران ماندند و گفتند این عطار باری
تعالیٰ است علم لدنی عطا شدہ است
نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ
از لباس درویشی بموضع پٹن آمدند
روز جمعہ بود نزدیک ممبر نشستند از
حجت مہدیت بایکدیگر علما درمیان
خویش گفتند سید خوندمیر آمدہ است
چون خطبہ شد ہمہ گریختند آرے پیش
حق باطل نماند۔ **نقل است** وقت
جنگ میاں سید خوندمیرؓ پسر خود میاں
سید جلالؓ را تفحص کردند برادران گفتند
میاں سید جلالؓ شہید شدند میاںؓ
نماز دوگانہ ادا کردند و فرمودند الحمد للہ
ہدیہ ما قبول کرد **نقل است** سر بندگی
میاں سید خوندمیرؓ و سر برادران درسبد

ضائع کرتے ہو۔ انھوں نے کہا چھ مہینے تین مہینے
یا ایک مہینے میں۔ میاںؓ نے یہی فرمایا۔ انھوں نے
علم کے قواعد ایک ورق پر لکھ کر میاںؓ کے
ہاتھ میں دیا میاںؓ نے پڑھا اور ان سے فرمایا
کہ تم علم کے قواعد کے موافق سوال کرو تو انھوں
نے تین بار سوال کیا میاںؓ نے علم کے موافق
جواب دیا یہ لوگ حیران ہوئے اور کہا کہ یہ اللہ
تعالیٰ کی عطا ہے آپ کو علم باطنی عطا ہوا ہے
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ فقیری لباس میں
موضع پٹن میں آئے جمعہ کا روز تھا حضرت مہدیؑ
کی مہدیت کو پیش کرنے کے لئے ممبر کے پاس
بیٹھے تھے۔ علما اپنے درمیان ایک دوسرے سے
کہنے لگے کہ سید خوندمیرؓ آیا ہے۔ جب خطبہ ختم
ہوا تو سب علما بھاگ گئے ہاں حق کے سامنے
باطل نہیں رہتا۔ **نقل ہے** میاں سید خوندمیرؓ
نے جنگ کے وقت اپنے فرزند سید جلالؓ کو
تلاش کیا برادروں نے کہا میاں سید جلالؓ شہید
ہوگئے تو میاںؓ نے شکرانے کے دو رکعت
ادا کیا اور فرمایا الحمد للہ اللہ نے ہمارا ہدیہ قبول کیا

دانشتہ بہ شہر پٹن بردند آنجا وقت بانگ نماز شد سرہا از سبد بیروں شدند سر بندگیمیاں پیش شدہ و سرہاے برادراں پس شدہ ساجد شدند کسیے کہ حوالہ سرہا بود ایں واقعہ دیدہ تصدیق حضرت میراں علیہ السلام کرد و گفت کہ ایں قوم برحق اند ناحق بر ایشاں ظلم شد ونیز چند کساں ہمیں واقعہ دیدہ تصدیق کردند۔ **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اگر صد جہان علم با معنی ہم سر بر آرد بدوزخ ہم رسد از دل دنیا دور افگندہ نیست جای او بجز دوزخ سوزندہ نیست **نقل** است بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بہ شاہ میر علماے بزرگ کہ بود ملاقات کردند شاہ میر آں وقت شاگردے راسبق می داد آں شاگرد را تفہیم نشدہ دو سہ ساعت گذشت میاںؓ فرمودند اگر مارا دستورے شود تفہیم کنانم شاہ میر گفت بکنانید۔ میاں فرمودند

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا سر اور برادروں کے سر ٹوکرے میں رکھکر شہر پٹن لیگئے وہاں نماز کا وقت ہوا تو تمام سر ٹوکرے سے باہر ہوگئے بندگی میاںؓ کا سر آگے ہوگیا اور برادروں کے سر پیچھے ہوکر نماز ادا کئے۔ شہداءؓ کے سر جس شخص کے حوالے کئے گئے تھے اس نے یہ واقعہ دیکھکر حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی اور کہا کہ مہدیؑ کی یہ قوم حق پر ہے ناحق ان پر ظلم کیا گیا۔ اور چند اشخاص نے بھی اسی واقعہ کو دیکھکر مہدیؑ کی تصدیق کی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر سو جہان علم معنی کے ساتھ ظاہر ہوں دوزخ میں جائیگا اگر دل کو دنیا سے دور ڈالا ہوا نہیں ہے تو اس کی جگہ دوزخ کے سوائے نہیں۔ **نقل** ہے شاہ میر جو بڑا عالم تھا اس سے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے ملاقات کی اس وقت شاہ میر اپنے ایک شاگرد کو سبق دے رہا تھا۔ دو تین گھنٹے گزر گئے شاگرد کی فہمایش نہوئی میاںؓ نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو ہم فہمایش کرتے ہیں۔ شاہ میر نے کہا فہمایش

یک ورق از بالائی بخوانید چوں شاگرد
خواند میاںؓ ربط دادند شاگرد را تفہیم شد
پائی میاںؓ دست نہاد شاہ میر حیران
ماند میاںؓ را چیزے سوال بینائی کرد میاںؓ
جواب چند وجہ دادند بسیار شاکر شد و گفت
قدر شما کسے اینجا نداند مردمان اینجا جاہل
اند اگر در خراسان باشند عظمت شما
بسیار دارند گفت شما برابر حضرت میراںؑ
اول تا آخر بودید میاںؓ فرمودند آری
شاہ میر گفت در فرمودۂ حضرت میراں
علیہ السلام چیزے تجاوز یافتید یا نہ میاںؓ
فرمودند ہیچ نیافتیم ہرچہ فرمودہ بودند ہماں
شد شاہ میر گفت سید عبدالقادرؒ
فرمودہ بودند آں نہ شد تصدیق کلام
فرمودہ بودند آنچہ ما می گوئیم پس ما نیست ۔
نقل است بندگی میاں ملکجیؓ فرمودند
طالبان خدا ذات خود را چناں حبس
کردند ہمچوں نوشتہ را گوشہ بہ نشانند
جامۂ نو و سفید پوشانند طعام بسیار

کیجئے ۔ میاںؓ نے فرمایا کہ ایک ورق اوپر سے پڑھو
جب شاگرد نے پڑھا تو میاںؓ نے اگلی اور پچھلی
عبارت کو ترتیب دیکر سمجھایا تو شاگرد نے میاںؓ
کے قدم پکڑ لیا اور شاہ میر حیران ہوا اور میاںؓ
سے بینائی کے متعلق سوال کیا ۔ میاںؓ نے کئی
طور سے اس کا جواب دیا تو وہ بہت شکرگزار
ہوا ۔ اور کہا کہ یہاں کوئی شخص تمہاری قدر نہیں
جانتا یہاں کے لوگ جاہل ہیں اگر آپ خراسان
میں رہیں گے تو آپ کی عزت بہت کریں گے
اس کے بعد اس نے کہا کہ کیا آپ حضرت مہدیؑ
کے ساتھ اول سے آخر تک تھے ۔ میاںؓ نے فرمایا
ہاں شاہ میر نے کہا کیا آپ حضرت مہدیؑ کے
فرمان میں کچھ خلاف پائے یا نہیں ؟ میاںؓ
نے فرمایا ہم نے کچھ نہیں پایا حضرتؑ نے جو کچھ فرمایا
وہی ہوا ۔ شاہ میر نے کہا سید عبدالقادرؒ نے
فرمایا تھا وہ نہیں ہوا میں نے تصدیق نہیں کی
انھوں نے فرمایا تھا جو کچھ کہ ہم کہتے ہیں ہمارے
بعد نہیں ہے ۔ نقل ہے بندگی میاں ملک جیؓ نے فرمایا
کہ خدا کے طالب اپنی ذات کو ایسا قید کئے ہیں

نخورانند بیرون آمدن نمی دہند چند روز ہمچنان
میکردند وقتیکہ جلوہ می شود اندام
می شویند جامۂ ابریشم پوشانند
دیگر تجمل بسیار کنند ہمہ کساں سوے
او متوجہ شوند ہمچناں طالبان خدا ذات
خود را حبس کردند نعمت دنیا را اعراض
کردند خدائے تعالیٰ واسطۂ ایشاں ہمہ
نعمتہاے دنیا آفریدہ است ایشاں
طلب خدائے تعالیٰ اختیار کردند نامرداں
دنیا را اختیار کردند از طلب حق روی
گردانیدند نعمت دنیا می خورند و طعنہ
بندگان خدا را می زنند و ایشاں شب
و روز خدائے را یاد می کنند باقی ہمہ را
فراموش کردند جزاے ایشاں در
روز قیامت است حلہ ہاے بہشت
پوشانیدہ بر براقہا سوار کنند دیدار
خدائے تعالیٰ روزی شود در بہشت روند ہرکہ
دنیا اختیار کردند آں روز در دوزخ روند
ایں دنیا دوروزہ است ہر حال بگذرد شکر

جیسا کہ دولھے کو گوشہ میں بٹھاتے ہیں نئے اور
سفید کپڑے پہناتے ہیں بہت کھانا نہیں کھلاتے
باہر آنے نہیں دیتے چند روز اسی طرح کرتے
ہیں جب جلوہ ہوتا ہے تو پانی نہلاتے ریشم کے
کپڑے پہناتے اور بہت سنوارتے ہیں بہت
لوگ نوشہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اسی طرح
خدا کے طالب اپنی ذات کو قید کرتے ہیں۔
دنیا کی نعمت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ
نے خدا کے طالبوں کے لئے دنیا کی تمام نعمتیں
پیدا کی ہیں لیکن خدا کے طالبوں نے خدا کی
طلب اختیار کی نامردوں نے دنیا کی طلب اختیار کی
خدا کی طلب سے منہ پھیر لیا دنیا کی نعمت کھاتے
ہیں اور خدا کے بندوں پر طعنہ کرتے ہیں اور
خدا کے بندے دن رات خدا کو یاد کرتے ہیں
اور دنیا کی تمام چیزوں کو بھول جاتے ہیں ان کا
بدلہ قیامت کے دن ملیگا۔ بہشت کا لباس
پہنا کر براق پر سوار کریں گے خدا تعالیٰ کا
دیدار عطا ہوگا بہشت میں جائیں گے جنھوں نے
دنیا کی طلب اختیار کی قیامت کے دن دوزخ

عاقبت بکنید۔ **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند نفس لوامہ نفس محمدی
است راوی این نقل میاں یوسف مہاجرؓ
است **نقل است** یکی اولیاؒ برائے ملاقات
شیخ شبلیؒ آمدند در اثنار راہ گربہ آواز کرد کہ
شبلی مرد آں اولیاؒ را خطرہ آمد بارے تعزیت
کردہ بروم چوں آمدند شیخؒ را سلامت دیدند
ملاقات کردند و گفتند کہ گربہ چناں آواز
کرد شیخؒ گفت آں وقت بندہ یاد خدائی
تعالیٰ فراموش کردہ بودم ازاں سبب
گربہ راست گفت۔ **نقل است** شیخ شبلیؒ
روزے بصحرا رفتہ بودند وقت نماز شد
یکی چاہ دیدند آں چاہ پُر آب است دلو
بشیہ رسن دو دلو جستجو کردو نیافت ہماں
ساعت رمۂ آہواں آمدند بسوئی حق متوجہ
شدند چوں آب از چاہ بیروں آمد ہمہ
آہواں نوشیدہ باز رفتند شیخ شبلیؒ
عرض کردند الٰہی آب از برای عبادت تو
خواستم نیافتم رمۂ آہواں آمد چوں آب از چاہ

میں جائیں گے۔ دنیا دو روزہ ہے ہر حال گزر جاتی
ہے آخر انجام کی فکر کرو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ نفس لوامہ نفس محمدی ہے اس نقل کے
راوی میاں یوسف مہاجرؓ ہیں۔ **نقل** ہے ایک
اولیاء اللہؒ شیخ شبلیؒ کی ملاقات کے لئے آئے
بلی نے آواز دی کہ شبلیؒ مر گیا۔ اس اولیاء اللہؒ
کے دل میں خیال آیا کہ جب میں آیا ہوں تو کم
سے کم تعزیت کرکے واپس جاؤں جب وہ آئے
تو شیخؒ کو سلامت پایا ملاقات کی اور کہا کہ بلی
نے تو اس طرح آواز دی شیخؒ نے کہا کہ بندہ
اس وقت خدا تعالیٰ کی یاد کو بھول گیا تھا اس
سبب سے بلی نے سچ کہا **نقل** ہے شیخ شبلیؒ
ایک روز جنگل گئے تھے نماز کا وقت ہوا تو آپنے
ایک باولی دیکھی وہ باولی پانی سے بھری ہوئی تھی
جنگل میں ڈول اور رسی کے تلاش کی نہیں پایا۔
اسی وقت ہرنوں کا منڈہ آیا اور اللہ کی طرف
متوجہ ہوا۔ جب پانی باولی سے باہر آیا تو سب
ہرن پانی پیکر چلے گئے۔ شیخ شبلیؒ نے اللہ سے
عرض کیا یا اللہ میں نے عبادت کیلئے پانی طلب کیا

بیروں آمد ہمہ آہواں نوشیدہ باز رفتند شیخ شبلیؒ عرض کردند الٰہی آب از برائے عبادت تو خواستم نیافتم و آہواں آمد چوں آب از چاہ بیروں آمد فرمان شد اے شبلی آہواں بر ما یقین کردہ بسوی ما متوجہ شدند ازاں سبب آنہا را آب دادیم و ترا بر ما یقین نبود و بر دلو و رسن یقین بود ازاں سبب آب ندادیم بعدہ شیخ توبہ کردند نقل است از شبلیؒ سألنی سائل ما التوحید فقلت من اجاب عن التوحید فھو ملحد و من عرف فھو مشرک و من لم یعرف ذٰلک فھو کافر و من اوفی اللّٰہ فھو عابد وثن و من سأل عنہ فھو جاھل۔۔

مثنوی

شبلیؒ سوال کرد بدرِ حضرت کریم
منصور را بدار چرا دادہ اے حکیم
منصور بود واقف اسرار سر دوست
ہر کس کہ سرے فاش کند ایں سزای اوست

نقل است شیخ رکن الدین قدس اللّٰہ سرہٗ فرمودند

نہ پایا، ہرن کا مندہ آیا تو کیوں باولی سے باہر پانی آیا۔ فرمان خدا ہوا اے شبلی ہرنوں نے ہم پر یقین کر کے ہماری طرف توجہ کی اس لئے ہم نے ان کو پانی دیا اور تجھکو ہم پر یقین نہ تھا ڈول اور رسی پر یقین تھا اس لئے ہم نے پانی نہیں دیا اس کے بعد شیخؒ نے توبہ کی۔ شبلیؒ سے منقول ہے انھوں نے کہا مجھ سے ایک سائل نے پوچھا توحید کیا ہے میں نے کہا جو شخص توحید کے متعلق کھلم کھلا جواب دیا وہ ملحد ہے جو شخص توحید کا عارف ہو گیا تو اندیشہ ہے کہ وہ مشرک ہو جائے اور جو شخص عارف ہی نہو وہ کافر ہے اور جو شخص کہ بغیر جانے بوجھے وعدہ کو پورا کرے تو وہ عبادت گذار تو ہے لیکن بت پرست ہے اور جو شخص کہ توحید کے متعلق پوچھے تو وہی شخص پوچھتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

شبلیؒ نے اللّٰہ کی درگاہ میں سوال کیا
اے حکیم منصور کو دار پر کس لئے چڑھایا
رجواب آیا کہ) منصور دوست کے بھیدوں سے واقف تھا
جس نے بھید کو ظاہر کیا اس کی سزا یہی ہے

نقل ہے کہ شیخ رکن الدین قدس اللّٰہ سرہٗ نے

وقتیکہ مرا حال گرم بود بزیارت منصور حلاج رفتم چوں مراقبہ کردم روح اورا درمقام علیین یافتم از علیین مناجات کردم کہ خدایا ایں چہ حال است کہ فرعون انا ربکم گفت ومنصورؒ انا الحق گفت ہر دو یک دعوی کردند روح منصور در علیین است و روح فرعون در سجین پس بمن ندا آمد کہ فرعون بخود بینی درافتادہ ہمہ خود را دیدہ ما را گم کرد ومنصور ہمہ ما را دید وخود را گم کرد پس درمیان ایں ہر دو فرق بسیار است۔

فرمایا کہ جس وقت مجھکو جذبہ ہوا تو منصور حلاجؒ کی زیارت کو گیا جب مراقبہ کیا تو منصورؒ کی روح کو جنت میں پایا اس کے متعلق خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے کیونکہ فرعون نے کہا "میں تمہارا رب ہوں" اور منصور نے کہا "میں حق ہوں" دونوں نے ایک ہی دعویٰ کیا لیکن منصور کی روح جنت میں ہے اور فرعون کی روح دوزخ میں۔ پس مجھکو غیب سے آواز آئی کہ فرعون نے خود بینی میں پڑکر سب میں اپنا ظہور دیکھا اور میرے ظہور کو گم کر دیا اور منصورؒ نے سب میں میرا ظہور دیکھا اور خود کو گم کر دیا پس ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے

مثنوی

گفت فرعونی انا الحق گشت پست
گفت منصوری انا الحق پس برست

ایں انا را رحمۃ اللہ اے محب
واں انا را لعنۃ اللہ در عقب

زانکہ آں سنگ سیہ بد ویں عقیق
آں عدو نور بود و ایں عشیق

ایں انا ہو بود در سری فضول
نے ز روی اتحاد و از حلول

فرعون نے انا الحق کہا ذلیل ہوا
منصور نے انا الحق کہا نجات پایا

اس انا کیلئے اللہ کی رحمت ہے اے دوست
اور اس انا کیلئے اللہ کی لعنت ہے اس کے پیچھے

اس لئے کہ وہ کالا پتھر تھا اور یہ لعل تھا
وہ نور کا دشمن تھا اور یہ عاشق تھا

یہ انا ہُو تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا
یہ انا نہ مسئلہ اتحاد سے تعلق رکھتا تھا اور نہ حلول سے

نقل است خواجہ حسن بصریؒ و میر ذوالنون مصریؒ و ابراہیم ادہمؒ بعیادت بی بی رابعہؒ آمدند رابعہ پرسیدند کہ علامت محبت چیست حسن بصریؒ گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی ضرب مولاہ۔ رابعہؒ گفت این سخن چیزے نیست نشان دوئی مید ہد ذوالنونؒ گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علی ضرب مولاہ۔ رابعہؒ گفت این حکایت از دوئی میکند ابراہیم ادہمؒ گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ علی ضرب مولاہ۔ رابعہؒ گفت نیکو سخنے است اما از دوئی و منی بیرن نیست بعدہ ہمہ کساں گفتند اے خواہر تو نیز چیزے بفرما رابعہؒ گفت لیس بصادق فی دعواہ من لم شعور علی ضرب مولاہ۔

نقل است خواجہ حسن بصریؒ قدس اللہ سرہ بر رابعہ عدویہ در آمد و آن سیدہ عمر خویش عقد نماز بستہ بود گفت ساعتی بنشینم بر سجادہ نماز چون نگاہ کردم در دیدہ راست

نقل ہے خواجہ حسن بصریؒ میر ذوالنون مصریؒ ابراہیم ادہمؒ بی بی رابعہؒ کی عیادت کے لئے آئے رابعہؒ نے پوچھا کہ محبت کی علامت کیا ہے حسن بصریؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) پر صبر نہیں کیا رابعہؒ نے کہا یہ بیکار بات ہے دوی کا پتہ دیتی ہے۔ ذوالنونؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) پر شکر نہیں کیا۔ رابعہؒ نے کہا یہ حکایت دوی کی کرتا ہے ابراہیم ادہمؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) میں لذت نہیں لیا۔ رابعہؒ نے کہا یہ ایک اچھی بات ہے لیکن دوی اور میں پنے سے باہر نہیں۔ اس کے بعد تمام بزرگوں نے کہا اے بہن تو بھی کچھ فرما۔ رابعہؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس کو اللہ کی مار (فاقہ) میں شعور رہا **نقل** ہے خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ رابعہ عدویہ کے پاس آئے اور وہ اپنے زمانہ کی سیدہ نماز کی نیت باندھی تھی مجھسے کہا کہ ایک

وی خارے شکستہ دیدم و قطرہائے خون
بررخ وی رواں گشتہ سجادہ گاہ وی
رسید چوں از عقد نماز فارغ گشت گفتم
ایں چہ حال است خار در دیدہ شکستہ
وجای نماز بخون چشم رنگین گشتہ گفت اے
حسن بعزت آں خدای کہ ایں بیچارہ را بغیر
سلام کردہ ازیں حال خبر نیست اے حسن
دلم آں ساعت بر صفتے بود کہ اگر ممکن شود
ہر محنتے و عقوبتے کہ در ہفت طبق دوزخ
است میل سازند و در دیدہ راستم
کشند اگر دیدہ چشم خبر یابد از دست فروکنم
و دیدہ را از تن برکنم سبحان اللہ روزگاری
ویرا می جستم خود را می یافتم اکنوں کہ خود را
می جویم ویرا می یابم من الاکابر۔

نقل است یک روز رابعہ در دست
راست آب گرفتہ و در دست چپ
آتش گرفتہ رفتند کسی پرسید کہ
ایں چیست بی بی رابعہؒ فرمودند بہشت ہا
را سوختن و دوزخہا را سرد کردن می روم

گھنٹہ بیٹھوں۔ میں نے مصلے کو دیکھا تو رابعہؒ کی سیدھی
آنکھ میں کانٹا ٹوٹا ہوا نظر آیا اور خون کے قطرے
اس کے چہرہ پر جاری ہو کر مصلے پر گرے جب
وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو میں نے کہا یہ کیا
حال ہے کہ آنکھ میں کانٹا ٹوٹ گیا اور مصلیٰ آنکھ
کے خون سے رنگین ہو گیا۔ بی بیؒ نے کہا اے
حسن اس خدا کی عزت کی قسم کہ اس بیچاری کو
سلام پھیرنے کے بغیر اس حال کی خبر نہیں۔ اے
حسن اس وقت میرے دل کی حالت ایسی تھی کہ
اگر ممکن ہو کہ دوزخ کے سات طبق کے ہر درد
اور ہر محنت دینا چاہیں اور میری سیدھی آنکھ
میں کھینچ دیں اور اس کی خبر دیدہ کو ہو تو ہاتھ سے
نیچے کر دوں اور تن سے دیدہ کو جدا کر دوں۔
سبحان اللہ ایک زمانہ سے خدا کو ڈھونڈتی تھی
تو خود کو پاتی تھی اور اب جو خود کو ڈھونڈھتی ہوں
تو خدا کو پاتی ہوں۔ یہ نقل بزرگوں سے منقول ہے۔

نقل ہے ایک روز رابعہؒ سیدھے ہاتھ میں پانی
اور بائیں ہاتھ میں آگ لیکر جا رہی تھیں کسی نے
پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ بی بی رابعہؒ نے فرمایا کہ ہم

واسطہ آں کہ ہمہ خلق از جہت بہشت مشغول شدند
وعذاب دوزخ ہمیشہ یاد میکنند خدائی
تعالی را فراموش کردند. **نقل** است زکوٰۃ
در شریعت دو صد تنکہ موجود شود پنج تنکہ
بعد از یک سال بدہد وزکوٰۃ بحکم شرع بر عاقل
وبالغ فرض است و فی طریقت کسے کہ دوصد
تنکہ داشت او را باقی دادن فرض است
این چنیں مالک می گویند ہمہ کس دروغ
گویاں اند و دروغ گو کہ شد آں منافق شد
کسی کہ منافق شد آں مشرک شد کسی کہ
مشرک شد آں کافر شد و در کسی کہ
ازیں چہار صفت یکی ظاہر شود آں مردود
دارین شد چرا کہ می گویند کہ مال را
زکوٰۃ بر آں مال کہ گنج باشد آں را محبوس
کردہ اند وجودی انسان است و آنچہ در
وجود گنج است آں گنج را ہیچ کس خبر ندارد
ہمہ کساں کور اند و کسے را از گنج خود
خبر نباشد بداں کس بر حق فرض است
نہ بر بندہ این ہنوز از بندگی آزاد نشدہ

جنتوں کو جلانے اور دوزخوں کو ٹھنڈی کرنے جاتے
ہیں اس لئے کہ تمام لوگ بہشت کی طلب میں مشغول
ہوگئے ہیں اور دوزخ کے عذاب کو ہمیشہ یاد کرتے
ہیں خدا تعالی کو بھول گئے ہیں. **نقل** ہے، شریعت
میں زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسو تنکے موجود ہوں تو ایک
سال کے بعد پانچ تنکے دینا ہے اور شرع کے
حکم سے عاقل اور بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے طریقت
میں زکوٰۃ یہ ہے جو شخص کہ دوسو تنکے رکھتا ہے
اس کے لئے (شریعت کی زکوٰۃ دینے کے بعد)
بقیہ سب تنکے دیدینا فرض ہے۔ مالک اس طرح
کہتے ہیں کہ زکوٰۃ زکوٰۃ بولنے والے تمام لوگ
جھوٹے ہیں اور جو جھوٹا ہوا وہ منافق ہوا اور
جو منافق ہوا وہ مشرک ہوا اور جو مشرک ہوا وہ
کافر ہوا اور جس میں ان چاروں صفتوں میں سے
ایک صفت ظاہر ہو تو وہ دونوں جہان میں مردود ہوگیا
کیوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس مال کے لئے زکوٰۃ
ہے جو مال جمع ہوا اور اس کو روک کر رکھتے ہیں حالانکہ
انسان کا ایک وجود ہے اور وجود میں جو خزانہ ہے
اس خزانہ کی خبر ان میں سے کسی کو نہیں یہ سب

پس برایں حکم لازم نشود ایں ہمہ را فرض
آمده است از خود آزاد شود۔ **نقل است**
ذکر حج اگر کسے خواہد کہ حج گذارم تا مراد کعبہ
دل انسان است چوں کہ دل را کعبہ
ادا کرد از فرض ایمن شد۔

بیت

طواف کعبۂ دل کن اگر دلے داری
دل است کعبۂ معنی تو دل چہ پنداری

کعبہ خلیل را بیت اللہ و دل مومن را عرش اللہ
گویند پس از کعبہ دل افضل آمده است
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
شریعت بعد از فنائے بشریت است۔
نقل است حضرت میراں علیہ السلام یکے را وقتے
فرمودند نیک است بعد از چند روز ندا و را فرمودند
بد است برادراں میراںؑ را عرض کردند چونکہ
ایں را فرمودند نیک است ایں زماں میفرمایند بد است

اندھے ہیں اور کسی کو اپنے خزانے کی خبر نہیں
اور یہ زکوٰۃ آزاد پہ فرض ہے غلام پر نہیں اور
یہ غلام تو ابھی غلامی سے آزاد ہی نہیں ہوا ہے
پس اس پر زکوٰۃ کی ادائی کا حکم کس طرح ہو گا ان
سب پر یہ فرض ہے کہ خودی سے آزاد ہو جائیں
نقل ہے حج کا ذکر۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ حج
ادا کرے تو اس کو جاننا چاہیئے کہ کعبہ سے مراد
انسان کا دل ہے جب کعبہ دل کا طواف کر لیا
تو فرض سے بے فکر ہو گیا

دل کے کعبہ کا طواف کر اگر تو دل رکھتا ہے
دل حقیقت کا کعبہ ہے تو دل کو کیا سمجھتا ہے

ابراہیم خلیل اللہؑ کے کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں اور
اور مومن کے دل کو عرش اللہ کہتے ہیں کعبہ خلیل سے
دل کا کعبہ افضل آیا ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بشریت فنا ہونے کے بعد شریعت ہے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے ایک شخص کو فرمایا کہ
نیک ہے چند روز کے بعد اسی کو فرمایا کہ بد ہے
صحابہؓ نے مہدیؑ سے عرض کیا کہ خوندکار نے اس کو
فرمایا کہ نیک ہے اب فرماتے ہیں کہ بد ہے۔

حضرت میرانؑ فرمودند شما ایں چنیں فہم کردید ما یک سنگ را یا درختے را یا گاؤ را میگوییم در نظر ما خوش آید ایں چیزہا را آتش نمی سوزد آں وقت آں را نیک دید نیک فرمودم ایں وقت حال او بد دیدہ بد گفتم ایں بشارت نیست بشارت کلام خدا میدہد حال خود با کلام خدائے موافق بکنید اگر موافق باشد آں بشارت است یا اگر ما از خدا تعالیٰ معلوم کردہ بگوییم ایں را عاقبت بخیر است ایں بشارت است **نقل است** ہمہ مہاجرانؓ فرمودند اگر ما وقتی کسے را بگوییم نیک است اگر ما از خدائی معلوم کردہ بگوییم ایں را عاقبت بخیر است ایں بشارت است۔ **نقل است** در روز قیامت حشر کردہ شود بعضی را گویند یا عبد النساء یا عبد الولد یا عبد البیت یا عبد الدراہم یا عبد البطن یا عبد الشیطن یا عبد النفس یا عبد الھواء برائے ایں ہمہ فرشتگاں را فرمان شود کہ

حضرت مہدیؑ نے فرمایا تم نے ایسا سمجھ لیا ہے لیکن ہم ایک پتھر یا ایک درخت یا ایک گائے کے متعلق کہتے ہیں کہ ہمکو اچھے دکھائی دیتے ہیں ان چیزوں کو آگ نہیں جلاتی ہے اس وقت میں نے ان کو نیک دیکھکر نیک فرمایا اس وقت میں نے اسکا حال بد دیکھکر بد کہا یہ بشارت نہیں ہے بشارت تو خدا کا کلام دیتا ہے اپنا حال خدا کے کلام کے موافق کرو اگر وہ موافق ہے تو وہ بشارت ہے یا اگر ہم نے خدا تعالیٰ سے معلوم کرکے کہا ہے کہ اس کا انجام بخیر ہے تو یہ بشارت ہے **نقل ہے** تمام مہاجروںؓ نے فرمایا کہ اگر ہم ایک وقت کسی کے متعلق کہدیں کہ نیک ہے اگر ہم نے خدا تعالیٰ سے معلوم کرکے کہا ہے کہ اس کی عاقبت بخیر ہے تو یہ بشارت ہے۔ **نقل ہے** قیامت کے دن حشر کیا جائیگا اور بعضوں کو کہیں گے اے عورتوں کے بندے اے بچوں کے بندے اے گھر کے بندے اے پیسوں کے بندے اے پیٹ کے بندے اے شیطان کے بندے اے نفس کے بندے اے خواہش کے بندے ان سب کے لئے فرشتوں

ایشاں در دنیا بندگی دیگراں کردند جزائے
ایشاں امروز دوزخ است بعدہٗ فرمان
شود یا عبید اللہ بندگان مارا بیارید ایشاں
در دنیا بندگی ما کردند و از غیر ما اعراض
کردند امروز جزائے ایشاں ذات ما بدہیم
وبہشت بدہیم دراں جاوداں باشند **نقل است** حضرت
میراںؑ فرمودند اگر خدا تعالیٰ بندہٗ خود
را تصرف دہد کشف و کرامات بندہ بمراد
خود تصرف نکند چراکہ ایں کمالیت نیست
نقل است حضرت میراں علیہ السلام بہ
دنبال منکراں نماز گزاردن منع کردند و
فرمودند اگر نماز گزاردہ باشید باز بگردانید
یاراں عرض کردند اگر یگاں دوگاں بروئیم
چہ کنیم میراںؑ فرمودند جماعت شدہ بروید
نماز با جماعت بگذارید۔ **نقل است**
حضرت میراںؑ را یکی علما سوال کرد کہ مہدیؑ
آخر زماں چناں باشد مراد تمام کلام اللہ
بہ یک آیت بگوید حضرت میراںؑ میاں دلاورؓ
را فرمودند بگوئید میاں دلاورؓ فرمودند

کو فرمان خدا ہوگا کہ انھوں نے دنیا میں غیر اللہ کی
غلامی کی ہے۔ آج ان کا بدلہ دوزخ ہے اس کے
بعد فرمان ہوگا اے اللہ کے بندو۔ ہمارے بندوں کو
لاؤ انھوں نے دنیا میں ہماری بندگی (غلامی) کی
غیر اللہ سے منہ پھیر لیا آج ان کی بندگی کے بدلہ
میں ہم اپنی ذات اور بہشت دیتے ہیں اسمیں
ہمیشہ رہیں گے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
اگر خدا تعالیٰ اپنے بندے کو قوت دے تو بندہ
اپنے مقصد کے موافق کشف و کرامات سے کام
نہ لے کیوں کہ یہ کمال کی بات نہیں۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے
سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اگر نماز پڑھے تو پھر
لوٹا کر پڑھو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر ایک دو جائیں
تو کیا کریں۔ مہدیؑ نے فرمایا جماعت بنکر جاؤ
(مہدویوں کی) جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ سے ایک عالم نے سوال
کیا کہ مہدیؑ آخر زماں کی شان یہ ہے کہ تمام کلام اللہ
کی مراد ایک آیت میں بیان کرے۔ حضرت مہدیؑ
نے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ تم بیان کرو۔ میاں دلاورؓ

کہ خدا تعالیٰ فرمودہ است فاعلموا انہ لا
الٰہ الا اللہ مراد کلام تمام دریں آیت است
نقل است۔ بندگی میاں نعمتؓ فرمودند
صحبت نیک آنرا گویند ہر کرا قول و فعل
خلاف کلام خدا باشد او را زجر کند
رواداری نکند اگر ایں چنیں کسے نباشد
باید کہ نزد مخالف ہم بیاید ہر قول و فعل اورا
ہشیار کند۔ **نقل است** بندگی میاں نظامؓ
یکجا فرود آمدند میاں عبدالرحمنؒ در ویرانہ
نوبت نشستہ بودند یکایک چند دیواں
آمدند دیواں میاں عبدالرحمنؒ را گفتند
چند روز اینجا بودیم امروز بفرمان
خدا تعالیٰ فرشتگاں آمدند مارا بیروں
می کنند کہ اینجا بندگان خدا آمدہ اند شما
بروید ما می رویم۔ **نقل است** حضرت
میرانؑ فرمودند دل بازو نہ چپ نہ راست
آں میانہ است آں طرف کسے مخسپید کسی
گفت بازوی چپ خسپیدن طعام ہضم
می شود میرانؑ فرمودند چرا چناں خورید کہ

نے فرمایا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو اس بات کو
جان کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں تمام کلام اللہ
کی مراد اس آیت میں ہے **نقل** ہے بندگی میاں
نعمتؓ نے فرمایا کہ نیک صحبت اس کو کہتے ہیں جس کا
قول اور فعل قرآن شریف کے خلاف ہو اس کو منع
کرے رواداری نہ کرے اگر ایسا شخص نہ ہو
تو چاہیئے کہ مخالف کے پاس جاوے تاکہ وہ قرآن
کے خلاف ہر قول و فعل سے اس کو ہشیار کرے
نقل ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے ایک مقام
پر قیام فرمایا اور میاں عبدالرحمنؒ ویرانہ میں فکر
خدا میں بیٹھے ہوئے تھے یکایک چند دیو آئے اور
میاں عبدالرحمنؒ سے کہا کہ ہم چند روز سے یہاں
مقیم تھے آج خدا تعالیٰ کے فرمان سے فرشتے آئے
اور ہم کو یہاں سے نکالکر کہتے ہیں کہ یہاں بندگان
خدا آئے ہیں تم چلے جاؤ تو ہم جاتے ہیں **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دل نہ بازو دہنے نہ بائیں
اور سیدھی طرف وہ تو درمیان ہے اس طرف
مت سو کسی نے کہا کہ بائیں طرف سونے سے
کھانا ہضم ہوتا ہے مہدیؑ نے فرمایا کیوں اتنا کھاؤ

حاجت آں طرف خسپیدن شود **نقل است**
بندگی ملک الہدادؓ فطرہ را بسیار تاکید کردہ
طلبیدند یک وقت بسیار اضطرار بود دوصد
مردماں خشک شدہ مردند آں وقت ملکؓ
قرض کردہ گندم آوردہ فطرہ دادند میاںؓ
آنرا فقیراں را دادند ایں فعل کردند امر خدای
بجا آوردند ایں چنیں طالبان خدا بودند ـ
نقل است کسے حضرت میراںؑ را عرض کرد
ایں کہ دو برادراں آمدہ اند یکے مشغول شود
بعد فجر و دیگر بخانہ خود میرود و برابر کودکاں لعب
میکند۔ میراںؑ فرمودند بیارید آنرا آوردند
و پرسیدند او گفت در خانہ یک جامہ است
وقت نماز پوشیدہ می آیم زود بروم زن را
میدہم زن نماز میکند ما کودکاں را لعب
میکنانیم کہ زن را فرصت شود میراں
علیہ السلام فرمودند ہمہ برای اللہ است
نقل است حضرت میراں علیہ السلام
بر زانوی میاں سید سلام اللہؓ سر خود داشتہ
بسیار زاری کردند میاںؓ عرض کردند حضرت میراںؑ

کہ بائیں طرف سونے کی حاجت ہو۔ **نقل** ہے بندگی
ملک الہدادؓ نے فطرہ کے لئے بہت تاکید کرکے طلب
کیا ہے۔ ایک وقت بہت اضطرار تھا دو سو آدمی
فاقہ سے خشک ہوکر وفات پائے اس وقت
ملکؓ قرض کرکے گیہوں لاکر فطرے دیئے میاںؓ
وہ گیہوں فقیروں کو دیئے یہ کام کئے خدا کا حکم
بجا لائے ایسے خدا کے طالب تھے **نقل** ہے
کسی نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا یہ دو بھائی
جو آئے ہیں ان میں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد
ذکر میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا اپنے گھر جاتا ہے
بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا اس کو
لاؤ تو اس کو لائے حضرتؑ نے دریافت کیا تو اس نے
کہا گھر میں ایک کپڑا ہے نماز کے وقت پہن کر آتا ہوں
اور جلد واپس ہوکر عورت کو کپڑا دیتا ہوں تو
عورت نماز پڑھتی ہے اور ہم بچوں کو کھلاتے ہیں
تو عورت کو فرصت ملتی ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا
کہ یہ سب اللہ کے واسطے ہے **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ نے میاں سید سلام اللہ کی مانڈی پر اپنا سر
رکھکر بہت زاری کی میاںؓ نے عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ

چنداں زاری چرا میکنند میرانؓ فرمودند ہفدہ سال شدہ است کہ دو دم برابر نیست دم نفی را سیر تا تحت الثریٰ است و دم اثبات را سیر تا عرش است ایں چنیں سیر است خدا ے باقیست ازاں سبب زاری است **نقل است** در دائرہ میرانسید محمودؓ باراں بارید آب بر شدہ خانہاے ہمہ برادراں افتادند مگر خانہ میرانؓ ماند میرانسید محمودؓ بسیار زاری کردند کہ خارج اجماع شدم چوں خانہ میرانؓ ہم افتاد خوش شدند **نقل است** بندگی میرانسید محمودؓ فرمودند مومن کامل را از سہ علامت باید شناخت یکی ملالت دوم ملامت سیوم فقر اگر ایں سہ علامت نباشد صفت مومن نباشد **نقل است** بندگی میراں سید محمودؓ فرمودند سوال حرام است اما سوال سہ اند یکی سوال حال دوم سوال فعل سوم سوال قول و معنی. سوال حال آنست احوال غریبی و شکستگی خود مردماں را می نماید و سوال فعل آنست کہ ریاضتہا و گرسنگی کشیدہ مردماں را می نماید و سوال قول آنست کہ پیش کسی رفتہ چیزے میخواہد۔ ایں ہمہ سوالہا حرام است اگر

کس لئے اس قدر زاری کرتے ہیں مہدیؑ نے فرمایا کہ سترہ سال ہوے کہ دو دم برابر نہیں نفی کے دم کی سیر تحت الثریٰ تک ہے اور اثبات کے دم کی سیر عرش تک ہے. سیر ایسی ہے خدا تعالیٰ باقی ہے اس لئے زاری ہے۔ **نقل** ہے میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں بارش ہوئی پانی کی کثرت سے تمام صحابہؓ کے مکانات گر گئے مگر میرانؓ کا مکان نہیں گرا میرانسید محمودؓ نے بہت زاری کی کہ میں اجماع سے خارج ہو گیا جب آپکا مکان بھی گر گیا تو خوش ہوے۔ **نقل** ہے بندگی میرانسید محمودؓ نے فرمایا کہ مومن کامل کو تین علامتوں سے پہچاننا چاہیئے ایک تکلیف میں رہے دوسری ملامت ہو تیسری فقر و فاقہ ہو یہ تین علامتیں نہوں تو اس میں مومن کی صفت نہوگی۔ **نقل** ہے بندگی میرانسید محمودؓ نے فرمایا سوال حرام ہے لیکن سوال تین ہیں ایک سوال حال کا ہے دوسرا سوال فعل کا ہے تیسرا سوال قول کا ہے حال کے سوال کے معنی یہ ہیں کہ اپنی شکستگی اور غریبی کے احوال لوگوں کو دکھاتا ہے فعل کا سوال یہ ہے کہ ریاضتیں اور فقر و فاقہ برداشت کر کے لوگوں کو دکھاتا ہے۔ قول کا سوال یہ ہے کہ کسی کے

خدا بدہ بخورد وگرنہ پیش کسے سوال نہ کند۔
نقل است بندگی میاں شاہ نظامؓ چند
روز بیان نکردند کسے گفتن ہم نتوانست یک
برادر بعبارتے اشارہ کرد کہ چیزے بود بہر خلق
از و بہرہ گرفتندے ایں زماں پوشیدہ است
خلق محروم شدند ایں سخن میاںؓ شنیدند بطرف
او نظر کردند او افتاد میاں رفتند چوں او
ہشیار شد برادراں پرسیدند چہ حال است
گفت کار ما تمام شد چہ بینم میاں مارا برابر خود
گرفتہ عالم ملکوت و جبروت و لاہوت وانمودند
نقل است حضرت میرانؑ را کسے پرسید
شیطان را لعنت کردن چون است میرانؑ
فرمودند اورا خدا و فرشتگاں لعنت کنند
از لعنت کردن شما او خوش میشود یاد خدا
فراموش کناند **نقل است** حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند ہرچہ خداتعالیٰ شمارا
بدہد عشر بدہید اگر اندک باشد یا بسیار
اگر اندک باشد دراں اندک مورچہ را اندازید
نقل است حضرت میراں علیہ السلام مناجات

پاس جاکر کوئی چیز طلب کرتا ہے یہ سب سوال حرام
ہیں اگر خدا دے تو کھائے وگرنہ کسی کے سامنے سوال
نہ کرے **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے چند
روز بیان نہیں کیا کوئی شخص بیان کرنے کیلئے حضرتؓ
کو نہیں کہہ سکا ۔ ایک برادر نے اس عبارت میں اشارہ
کیا کہ ایک چیز تھی اس سے تمام لوگ فائدہ اٹھاتے تھے
اب وہ چیز پوشیدہ ہوگئی ہے لوگ محروم ہوگئے یہ بات
میاں نظامؓ نے سنی اور اس کی طرف نظر کی تو وہ گر پڑا
اور میاں چلے گئے ۔ جب وہ ہشیار ہوا تو اس سے
برادروں نے پوچھا کہ کیا حال ہے اس نے کہا کہ
ہمارا مقصد پورا ہوگیا کیا دیکھتا ہوں کہ میاںؓ نے
ہمکو اپنے ساتھ لیکر عالم ملکوت جبروت و لاہوت کو دکھا دیا
نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان
پر لعنت کرنا کیسا ہے ۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ اس پر خدا
اور فرشتے لعنت کرتے ہیں تمہارے لعنت کرنے سے
شیطان خوش ہوتا ہے خدا کی یاد کو بھلا دیتا ہے ۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ تمکو
جو کچھ دیتا ہے اس کا عشر دو اگر تھوڑا ہو یا بہت اگر
تھوڑا ہو تو اس میں سے تھوڑا چیونٹیوں کو ڈالو۔

کردند بدرگاہ حق تعالیٰ کہ ستر گروہ ایں بندہ
را پوشیدہ دار فاش مکن سر ایشاں دریں
جہاں، ہیچ نداننند آں دعا قبول شد ازیں
سبب دریں گروہ کرامت نمی نمایند۔
نقل است در صحبت میراں علیہ السلام بندگی
میاں نعمت رضؓ را اضطرار بسیار بودے بالائے
ازار چند پیوند چسپیدہ بود کہ گھڑ گم شدہ
بود۔ **نقل است** بندگیمیاں دلاور رضؓ فرمودند
خاطر بندہ چناں بود کہ عیسیٰ علیہ السلام باما
ملاقات کنند بندہ در معاملہ دیدم حضرت
میراںؑ و مہاجراں رضؓ آمدہ اند بعدہ میراںؑ
و ہمہ مہاجراں رضؓ رفتند بندہ ہماں جا استادہ
ماند بعدہ حضرت میراںؑ میاں نعمت رضؓ و میاں
نظام رضؓ را پیش بندہ فرستادہ نزد خود بندہ
را طلبیدند بندہ رفت فرمودند خدا تعالیٰ
آرزوے بندۂ خدا ضائع نہ کند کساں از ما
ملاقات کنند فیض بندہ تا قیامت ماند
نقل است حضرت میراںؑ دہ روز آخر رمضان
اعتکاف نشستند و ہمہ مہاجراں ہم نشستند

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی درگاہ
میں دعا کی کہ اس بندہ کے گروہ کے بھید کو پوشیدہ
رکھ ظاہر مت کر ان کے بھید کو اس جہان میں کوئی
نہ جانیں وہ دعا قبول ہوگئی اس سبب سے اس گروہ
میں کرامت نہیں دکھاتے ہیں۔ **نقل** ہے حضرت
مہدی علیہ السلام کی صحبت میں بندگیمیاں نعمت رضؓ کو
بہت اضطرار تھا آپ کے پاجامہ پر چند پیوند لگے ہوئے
تھے اس طرح کہ دھیلا پیوند میں گم ہوگیا تھا۔ **نقل** ہے
بندگیمیاں دلاور رضؓ نے فرمایا کہ بندہ کے دل میں ایسا
خیال آیا تھا کہ عیسیٰؑ ہم سے ملاقات کریں۔ بندہ نے
معاملہ میں دیکھا کہ حضرت مہدیؑ اور صحابہ رضؓ آئے ہیں
اس کے بعد مہدیؑ اور تمام صحابہ رضؓ چلے گئے بندہ اسی
مقام پر کھڑا رہا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے میاں
نعمت رضؓ اور میاں نظام رضؓ کو بندہ کے پاس بھیجکر بندہ کو
اپنے پاس بلوایا۔ بندہ گیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے
تعالیٰ بندۂ خدا کی آرزو کو ضائع نہیں کرتا ہے ہمارے
لوگ عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے بندہ کا فیض قیامت
تک جاری رہیگا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ رمضان کے
آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور تمام صحابہ رضؓ

نقل است مسجد جامع در جالور بود بندگی میاں نعمتؓ رفتہ اعتکاف در مسجد نشستند **نقل است** بندگی ملک الہدادؓ کرات و مرات در جالور مسجد جامع اندرون قلعہ بود اعتکاف نشستہ اند ایں فعل جاری داشتند **نقل است** در چاپانیر پیش میاں نعمتؓ یک ملوک بعد از ظہر گفت کہ خوندکار بر گردن ما چیزے خواندہ پف زنید کہ گردن راکرتہ شدہ است میاں نعمتؓ فرمودند کہ ما خواندن نمی دانیم اگر خاطر باشد پسخوردہ بدہیم۔ والشفاء من اللہ پس آں ملوک پسخوردہ بر گردن خود مالید شفا یافت **نقل است** بندگی میاں نعمتؓ از گجرات بہ دکن روانہ شدند در میان راہ جوی سیلاب آمدہ ہمہ کساں از جوے فرو شدن نتوانستند میاں بسم اللہ گفتہ در جوی میان کمر گاہ استادہ شدند آب را از انگشت خود اشارت کردند آب جدا شدہ راہ داد برادراں را میاںؓ فرمودند کہ ہمہ کساں بروید ہمانطور ہمہ برادراں از جوی فرو شدند بعدہ میاںؓ بیروں آمدند باز جوی سیلاب شد **نقل است** پیش بندگی میاں شاہ نظامؓ

بھی اعتکاف بیٹھا ہے **نقل** ہے جالور میں جامع مسجد تھی بندگی میاں نعمتؓ جاکر مسجد میں اعتکاف بیٹھے **نقل** ہے جالور میں قلعہ کے اندر جامع مسجد تھی اس میں بندگی ملک الہدادؓ کئی بار اعتکاف بیٹھے اور یہ فعل جاری رکھا **نقل** ہے چاپانیر میں میاں نعمتؓ کے حضور میں ایک بادشاہ نے ظہر کے بعد کہا کہ خوندکار کچھ پڑھکر ہماری گردن پر پھوکو کیوں کہ گردن اکڑ گئی ہے۔ میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر تم چاہو تو پسخوردہ دیتا ہوں اور شفا اللہ کی طرف سے ہے پس بادشاہ پسخوردہ گردن پر ملا شفا پایا۔ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ گجرات سے دکن کی طرف روانہ ہوئے راستے کے درمیان ندی کا سیلاب آیا تمام لوگ ندی سے نہیں گذر سکتے تھے میاںؓ بسم اللہ کہکر ندی میں کمر برابر پانی میں کھڑے ہوگئے۔ اور اپنی انگلی سے پانی کو اشارہ کیا تو پانی جدا ہو کر راستہ دیا میاںؓ نے برادروں سے فرمایا کہ تم سب اشخاص چلے جاؤ اسی طرح سب برادر ندی سے گذر گئے اس کے بعد میاںؓ باہر آئے پھر ندی کا سیلاب آیا۔ **نقل** ہے ایک شخص نے بندگی میاں شاہ نظامؓ کے حضور میں آکر کہا کہ ہمارے کان میں کانکھجورا

کسے آمدہ گفت در گوش ماکان کھجورہ رفتہ است
بسیار بے طاقت شدم میاںؓ پسخوردہ کردہ دادند
فی الحال بیروں افتاد۔ **نقل است** یکروز بندگیمیاں
شاہ نظامؓ در بتخانہ رفتند و دیدند کہ مرداں متوجہ
شدند میاںؓ آں بت را اشارت کردند آں بت
زر شد ہمہ مرداں آں بت را شکستہ کردند باز
میاںؓ آں بت را اشارت کردند باز ہمہ سنگ شد
نقل است بندگیمیاں نظامؓ در صحرا رفتند مرداں
می دیدندی آواز میکردندی اوتار خدائے میرود
متوجہ شدندے۔ **نقل است** بندگی میاں شاہ نظامؓ
یک بت را فرمودند کہ آب بیار۔ آں بت آب
آورد منع کردند منع شد **نقل است** بندگیمیاں
شاہ نظامؓ بر کوہ ابوگڑ رفتند یکے برادر گفت میاں
کامل کرا گویند میاںؓ فرمودند کامل آنست کہ
از فرمودہ او کوہ بجنبد ہمدراں ساعت کوہ جنبیدن
گرفت و حملہ کرد میاںؓ فرمودند باش ما حکایت
کردیم فاما ترا نہ گفتیم بعدہ کوہ قرار ماند **نقل است**
بندگیمیاں دلاورؓ فرمودند اگر قوت سہ روز باشد خود نخورند
فرزنداں را خورانیدند چرا کہ مہمان و صغیر

چلے گیا ہے بہت بے طاقت ہوگیا ہوں۔ میاںؓ نے
پسخوردہ کر کے دیا اسی وقت کان کھجورا باہر پڑ گیا۔
نقل ہے ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؓ بتخانہ میں گئے
اور دیکھا کہ لوگ بت کی طرف متوجہ ہیں میاںؓ نے اس بت
کو اشارہ کیا تو وہ بت سونا بن گیا تمام لوگ اس بت کو
توڑ دیئے پھر میاںؓ نے اس بت کو اشارہ کیا تو پھر وہ
بت پتھر بنگیا۔ **نقل** ہے بندگی میاں نظامؓ جنگل میں
گئے (جاتے وقت) لوگ آپ کو دیکھتے اور آواز سے
کہتے کہ خدا کا پیغمبر جاتا ہے اور سب لوگ آپ کیطرف
متوجہ ہو جاتے۔ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ
نے ایک بت کو فرمایا کہ پانی لا تو اس بت نے پانی لایا
پھر منع کیا تو رک گیا **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ
ابوگڑ پہاڑ پر گئے ایک برادر نے آپ سے کہا میاں
کامل کسکو کہتے ہیں۔ میاںؓ نے فرمایا کامل وہ ہے کہ
اس کے فرمان سے پہاڑ حرکت کرنے لگے۔ اسی وقت
پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ اور چلنے کے لئے حملہ کیا میاںؓ
نے فرمایا ٹھیر ہم نے تذکرہ کیا تجھکو حرکت کرنیکے لئے
نہیں کہا۔ اس کے بعد پہاڑ ٹھیر گیا۔ **نقل** ہے بندگی
میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ اگر تین روز بھوکے رہنے کی

ومرکسب را توکل معلوم نیست **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام نزدیک موضع پٹن آمدند فرمودند کہ ازینجا بوی ایمان می آید. **نقل است** بندگی میاں شاہ نعمتؓ را از چاپانیر اخراج کردند. بندگی میاں شاہ نظامؓ خود بیروں شدند و فرمودند کہ بندہ را لازم شد کہ اتباع برادر خود کنم. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام نزدیک ملک خراسان آمدند میان راہ یکے مجذوب آمدہ بر تصدیق حضرت میراں علیہ السلام اقرار کرد بینی خود را سوراخ کردہ دراں سوراخ رسن بستہ بود میرانؑ پرسیدند ایں رسن چیست مجذوب گفت کہ مرا فرمان شد کہ تو ستور ما ہستی ازاں سبب رسن در بینی کردم میرانؑ فرمودند ایں فعل ہیچ نیست دین فرمان خدا تعالیٰ است ذات را بہ بندید آں مجذوب رسن بیروں کرد از بینی خود بعدہٗ حضرت میرانؑ را سوال کرد کہ مہدی موعودؑ را ہیچ پوشیدہ نیست بیان ذات اللہ بگوئید میراں علیہ السلام فرمودند ذات اللہ در بیان نیاید

قوت ہے تو خود نہ کھائیں فرزندوں کو کھلائیں کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں۔ مہمان اور بچوں اور جانوروں کو توکل معلوم نہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ موضع پٹن کے قریب آئے۔ تو فرمایا کہ یہاں سے ایمان کی بو آتی ہے **نقل** ہے بندگمیاں شاہ نعمتؓ کو چاپانیر سے اخراج کئے۔ (نکال دیئے) بندگمیاں شاہ نظامؓ خود دائرے کے باہر ہوگئے اور فرمایا کہ بندہ پر اپنے بھائی کی اتباع لازم ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ ملک خراسان کے نزدیک آئے تو راستہ کے درمیان ایک مجذوب آکر حضرت مہدیؑ کی تصدیق کا اقرار کیا۔ اس مجذوب نے اپنی ناک میں سوراخ ڈالکر اس سوراخ میں رسی باندھا تھا۔ مہدیؑ نے پوچھا کہ یہ رسی کیا ہے مجذوب نے کہا کہ مجھکو خدا کا فرمان ہوا کہ تو ہمارا چوپایہ ہے۔ اس لئے میں نے اپنی ناک میں رسی ڈالی ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا یہ کام بیکار ہے خدا تعالیٰ کا فرمان دین ہے ذات کو قید کرو اس مجذوب نے اپنی ناک سے رسی نکالدی اس کے بعد حضرت مہدیؑ سے سوال کیا کہ مہدی موعودؑ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ کی ذات کا بیان کرو۔ مہدیؑ نے فرمایا اللہ کی ذات بیان میں نہیں آتی

صفات اللہ در بیان آید فاما لذت بینائی بگویم کسے را یک ہزار سال در بینی رسن کردہ تمام زمین بگردانند آنرا بینائی خدا تعالی در سوراخ سوزن شود آنرا چناں راحت شود بگوید کہ دہ ہزار سال مارا در زمین بگردانند مارا چناں راحت شود **نقل است** حضرت رسول علیہ السلام یک زن را نکاح کردہ بودند جمالیت نبود چوں دیدند خاطر مبارک خوش نشد آں وقت بانگ نماز شد رسول علیہ السلام بیروں آمدند نزد آں زن نہ رفتند خواستند کہ آں زن را رہا کنند آں زن بہ شنید چنداں زاری کرد کہ خدا تعالی جبرئیلؑ را فرستاد محمدؐ را بگو از سبب بے جمالیت ایں زن را رہا کنی قبول نکنی امت تو گنہگارانرا من چوں قبول کنم آں زن را رسول علیہ السلام رہا نہ کردند قبول کردند **نقل است** حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکے را گفتند تائب شو او گفت ان ربی غفور رحیم عمرؓ فرمودند ان اخذہ الیم شدید آں جوان نعرہ بزد جان بحق تسلیم کرد حضرت عمرؓ اورا سپارش کردند **نقل است**

اللہ کے صفات بیان میں آتے ہیں لیکن میں بینائی کی لذت بیان کرتا ہوں۔ کہ کسی شخص کے ناک میں رسی ڈالکر تمام زمین پر پھرائیں اور اس کو خدا تعالی کی بینائی سوئی کے سوراخ میں ہو جائے تو اس کو ایسی راحت ہو پھر وہ کہے کہ ہمکو ہزار سال زمین پر پھرائیں تاکہ ہم کو ایسی راحت ہو **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا وہ عورت خوبصورت نہ تھی جب آپ نے اس کو دیکھا تو آپ کا قلب مبارک خوش نہوا اس وقت نماز کے لئے اذاں ہوئی رسولؐ باہر آگئے اس عورت کے پاس نہیں گئے اور اس عورت کو چھوڑ دینا چاہا یہ بات وہ عورت سنی اور اس قدر زاری کی کہ خدا تعالی نے جبرئیلؑ کو بھیجا محمدؐ سے کہو کہ تو اس عورت کو بدصورتی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے قبول نہیں کرتا تو میں تیری امت کے گناہ کرنے والوں کو کیوں قبول کر دوں پس رسولؐ نے اس عورت کو جدا نہیں کیا قبول کیا **نقل** ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا کہ توبہ کر۔ اس نے کہا تحقیق کہ میرا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ عمرؓ نے فرمایا تحقیق کہ خدا کا بدلا لینا سخت دردناک ہے۔ اس جوان نے

یکے ہمسایہ امام اعظمؒ را زحمت شد امام عیادت اورفتند اورا گفتند تائب شو او تائب شد امامؒ را گفت درحق ما دعا کنید کہ مارا موت شود امام دعا کرد دعا شاں خدا تعالیٰ اجابت کرد ہماں حال جاں بحق سپرد۔ **نقل است** امام اعظمؒ یکی جوان را فرمودند تائب شو او گفت بارے چیزے بخورم وبنوشم اورا زحمت شد امام اعظمؒ اورا فرمودند اکنوں چہ خوری وچہ نوشی ہماں وقت جوان تائب شد **نقل است** دروقت رسول علیہ السلام یکی را زحمت شدہ بود رسول علیہ السّلام عیادت اورفتند دیدند ملک الموت براو بغضب آمدہ است رسول علیہ السّلام بازگشتند اورا کسے گفت کہ رسول خداؐ بخانہ تو آمدہ باز رفتند او چنداں زاری کرد خدا تعالیٰ گناہ او عفو کرد ملک الموت را فرمان شد ایں را عذاب مکن توبۂ او قبول کردم رسول علیہ السّلام را فرمان آمد ما اورا عفو کردیم شما بروید رسول علیہ السّلام آمدند ملک الموت

چیخ ماری اور اپنی جان خدا کے حوالے کی حضرت عمرؓ نے اس کی مغفرت چاہی۔ **نقل** ہے۔ امام اعظمؒ کا ایک پڑوسی بیمار ہوا تو امامؒ اس کی مزاج پرسی کے لئے گئے۔ اور اس سے کہا کہ توبہ کر تو اس نے توبہ کی اور امامؒ سے کہا کہ آپ ہمارے حق میں دعا کرو کہ ہم کو موت آجائے۔ امامؒ نے دعا کی خدا تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اسی وقت اس نے اپنی جان خدا کے حوالے کی **نقل** ہے امام اعظمؒ نے ایک جوان سے فرمایا کہ توبہ کر اس نے کہا کہ ایک بار تو کچھ کھا لوں اور پی لوں اسکو تنگی اور تکلیف ہوئی۔ امام اعظمؒ نے اس سے فرمایا کہ اب کیا کھائیگا اور پیئے گا۔ اسی وقت اس جوان نے توبہ کی۔ **نقل** ہے رسول علیہ السّلام کے زمانہ میں ایک شخص بیمار ہو گیا تھا رسولؐ اس کی بیمار پرسی کیلئے گئے اور دیکھا کہ ملک الموت غصہ سے آئے ہیں لہذا رسول علیہ السّلام واپس ہو گئے اس کو کسی نے کہا کہ رسول خداؐ تیرے گھر تک آکر واپس ہو گئے پس اس نے اتنی زاری کی خدا تعالیٰ نے اس کا گناہ معاف کیا اور ملک الموت کو فرمان خدا ہوا کہ اس پر عذاب مت کر میں نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے۔ رسولؐ

بحال خوشی جان اوقبض کرد. **نقل است** بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ بعد از نماز فجر از جماعت خانہ در حجرہ رفتندے کفش خود در دست گرفتندے چراکہ برادران مشغول شدہ اند ایں چنیں پر ورش فقیراں کردند۔ **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند پیش طالب خدائے خدا کجا خواہد رفت طالب باید شد خدا زود حاصل شود یعنی طالب صادق و مرشد کامل باشد زود خدائے را حاصل کند۔

نقل است پیش حضرت میراں علیہ السلام کسی عرض کرد کہ مارا در تصدیق مہدیؑ شک می آید حضرت میرانؑ فرمودند یک ہفتہ در خلوت باش یاد خدا تعالیٰ بکن ہر چہ حق است معلوم شود چوں ایں عمل کرد خدا تعالیٰ اورا حق معلوم کرد پیش میرانؑ آمد و گفت تو مہدی موعود حق است ایں ہدایت باطنی عطا است۔

نقل است بندگی میاں شاہ دلاورؓ در خانہ آمدند دیدند اندکے جواری در خانہ داشتہ اند

کو فرمان خدا ہوا کہ ہم نے اس کی خطا معاف کردی ہے تم اس کے پاس جاؤ تو رسولؑ آئے ملک الموت نے اس کی جان خوشی سے قبض کی۔ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ فجر کی نماز کے بعد جماعت خانہ (مسجد) سے حجرہ میں جاتے تو اپنی جوتیاں ہاتھ میں اٹھا لیتے کیونکہ برادراں ذکر خدا میں مشغول ہو گئے ہیں فقیروں کی ایسی رعایت کرتے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدا کے طالب کے سامنے سے خدا کہاں جائیگا طالب ہونا چاہیئے خدا جلد حاصل ہوئے یعنے طالب صادق اور مرشد کامل ہو تو جلد خدا کو حاصل کرے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں کسی شخص نے عرض کیا کہ ہمکو مہدیؑ کی تصدیق میں شک آتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ہفتہ گوشہ میں بیٹھ خدا تعالیٰ کا ذکر کر جو کچھ حق ہے معلوم ہو جائیگا جب اس نے یہ عمل کیا تو حق تعالیٰ نے اس کو حق معلوم کر دیا پس وہ مہدی علیہ السلام کے حضور میں آیا اور کہا کہ تو مہدی موعودؑ حق ہے یہ باطنی ہدایت خدا کی عطا ہے۔ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ گھر میں آئے اور دیکھا کہ جواری گھر میں رکھتے ہیں

میاں جواری بدست خود گرفتہ خوردند زن
میاں دلاورؓ میاںؓ را عرض کردند اینک طعام
مستعد میشود چرا جواری میخورید بندگی میاں
دلاورؓ فرمودند وقت ہر حال می گزرد چیزے
خوب خورد یا بد خورد ہمہ درمیان شکم یکی شود
ایں فعل لذت است درمیان زبان **نقل است**
یک زن پیش بندگی میاں سید خوندمیرؓ نیت کردہ
قدح آب آوردہ بود کہ ایں قدح زر شود
بندگی میاںؓ پسخوردہ کردہ دادند آں قدح
زر شد میاںؓ شنیدند باز منع کردند
پیش بندگان خدائے ایں چنیں نیت کردن
نشاید اگر موافق نیت آں کار شد تصدیق
باند اگر نشد تصدیق رفت زیاں شود۔
نقل است پیش حضرت میراں علیہ السلام
کسے عرض کرد کہ عثمانؓ را مال بسیار بود میراںؑ
فرمودند برابر عثمانؓ شوید مال بدارید
شما عثمانؓ مال خود را بذل کردند در راہ خدا تعالیٰ
خدائے را خود حاصل کردند۔ **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام را ہر وقت مخالفاں

میاںؓ نے جواری ہاتھ میں لیکر کھائی بندگی میاں
دلاورؓ کی بی بیؓ نے میاںؓ سے عرض کیں کہ کھانا ابھی
تیار ہوجاتا ہے جواری کس لئے کھاتے ہو بندگی میاں
دلاورؓ نے فرمایا کہ ہر حالت میں وقت گزرجاتا ہے
اچھی چیز کھائیں یا بری چیز سب چیزیں پیٹ میں ایک
ہوجاتی ہیں زبان کے درمیان یہ فعل لذت کا ہے
نقل ہے ایک عورت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور
میں یہ نیت کرکے پانی کا پیالہ لائی تھی کہ یہ پیالہ سونا
بنجائے۔ بندگی میاںؓ نے پسخوردہ کرکے دیا وہ پیالہ
سونا بن گیا۔ میاںؓ نے اس کی نیت کی کیفیت سنی
پھر منع کیا کہ بندگان خدا کے پاس ایسی نیت
کرنی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر نیت کے موافق کام
ہوا تو تصدیق پر رہے اگر وہ کام نہوا تو تصدیق
سے پھر جائے نقصان ہووے **نقل** ہے حضرت
مہدی علیہ السلام کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ
عثمانؓ کے پاس مال بہت تھا۔ مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ عثمانؓ کے جیسے بنو مال رکھو عثمانؓ نے اپنا مال
خدا کی راہ میں خرچ کیا اور خود خدا کو حاصل کئے۔
نقل ہے جس وقت مخالفوں نے حضرت مہدی علیہ السلام

بیروں کردند ہرچہ درخانہ بود ہمہ گذاشتند
ہیچ التفات نکردند و فرمودند ایں ہمہ برای
اللہ است از مشقت ایں بندگانِ خدا خانہا
راست کردند ہرچہ متاع گذاشتند ہمہ اجر
بر خدا است چراکہ ایشانرا برائے اللہ بیروں
کردند **نقل است** یکے مرد کعبۃ اللہ را آمد
حج کردہ بازگشت کسے اورا گفت بخانۂ خدا
رفتہ بودی چہ آوردی او باز رفت در کعبہ
استادہ شد گفت خدایا مرا از آتش خلاص بدہ
چناں زاری کرد از دست او پارۂ کاغذ آمد
دراں نوشتہ بود ھٰذا عتیق من النار۔
نقل است یکی مرد در بازار بیت المقدس
رفت آنجا دید نعمت و الوانہا می فروشند
کیسۂ خود دید دراں ہیچ نیافت در مسجد آمدہ
گفت اے خداوند خانہ مارا حلوا بفرس وگرنہ
ایں قندیل را بشکنم عصای خود گرفت ہماں
وقت یک مرد پیدا شد طبق در دست گرفتہ
گفت خداوند ایں خانہ حلوا فرستادہ است
بگیر و بخور قندیل خانۂ او مشکن **نقل است**

کو دائرے سے باہر کیا تو جو کچھ گھر میں رہتا سب چھوڑ
جاتے اُس طرف توجہ نہ کرتے اور فرمایا کہ یہ سب
اللہ کے واسطے ہے ان بندگانِ خدا نے محنت سے
مکانات بنائے جو کچھ گھر کا اسباب چھوڑ دیئے ان
سب کا بدلہ خدا پر ہے کیوں کہ ان کو اللہ کی محبت
رکھنے کے جرم میں باہر کئے ہیں **نقل** ہے ایک مرد
کعبۃ اللہ کو آکر حج کرکے واپس ہوا کسی نے اس سے
کہا کہ تو خدا کے گھر گیا تھا کیا لایا۔ وہ واپس گیا کعبہ
میں کھڑا ہوگیا اور کہا یا اللہ مجھکو دوزخ کی آگ
سے نجات دے اور اتنی زاری کی کہ اس کے ہاتھ
میں ایک کاغذ کا ٹکڑا آیا اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ
آگ سے آزاد ہے **نقل** ہے ایک مرد بیت المقدس کے
بازار میں گیا اور وہاں دیکھا کہ قسم قسم کی نعمتیں بکتے
ہیں اپنی تھیلی میں دیکھا تو اس میں کچھ نہ پایا مسجد
میں آکر کہا کہ اے گھر کے مالک ہمارے لئے حلوہ بھیج
وگرنہ میں (تیرے گھر کی) اس قندیل کو توڑتا ہوں
اپنا عصا لیا اسی وقت ایک مرد ظاہر ہوا اور اپنے
ہاتھ میں طبق لیا ہوا کہا کہ اس گھر کا مالک حلوا بھیجا
ہے اور کہا اس کے گھر کی قندیل مت توڑ۔

یکی درویش شیخ جنیدؒ را پرسید نفس را دوا چیست شیخؒ فرمودند دوا است خلاف نفس بکن.

نقل است شیخ عبداللہ سری سقطیؒ سی وچند سال پہلو بر زمین آوردہ کسے ندید مگر مرض موت.

نقل است حاتم بن ربیعؒ بالاے کوہ حجرہ بستہ بود چہل سال نماز عشا و فجر بیک وضو گذاردند ہر وقت این آیت خواندند قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت (جز ۱۸ رکوع ٦)

نقل است یکے اولیاء اللہؒ نود سال استادہ ماندند ہرگز نہ نشستند چراکہ روز قیامت پنجاہ ہزار سال شود من استادن نتوانم ازین سبب اینجا استادہ میشوم کہ آنجا بنشینم در امن و امان خدای را یاد کنم کسیکہ بندگان خدا بودند این چنین مشقتہا کردند.

نقل است چند برادران دائرہ بیرون رفتند برای ذکر حضرت میراں علیہ السلام آنجا رفتہ پرسیدند چرا اینجا آمدید برادراں عرض کردند برای ذکر آمدیم آنجا کودکاں شور می کنند

نقل ہے۔ ایک درویش نے شیخ جنیدؒ سے پوچھا کہ نفس کی دوا کیا ہے۔ شیخؒ نے فرمایا دوا ہے یعنی نفس کا خلاف کر۔

نقل ہے شیخ عبداللہ سری سقطیؒ کو تیس اور کئی سال زمین پر لیٹے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا مگر مرض موت کے وقت۔

نقل ہے حاتم بن ربیعؒ پہاڑ پر حجرہ باندھے تھے اور چالیس سال عشا اور فجر کی نماز ایک وضو سے ادا کیا ہر وقت یہ آیت پڑھتے تھے۔ کہیے گا کہ اے میرے پروردگار پھر مجھے بھیج دے شاید میں عمل صالح کروں اس دنیا میں جس کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔

نقل ہے ایک اولیاء اللہؒ (۶۰) نود سال کھڑے کے کھڑے رہے ہرگز نہ بیٹھے کیونکہ قیامت کے روز پچاس ہزار سال کے عرصہ تک میں کھڑے نہ رہ سکوں گا۔ اس لئے دنیا میں کھڑے رہتا ہوں تا کہ وہاں بیٹھ سکوں اور آرام سے خدا کا ذکر کروں جو خدا کے بندے تھے ایسی مشقتیں اٹھائیں

نقل ہے دائرے کے چند برادر خدا کے ذکر کے لئے دائرہ کے باہر گئے حضرت مہدیؑ نے وہاں جاکر پوچھا کہ تم کس لئے یہاں آئے انھوں نے عرض کیا کہ ذکر کے لئے آئے ہیں۔ دائرہ میں بچے شور کرتے ہیں

حضرت میرانؑ فرمودند بہتر آن شور از ین گوشہ
تاکید کردہ فرمودند باز بیائید در دائرہ بمانید
چراکہ در دائرہ از خدا تعالیٰ بواسطہ مرشد
نگہبانی می شود۔ **نقل است** بندگی ملک گوہرؒ
حوالدار خانہ بادشاہ پورب بودند نیت کعبۃ اللہ
کردہ وطن مالوف خود را گذاشتہ روانہ شدند
درراہ اوشان را خبر حضرت میرانؑ رسید ملک
مذکور درحال بجانب حضرت میرانؑ روی نہادہ
آمدند در صحبت و ہجرت مشرف شدند کہ برابر اوشان
اکسیر بود مقدار دو نیم سیر کہ دراں حال بعد بحث
قاضی عرض کردند اگرچہ رخصت شود در شش ماہ
دوازدہ ہزار سوار با زاد راحلہ مستعد خواہم کرد
میرانؑ فرمودند کہ از کجا خواہی کرد گفتند کہ نزد
این بندہ اکسیر است فرمودند بیارید چونکہ آوردند
دراں وقت میرانؑ فرمودند اگر این خرچ میشود
باز چہ خواہی کرد ملک گفتند کہ در یک ہفتہ این
مقدار دیگر خواہم کرد حضرت میرانؑ فرمودند
کہ بت خود را برابر خود آوردہ بودی آخر حکم کردند
کہ از دائرہ او را بیروں کشید و دست گرفتہ

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس گوشہ سے وہ شور بہتر
ہے تاکید کرکے فرمایا کہ واپس آؤ دائرہ میں رہو
کیوں کہ خدا تعالیٰ مرشد کے واسطہ سے دائرہ
میں نگہبانی کرتا ہے۔ **نقل** ہے بندگی ملک گوہرؒ
پورب کے بادشاہ کے گھر کے حوالدار تھے کعبۃ اللہ کی
نیت کرکے اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کر روانہ ہوئے
راستہ میں ان کو حضرت مہدیؑ کی آمد کی خبر پہنچی ملک
مذکور اسی وقت حضرت مہدیؑ کی طرف رخ کرکے
آئے صحبت اور ہجرت سے مشرف ہوئے ان کے پاس
ڈھائی سیر اکسیر تھی اس وقت قاضی کی بحث کے بعد
انھوں نے مہدیؑ سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو
چھ مہینے میں بارہ ہزار سوار مع ساز و سامان کے
تیار کرونگا مہدیؑ نے فرمایا کہ کہاں سے تیار کریگا
کہا کہ بندہ کے پاس اکسیر ہے فرمایا کہ لاؤ جب وہ
لائے تو اس وقت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر یہ اکسیر
ختم ہو جائے تو پھر کیا کروگے ملک نے کہا کہ ایک
ہفتہ میں پھر اسی قدر اکسیر تیار کردوں گا حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے بت کو اپنے ساتھ لایا تھا
آخر حکم کیا کہ اس کو دائرہ کے باہر کھینچو اور ہاتھ پکڑ کر

بیروں کنید چونکہ برادراں ملک را بیروں کردند
و ملک در صحرا کہ پیوستہ با دائرہ بود با تفرع
و زاری تا سہ روز افتادند او شاں را دراں
حال کسے گفت کہ بارے شما نماز بکنید ملک مذکور
گفتند از خدا تعالی دور شدہ ام نماز کسے گذارم
ایں خبر بسمع حضرت امیرؑ رسید حضرتؑ فرمودند کہ
اگر آمدن می خواہد پس آں اکسیر را در چاہ اندازید
و اورا بیارید و چوں ہمیں کردند و آں اکسیر را در چاہ
انداختند وقت انداختن ازاں ذرہ بر لب چاہ
ماندہ بود آں ذرہ را میاں سید سلام اللہؓ برائے
آزمودن ذرہ ذرہ خاک جمع نمودہ کہ در خانۂ ایشاں آفتابہ بود
یعنی آفتابہ گرم کردہ براں انداختند
و آں زر خالص گشت بعدہ پشیمان شدہ پیش
حضرت آمدہ عرض نمودند کہ اے حضرت امیرؑ از
من خطا شد حضرت میراںؑ فرمودند چہ نوعی تقصیر
شدہ است. حضرت امیرؑ رخصت فرمودند کہ
سویت کردہ بدہید. سویت کردہ دادند اما
دراں زر مبلغ میاں سید سلام اللہؓ را سویت
منع فرمودند نقل است حضرت میراںؑ ندا فرمودند

باہر کرو۔ چونکہ برادروں نے ملکؓ کو باہر کیا تو ملکؓ جنگل میں جو دائرہ سے لگا ہوا تھا تضرع و زاری کیساتھ تین روز پڑے رہے ان کو اس حالت میں کسی نے کہا کہ ایک بار تم نماز تو پڑھو. ملک مذکورؓ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ سے دور ہو گیا ہوں کس کی نماز پڑھوں۔ یہ خبر حضرت مہدیؑ کی سماعت میں پہنچی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر آنا چاہتا ہے تو اکسیر باؤلی میں ڈالدو اور پھر اس کو لاؤ اور جب ایسا ہی کئے اور اس اکسیر کو باؤلی میں ڈالدیئے ڈالتے وقت اس کے ذرّے جو باؤلی کے کنارے پر پڑے ہوئے تھے ان ذروں کو میاں سید سلام اللہؓ نے آزمانے کے لئے ذرّہ ذرّہ خاک جمع کیا اور آپ کے گھر میں پانی کا لوٹا تھا یعنے آپ نے لوٹے کو گرم کرکے اس پر ڈالا اور وہ لوٹا خالص سونا بنگیا اس کے بعد آپ نے پشیمان ہوکر حضرتؑ کے پاس آکر عرض کیا کہ اے حضرت امیرؑ مجھ سے خطا ہوئی۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کس قسم کی تقصیر ہوئی ہے (میاں سید سلام اللہؓ نے پورا واقعہ عرض کیا) حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ سویت کرکے دیدو تو میاںؓ نے سویت کرکے دیدیا لیکن اس مبلغ زر میں سے سویت لینے سے میاں سید سلام اللہؓ کو منع فرمایا نقل ہے

کہ کار اجماع است ہمہ برادراں استادہ شدند
کار اجماع کردند مگر یک برادر بالائی صف
نشستہ بود بکار اجماع نیامد حضرت میرانؑ اورا
فرمودند برخیز اے منافق یعنی خارج اجماع
شدی. **نقل است** چوں شب شدی بندگی
میاں دلاورؓ در حجرہائے طالبان خدا رفتندے
اوشاں را گفتندے خدا تعالیٰ را بسیار یاد
کنید کہ دنیا فانی است آمدن شما فائدہ اینست
کہ شب و روز خدا تعالیٰ را یاد بکنید وگرنہ ہیچ فائدہ
نیست. **نقل است** حدیث قدسی فرزند آدم
گناہ کند باز توبہ نکند مصر باشد بر گناہ مانند
فرشتگاں گناہ اورا رسن کنند ودر بینی او سوراخ
کردہ نات می کنند بدست شیطان اورا می دہند
شیطان سوی گناہاں می کشد ایں را فرشتگان
رحمت نزد او می روند تا شیطان اورا سوی دوزخ
میکشد ببرد براں دوزخ افتد. **نقل است** ایں
ہر دو وقت ہیچ اولیاء را روا است اورا مروانت
نبود وقت عصر تا عشا و آخر شب تا صبح ایں دو وقت
رحمت است آں وقت بہشت ندا می کنند فرمان

حضرت مہدیؑ نے آواز سے فرمایا کہ کار اجماع ہے تو
تمام برادر کھڑے ہوگئے کار اجماع کئے مگر ایک برادر
جو صف پر بیٹھا تھا کار اجماع میں نہیں آیا. حضرت مہدیؑ
نے اس کو فرمایا کہ اٹھ اے منافق یعنی تو اجماع سے
خارج ہوگیا. **نقل ہے** جب رات ہوتی تو بندگی میاں
دلاورؓ طالبان خدا کے حجروں میں جاتے اور ان سے
فرماتے کہ خدا تعالیٰ کو بہت یاد کرو. کیونکہ دنیا فنا ہونے
والی ہے تمہارے آنے کا فائدہ یہ ہے کہ دن رات
خدا کا ذکر کریں ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہے. **نقل ہے**
حدیث قدسی. فرزند آدم گناہ کرتا ہے پھر توبہ نہیں کرتا
ہے مصر رہتا ہے گناہ پر قائم رہتا ہے تو فرشتے اس کے
گناہ کی رسی بناتے ہیں اور اس کی ناک میں سوراخ کرکے
ناتھی کر دیتے ہیں اور اس رسی کو شیطان کے ہاتھ میں دیتے
ہیں. شیطان اس کو گناہوں کی طرف کھینچتا ہے رحمت کے
فرشتے اس کے پاس جاتے ہیں مگر شیطان اس کو دوزخ
کی طرف کھینچتا ہے گناہ پر مصر رہتا ہے دوزخ میں جاتا ہے
نقل ہے عصر سے عشا تک اور آخر شب سے صبح تک رحمت کا وقت
ہے یہ دونو وقت کسی ولی اور است نبی کو معاف نہ سمجھے
اس وقت بہشت ندا کرتی ہے تو فرشتوں کو خدا تعالیٰ کا

خدا تعالیٰ فرشتگاں را شود بہشت چہ می گوید فرشتگاں می پرسند چہ می گوئی. بہشت می گوید ہر کس کہ ایں وقت ترا یاد می کنند آں اہل ماانند مارا بدہ فرمان شود فرشتگاں را بروید در دنیا ببینید ایں وقت کسے است یاد ما می کنند اسمہائے ایشاں نوشتہ بیارید فرشتگاں در دنیا بیایند. بندگاں کہ یاد خدا می کنند اسمہائے ایشاں نوشتہ نزد خدا تعالیٰ می روند فرمان شود بگوئید بہشت را ایں اہل تواند از دنیا ایشاں را بردارم اندرون تو بفرستیم ایشاں را. **نقل است** ایں ہر دو وقت ہیچ انبیا و اولیا و امت را معاف نبود وقت عصر تا عشا و آخر شب تا ضحیٰ ایں وقت رحمت است دوزخہائے فریاد می کنند فرمان خدائے تعالیٰ فرشتگاں را شود دوزخہا چہ شور می کنند فرشتگاں می آیند دوزخ را می پرسند چہ میخواہی دوزخ می گوید اہل من کسے است مارا بدہ فرشتگاں نزد خدا تعالیٰ می روند عرض کنند کہ دوزخ اہل خود را می طلبید فرمان شود

فرمان ہوتا ہے دیکھو کہ بہشت کیا کہتی ہے. فرشتے بہشت سے پوچھتے ہیں کہ کیا کہتی ہے. بہشت جواب دیتی ہے کہ جو اشخاص اس وقت خدا کو یاد کرتے ہیں وہ میرے پاس رہنے والے ہیں خدا سے کہو کہ ان کو ہمارے حوالے کر فرشتوں کو فرمان خدا ہوتا ہے کہ دنیا میں جا کر دیکھو اور اس وقت جو ہماری یاد کرتے ہیں. ان کے نام لکھکر لاؤ. فرشتے دنیا میں آتے ہیں اور جو بندے خدا کی یاد کرتے ہیں ان کے نام لکھکر خدا تعالیٰ کے پاس لیجاتے ہیں تو فرمان خدا ہوتا ہے بہشت سے کہو کہ یہ لوگ تیرے پاس آنیوالے ہیں جب میں ان کو دنیا سے اٹھالوں گا تو تیرے پاس بھیجونگا. **نقل** ہے یہ دونو وقت کسی نبی اور کسی ولی اور امت کیلئے معاف نہ تھے یعنے عصر سے عشا تک اور آخر شب سے پہر دن چڑھے تک یہ وقت رحمت کا ہے دوزخیں فریاد کرتی ہیں. فرشتوں کو خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ دوزخیں کیا شور کرتی ہیں. فرشتے دوزخ سے پوچھتے ہیں کہ تو کیا چاہتی ہے دوزخ کہتی ہے جو میرے پاس رہنے والے ہیں ہمکو دے فرشتے خدا تعالیٰ کے پاس جا کر عرض کرتے ہیں کہ دوزخ اپنے پاس آنیوالوں کو

فرشتگاں را بروید در دنیا بہ بینید کسے است کہ ایں وقت ما را فراموش می کنند و یاد ما نمی کنند غافل گشتند و مشغول بدنیا شوند اسمہاے ایشاں نوشتہ بیارید فرشتگاں می آیند و می بینند آں وقت کسانیکہ از یاد خدا غافل و مشغول بدنیا اند اسمہاے ایشاں نوشتہ می برند خداے را عرض کنند فرمان شود دوزخ را بگوئید ایں اہل تو اند ایشاں را متوفی کنم بتو بفرستیم آں وقت ساکن ماند ـــ

نقل است در روز حشر چند کساں آفریدہ شوند فرمان خدائتعالیٰ شود شما در دوزخ روید ایشاں گویند ما چہ گناہ کردیم فرمان شود فرشتگاں را ایشاں را دنیا معائنہ کردہ بنمائید چوں نمود شود ہرچہ نہی است آں ہمہ می کنند و ہرچہ امر است آں ہمہ نمی کنند فرشتگاں را فرمان شود ایشاں را در دوزخ اندازید چرا کہ ایشاں امر بجا نیاوردند و نہی ترک نکردند

نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند خدائتعالیٰ در کلام خویش چندیں مدح بہشت و حوراں کرد کہ

طلب کرتی ہے فرشتوں کو فرمان خدا ہوتا ہے کہ دنیا میں جاکر دیکھو کہ اس وقت کون ہمکو بھول گئے ہیں ہمارا ذکر نہیں کرتے غافل ہوگئے ہیں اور دنیا میں مشغول ہیں ان کے نام لکھکر لاؤ تو فرشتے آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس وقت کون خدا کی یاد سے غافل اور دنیا میں مشغول ہیں ان کے نام لکھکر لیجاتے ہیں خدا سے عرض کرتے ہیں فرمان خدا ہوتا ہے دوزخ سے کہو کہ یہ تیرے پاس آنے والے ہیں ان کے انتقال کے بعد میں تیرے پاس بھیجوں گا اس وقت دوزخ خاموش ہوتی ہے۔

نقل ہے حشر کے روز چند اشخاص پیدا کئے جائیں گے اور فرمان خدا ہوگا کہ تم دوزخ میں جاؤ وہ کہیں گے ہم نے کیا گناہ کیا۔ فرشتوں کو فرمان خدا ہوگا کہ ان کو دنیا کا معائنہ کراؤ جب دکھلایا جائیگا تو جو کچھ منع کیا گیا ہے اس پر عمل کرتے تھے اور جو کچھ عمل کرنے کا حکم ہے اس پر عمل نہیں کرتے تھے فرشتوں کو فرمان خدا ہوگا کہ ان کو دوزخ میں ڈالو کیونکہ انھوں نے حکم کی تعمیل نہیں کی اور ممنوعات سے باز نہیں آئے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائتعالیٰ نے اپنے کلام میں بہشت اور حوروں کی اس قدر تعریف

مرداں بودند طلب کردند واصل شدند وکسیکہ نامرداں بودند بر خاطر ایشاں ہیچ رغبتے پیدا نشد ایشاں عنین ہستند چوں رغبت شود اگر پیش عنین صفت زنے صاحب جمال کنند ہیچ اورا رغبتے پیدا نشود. قال علیہ السلام طالب الدنیا مخنث وطالب العقبیٰ مونث و طالب المولیٰ مذکر. **نقل است** روزی میاں شاہ دلاورؓ در حضور حضرت حقتعالیٰ شدند حکم شد ای میاں دلاورؓ ما میراں سید محمودؓ را صدیق اکرم و بر میاں سید خوندمیرؓ صفت قاتلوا وقتلوا داشتیم و میاں نعمتؓ را سہ تشریف دادیم سر انداز جانباز سرافراز عطا کردیم و میاں نظامؓ را صفت مدام حضور بخشیدیم میاںؓ جواب دادند الٰہی تو قادری و راحمی و اکرمی. **نقل است** شاہ مدارؒ یکجا چند روز بودند آنجا خلق بسیار جمع شدند بادشاہ را رغبت آمد شاہ مدارؒ را بعبارتے گفت مردماں شمارا بجاے خدامی پرستند شاہؒ ہماں وقت رفتند براوراں حضرت میراںؓ عرض کردند حضرت میراںؓ فرمودند

کی ہے جو مرد تھے اس کو طلب کئے اور واصل ہوئے اور جو نامرد تھے ان کے دل میں رغبت پیدا نہ ہوئی یہ لوگ عنین ہیں. کیسے رغبت پیدا ہو اگر عنین (نامرد) کے سامنے عورت کی خوبصورتی کا بیان کریں تو نامرد کو کچھ رغبت پیدا نہیں ہوتی آنحضرتؐ نے فرمایا دنیا کا طالب مخنث ہے اور آخرت کا طالب مونث ہے اور اللہ کا طالب مرد ہے **نقل** ہے ایک روز میاں شاہ دلاورؓ حضرت حقتعالیٰ کے حضور میں گئے تو حکم ہوا اے میاں دلاورؓ ہم نے میراں سید محمودؓ کو صدیق کیا ہے اور میاں سید خوندمیرؓ پر قاتلوا وقتلوا کی صفت رکھی ہے اور میاں نعمتؓ کو تین بزرگیاں دی ہیں سرانداز جانباز سرافراز عطا کیا اور میاں نظامؓ کو ہمیشہ حضوری کی صفت بخشی ہے میاںؓ نے جواب دیا یا اللہ تو قدرت والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا اور بزرگی رکھنے والا ہے **نقل** ہے شاہ مدارؒ نے ایک جگہ چند روز قیام کیا تھا وہاں آپ کے پاس بہت لوگ جمع ہو گئے بادشاہ کو بھی آپ سے ملنے کی رغبت ہوئی بادشاہ نے شاہ مدار کو اس عبارت میں کہا کہ لوگ خدا کے بجائے آپ کی پرستش کرتے ہیں.

درویش راہیں باید اوشاں مرد بودند ــــــ
نقل است حضرت میرانؑ را کسے عرض کرد
کہ برادراں را بسیار مشقت است خوردنی
نیست. حضرت میرانؑ فرمودند فقیران
خدائے خودی را میخورند نقل است کفش
حضرت میراں علیہ السلام کسے پیش میرانؑ
کردندے حضرت میران از دست خود کفش
گرفتندے و دور انداختندے بعدہ
آنجا رفتندے پوشیدندے و فرمودندے
مہدیؑ کفش برداشتانیدن نیامدہ است
آمدن مہدیؑ رسانیدن خدا تعالیٰ است
نقل است حضرت میرانؑ در نماز بودند یکے
برادر شتاب دویدہ آمد از جہت نماز
میرانؑ او را بسیار زجر کردند کہ چرا آہستہ نیامدی
دیگراں را تشویش نشدی نقل است
حضرت میراں علیہ السلام در حجرہائی طالبان می رفتند
میدیدند اگر مشغول حق ہستند خوش می شدند اگر
خسپیدہ اند گوش خود نزد بینی اوشاں میکردند
اگر دم اوشاں طریق ذکر است خوش می شدند

شاہ اسیوقت وہاں سے دوسرے مقام پر چلے گئے ۔۔
حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے شاہؒ کا یہ واقعہ عرض کیا
حضرت مہدیؑ نے فرمایا فقیر کے لئے یہی چاہیئے وہ مرد تھے
نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے عرض کیا کہ برادروں
کے لئے بہت مشقت ہے کھانیکی کوئی چیز نہیں ہے.
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے فقیر خودی کو
کھاتے ہیں. نقل ہے اگر کوئی شخص حضرت مہدیؑ کی
جوتیاں حضرتؑ کے سامنے رکھتا تو حضرتؑ اپنے ہاتھ
سے جوتیاں لیکر دور ڈالتے اس کے بعد وہاں جاکر
پہنتے اور فرماتے کہ مہدی جوتیاں اٹھوانے کے لئے
نہیں آیا ہے. مہدیؑ کا آنا خدا تعالیٰ تک پہنچانے
کے لئے ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نماز میں تھے ایک
برادر نماز کے لئے جلد دوڑتا آیا۔ مہدیؑ نے اس کو
بہت جھڑکی دی. کہ تو کیوں آہستہ نہیں آیا دوسروں
کو پریشانی نہ ہوتی ــ نقل ہے حضرت مہدیؑ طالبان
خدا کے حجروں میں جاتے اور دیکھتے اگر حق میں مشغول
ہیں تو خوش ہوتے اگر سوئے ہوئے ہیں تو اپنا کان
ان کی ناک کے پاس لیجاتے اگر ان کی سانس ذکر خدا
کے ساتھ چلتی تو خوش ہوتے ورنہ ان کو ہشیار کرتے

اگر آں حال نیست اوشانرا بیدار میکردند برخیزید
کہ یاد خدا تعالی بکنید کہ اینجائے خسپیدن نیست
اینچنیں تاکید بود کہ روز وشب در یاد خدا تعالی
باشند. نقل است میاں عبدالمجید رضؓ را مہدی افغان گرفتند
وزدند میاںؓ فرمودند من لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک ھم الظلمون ومن لم
یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ھو الفاسقون. دیگر ہیچ نہ گفتند نقل است
حضرت میراں علیہ السلام از درختہا می جانوراں
می پرانیدند چراکہ آواز ایشاں براداں شنوند
در شغل خدا خلل افتد نقل است بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ
یکروز در صحرا رفتند آنجا یک قبر بود درمیان راہ
فرمان خدا شد تو اینجا آمدہ برایں قبر سوار شو
خاک کفش تو برا و افتد اورا از عذاب نجات
دہم میاںؓ اوراہمچنیں کردند خدا تعالی اورا
از عذاب خلاص کرد. نقل است حضرت
میراںؑ فرمودند براداں ومہاجراں بند سہ
قسم اند بعضے نفس حضور وبعضے حال حضور و

اور فرماتے کہ اٹھو خدا تعالی کا ذکر کرو یہ جگہ سونے
کی نہیں ہے تاکید یہ تھی کہ دن رات خدا تعالی کے
ذکر میں رہیں نقل ہے میاں عبدالمجید رضؓ کو مہدی افغان
مہدی نے پکڑے اور مارے تو میاںؓ نے فرمایا جو نہ
حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
ظالم ہیں اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے
اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں۔ اور جو نہ حکم دے اس کے
موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ فاسق ہیں. کوئی
دوسری بات نہیں کہی. نقل ہے حضرت مہدیؑ جھاڑ
پیڑ سے جانوروں کو اڑا دیتے تھے کیونکہ ان کی آواز
براداں سنیں گے تو ان کے شغل خدا (ذکر خدا)
میں خلل پڑے گا. نقل ہے بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ
ایک روز جنگل میں گئے۔ وہاں راستے کے درمیان ایک قبر تھی
فرمان خدا ہوا کہ تو یہاں آکر اس قبر پر کھڑا رہ تاکہ
تیری جوتیوں کی خاک اس قبر پر پڑے اور میں اس کو
عذاب سے نجات دوں میاںؓ نے حسبہٗ عمل کیا.
اور خدا تعالی نے اس کو عذاب سے نجات دی۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کے مہاجراں
اور براداں تین قسم کے ہیں. بعضے نفس حضور اور

بعضے وقت حضور. بندگیمیاں دلاورؓ فرمودند
نفس حضور اصحاب اکرام اند ایشاں را پلک
زدنی نیست و بعضے حال حضور اند ایشاں
اصحاب عظام اند ایشاں را حال پیدا میشود
وحضور میشوند و بعضے وقت حضور اند ایشاں
اصحاب عام مہدیؑ اند ایشانرا وقتی از اوقات
میشود کہ حضور می شوند **نقل است** از میاں
عبدالکریمؓ کہ میاں دلاورؓ یکروز در خاطر آوردند
کہ رام و لچھمن خلقت عظیم بودند و بسیار ریاضتہا
کشیدند حال او شاں چوں باشد ملائکاں
را فرمان خدا تعالیٰ شد کہ بندہ ما آنہا را یاد
کردہ است پیش آں بہ برید ملائکاں رام و
لچھمن و سیتا را با غلال و سلاسل بستہ بہ پیش
میاں شاہ دلاورؓ آوردند ہاتف شد کہ نگراں
شوید میاںؓ دیدند کہ خلقت عظیم استادہ شدہ
اند میاںؓ پرسیدند حال شما چون است .
او شاں گفتند. درمیان ما مقصود خدا نبود
ہمہ ریاضتہا از برای دنیا کردیم وہمہ مردماں
مارا پرستش کردند مارا خوش آمد از اں سبب

بعضے حال حضور اور بعضے وقت حضور ہیں بندگیمیاں
دلاورؓ نے فرمایا کہ نفس حضور اصحاب اکرام ہیں ان کے
لئے پلک مارنے کے برابر بھی جدائی نہیں اور بعضے حال
حضور ہیں ۔ یہ اصحاب عظام ہیں. ان کے لئے حال
پیدا ہوتا ہے تو خدا کے سامنے ہوتے ہیں اور بعضے
وقت حضور ہیں یہ مہدیؑ کے عام اصحاب ہیں ان کے
لئے اوقات میں سے ایک وقت ہوتا ہے کہ خدا کے
سامنے ہوتے ہیں **نقل** ہے میاں عبدالکریمؓ سے کہ
ایک روز میاں دلاورؓ کے دل میں خیال آیا کہ رام
اور لچھمن بڑے جوان تھے اور بہت ریاضتیں کیں
ان کا حال کیسا ہوگا فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کا فرمان
ہوا کہ ہمارا بندہ ان کو یاد کیا ہے اس کے سامنے
لیجاؤ. فرشتے رام لچھمن اور سیتا کو لوہے کے طوق
اور زنجیروں میں ڈالکر میاں شاہ دلاورؓ کے حضور میں
لائے. غیب سے آواز آئی کہ ان کو دیکھو میاںؓ نے
دیکھا کہ بڑے بھاری جوان کھڑے ہوئے ہیں میاںؓ
نے پوچھا کہ تمہارا حال کیسا ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے
درمیان خدا مقصود نہ تھا ہم نے تمام ریاضتیں دنیا
کے لئے کیں اور تمام لوگوں نے ہماری پرستش کی تو

ایں عذاب ابدی روزی شد باز ملائکاں بدوزخ
بردند **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام
وقتے ایں چہار حکم ایمان کردند بچشم سر یا
بچشم دل یا در خواب خدایرا نہ بیند مومن
نباشد مگر طالب صادق. **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند از خوردن
چاہ تہی میشود **نقل است** حضرت میراں علیہ
السلام فرمودند نشستہ بمیرد گردیدہ بچرد ــ
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
کہ در خانہ خود قدح یک تولہ مس داشتند فروختہ
نخورد و فاقہ بکشند آں فاقہ چوں مثل سگ
داشت. **نقل است** حضرت میراں علیہ
السلام فرمودند کسے دنیا ترک کردہ است درمیان
فقیراں ثابت قدم ماندہ است وقت اضطرار
درمیان فقیراں گاہے کم ہمتی وگاہے اعلی ہمتی
کند درمیان فقیراں آرام وقرار شدہ است
واز دائرہ بیروں آتش سوزاں بیند وبیروں
نرود آخر وقت درمیان فقیراں بمیرد بر
ایشاں دوگانہ گذارند ومشت خاک برایشاں

ہم کو اچھا معلوم ہوا اسی سبب سے یہ ہمیشہ کا عذاب
ہم کو روزی ہوا پھر فرشتے ان کو دوزخ میں لے گئے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے ایک وقت یہ چار حکم ایمان
کے کئے سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب
میں خدا کو نہ دیکھے تو مومن نہ ہوگا بجز طالب صادق
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ پینے سے کنواں
بھی خالی ہو جاتا ہے. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا گوشہ میں بیٹھنے والا مرنے سے پہلے مرتا ہے در
بہ در پھرنے والا جانور کی طرح چرتا ہے. **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں ایک تولہ کی تانبے
کی کٹوری رکھکر بیچکر نہ کھایا فاقہ اٹھایا تو وہ فاقہ
کتے کے فاقہ کے مانند ہے. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا جو شخص ترک دنیا کیا ہے اور فقیروں کے درمیان
ثابت قدم ہے اور اضطرار کے وقت فقیروں کے درمیان
کبھی کم ہمتی اور کبھی بلند ہمتی کرتا ہے اور فقیروں کے
درمیان آرام وقرار سے رہتا ہے اور دائرہ کے باہر
جلتی ہوئی آگ دیکھتا ہے اور دائرہ کے باہر نہیں جاتا
اور آخر وقت فقیروں کے درمیان مرتا ہے ڈیرے
کے فقرا اس پر دوگانہ پڑھتے ہیں اور اس پر مشت خاک

انداختند این چنین کس از آتش دوزخ خلاص یافت.

رباعی

دنیا کہ ترا نہ دہم خواری تست

کونین وملائک بہ دم زاری تست

ہزار دعا کنی اجابت نہ کنم

سرے کہ بہ مقصود رسد زاری تست

نقل است حضرت میرانؑ فرمودند فنا را سہ مرتبہ است نفس فنا تن فنا دل فنا روح را بقای است فنای حق و فنای باطل درمیان این ہر دو چوں فرق کنند فنای حق آنست اضطرابے و مشقت و ایذا ہمہ عالم دہد نظر برحق شود از خدائے تعالیٰ بیند دیگر ہیچ چیز مائل نشود طلب حق زیادہ شود نشان فنای حق اینست اما فنای باطل آں باشد کہ ہیچ در خاطر نیشود مگر طلب حرص زیادہ شود فنای باطل این را گویند **نقل است** بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند پس از حضرت میرانؑ ما مسلمان شدیم

نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند پس حضرت میرانؑ حال ما چناں شدہ است چنانکہ بینی برصی ہر روز نقصان میشدے چراکہ

ڈالتے ہیں تو ایسا شخص دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے

میں تجھکو دنیا نہیں دیتا ہوں کیونکہ اس میں تیری خواری ہے

کونین اور ملائک تیری زاری کے ایکدم کے برابر ہیں

تو ہزار دعائیں کرتا ہے تو میں قبول نہیں کرتا

تیری مقبول زاری وہ ہے جو تیرا باطن مقصود کو پہنچ جائے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا فنا کے تین مرتبے ہیں نفس فنا۔ تن فنا۔ دل فنا۔ روح کے لئے بقا ہے۔ فنای حق اور فنائے باطل ان دونوں کے درمیان کیسے فرق کرے فنائے حق وہ ہے کہ اضطرار تکلیف اور ایذا پہنچے اور تمام دنیا کے لوگ ستائیں تو نظر حق پر پڑے اور اس ایذا کو منجانب اللہ سمجھے غیر اللہ کیطرف مائل نہو حق کی طلب زیادہ رہے فنائے حق کی علامت یہ ہے لیکن فنائے باطل وہ ہے کہ دل میں کوئی خیال نہیں آتا ہے مگر حرص کی طلب زیادہ ہوتی ہے فنائے باطل اس کو کہتے ہیں **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم حضرت مہدیؑ کے بعد[1] مسلمان ہوئے۔

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے بعد ہمارا حال ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ جذامی کی ناک میں ہر روز کمی ہوتی ہے کیونکہ قتال کی لو لگی ہے

[1] یعنی حضرت مہدیؑ کی حیات مبارک تک ہم ایسے چھپے ہوئے تھے جیسے آفتاب کے سامنے تارے جب حضرتؑ کی رحلت ہوگئی تو ہمارا اسلام ظاہر ہوا۔

سوز قتال شدہ است **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند کافر فقیر بمیرد عذاب خفیف شود چراکہ لذت دنیا اندک یافتہ است وکافر توانگر بمیرد عذاب گراں شود چراکہ لذت دنیا بسیار یافتہ است **نقل است** بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند اگر کسے جاے عالیت گذاشتہ در دائرہ دیگر میرود از واسطۂ نان اورا ہیچ نصیبے از دین حاصل نشود واین لوجہ اللہ نباشد

نقل است حضرت میراں علیہ السلام یکجا نشستہ بودند ناگاہ مارے بزرگ آمد حضرت میرانؑ پای خود دراز کردہ فرمودند بیا ہرچہ رضای باشد بکن مار نزدیک آمدہ برپای مبارک غلطیدہ رفت چنانکہ با رسول اللہؐ ملاقات کردہ بود **نقل است** یکے درویش ہر وقت طعام خوردے چیزے ماندہ بودی سگ را انداختے اہل خود را نداد ے کسے گفت اہل خود را چرا ندہی درویش گفت اہل من نیست دشمن است. دین خدا را مانع شود ایشاں را دادن ہیچ ثواب نیست سگ را میدہم **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند بندہ قدم بر قدم

نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ کافر مفلس مرتا ہے تو عذاب ہلکا ہوتا ہے، کیونکہ دنیا کی لذت تھوڑی پایا ہے اور اگر کافر توانگر مرتا ہے تو عذاب بھی بھاری ہوتا ہے کیونکہ دنیا کی لذت بہت پایا ہے **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی تارک دنیا شخص عالیت کی جگہ چھوڑ کر روٹی کے واسطے دوسرے دائرہ میں جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی حصہ دین سے حاصل نہو گا۔ اور یہ اللہ کے واسطے نہو گا۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک بڑا سانپ آیا۔ حضرت مہدیؑ نے اپنا پاؤں لانبا کیا اور فرمایا کہ آ اور جو کچھ خدا کی مرضی ہے اس پر عمل کر سانپ نزدیک آیا اور حضرتؑ کے قدم مبارک پر لوٹکر چلا گیا جیسا کہ رسول اللہؐ سے ملاقات کیا تھا **نقل** ہے ایک درویش جس وقت کھانا کھاتا اور جو چیز رہتی کتے کو ڈالدیتا گھر والوں کو نہ دیتا کسی نے درویش سے کہا تو کس لئے اپنے گھر والوں کو نہیں دیتا۔ اس نے کہا یہ میرے گھر والے نہیں ہیں بلکہ دشمن ہیں خدا کے دین کو روکنے والے ہیں ان کو دینے میں کوئی ثواب نہیں اس لئے کتے کو دیتا ہوں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا

رسول ہست **نقل است** حضرت میراںؑ
علیہ السلام را بعضے عرض کردند کہ ما دنیا را
ترک کنیم حضرت میراںؑ فرمودند آنچہ بندہ میگوید
بکنید مرغہا بخورید جامہ خوب بپوشید و بر تخت
بخسپید و اما طلب بکنید دل شما خدا تعالیٰ را بدہید
اوشاں گفتند ایں کار چوں شود میراںؑ فرمودند آں
شما دانید بعدہ دنیا ترک کردند و صحبت
میراںؑ اختیار کردند **نقل است** حضرت میراںؑ
فرمودند بارے چیزے چوں دلہا ہم بینائی حاصل کن
تا فلاح یابی **نقل است** حضرت میراںؑ فرمود
کسانیکہ از ما ہستند نابینا نمیرند **نقل است** حضرت
میراںؑ فرمودند۔ اگر فضل کنی ایک جو جیوے جیوے
جیوے۔ اگر عدل کنی یک موے موے موے۔
نقل است حضرت میراںؑ فرمودند آنرا کہ بدادند
بدادند وانرا کہ ندادند ندادند۔ **نقل است**
یکی اولیائے بسیار عادل بود وقتے مناجات کرد
یا بارخدایا از ما چیزے ضعیفی شدہ باشد عدل
بکن از ہاتف آواز آمد کہ ما عدل کردیم آں اولیا
ناگاہ برخود دیدند کہ دست و پای خود شکنجہ

بندہ رسولؐ کے قدم بقدم ہے (کامل پیروی کرنے والا) ہے
نقل ہے حضرت مہدیؑ سے بعضوں نے عرض کیا کہ ہم دنیا
کو ترک کرتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کچھ بندہ کہتا ہے
اس پر عمل کرو۔ مرغ کھاؤ اچھے کپڑے پہنو اور تخت پر
سو لیکن طلب مت کرو تمہارا دل خدا کے حوالہ کردو انھوں
نے کہا یہ کام کیسے ہو مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ تم
جانو اس کے بعد انھوں نے ترک دنیا کی اور مہدیؑ کی
صحبت اختیار کی **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
ایک بار کچھ چوں دلہا بینائی بھی حاصل کر تاکہ تو فلاح پائے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو اشخاص ہمارے
ہیں نابینا نہیں مریں گے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا یا اللہ اگر تو فضل کرے ایک جو کے برابر تو زندہ
رہے زندہ رہے۔ زندہ رہے۔ اور اگر تو عدل کرے
ایک بال برابر تو مر جائے مر جائے مر جائے **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس کسی کو دیدار کی طلب دیئے
دیئے۔ اور جس کو نہیں دیئے نہیں دیئے **نقل** ہے
ایک ولی بہت عادل تھے ایک وقت درگاہ الٰہی میں دعا
کی یا اللہ ہم سے کوئی ضعیف کام ہوا ہے تو عدل کر۔
غیب سے آواز آئی کہ ہم نے عدل کیا ہے۔ اس ولی

شدہ است باز عرض کردند این چہ است ندائے
باریتعالی آمد کہ آنوقت کہ در صحرا رفتہ بودی
دست و پائے ملخ شکستہ جانور را خورانیدی
ازاں سبب بر تو عدل کردیم بعدہ اولیاءؒ
توبہ کردند رہا شدند۔ **نقل است** در زمانہ
حضرت میراں علیہ السلام بعضے مہاجرانؓ را تلقین
کردند بسہ دم بہ مقصود رسیدند و بعضی سہ ساعت
و بعضے سہ پاس و بعضی سہ روز و بعضی سہ ماہ
ایں زماں اگر کسی بعد از سہ سال بہ مقصود
برسد الا ماشاء اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم العلم سنۃ او سنتان ۔
نقل است حضرت میراں علیہ السلام بزبان
گجری فرمودند یکے پوت یعنے زیر تر از پدر
دوم پوتا یعنے قائم مقام پدر باشد یکے پوتندر
یعنے بالاتر از پدر آں وقت کسے برادر گفت
حضرت میرانؑ پوتندر ہستند میاں سید سلام اللہؓ
او را زجر کردند و دشنام دادند حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند جواب ایں ہیں
بود آں پدر چناں بود کہ فرزند شدن محال است

نے یکایک خود کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے
ہیں۔ پھر اس ولیؒ نے عرض کیا کہ یہ کیا ہے۔ اللہ کیطرف
سے آواز آئی کہ تو اس وقت جنگل میں گیا تھا۔ اور
ایک ٹڈے کے ہاتھ پاؤں توڑ کر جانور کو کھلایا تھا
اس لئے ہم نے تجھ پر عدل کیا اس کے بعد ولیؒ نے توبہ
کی چھٹکارا پایا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں
آپ نے بعضے مہاجروں کو تلقین کی تو تین دم میں مقصود
کو پہنچے اور بعضے تین ساعت میں اور بعضے تین پاس
(نو گھنٹوں) میں اور بعضے تین روز میں اور بعضے تین
مہینوں میں مقصود کو پہنچے۔ اس زمانہ میں اگر کوئی شخص
تین سال کے بعد مقصود کو پہنچے مگر وہی جس کو اللہ چاہے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علم کیلئے ایک سال یا دو سال درکار
ہیں۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے گجری زبان میں فرمایا کہ
ایک پوت ہے یعنے باپ سے مرتبہ میں کم دوسرا پوتا
یعنے باپ کے درجہ کے برابر درجہ رکھنے والا ہے۔
تیسرا پوتندر ہے یعنی باپ سے بڑھکر درجہ رکھنے والا
اس وقت کسی برادر نے کہا کہ حضرت مہدیؑ پوتندر
ہیں۔ میاں سید سلام اللہؓ نے اسکو جھڑکی دی اور
برا بھلا کہا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا اس کا جواب یہی تھا

پوتندر کجا بندہ قدم برقدم اتباع یعنے قائم مقام ہستم۔ **نقل است** بایزید بسطامیؒ را یکے پرسید کہ شما مرد اند بایزید فرمودند وقت موت میگویم بایزیدؒ را وقت موت شد او آمدہ پرسید بایزیدؒ فرمودند مرد شدہ میروم او گفت آں وقت چرا نگفتند فرمودند نفس شیطان دنیا خلق درمیان چندیں دشمناں ایمان حاصل کند تا لب گور ثابت قدم بماند آں مرد است آں وقت من چوں بگویم **نقل است** بندگیمیاں ملک جیؓ فرمودند ہر کہ بیان قرآن بکند درمیان او ایں چہار صفت باشد یکے چشم از طمع پاک شود دوم زبان از حرص پاک شود سوم پائے از در غیر رفتن شکستہ شود چہارم کلام اضافت نکند اگر ایں صفتہا نباشد عند اللہ ماخوذ گردد۔ **نقل است** بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند ہر کرا مشکل از خدا و از رسول اللہؐ و از مہدی مراد اللہؑ حل نشود آنکس بیان قرآن کند بر نفس خود ظلم کند او عند اللہ ماخوذ گردد ـــــ

وہ باپ ایسا تھا کہ اس کے لئے فرزند ہونا محال ہے تو پوتندر کہاں ہو بندہ نبیؐ کی کامل اتباع کرنیوالا ہے یعنی میں نبیؐ کا قائم مقام ہوں **نقل** ہے ایک شخص نے بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ مرد ہیں تو بایزید نے فرمایا کہ موت کے وقت کہتا ہوں جب آپ کی موت کا وقت آیا تو پھر وہی شخص آکر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مرد بنکر جاتا ہوں۔ اس نے کہا۔ اس وقت آپ نے کس لئے نہیں کہا۔ فرمایا کہ نفس شیطان دنیا اور مخلوق اتنے دشمنوں کے درمیان جو شخص ایمان حاصل کرتا ہے اور مرنے تک ثابت قدم رہتا ہے تو وہ مرد ہے میں اس وقت کیسے کہتا۔ **نقل** ہے بندگیمیاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن بیان کرتا ہے اس میں یہ چار صفتیں رہیں پہلی یہ کہ آنکھ طمع سے پاک ہو۔ دوسری زبان حرص سے پاک ہو تیسری غیر اللہ کے دروازہ پر جانے سے پاؤں ٹوٹے ہوئے رہیں۔ چوتھی فرمان خدا اور نبی و مہدی علیہما السلام کا فرمان جتنا ہے اتنا ہی کہے بڑھا کر نہ کہے اگر یہ صفتیں نہوں تو اللہ کے پاس پکڑا جائیگا۔ **نقل** ہے۔ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جس کی مشکل خدا سے رسول اللہؐ سے مہدی موعود مراد اللہؑ

نقل است بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ را کسے پرسید بیان قرآن کسے را روا باشد میاںؓ فرمودند درمیان کسے ایں یک صفت باشد آں را زیاں نیست بیان قرآن کند آں صفت این است کہ چشم از طمع شستہ باشد **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسے بیان قرآن کند کہ درو شش چیز باشد سہ ظاہری و سہ باطنی اما سہ ظاہری آنست کہ یکے توکل بر خدا کند دوم بخانۂ طالب دنیا نرود۔ سوم رسانیدہ خدا بذل کند و سہ باطنی آنست یکے بچشم سر خدا یرا بیند دوم کسے بمیرد بحال او خبر دہد سوم زر و خاک اورا برابر شود اگر درمیان کسے ایں صفتہا نباشد بیان قرآن کردن اورا روا نباشد۔ **نقل است** حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ فرزندان خود را فرمودند پس روباشید پیش رو مشوید بہ زبان گجری فرمودند کبڑوی ہوے میاں نہو وے **نقل است** بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ

سے حل نہو ایسا شخص قرآن بیان کرتا ہے تو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیسے شخص کے لئے قرآن کا بیان جائز ہے۔ میاںؓ نے فرمایا کہ جس میں یہ ایک صفت ہو اس کے لئے نقصان نہیں قرآن کا بیان کرے وہ صفت یہ ہے کہ آنکھ سے حرص کو دھودے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایسا شخص قرآن کا بیان کرے جسمیں چھے چیزیں موجود ہوں تین ظاہری اور تین باطنی لیکن تین ظاہری یہ ہیں۔ پہلی خدا پر بھروسہ کرے دوسری دنیا کے طالب کے گھر پر نہ جائے تیسری خدا کی بھیجی ہوئی چیز کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اور تین باطنی یہ ہیں پہلی چشم سر سے خدا کو دیکھے دوسری کوئی شخص مرجائے تو اس کے حال کی خبر دے تیسری سونا اور مٹی دونوں اس کے پاس برابر ہوں۔ اگر کسی میں یہ صفتیں نہوں تو قرآن کا بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں **نقل** ہے حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ تابع رہو متبوع مت بنو گجری زبان میں فرمایا کہ غلام بن میاں مت بن **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ نے فرمایا کہ

فرمودند مارا برادراں میاں مگویند ما چنانچہ
پیش حضرت میراں علیہ السلام بودیم ہمچناں ایں زماں
ہستیم نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
یکے را دو خانہ است یکے زریں دیگر خاک او
می گوید خانۂ زریں بارگیر سیدم و خانہ خاک بخشش
نمی دہم عاقل آنست خانہ خاک را اختیار کند خانہ
زریں را بخشش دہد بہشت و دنیا ہر دو از خدای
است دنیا بارگیر را بگذارید بہشت را اختیار کنید
آں خانۂ زر است دنیا خانۂ فنا است نقل است
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ در دائرہ مہدیؑ
ہر سہ گروہ باشند چنانکہ در دائرۂ مصطفیٰؐ بودند
مومن و منافق و کافر ولیکن منافقاں و کافراں
را خدا تعالیٰ در دائرہ نیارد پس مارا بسیار
باید ترسید نقل است حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند دل شمارا بخدا تعالیٰ بدہید بعدہٗ آنچہ
پسند آید بکنید نقل است بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
در معاملہ دیدند بحال زاری بیروں آمدند برادراں
عرض کردند چندیں زاری چہ سبب است میاںؓ
فرمودند بندہ را مرشداں آخر زماں نمودند

برادراں ہم کو میاں کہتے ہیں لیکن ہم حضرت مہدیؑ کے
حضور میں جیسے تھے ویسے ہی اس زمانہ میں ہیں نقل ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک شخص کیلئے دو گھر ہیں ایک
سونے کا دوسرا مٹی کا وہ کہتا ہے سونے کے گھر کو مع
ساز و سامان دیتا ہوں اور مٹی کے گھر کو نہیں بخشتا ہوں
عاقل وہ ہے مٹی کے گھر کو اختیار کرے سونے کے گھر کو
بخشدے بہشت اور دنیا دونو خدا کی طرف سے ہیں۔
دنیا کے ساز و سامان کو چھوڑ دو بہشت کو اختیار کرو
کیوں کہ بہشت حقیقت میں سونے کا گھر ہے اور دنیا
فنا کا گھر ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے
دائرہ میں تینوں گروہ ہوں گے جیسا کہ مصطفیٰؐ کے دائرہ
میں تھے مومن منافق اور کافر ولیکن منافقوں اور کافروں
کو خدا تعالیٰ دائرہ میں نہیں ماریگا۔ پس ہمکو بہت ڈرنا
چاہیئے نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ
تم اپنے دل کو خدا کے حوالے کرو اس کے بعد تمکو جو کچھ
پسند آئے کرو نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ نے
معاملہ میں دیکھا اور زاری کی حالت میں باہر آئے
برادروں نے عرض کیا کہ اس قدر زاری کا سبب کیا ہے
میاںؓ نے فرمایا بندہ کو آخر زمانہ کے مرشداں دکھلائے

در گردنہائے ایشاں طوق انداختہ دست و
پائی ایشاں زنجیر کردہ فرشتگاں سوی دوزخ
می برند چراکہ ایشاں برجائے محمد رسول اللہ ؐ و
مہدی مراد اللہ ؑ نشستہ میان عصر و مغرب بیان
قرآن کردندی ذکر دادندی پسخوردہ و سویت
کردندی نہ بامر اللہ نہ باذن رسول اللہ نہ باذن
مہدی صلوات اللہ علیہم نہ باذن مرشد مگر از جہت
نفسانی از جاہ و پرورش تن آں کار کردند ایشاں
در روز قیامت این چنیں شوند **نقل است** بندگی
میاں شاہ نعمت رضؓ معاملہ ہمیں طریق عیاں دیدند و نمودند
مرشدانِ آخر زماں بندہ را نمودند بطریق عذاب
بسیار میشود نباید کہ ہوس مرشدی کند ہر جاکہ دہ
فقراں بر مدعا مہدیؑ باشند نزد ایشاں باشند
اگر ایشاں مرشدی بکنند نیکست و گرنہ ہیچ
فائدہ نیست و از کسیکہ فائدہ دین نیست ہمہ
طالبان از صحبت ایشاں و از دوگانہ ایشاں
و از خاک ایشاں خالی است ہیچ فائدہ نیست
نقل است بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ
فرمودند مرشدان آخر زمان بندہ را نمودہ میشوند

ان کی گردنوں میں طوق اور ان کے ہاتھ اور پاؤں میں
زنجیر ڈالکر فرشتے دوزخ کی طرف لیجاتے ہیں کیونکہ
انھوں نے محمد رسول اللہ ؐ اور مہدی موعود مراد اللہ ؑ
کی جائے پر بیٹھکر عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کا
بیان کیا ذکر کی تعلیم دی پسخوردہ دیا اور سویت کی نہ
خدا کے حکم سے نہ رسول و مہدی علیہما السّلام کے حکم سے
نہ مرشد کے حکم سے مگر نفس دبدبہ اور تن پروری کے
واسطے یہ کام کیا اخیر زمانہ کے مرشدوں کا حال قیامت
میں ایسا ہوگا۔ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نعمت رضؓ نے
بھی اسی طرح معاملہ عیاں دیکھا اور فرمایا کہ بندہ کو
آخر زمانہ کے مرشداں دکھلائے اس طرح سے عذاب
بہت ہوتا ہے مرشدی کی ہوس نہیں کرنی چاہیئے جس
جگہ دس فقیر مدعا مہدیؑ (دیدار کی طلب) پر قائم رہیں
انکی صحبت میں رہیں اگر یہ (صحبت یافتہ) مرشدی
کریں تو اچھا ہے وگرنہ کوئی فائدہ نہیں ہے اور جس
کسی سے دین کا فائدہ نہو تمام طالبانِ خدا انکی صحبت
سے ان کے دوگانہ سے اور ان کی مشت خاک سے
خالی ہیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ **نقل** ہے بندگی میاں
سید شہاب الدین رضؓ نے فرمایا کہ بندہ کو آخر زمانہ کے

از ستون ہائے دوزخ بستہ اند واز مقراض آتش زبانہائے ایشاں بریدہ میکردند واسطہ آنکہ در دنیا دیگراں را نیک فرمودند وخود نہ کردند۔ **نقل است** بندگی میاں شاہ دلاور رضؔ فرمودند از جہت بندہ ایں ہر دو جای زمین آرزو می کنند زمین بھیلوٹ و زمین بورکھیڑا خدا امید اند آرزوی کی قبول افتد بعدہ میاں رضؔ را وصال شد در بورکھیڑا قبر کردند۔ **نقل است** پیش بندگی ملک جی رضؔ کسے گفت کہ ایں فقیراں اہل دل ہستند میاں ملک جی رضؔ فرمودند اہل دل نیستند اینجا اہل اللہ ہستند مراتب اہل دل ادنیٰ است مراتب اہل اللہ بلند است چنانچہ خدا تعالیٰ در کلام خویش خبر دادہ است۔ والزمھم کلمۃ التقویٰ وکانوا احق بھا واھلھا وکان اللہ بکل شیٔ علیما (جز ۲۶، رکوع ۱۱)۔ **نقل است** یکے اولیاؒ را کسے پرسید بسیار عبادت میکنم ہیچ نمی بینم اولیاؒ فرمودند خدا را دست خود بشمار ہشیار بگذار یعنی از دست عمل باز مدار کشائش شود۔ **نقل است** حضرت

مرشداں دکھلائے جاتے ہیں دوزخ کے کھموں سے باندھے ہیں اور آگ کی قینچیوں سے ان کی زبانیں کاٹ رہے ہیں اس سزا کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے دنیا میں دوسروں کو اچھی بات کہی اور خود عمل نہیں کیا۔ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاور رضؔ نے فرمایا کہ ان دونو مقام کی زمین بندہ کی آرزو کرتی ہے بھیلوٹ کی زمین اور بورکھیڑے کی زمین خدا جانے کس کی آرزو پوری ہوتی ہے اس کے بعد میاں رضؔ کا وصال ہوا بورکھیڑے میں آپ کو دفن کئے۔ **نقل** ہے کسی نے بندگی میاں ملکجی رضؔ کے حضور میں عرض کیا کہ یہ فقیر ان اہل دل ہیں۔ میاں ملکجی رضؔ نے فرمایا اہل دل نہیں یہاں دائرہ میں اہل اللہ ہیں اہل دل کے مراتب ادنیٰ ہیں اہل اللہ کے مراتب اعلیٰ ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں خبر دی ہے کہ۔ اللہ جمائے رکھا مومنوں کو تقویٰ کی بات پر اور وہی تھے اس کے لائق اور اس کے اہل اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ **نقل** ہے ایک ولیؒ نے کسی سے پوچھا میں بہت عبادت کرتا ہوں کچھ بھی نہیں دیکھتا ہوں۔ ولیؒ نے فرمایا خدا کو اپنی مدد کرنے والا سمجھ ہشیاری سے عمر گذار یعنے عمل سے باز مت آ۔ اللہ تعالیٰ کشائش کرےگا۔

رسول علیہ السلام فرمودند اے عمرؓ اصحاب ظاہر کہ
نماز می گذارند بدانکہ دلہائے ایشاں ہر جا کہ
خواہد متفرق می شود در خطرات نفسانی گراں شدہ
می مانند ہر کہ نفسانی است ازیں بت پرستی
نرہد زہی گمراہی ایں چنیں گمراہی کہ بت پرستی
است و بت پرستی کردہ میدارند زہے
کوران و خجل ہر کہ در دل بجز خدای کہ حاصل آید
چہ باشد آنرا نماز نہ شمرند کہ من و تو در حرکات
و قیام و قرأت و نعت و رکوع و سجود نماز نباشد
نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
از عذاب خدائے بترسید بر جوت دیوا انگشت
بنہید طاقت نیارید در آتش دوزخ
چوں صبر کنید **نقل** است حضرت میراں
علیہ السلام را برادراں عرض کردند کہ ما درون
شہر می رویم مارا خلق میگویند کہ ایں طالبان
خودی انداز برائے استہزا میرانؑ فرمودند
شما جواب بگوئید کہ خودی طالب ما است **نقل** است
بندگی میاں شاہ نعمتؓ در جالور بودند میاں
وذیر الدین از گجرات بہ جالور رفتند بندگی میاں

نقل ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا اے عمرؓ
علم ظاہری والے جو نماز پڑھتے ہیں جانو کہ انکا دل جہاں
کہیں کہ چاہتا ہے پراگندہ ہوتا ہے نفسانی خطروں میں
گراں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جو آدمی نفس کا تابع ہے اس
بت پرستی سے نچھوٹے اسکو عجیب گمراہی ہوتی ہے اس
طرح کی گمراہی جو بت پرستی ہے اور بت پرستی میں پڑے
ہوے ہیں یہ لوگ عجیب اندھے اور شرمندہ ہیں جن کے
دل میں خدا کے سوائے کوئی بات آتی ہے تو ان کو کیا
حاصل ہوتا ہے ان کی نماز کو نماز نہ سمجھیں کیونکہ نماز کے
حرکات قیام قرا،ت حمد رکوع اور سجود میں ہیں اور تو
کے خطروں سے نماز نہوگی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ خدا تعالی کے عذاب سے ڈرو چراغ کی لو پر
انگلی رکھو تو برداشت نہ کر سکو گے تو دوزخ کی آگ میں
کیسے صبر کروگے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے
عرض کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں تو ہکو لوگ تمسخر سے کہتے
ہیں کہ یہ خودی کے طالب ہیں۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ تم
جواب دیدو کہ خودی ہماری طالب ہے **نقل** ہے
بندگی میاں شاہ نعمتؓ جالور میں تھے میاں وذیر الدین
گجرات سے جالور آئے بندگی میاں نعمتؓ کو ان کے

نعمتؓ را خبر شد بندگیمیاں نعمتؓ لبسر کنجد کردہ بودند، ہماں حال بیروں آمدند ملاقاتش کردند

نقل است بندگیمیاں شاہ نعمتؓ فرمودند کسی کہ ایں بندہ را مہمانی می کند از جہت اللہ نیست مقصود او آنست کہ بندہ خشنود شود کسیکہ فقیراں را مہمان می کند آں از جہت اللہ است چراکہ ایں بندہ در خانہ میخورد

نقل است بندگیمیراں سید محمودؓ بی بی کد بانوؓ را فرمودند آخر شب در حجرۂ میاں دلاورؓ بروید رحمت خدای می آید شمارا بہرہ میرسد

نقل است بندگی میاں شاہ دلاورؓ را کسے علماء آمدہ ملاقات کرد میاںؓ فرمودند شما ایں آیت را چہ وجہ بیان می کنید. فلما جن علیہ اللیل راکو کبا الایۃ (جزء ۷، رکوع ۱۵) آں عالم گفت ستارہ و آفتاب و مہتاب را دید ابراہیم علیہ السلام فرمودند ایں مانند پروردگار ماست بندگیمیاں شاہ دلاورؓ فرمودند شایان ابراہیم علیہ السلام باشند ستارہ و ماہتاب و آفتاب کے پروردگار گویند آں عالم عرض کرد خوندکار فرمایند میاںؓ فرمودند ابراہیمؑ را بر آں ستارہ ماہتاب و آفتاب بینائی تشبیہات

آنے کی خبر ہوئی اس وقت بندگی میاں نعمتؓ سر میں تیل ڈال رہے تھے اسی حالت میں باہر آکر ملاقات کی

نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس بندہ کو مہمان کرتا ہے اللہ کے واسطے نہیں بلکہ اس کا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود ہو جو شخص فقیروں کی مہمانی کرتا ہے وہ اللہ کے واسطے ہے کیونکہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے

نقل ہے بندگیمیراں سید محمودؓ نے بی بی کد بانوؓ سے فرمایا کہ آخر شب میں میاں دلاورؓ کے حجرے میں جاؤ خدا تعالیٰ کی رحمت آتی ہے تم کو بھی بہرہ پہنچتا ہے۔

نقل ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ سے کسی عالم نے آکر ملاقات کی میاںؓ نے فرمایا تم اس آیت کے کیا معنی بیان کرتے ہو. جب تاریک ہوئی رات اس پر تو دیکھا تارے کو. اس عالم نے کہا ستارہ آفتاب اور مہتاب کو دیکھکر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ ہمارے پروردگار کے مانند ہیں. بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ کیا ابراہیمؑ کے شایان شان ہے کہ ستارے آفتاب اور مہتاب کو پروردگار کہیں. اس عالم نے عرض کیا خوندکار فرمائیں. میاںؓ نے فرمایا ابراہیمؑ کے لئے اس ستارے آفتاب اور مہتاب پہ بینائی کا شبہ

شد گفت ہرگاہ کہ بینائی (انی) بری شد گفتند
انی بری مما تشرکون. گفت ایں علم علّمنی
ربی. است نہ کاغذ نہ تعلیم بشر **نقل است**
پیش حضرت میرانؑ ملایاں عرض کردند شما مریدانِ ما
را برغلانیدہ تلقین می کنند میرانؑ فرمودند
در شرع چون است کسیکہ دختر خود را بہ عنین
نکاح کردہ داد پوشیدہ حال بود بعد
چند مدت تحقیق شد کہ عنین است در شرع
تفریق کنند یا نہ کنند ہر کالای کہ خرید کنند
بگمان سالمتی اگر عیب ظاہر شود واپس می
دہند یا نمی دہند پس مقصود دین ہمین است
نقل است حضرت میران علیہ السّلام را
خدائتعالیٰ ازار رسانیدہ بود دراز بود حضرت
میرانؑ را کسے عرض کرد سنت است بالائے
شتالنگ ازار زیادہ بود حضرت میران علیہ السّلام
دور کردند تمام متابعت رسولؐ کردند ہمہ حال
قول و فعل **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند
ہر کہ خدائے را شناخت اورا حاجت سوال نیست
نقل است بندگیمیاں ملک جیؓ را یک علما آمدہ

ہوا میاںؓ نے کہا جسوقت کہ بینائی۔ انی بری۔
کی ہوئی تو اس وقت ابراہیمؑ نے کہا۔ میں بری ہوں
ان چیزوں سے جنکو تم شریک ٹھیراتے ہو۔ عالم نے
کہا کہ یہ علم واقعی سکھایا مجھے میرے رب نے، کا علم ہے
کتاب اور تعلیم بشر کا نہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے
حضور میں ملاؤں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے مریدوں
کو بہرغلا کر مرید کرتے ہو۔ مہدیؑ نے فرمایا شرع میں
کیسا ہے جو شخص اپنی لڑکی کا عقد نامرد سے کر دیا اس کا
حال معلوم نہ تھا چند روز کے بعد تحقیق ہوئی کہ عنین ہے
تو شرع میں علیحدہ کر دیتے ہیں یا نہیں اور جو سامان کہ
اچھا ہونے کے خیال سے خریدتے ہیں اگر اس میں عیب
ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں پس دین کا
مقصود یہی ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کو خدائتعالیٰ
ازار بھیجا تھا لانبی تھی حضرتؑ سے کسی نے عرض کیا سنت
ہے کہ ازار ٹخنے سے کچھ اوپر رہے تو حضرتؑ نے ازار
کا زیادہ حصہ نکالدیا رسول علیہ السّلام کی کامل پیروی
کی یعنے رسولؐ کے قول فعل اور حال کی پیروی کی **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اس کو سوال کی
حاجت نہیں ہے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں ملک جیؓ سے

ملاقات کرد میاں فرمودند شما امنت باللہ
خواندن میدانید عالم گفت میدانم میاںؓ
فرمودند بخوانید آں عالم خواند میاںؒ فرمودند
براین ہمہ ایمان آوردید عالم گفت آرے میاںؓ
فرمودند حقیقت را یا مجازی را ایمان آوردید
آں عالم ساکت ماند میاںؒ فرمودند حقیقت عمل
است عمل کنند ہر چیزے را کہ ایمان آوردہ است
آں چیز را بیند. یعنی خدا تعالیٰ را بیند او مومن
باشد وگرنہ مجرد میخواند و برآں عمل نہ کند او بینا نشود
درحق او ایں آیت است. قولہ تعالیٰ من کان
فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الآخرۃ اعمٰی و اضل سبیلا
(جزء ۱۵ رکوع ۷) ہر کہ خدا را در دنیا نہ بیند مومن نباشد
نقل است حضرت میراں علیہ السلام را کسے سوال کرد
یگانگی بہتر یا دوئی. حضرت میراںؑ فرمودند دوئی بہتر کہ
یگانگی را شناختن تواند اگر دوئی نبودی یگانگی را
کس نشناختندے نقل است بندگی میاں شاہ نعمتؓ
فرمودند طالب خدا میخواہد یکدم جدا نشود فاما خیریت
طالب دراں است گاہی فراق و گاہی وصال
ہمیشہ وصال ہم خوب نیست ہمیشہ فراق نعوذ باللہ ہم خوب نیست

ایک عالم نے ملاقات کی میاںؒ نے فرمایا کہ تم امنت
باللہ پڑھنا جانتے ہو۔ عالم نے کہا جانتا ہوں۔ میاںؓ
نے فرمایا پڑھو۔ اس عالم نے پڑھا۔ میاںؒ نے فرمایا
کیا تم ان سب پر ایمان لائے۔ عالم نے کہا ہاں۔ میاںؓ
نے فرمایا حقیقت پر ایمان لائے یا مجاز پر۔ وہ عالم خاموش
ہو گیا۔ میاںؓ نے فرمایا حقیقت عمل ہے عمل کریں جس چیز
پر ایمان لایا ہے اس چیز کو دیکھے یعنی خدا تعالیٰ کو دیکھے
وہ مومن ہوگا۔ ورنہ صرف پڑھتا رہے اور اس پر عمل نہ
کرے تو وہ بینا نہ ہوگا۔ اس کے حق میں یہ آیت ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا
وہ آخرت میں اندھا۔ اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا
ہے جو شخص خدا کو دنیا میں نہ دیکھے مومن نہ ہوگا نقل ہے
حضرت مہدیؑ سے کسی نے سوال کیا کہ یگانگی بہتر ہے
یا دوئی۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دوئی بہتر ہے کیوں کہ
یگانگی کو پہچان سکتا ہے اگر دوئی نہ ہوتی تو یگانگی کو کوئی
نہ پہچانتا نقل ہے۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ
خدا کا طالب چاہتا ہے کہ ایک دم جدا نہ ہو لیکن طالب کی
خیریت اسی میں ہے کہ کبھی فراق اور کبھی وصال رہے
ہمیشہ وصال بھی اچھا نہیں ہمیشہ فراق بھی نعوذ باللہ اچھا نہیں ہے

نقل است یکی نان گرفته چهل حجره‌ها گردید کسے
قبول نه کرد گفتند ما را طاقت است برادر دیگر را
بدهید. همه کسان همیں گفتندے طالبان خدا
بودند میان یکدیگر اخلاص داشتند فائده
در اخلاص است. قوله تعالیٰ انما المؤمنون
اخوة. **نقل است** در دائره بندگیمیاں
سید خوند میرؓ یکی زن بود او را بسیار اضطرار
شد یک فرزند را پیش و یک فرزند را پس داد
خود در میان خسپید شب شد یک فرزند متوفی
شد یکی زن در دائره کامل بود او را هاتف شد
که ما را طعام خورانید او متحیر شد باز هاتف شد که
امروز فلاں را بسیار اضطرار است برو او را
بخورانید ما را رسد بعده چیزے طعام و چراغ
گرفته رفتند چه بینند یک مرده است و دیگر فرزند
او بے طاقت شد آن وقت بی بی او را طعام
فرستاند فرزند را خورانید و فرزند که مرده بود
او را دفن کردند این چنین طالبان خدا بودند
نقل است حضرت میرانؑ را کسے عرض کرد
میرانؑ را تصدیق کردند ایمان ایشاں کامل

نقل ہے ایک شخص روٹی لیکر چالیس حجرے پھرا
کسی نے روٹی قبول نہیں کی کہا کہ ہمکو فاقہ اٹھانیکی
طاقت ہے دوسرے بھائی کو دو تمام اشخاص یہی
کہتے تھے خدا کے طالب تھے آپس میں خلوص رکھتے
تھے کیوں کہ فائدہ اخلاص میں ہے۔ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے۔ مومن آپس میں ایک دوسرے کے بھائی
ہیں۔ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ
میں ایک عورت تھی اس کے لئے بہت اضطرار تھا
ایک بچے کو سامنے اور ایک کو پیچھے سلاکر خود ان کے
درمیان سوگئی رات ہوئی تو ایک بچہ کا انتقال ہوگیا
دائرہ میں ایک عورت کامل تھی اس کو غیب سے آواز
آئی کہ ہمکو کھانا کھلاؤ۔ وہ عورت پریشان ہوئی پھر
غیب سے آواز آئی کہ فلاں پر بہت اضطرار ہے جا اسکو
کھلاؤ وہ کھانا ہمکو پہنچتا ہے۔ اس کے بعد کچھ کھانا اور
چراغ لیکر گئیں کیا دیکھتی ہیں کہ ایک بچہ مرگیا ہے
اس عورت کا دوسرا بچہ بے طاقت ہو گیا اس وقت
کامل بی بی اس عورت کو کھانا بھیجی تو وہ عورت بچے
کو کھلائی اور جو بچہ مرگیا تھا اس کو دفن کئے ایسے
خدا کے طالب تھے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے

است حضرت میرانؑ فرمودند ایمان کامل اصحاب رسول بود شریعت نو تحریف قبلہ شد چندان مرتد شدند تمام خلاف نفس آں وقت تصدیق زیادت کردند۔ میران علیہ السلام فرمودند بندہ چہ نو آورد ایشاں را گراں می شود بندہ تابع تمام شریعت است تصدیق کردن بندہ ہیچ تکلیف است **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسے بحال اضطرار وچیزے ضعیفی یک روز یا سہ روز مجرد شود او طالب دنیا شد۔ **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند عالی ہمت آنست رسانیدہ خدا تعالیٰ ہماں وقت خورد و بذل کند کم ہمت آنست رسانیدہ خدا تعالیٰ اندک خورد چرا کہ نفس او ضعیف است آں سبب او بحکمت راہ خدا میداند۔ **نقل** است حضرت میرانؑ فرمودند متوکل ہر چہ خدا بدہد بخورد ذخیرہ برای فردا خوردن نکند۔ **نقل** است در زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکی برادر

عرض کیا کہ جنھوں نے مہدیؑ کی تصدیق کی ان کا ایمان کامل ہے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسولؐ کے صحابہؓ کا ایمان کامل تھا نئی شریعت نازل ہوئی قبلہ بدلا گیا چند لوگ مرتد ہوگئے تمام صحابہؓ نے نفس کا خلاف کرکے اس وقت تصدیق میں زیادتی کی۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ شریعت میں کیا نئی چیز لایا جو ان کو دشواری ہوتی ہے۔ بندہ شریعت کی کامل پیروی کرنے والا ہے کیا بندہ کی تصدیق کرنے میں کچھ ان کو تکلیف ہے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص اضطرار اور کچھ ضعیفی کی وجہ سے ایک روز یا تین روز مجرد (عورت بچوں سے علیحدہ) ہو جائے تو وہ دنیا کا طالب ہوا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بلند ہمت وہ ہے خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی چیز کو اسی وقت کھاتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے کم ہمت وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی چیز کو تھوڑی تھوڑی کھاتا ہے کیوں کہ اس کا نفس ضعیف ہے اسی لئے حکمت سے خدا کی راہ جانتا ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا متوکل وہ ہے جو کچھ خدا دے کھائے کل کے کھانے کے لئے اٹھا نہ رکھے۔ **نقل** ہے حضرت عمر رضی اللہ

برای نماز پس ہمہ برادراں می آمد و پیش از
ہمہ برادراں می رفت عمر رضی اللہ یک روز
راہ گرفتہ اورا پرسیدند تو چرا این چنین
می کنی او گفت مرا مپرسید عمرؓ بسیار
کوشش کردند او گفت میانِ من و میانِ
زن یک جامہ دارم زن برہنہ نشیند من آں
جامہ پوشیدہ برای نماز گزاردن می آیم
شتاب می روم جامہ زن را می دہم زن نماز
می کند حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ شدند
وراایک اشتر پر گندم و چند جامہ و چند مہر زر
فرستادند آں زن گفت مارا چندیں روزہا
چنیں می گذرد عمرؓ نہ فرستاد ایں زماں
شما چیزی می گفتید شوہر گفت مرا بسیار
کوشش کردند انگہ گفتم زن گفت باز بدہ
ما میگوئیم آں کار کن شوہر قبول کرد و چونکہ
بگذاردی برابر من دوگانہ موت بگذار ہمچنیں
کرد زن دعا کرد ما را رضا بدہ یا بار خدایا چند
روز حال ما کسی معلوم نہ بود ایں زماں معلوم
شد ہر دو در سجدہ بودند ارواح ایشاں

کے زمانہ میں ایک برادر نماز کے لئے تمام برادروں کے
بعد آتا اور نماز پڑھتے ہی تمام برادروں سے پہلے
چلے جاتا عمرؓ نے ایک روز اس کو راستے میں ملا کر پوچھا
کہ تو کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا مجھ سے مت
پوچھو عمرؓ نے بہت کوشش کی تو اس نے کہا کہ میرے
اور میری عورت کے درمیان ایک کپڑا ہے عورت
برہنہ بیٹھتی ہے تو میں وہ کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے
لئے آتا ہوں اور جلد جا کر کپڑا عورت کو دیتا ہوں
تو عورت نماز پڑھتی ہے حضرت عمرؓ نے آبدیدہ ہو کر
اس کے لئے ایک اونٹ گیہوں سے بھرا ہوا تھوڑے
کپڑے اور تھوڑے سونے کے سکے روانہ کئے۔ اس
عورت نے کہا کہ ہم پر اتنے روز تکلیف میں گذرے
عمرؓ نے نہ بھیجا۔ اب تم نے تکلیف کا حال کہا (اس لئے
روانہ کیا) شوہر نے کہا مجھکو بہت مجبور کرنے پر کہا۔
عورت نے کہا یہ سب چیزیں عمرؓ کو واپس کر دے ہم
جو کہتے ہیں اس پر عمل کر۔ شوہر نے قبول کیا۔ عورت نے
کہا چونکہ تو نے واپس کر دیا اب میرے برابر موت کا
دوگانہ ادا کر تو اس نے اسی طرح کیا۔ عورت نے
دعا کی یا اللہ ہمکو راضی برضا رکھ چند روز ہمارا حال

قبض شد این چنیں طالبان خدا بودند۔
نقل است شفاعت بعد موت اول بر
میت نظر کند او چہ ہیئت است اگر اندام او
تمام سیاہ چشم او سبز و روی او سیاہ بیند
بداند کہ بے ایمان رفت است شفاعت
درباب او قبول نیست اگر مقدار گنجد در
پیشانی او سفید باشد یا جائے در اندام
او تحقیق داند کہ ایمان او باقی است۔
شفاعت او باقی است سود کند
نقل است امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ
سوال کردند کہ یا رسول اللہ این اللہ یعنی
کجا است خدا تعالی۔ رسول علیہ السلام فرمودند
فی قلوب عبادہ۔ باز پرسیدند یا رسول اللہ
دل کجا است رسول علیہ السلام فرمودند
در وجود آدمی است اما دل دو نوع است
یعنی قلب مجازی و قلب حقیقی نہ آں دل از
پارہ گوشت است میدانی ای عمر قلب
حقیقی آنست نہ بجانب چپ نہ راست
ونہ فوق ونہ زیر ونہ دور ونہ نزدیک است

کسی کو معلوم نہ تھا۔ اس وقت معلوم ہوگیا ہے (موت
عطا کی) دونو سجدے میں تھے انکی ارواح کھینچی گئی۔
ایسے خدا کے طالب تھے۔ **نقل ہے** شفاعت کرنے
مرنے کے بعد پہلے میت کو دیکھے کہ اس کی کیا حالت
ہے اگر اس کا تمام جسم کالا اور اس کی آنکھ ہری اور
اس کا منہ کالا دیکھے تو جانے کے بے ایمان گیا ہے
شفاعت اس کے باب میں قبول نہیں اگر تل کی مقدار
اس کی پیشانی پر سفید رہے یا اس کے جسم کے کسی مقام
پر تل برابر سفید ہو نیکی تحقیق ہو تو اس کا ایمان باقی ہے
اور اس کی شفاعت بھی باقی ہے وہ سفیدی فائدہ
پہنچاتی ہے **نقل ہے** امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ این اللہ یعنی
خدا تعالی کہاں ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ
اللہ کے بندوں کے دلوں میں ہے۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ
دل کہاں ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے وجود
میں ہے لیکن دل دو قسم کا ہے یعنی مجازی دل اور حقیقی
دل وہ دل نہیں ہے جو گوشت کا ٹکڑا ہے جس کو
تو جانتا ہے اے عمر حقیقی دل وہ ہے جو نہ بائیں جانب
ہے نہ سیدھے جانب نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ دور ہے

اما شناختن قلب حقیقی و خواستن استقامت
یا سبانی قرب حضرت رب العالمین است
کہ قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ ۔
عمرؓ پرسید یا رسول اللہؐ مومن کیست و مسلم
کیست رسول علیہ السلام فرمودند کہ یا عمر زاہد
مسلم و عارف مومن **نقل** است حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند اگر کسے رسم و عادت
و بدعت کند او را بہرہ دین نرسد **نقل** است
بندگی میاں سید خوندمیرؓ معاملہ دیدند کہ ہفت مظفر اند
موی سر ایشاں بدست ما است ایں معاملہ را
پیش بندگی میاں شاہ دلاورؓ ظاہر کردند میاں دلاورؓ
گفتند ایں را بر معنی حل باید کرد بواسطۂ شما
ایمان ایشاں ہفت پشت بیروں کردہ اند
فرمودند مارنا مرنا ہے یعنی کشتن و کشتہ شدن ۔
کلام قدسی قال اللہ تعالیٰ انا و انت یا محمد
و ما سواک خلقت لاجلک قال
رسولؐ الٰہی انت و لا انا و ما سواک
ترکت لاجلک۔ قالؐ انتم راضون علی
قضاء اللہ قالوا نعم یا رسول اللہؐ وانتم

نزدیک لیکن حقیقی دل کا پہچاننا اور استقامت
چاہنا۔ حضرت رب العالمین کے قرب کی پاسبانی ہے
کیونکہ مومنوں کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ عمرؓ نے
پوچھا یا رسول اللہؐ مومن کون ہے اور مسلم کون ۔
رسولؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ زاہد مسلم ہے اور عارف
مومن ہے **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا
اگر کوئی شخص رسم عادت اور بدعت کرے تو اس کو دین کا
بہرہ نہ پہنچے **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے
معاملہ دیکھا کہ سات مظفر ہیں کہ ان کے سر کے بال
حضرتؐ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس معاملہ کو بندگی میاں شاہ
دلاورؓ کے روبرو ظاہر کیا۔ میاں دلاورؓ نے کہا اس
معاملہ کو معنی پر حمل کرنا چاہیئے۔ تمہارے واسطے
ان کا ایمان سات پشت تک باہر کر دیئے ہیں۔ پھر
فرمایا مارنا مرنا ہے یعنی کشتن و کشتہ شدن ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد میں ہوں اور تو ہے اور
تیرے سوا جو کچھ ہے میں نے تیرے لئے پیدا کیا ہے
رسولؐ نے کہا یا اللہ تو ہے میں نہیں ہوں اور جو کچھ تیرے
سوا ہے وہ سب میں نے تیرے لئے چھوڑ دیا ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم راضی ہو اللہ کی قضا پر صحابہؓ

صابرون علی بلاء اللہ قالوا نعم یا رسول اللہ
وانتم شاکرون علی نعماء اللہ قالوا نعم
یا رسول اللہ (قال) انتم مومنون حقا
اے دوست مقامی باشد کہ اورا خلت خوانند
وآں مقام عبودیت نباشد چہ خلت باشد
درین خلت الرویا علی دین خلیل باشد.
ای دوست دلم ذکر محباں آنقدر گفتہ شد کہ
کفایت باشد مقصود ما بیشتر ازانست
گفتۂ ایشاں درمیان امت من ہمچنان باشد
کہ نمک درمیان طعام بے نمک خوش نباشد
نقل است حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند طالب خدائے را ہر دو حال خوبست
اگر زود بمیرد بہتر واگر چند روز حیات شود عمل
صالح کند بہتر باشد بزبان گجری فرمودند۔
دونو ہاتوں لاڈو موے جیوے مومن کے
نقل است بحضور حضرت میراں علیہ السلام
یکے طالب مرد در حق او میراںؑ ہیچ نہ فرمودند
معتاد حضرت میراںؑ چناں بود کہ کسے بمردی
مراتب او بیان فرمودندی برادراں عرض کردند

نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ۔ اور تم صابر ہو اللہ کی بلا پر
کہا ہاں یا رسول اللہؐ اور تم شاکر ہو اللہ کی نعمتوں پر
کہا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم ہی سچے
مومن ہو اے دوست یہ وہ مقام ہے جس کو خلت
کہتے ہیں۔ اور وہ مقام عبودیت کا مقام نہیں ہے چہ
خلت کیا مقام ہے اس خلت کے مقام میں خواب خلیل اللہ
کے مذہب پر ہوتا ہے۔ اے میرے دلی دوست دوستوں
کا ذکر جسقدر کہ کہا گیا کافی ہے ہمارا مقصود اس سے
زیادہ ہے ان کی باتیں میری امت کے درمیان ایسی
ہونگی جیسا کہ نمک کھانے کے درمیان کھانا بغیر نمک کے
اچھا نہیں ہوتا **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ خدا کے طالب کے لئے دونو حال اچھے ہیں۔
اگر جلد مر گیا تو بہتر ہے اور اگر چند روز زندہ رہا اور
ترک حیات دنیا کیا تو بھی بہتر ہے گجری زبان میں فرمایا کہ
مومن جئے یا مرے اس کے دونو ہاتھ میں لڈو ہے۔
نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک
خدا کا طالب مر گیا تو اس کے حق میں مہدیؑ نے کچھ نہیں
فرمایا۔ حضرت مہدیؑ کی عادت مبارک ایسی تھی کہ کوئی
شخص مرتا تو اس کے مراتب بیان فرماتے۔ صحابہؓ نے

در حق ایشاں ہیچ نہ فرمودند میراں علیہ السلام
توجہ کردند فرمان شد ای سید محمد بواسطہ تو ایں
را بخشیدیم میراں علیہ السلام عرض کردند
گناہ ایں چہ بود فرمان شد ہر وقتیکہ
اضطرار شدی نفس ایں را چنیں خطرہ آوردی
کہ قرابتان تو دنیاداراں ہستند چیزے
نہ فرستادند ایں آنجا نرفت اوشاں نفرستادند
مگر خطرہ دروماندہ بود توبہ نکرد بر آں خطرہ مرد
واسطہ ایں گناہ ایں چنیں شد بصدقہ حضرت
میراں علیہ السلام از عذاب خلاص یافت
دیگراں را چہ حال **نقل** است بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ و بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نماز جامع
رفتند میاں سید خوندمیرؓ جامہ دراز پوشیدہ بودند
میاں شاہ نعمتؓ فرمودند جامہ شما دراز است
میاںؓ فرمودند خدا رسانیدہ بود یک کس از
طرف میاں سید خوندمیرؓ بمیاں شاہ نعمتؓ
گفتگو کرد میاں سید خوندمیرؓ آں برادر را بسیار
زجر کردند روی او خاک بر گرد گردانیدہ بر او
تنگ شدند **نقل** است بندگیمیاں شاہ نعمتؓ

عرض کیا کہ ان کے حق میں آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ مہدیؑ
نے توجہ کر کے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد
ہم نے تیرے واسطہ سے اس کو بخشدیا۔ مہدیؑ نے
اللہ سے عرض کیا کہ اس کا گناہ کیا تھا۔ فرمان خدا ہوا
کہ جس وقت اس کو اضطرار ہوتا تو نفس اس کے دل
میں ایسا خطرہ لاتا کہ تیرے عزیز دنیا دار ہیں کوئی
چیز نہیں بھیجے یہ وہاں نہیں گیا۔ انھوں نے نہیں بھیجا
مگر خطرہ اس کے دل میں رہ گیا تھا توبہ نہیں کیا۔
اسی خطرہ پر مرا اس گناہ کے واسطہ سے اس کا یہ
حال ہوا۔ حضرت مہدیؑ کے صدقہ سے عذاب سے
نجات پائی دوسروں کا کیا حال ہو۔ **نقل** ہے
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ اور بندگیمیاں شاہ نعمتؓ
جامع مسجد گئے۔ میاں سید خوندمیرؓ لانبا لباس پہنے
تھے۔ میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا آپ کا لباس لانبا
ہے۔ میاںؓ نے فرمایا خدا تعالیٰ بھیجا تھا۔ ایک شخص نے
میاں سید خوندمیرؓ کی طرف سے میاں شاہ نعمتؓ سے
گفتگو کی میاں سید خوندمیرؓ نے اس برادر کو بہت جھڑکی
دی اور اس کی ناک گھسا کر اس پر اظہار خفگی کئے۔
نقل ہے بندگیمیاں شاہ نعمتؓ بہت اشخاص سے

از بسیار کساں خصومت کردہ از شہر بیروں رفتند
حضرت میراں علیہ السلام آنجا نماز کردند میاں
شاہ نعمت رضؓ را ملاقات شد میرانؑ تلقین کردند
میاںؓ را سہ روز خبر نبود بعدہ بہوش آمدند ان کار را
توبہ کردہ صحبت میرانؑ اختیار کردند خدا تعالیٰ
چناں کامل کرد اصحاب اکرام شدند **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام در سفر بودند یک روز
میرانؑ پیش برادراں رفتند جای بلند دیدہ
آنجا استادند پس نظر کردند فقیراں بحال مشقت
اضطراری بار بر گردن کردہ می آیند وکسی فرزندان
را بر گردن کردہ می آید حضرت میرانؑ فرمودند
بندہ از ایشاں چہ گرفتہ است ایں مشقت
اختیار کردہ بصحبت بندہ می آیند مگر مقصود
آنست از برای خدا آں وقت فرمان شد
از خدا کہ از ایشاں دست بعیت بکن ایشاں
مقبول حضرت ما اند میرانؑ دست بعیت کردند
سہ صد و سیزدہ مرداں بودند آں وقت
حضرت میراں علیہ السلام بر ایشاں بسیار خوش شدند۔
نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند بندہ کہ فرد بود

جھگڑا کر کے شہر سے باہر گئے ۔ حضرت مہدیؑ نے
وہاں نماز ادا کی میاں شاہ نعمت رضؓ سے ملاقات ہوئی
مہدیؑ نے تلقین کی میاںؓ کو تین روز تک دنیا ومافیہا
کی خبر نہ تھی اس کے بعد ہوش میں آئے اور اس کام سے
توبہ کر کے مہدیؑ کی صحبت اختیار کی ۔ خدا تعالیٰ نے
آپ کو ایسے کامل کیا کہ آپ اصحاب اکرام ہوئے
نقل ہے حضرت مہدیؑ سفر میں تھے ایک روز مہدیؑ
صحابہؓ کے سامنے جا رہے تھے ایک بلند مقام دیکھکر
وہاں آپ کھڑے ہو گئے اور پیچھے نظر کئے تو فقیراں اضطرار
کی تکلیف کی حالت میں بوجھ گردن پر اٹھائے ہوئے
آتے ہیں اور کوئی بچوں کو گردن پر لیا ہوا آرہا ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ ان سے کیا لیا ہے جو
اس قدر تکلیف اختیار کر کے بندہ کی صحبت میں آتے
ہیں ۔ مگر ان کا مقصود خدا ہے خدا کے واسطے آتے
ہیں ۔ فرمان خدا ہوا کہ ان سے دست بعیت کر یہ فقرا
ہماری درگاہ میں مقبول ہیں ۔ مہدیؑ نے دست بعیت
کی تین سو تیرہ فقرا تھے اس وقت حضرت مہدیؑ
ان پر بہت خوش ہوئے ۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے فرمایا کہ بندہ جو اکیلا تھا خدا کو حاصل کرنا آسان ہوا

خدائے را حاصل کردن آسان شد دگرنہ بسیار مشقت شدی ایں خاصۂ پیغمبران است اعیال و فرزندان بودند اخراج و اضطرار و مشقت رسیدے از یاد خدا تعالیٰ و امور آں، ہیچ تفاوت نہ شدی **نقل است** بندگی میاں نسید خوندمیرؓ وقتیکہ در قتال رفتند اہل خود را و خواہران دائرہ را وصیت کردند کہ ما خود را در راہ خدا فدا کردیم اگر شما را بند کنند شما خشنود شوید خدمت بکنید، ہیچ رنجیدہ مشوید روز حشر اوشاں ہمچناں حاضر کردہ شوند نزد خدا آنوقت زمان باری تعالیٰ شود کساں بودند در راہ ما خود را کشتہ کنانیدند و اہل خود را بند کنانیدند ایشاں را بیارید ما ذات خود بدہیم بعدہ بندگی میاں گلؓ فرمودند ما اہل خود را حوالۂ خدا تعالیٰ کردیم انشاء اللہ تعالیٰ موی ایشاں کسے شکستہ نہ بیند ایشاں را ایذا نرسد۔ **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بندہ اہل خود را تسلیم کردم بخدای۔ **نقل است** بندگی میاں شاہ دلاورؓ را وصال حضرت میراںؑ پیش از شش ماہ معلوم شدہ بود میراںؑ را عرض کردند

ورنہ بہت تکلیف ہوتی۔ یہ پیغمبروں کا خاصہ ہے۔ کہ ان کے لئے عورت اور بچے تھے اخراج اضطرار اور تکلیف پہنچتی تھی۔ خدا تعالیٰ کی یاد اور ان کے امور میں کوئی فرق نہیں آتا تھا **نقل ہے** بندگی میاں سید خوندمیرؓ جس وقت جنگ کے لئے گئے تو اپنے گھر والوں اور دائرہ کی بہنوں کو وصیت کی ہم نے خود کو خدا کی راہ میں تصدق کر دیا ہے اگر تم کو قید کریں تو تم خوش ہو خدمت کرو کچھ رنج مت کرو وہ سب حشر کے روز خدائے تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح حاضر کئے جائیں گے اس وقت خدا تعالیٰ کا فرمان ہوگا وہ کون لوگ تھے جنھوں نے ہماری راہ میں خود کو قتل کروائے اور اپنے گھر والوں کو قید کروائے ان کو لاؤ ہم اپنی ذات دیتے ہیں (اپنا دیدار عطا کرتے ہیں) اس کے بعد بندگی میاں گلؓ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے گھر والوں کو خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی شخص ان کا بال ٹوٹا ہوا نہیں دیکھیگا اور ان کو تکلیف نہیں پہنچیگی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ نے اپنے گھر والوں کو خدا کے حوالے کر دیا ہے **نقل ہے** بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو حضرت مہدیؑ کے وصال کی

حضرت میرانؑ فرمودند ہمین است. **ونیز** معلوم شد بندگی میاں شاہ دلاورؓ را وصال حضرت میرانؑ سہ روز ماندہ بود پیش میرانؑ عرض کردند حضرت میرانؑ فرمودند ہمین است آنچہ کہ شما میگوئید ولیکن ہمشیہ فقراں را بسیار تفرقہ خواہد شد. بعدہ میاں دلاورؓ پیش میاں شاہ نظامؓ گفتند میاں نظامؓ توجہ کردند معلوم شد. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام پیش میاں نظامؓ گفتہ بودند یعنی بینائی میاں سید سلام اللہؓ میرانؑ را عرض کردند پیش ایشاں نباید گفت میرانؑ فرمودند میاں نظامؓ حق گواند نزد حق گو حق پوشش نیست **نقل است** بندگی میاں شاہ نعمتؓ پیش حضرت میرانؑ عرض کردند بندہ ہیچ نمی بیند حضرت میرانؑ فرمودند میاں نعمتؓ قابلیت شما بزرگ است یکبار خدا تعالیٰ خواہد داد وکسے کہ مزدوری میکند اگر آں را آں شب نمی دہند فردا نمی آید کسیکہ بزرگ است

کیفیت چھپے ہیتے پہلے معلوم ہوگئی تو آپ نے مہدیؑ سے عرض کیا. حضرت مہدیؑ نے فرمایا ایسا ہی ہے **اور نیز** حضرت مہدیؑ کے وصال کے لئے تین روز باقی رہ گئے تھے یہ حال بھی بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو معلوم ہوگیا تو آپ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا. حضرت مہدیؑ نے فرمایا تم جو کچھ کہتے ہو ایسا ہی ہے ولیکن ہمشیہ فقیروں کے لئے بہت فرق ہو جائیگا اس کے بعد میاں دلاورؓ نے یہ واقعہ میاں شاہ نظامؓ کے روبرو بیان کیا میاں نظامؓ نے توجہ کی تو ایسا ہی معلوم ہوا **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں شاہ نظامؓ کے روبرو بینائی کے معنی بیان کیا تھا میاں سید سلام اللہؓ نے مہدیؑ سے عرض کیا کہ ان کے روبرو نہیں کہنا چاہیئے. مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ حق گو ہیں حق گو کے پاس حق پوشیدہ نہیں **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا ہے. حضرت مہدیؑ نے فرمایا میاں نعمت تمہاری قابلیت بڑی ہے ایک بار خدا تعالیٰ دیگا جو شخص کہ مزدوری کرتا ہے اگر اس کو اس رات میں مزدوری

آں راچند روز نمی دہند ہیچ عذر نمی کنند
چاکری میکنند اورا یکبار رمید ہند۔
نقل است حضرت میراں علیہ السّلام
در تفسیر ایں آیت بیان اینچنیں فرمودند
کہ مراد از سابقاں لاہوتیاں اند کہ تجلی
ذات رسیدہ اند و مراد از ثلۃ من الاولین
آں جماعت اند کہ از بعث حضرت خاتم الانبیاء
تا بعث خاتم الاولیاء ظہور یافتند فرمودند
خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم و خواجہ جنید و خواجہ
شبلی قدس اسرارہم داخل ایں جماعت اند و بعث
خاتم الاولیاء چند کس باشند چنانچہ میراں سید محمودؓ
و میاں سید خوند میرؓ و بعضی چند مہاجراں **نقل است**
فتح خاں بڑو بزبان ملک بخنؓ ہمہ مہاجراں را
گویا نیدہ فرستاد ملایاں میگویند از شما
بحث مہدیت بکنیم در موضع بنیب ہمہ مہاجرانؓ
یکجا جمع شدند بندگیمیاں سید خوند میرؓ ہمہ مہاجرانؓ را
گفتند میان خویش اتفاق کنید سوال را جواب
یک کس باید داد ہمہ مہاجرانؓ گفتند آرے بعدہ
بندگیمیاں سید خوند میرؓ میاں شاہ نظامؓ را فرمودند

نہیں دیتے ہیں توکل نہیں آتا جو شخص کہ بزرگ ہے اس کو
چند روز مزدوری نہیں دیتے ہیں۔ تو عذر نہیں کرتا
چاکری کرتا ہے تو اس کو ایکبار دیتے ہیں۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان
فرمائی۔ سابقان سے مراد لاہوتیاں ہیں جو ذات
خدا کی تجلی کو پہنچے ہیں۔ اور ثلۃ من الاولین سے
وہ جماعت مراد ہے جو حضرت خاتم الانبیاءؐ کے زمانہ سے
خاتم الاولیاءؑ کے زمانہ تک ظاہر ہوئی اور فرمایا خواجہ بایزیدؒ
خواجہ ابراہیم خواجہ جنید شبلی قدس اسرارہم اس جماعت
میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاءؑ کی بعثت کے بعد چند
اشخاص ہوں گے۔ چنانچہ میراں سید محمودؓ میاں سید خوند میرؓ
اور بعضے چند مہاجرانؓ ہیں **نقل** ہے فتح خاں بڑو
نے ملک بخنؓ کے ذریعہ تمام مہاجروں کو کہلا بھیجا ملایان
کہتے ہیں کہ ہم تم سے مہدیت میں بحث کرتے ہیں موضع
بنیب میں تمام مہاجرانؓ ایک جگہ جمع ہوگئے بندگیمیاں
سید خوند میرؓ نے تمام مہاجروں سے کہا کہ آپس میں
اتفاق کرلو کہ سوال کا جواب ایک شخص دینا چاہیئے
تمام مہاجروںؓ نے کہا ہاں ہیں کے بعد بندگیمیاں سید خوند میرؓ
نے میاں شاہ نظامؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں

شما چہ جواب فرمایند میاں نظامؓ فرمودند بندہ از
حدیث رسول اللہؐ ذات مہدیؑ ثابت کنم میاں سید
خوندمیرؓ فرمودند ایں جواب نیست چراکہ در احادیث
بسیار اختلاف است منکر مہدیؑ قبول نخواہد کرد
باز میاں نعمتؓ را فرمودند شما چہ جواب فرمایند
میاں نعمتؓ فرمودند بندہ از یک آیت قرآن و
از یک حدیث رسول اللہؐ ذات مہدیؑ ثابت
کنم اگر قبول کند فبہا وگرنہ شمشیر بالا کردہ بنمایم کہ
ازیں قبول خواہد کرد۔ میاں فرمودند ایں جواب
نیست۔ باز میاں دلاورؓ را فرمودند شما چہ جواب
فرمایند۔ میاں دلاورؓ فرمودند بندہ از معلومات
خدا جواب می دہم۔ میاںؑ فرمودند ایں ہم جواب
نیست۔ مدعی از معلومات خدا قبول نخواہد کرد باز
میاں ملکجیؓ را فرمودند شما چہ جواب فرمایند میاں ملکجیؓ
فرمودند بندہ از تمثیلات ذات مصطفیٰؐ ذات
مہدیؑ ثابت کنم۔ میاںؑ فرمودند منکر مہدیؑ از
تمثیلات قبول نخواہد کرد۔ باز میاں امین محمدؓ را
فرمودند شما چہ جواب فرمایند۔ میاں امین محمدؓ فرمودند
بندہ از شان پیغمبران ذات مہدیؑ ثابت کنم

میاں نظامؓ نے فرمایا بندہ رسول اللہؐ کی حدیث سے
مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے۔ میاں سید خوندمیرؓ
نے فرمایا یہ جواب نہیں ہے کیونکہ احادیث میں بہت
اختلاف ہے منکر مہدیؑ قبول نہیں کریگا۔ پھر میاں
نعمتؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں۔ میاں
نعمتؓ نے فرمایا کہ بندہ قرآن کی آیت سے اور رسول اللہؐ
کی ایک حدیث سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے اگر
قبول کیا تو بہتر ہے ورنہ شمشیر اٹھا کر دکھاتا ہوں کہ
اس سے قبول کریگا۔ میاںؑ نے فرمایا یہ جواب نہیں ہے
پھر میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں۔
میاں دلاورؓ نے فرمایا بندہ خدا سے معلوم کرکے جواب
دیتا ہے۔ میاںؑ نے فرمایا یہ بھی جواب نہیں ہے دشمن
خدا سے معلوم کرنے کو قبول نہیں کریگا۔ پھر میاں ملکجیؓ
سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں۔ میاں ملکجیؓ نے
فرمایا کہ بندہ مصطفیٰؐ کی ذات کی تمثیلات سے مہدیؑ
کی ذات کو ثابت کرتا ہے۔ میاںؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ
کا منکر تمثیلات کو قبول نہیں کریگا۔ پھر میاں امین محمدؓ
سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں۔ میاں امین محمدؓ
نے فرمایا کہ بندہ پیغمبروں کی شان سے مہدیؑ کی ذات

میاںؓ فرمودند کہ مہدیؑ از شان پیغمبراں قبول
نخواہد کرد. و بعضی مہاجرانؓ را میاںؓ فرمودند شما
چگونہ جواب ہا خواہید داد ہمہ مہاجرانؓ بقدر
حوصلۂ خود چیزے جوابہا گفتند میاںؓ فرمودند
ایں ہم جواب نیست بعدہ میاں ملکجیؓ میاں
سید خوندمیرؓ را فرمودند شما چہ جواب خواہید داد
میاںؓ فرمودند اگر رضای ہمہ برادراں باشد آنکہ
بگویم ہمہ مہاجرانؓ رضا دادند میاں سید خوندمیرؓ
فرمودند از صدقۂ خوندکار ما از الف تا والناس بولایت
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام حجت دہیم ہمہ
مہاجرانؓ اقرار دادند کہ درمیاں ما ایں چنیں حجت
بدہند او شاں اکرام اند. ہمہ مہاجراں بامیاں
سید خوندمیرؓ دست بیعت کردند کہ درمیان ما
شما بزرگ اند. میاںؓ آیت افمن کان و بعضی
چند آیتہائے قرآن بیان فرمودند آخر ملایاں را
غلبہ شدہ برای حجت نیامدند روسیاہ شدہ
ساکت ماندند ایں نقل از دیہ بنیب است.
نقل است حضرت میراں علیہ السلام یکی
را سیر نبوت فرمودند دومی را سیر ولایت.

کو ثابت کرتا ہے. میاںؓ نے فرمایا مہدیؑ کا ہنگ پیغمبروں
کی شان کو قبول نہیں کریگا. اور میاںؓ نے بعضے مہاجروںؓ
سے فرمایا کہ آپ کیا جواب دوگے تو تمام مہاجروںؓ نے
اپنی قوت کے موافق کچھ جواب کہا. میاںؓ نے فرمایا کہ
یہ بھی جواب نہیں ہے اس کے بعد میاں ملکجیؓ نے میاں
سید خوندمیرؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب دوگے. میاںؓ
نے فرمایا اگر تمام برادروں کی اجازت ہو تو
اس وقت کہتا ہوں. تمام مہاجروںؓ نے اجازت
دی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے خوندکار (مہدیؑ)
کے صدقہ سے میراں سید محمد مہدی موعود کی ولایت پر
الف سے والناس تک حجت دیتا ہوں. تمام صحابہؓ
نے اقرار کیا کہ جو ہمارے درمیان ایسی حجت دیں وہ
اکرام ہیں. تمام مہاجروںؓ نے میاں سید خوندمیرؓ سے
دست بیعت کی کہ ہمارے درمیان آپ بزرگ ہیں
میاںؓ نے افمن کان کی آیت اور بعضے چند قرآن
کی آیتوں کا بیان فرمایا. آخر ملاؤں کے لئے خلوت
ہوکر حجت کے لئے نہیں آئے روسیاہ ہوکر خاموش ہوگئے
یہ نقل قصبہ بنیب کی ہے. نقل ہے حضرت مہدی
علیہ السلام نے ایک کے لئے سیر نبوت فرمایا اور دوسرے

فرمودند یعنی میرانسید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ نقل است بندگیمیاں شاہ دلاورؓ فرمودند درکسی کہ صفت عمرؓ و عثمانؓ باشد آنکس با ابابکرؓ صفت دست بیعت کند کہ اول فضل بیان قرآن دوم فضل آل رسولؐ سوم فضل آل مہدیؑ چہارم فضل تخصیص دو جوانان نقل است در شہر فرح بحضور حضرت میراں علیہ السلام میاں سید خوندمیرؓ معاملہ دیدند کہ وصال میراں علیہ السلام شدہ و غسل دادہ جنازہ تیار کردند بعدہ ہر یکی برادراں قصد برداشتن میکنند و ہیچ کس برداشتن نمی تواند بعدہ میاںؓ فرمودند کہ برادراں مارا بفرمایند تا برداریم بعدہ ہمہ کس گفتند بردارید میاںؓ برداشتند بسبکی و آسانگی بر سینہ خود داشتہ برویم و چند قدم برفتیم چہ می بینیم کہ میرانؑ درمیان ما ہستند۔ ایں معاملہ پیش حضرت میرانؑ عرض کردیم۔ بعدہ میراں علیہ السلام فرمودند آرے ہمچنان است چنانچہ دیدہ ایں بار ولایت مصطفیٰؐ است جز شما کس طاقت برداشتن ندارد

کے لیے سیر دلایت فرمایا یعنی میرانسید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ نقل ہے۔ بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ جس شخص میں عمرؓ اور عثمانؓ کی صفت ہے وہ شخص ابابکرؓ کی صفت رکھنے والے سے دست بیعت کرے پہلا فضل قرآن کے بیان کا دوسرا فضل آل رسولؐ کا تیسرا فضل آل مہدیؑ کا چوتھا فضل دو جوانوں کی تخصیص کا نقل ہے۔ شہر فرح میں حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا کہ مہدیؑ کا وصال ہوگیا ہے اور غسل دیکر جنازہ تیار کر لیے اس کے بعد ہر ایک برادر جنازہ مبارک اٹھانے کا قصد کرتا ہے اور کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ برادراں ہم کو فرمائیں تو ہم اٹھاتے ہیں اس کے بعد تمام برادروں نے کہا کہ اٹھاؤ۔ میاںؓ نے اٹھایا سبکی اور آسانی سے اپنے سینے پر رکھکر ہم لے چلے اور چند قدم گئے کیا دیکھتے ہیں کہ مہدیؑ ہمارے درمیان ہیں۔ یہ معاملہ ہم نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے دیکھا ہے یہ مصطفیٰؐ کی ولایت کا بار ہے تمہارے سوائے کوئی شخص اٹھانیکی طاقت

ونیز فرمودند شمارا فنا در ذات ما است بعدہ
میراں علیہ السلام فرمودند کہ فرمان میشود اے
سید محمد ہر جا کہ خاتم ولایت مصطفیؐ باشد قائم مقام
آنجا انبیاءؑ باشند بعضی کساں را سیر ابراہیم
علیہ السلام فرمودند و بعضی کساں را سیر موسیٰ
علیہ السلام فرمودند و بعضی کساں را سیر عیسیٰ
علیہ السلام فرمودند بندگی میاں سید خوندمیرؓ عرض
کردند کہ کسی را سیر محمد و مہدی علیہما السلام باشد
فرمودند آرے شمارا در ذات بندہ سیر است.
نقل است در احمد آباد اجماع شدہ بود در
نین پور گفت گو در فضل دو جواناں بود ہمہ
مہاجران مہدیؑ دراں مجلس حاضر بودند بعضی
مہاجرانؓ فرمودند کہ تخصیص معلوم است و
لیکن حضرت میراںؑ پیش کدام کس فرمودند کہ
ایں ہر دو جواناں اند سید محمودؓ و سید خوندمیرؓ
بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ بندہ را
استماع است کہ بی بی بونؓ حضرت میراںؑ را
پرسیدہ بودند بعدہ ہمہ مہاجرانؓ گفتند کہ
اگر میراںؑ تعین کردہ فرمودہ باشند تا بی بیؓ را بپرسیم

نہیں رکھتا اور **نیز** فرمایا کہ تمہارے لئے ہماری ذات
میں فنا ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا فرمان خدا
ہوتا ہے کہ جہاں مصطفیؐ کی ولایت کا خاتم ہوتا ہے
وہاں (اس کے صحابہؓ) انبیاءؑ کے قائم مقام ہوں گے
بعض صحابہؓ کے لئے ابراہیمؑ کی سیر ہے فرمایا اور بعض
صحابہؓ کے لئے موسیٰؑ کی سیر فرمایا اور بعض صحابہؓ کے
لئے عیسیٰ علیہ السلام کی سیر فرمایا بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے عرض کیا کہ کسی کے لئے محمد و مہدی علیہما السلام
کی بھی سیر ہے حضرتؑ نے فرمایا ہاں تمہارے لئے
بندہ کی ذات میں سیر ہے **نقل** ہے شہر احمد آباد
قصبہ نین پور میں اجماع ہوا تھا دو جوانوں کے
فضل کے متعلق گفتگو تھی مہدیؑ کے تمام صحابہؓ اس
مجلس میں حاضر تھے بعض صحابہؓ نے فرمایا کہ تخصیص تو
معلوم ہے ولیکن حضرت مہدیؑ نے کس کے سامنے
فرمایا ہے کہ یہ دو نوجوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ
ہیں۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ نے
سنا ہے کہ بی بی بونؓ حضرت مہدیؑ سے پوچھی تھیں
اس کے بعد تمام صحابہؓ نے کہا کہ اگر مہدیؑ تعین کرکے
فرمائے ہوں گے تو ہم بی بیؓ سے پوچھتے ہیں جو کچھ

شنیدہ باشند خواہند فرمود ہمہ مہاجرانؓ
پیش بی بیؓ رفتند بعدہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ
بدیں طریق بی بیؓ را پرسیدند کہ خدا حاضر است
و میرانؑ ہم حاضر ہستند آنچہ از حضرت میرانؑ
شنیدہ باشند بفرمایند کہ میرانجیو نام دو
جوانان پیش شما فرمودند آں کیانند بعدہ
بی بیؓ فرمودند کہ حضرت میرانؑ در شہر فرح بوقت
دعوت فرمودند کہ فرمان میشود کہ ای سید محمد دو
جوانان سیداں را بیواسطہ فیض از حضرت ما میرسد
و بر تو منت می نہیم ایں ہر دو کساں را ایں مقام
بود تابع تو کردانیدیم و نیز ایں مقام را رسیدند
و چوں کہ از میرانؑ ایں حکایت شنیدیم پس میرانؑ
را عرض کردیم کہ میرانجیو ایشاں ہر دو کساں جوانان
کدام اند پس میرانؑ فرمودند در کار خود باشید
خدا تعالی اظہار خواہد کرد بعدہ عرض کردیم کہ ازیں
سبب می پرسیم کہ تعظیم آنکساں را بداریم چنانچہ خوندکار
را میداریم بعدہ فرمودند کہ دو جوانان میرانسید محمودؓ
و میاں سید خوندمیرؓ ہستند **نقل است** در موضع
بھیلوٹ اجماع شدہ بود حکایت فضل ہم بود بعضی

بی بیؓ سنی ہوں گی فرمادینگی پس تمام صحابہؓ بی بیؓ کی
خدمت میں گئے اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
نے اس طرح بی بیؓ سے پوچھا کہ خدا حاضر ہے اور مہدیؑ
بھی حاضر ہیں آپ نے حضرت مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے
فرمائیں کیوں کہ مہدیؑ نے دو جوانوں کے نام آپکے
روبرو جو فرمایا ہے وہ کون ہیں بی بیؓ نے فرمایا کہ حضرت
مہدیؑ نے شہر فرح میں دعوت کے وقت فرمایا کہ
فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد دو نوجوانوں سیدوں
کو ہماری درگاہ سے بے واسطہ فیض پہنچتا ہے ہم تجھ پر
احسان رکھتے ہیں کہ ان دونوں شخصوں کا یہ مقام تھا
ہم نے ان کو تیرے تابع کیا اور نیز وہ اس مقام کو
پہنچے اور چونکہ ہم نے یہ حکایت مہدیؑ سے سنی پس
مہدیؑ سے عرض کیا کہ میرانجیو یہ دو شخص جوان کون
ہیں. پس مہدیؑ نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدا تعالی
ظاہر کر دیگا. اس کے بعد ہم نے عرض کیا کہ ہم اس لئے
پوچھتے ہیں کہ ان کی تعظیم کریں جیسی تعظیم کہ خوندکار کی
کرتے ہیں اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ دو جوان
میرانسید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ ہیں **نقل ہے**
موضع بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا نقل کا بھی ذکر تھا

گفتند میاں سید خوندمیرؓ خود را بر یارانؓ فضل میدہند
بندگی میاںؓ فرمودند کہ بندہ گاہی خود را فضل
ندادہ است چرا کہ از میراں جیو دائم فنا و
نیستی شنیدیم فضل خود بر شما دادن ہستی است
بعدہ وقت عصر میراں سید محمودؓ و میاں سید
خوندمیرؓ برابر استادہ بودند در نماز میاں
سید خوندمیرؓ را از حقتعالیٰ فرمان شد کہ فبدل
الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لہم
(جز ۱ رکوع ۶) بعد از نماز در گوش میراں سید محمودؓ
گفتند کہ این چنین فرمان میشود بعدہ میراں
سید محمودؓ باواز بلند فرمودند کہ آمنا و صدقنا
بعدہٗ میاں سید خوندمیرؓ بیت خواندند۔

بیت

خدا از عابداں آنرا گزیند
کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

یکروز در حجرہ فرمان بعتاب شد کہ چرا حق
پوشی کردی۔ کہ فضل دو کسانرا بر ہمہ یاراں
دادیم بندگی میاں سید خوندمیرؓ عرض کردند کہ
خدایا چیزے حجت باید فرمان شد۔ من کان

بعضوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ خود کو صحابہؓ پر
فضل دیتے ہیں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کبھی
خود کو فضل نہیں دیا ہے کیوں کہ ہم نے مہدیؑ سے
ہمیشہ فنا اور نیستی سنی ہے خود کو تم پر فضل دینا
ہستی ہے اس کے بعد عصر کے وقت میراں سید محمودؓ
اور میاں سید خوندمیرؓ نماز میں برابر کھڑے ہوئے تھے
میاں سید خوندمیرؓ کو حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ
تو بدل ڈالی شریر لوگوں نے دوسری بات اس کے
خلاف جو ان سے کہہ رکھی گئی تھی۔ نماز کے بعد میاںؓ نے
میراں سید محمودؓ کے کان میں کہا کہ ایسا فرمان ہوتا ہے
اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ
آمنا و صدقنا اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے
یہ بیت پڑھی۔

خدا عابدوں سے ان کو پسند کرتا ہے۔
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتے

ایک روز حجرہ میں عتاب سے فرمان ہوا کہ کیوں تو
نے حق پوشی کی کیوں کہ ہم نے دو شخصوں کو تمام صحابہؓ
پر فضل دیا ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا
کہ یا اللہ کچھ حجت چاہیئے تو فرمان ہوا کہ۔ جو شخص دشمن ہو

عدو اللہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل
ومیکئل فان اللہ عدو للکفرین (جزا رکوع ۱۲)
وبشارتہاے حضرت میرانؑ این ہر دو کسانرا
تخصیص است. چنانچہ درمیان فرشتگان
جبرئیل ومیکائیل تخصیص ہستند **نیز** فرمودند سہ
کسان ذاتی ہستند یکی سید محمودؓ دوم سید خوندمیرؓ
سوم میاں دلاورؓ **نقل است**. بندگیمیانسید محمودؓ
از سفر آمدہ بودند و در موضع بھیلوٹ با دائرہ
ماندند بندگی میانسید خوندمیرؓ با دائرہ از سلطانپور
پیش میرانسید محمودؓ آمدہ عرض کردند کہ بندہ را
جاے بدہید تا بندہ ہم پیش شما ماند بعدہ
میران سید محمودؓ فرمودند کہ درمیان ما و شما
چہ فرق است میرانجیو انچہ کہ مرا فرمودند آن
شمارا ہم فرمودند بلکہ برادر حقیقی فرمودند فیض
شما جاریست **نقل است** حضرت میران علیہ
السلام فرمودند مہدی و مہدویان تا قائم قیامت
باشند. **نقل است** حضرت میران علیہ السلام
بندگی ملک برہان الدینؓ را فرمودند شما ذات خود
دادہ ذات خدا حاصل کردند. **نقل است**

اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا
اور جبرئیل ومیکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا
اور حضرت مہدیؑ کی بشارتیں ان دو شخصوں کیلئے
مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل
اور میکائیل مخصوص ہیں. **نیز** حضرتؑ نے فرمایا کہ تین
اشخاص ذاتی ہیں ایک سید محمودؓ دوسرے سید خوندمیرؓ
تیسرے میاں دلاورؓ **نقل** ہے. بندگی میانسید محمودؓ
سفر سے آئے اور موضع بھیلوٹ میں مع اہل دائرہ
قیام کئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے مع اہل دائرہ
سلطان پور سے میرانسید محمودؓ کے پاس آکر عرض کیا
کہ بندہ کو جگہ دو تاکہ بندہ بھی تمہارے پاس رہے
اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ تمہارے اور
ہمارے درمیان کیا فرق ہے مہدیؑ نے جو کچھ میرے
لئے فرمایا وہ تمہارے لئے بھی فرمایا بلکہ برادر حقیقی فرمایا
اور تمہارا فیض جاری ہے. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا مہدی اور مہدویاں قیامت قائم ہونے تک
رہیں گے. **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے بندگی ملک
برہان الدینؓ سے فرمایا کہ تم نے اپنی ذات دیکر (مرنے
سے پہلے مرکر) خدا کی ذات حاصل کی **نقل** ہے

حضرت میرانؑ ملک گوہرؓ را فرمودند شما گوہر لاقیمت هستند و مکرم هستند. **نقل است** حضرت میران علیہ السلام میاں ملکجیؓ را فرمودند کہ شاہزادہ لاہوت می آید بعدہ تلقین کردند ایں بشارت دادند **نقل است** حضرت میران علیہ السلام امین محمدؓ را بزبان گجری فرمودند شما تھنڈی سہاگن هستند **نقل است** بعد حضرت میران علیہ السلام اکثر مہاجرانؓ صحبت میرانسید محمودؓ کردند کمالیت را رسیدند فیض میرانسید محمودؓ ایں چنیں بود **نقل است** حضرت میران علیہ السلام بندگی میاں بھائی مہاجرؓ را فرمودند. بوئی عشق است **نقل است** حضرت میران علیہ السلام بندگیمیاں یوسفؓ را فرمودند کہ شما را جذبہ تا وقت موت بماند **نقل است** حضرت میران علیہ السلام فرمودند ملک برہان الدینؓ را بہشتہا آرزو می کنند. ایشاں قبول نمی کنند ذات خدا می طلبند و نیز فرمودند کہ ملک برہان الدینؓ در شتاہ صاحب خود را نزدیک پایہ نشستانیدند و نیز فرمودند کہ قصہ ایاز و سلطان محمود میشود و نیز فرمودند کہ شہ آمد و شہ رفت **نقل است**

حضرت مہدیؑ نے ملک گوہرؓ کو فرمایا کہ تم لاقیمت گوہر ہیں اور بزرگ ہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے میاں ملک جیؓ سے فرمایا کہ لاہوت کا شاہزادہ آتا ہے اس کے بعد آپ نے ان کو تلقین کی اور یہ بشارت دی ۔

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں امین محمدؓ کو گجری زبان میں فرمایا کہ تم ٹھنڈی سہاگن ہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد اکثر صحابہؓ میران سید محمودؓ کی صحبت میں رہے کمال کو پہنچے میرانسید محمودؓ کا فیض ایسا تھا **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگیمیاں بھائی مہاجرؓ کو عشق کی بوئی فرمایا ہے۔

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگیمیاں یوسفؓ کو فرمایا کہ تمہارے لئے جذبہ موت کے وقت تک رہیگا۔

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ملک برہان الدینؓ کے لئے بہشتیں آرزو کرتی ہیں لیکن قبول نہیں کرتے خدا کی ذات طلب کرتے ہیں اور نیز فرمایا کہ چھپے جینے میں ملک برہان الدینؓ اپنے صاحب کو کھاٹ کے نزدیک بٹھلے۔ اور نیز فرمایا کہ سلطان محمود اور ایاز کا قصہ ہوتا ہے اور نیز فرمایا کہ شاہ آیا اور شاہ گیا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے جمعہ کی نماز ادا کی

حضرت میراں علیہ السلام نماز جمعہ گزاردند بعدہ وتر ادا کردند یکی علما آہ زدہ گفت کہ مہدی علیہ السلام بعد ازیں جمعہ نخواہد آمد وصال میراں علیہ السلام ہمچناں شد در وقت حضرت میراں علیہ السلام و میراں سید محمودؓ ہر دو وقت را ہیچ تفاوت نبود۔ وہما جراںؓ فرمودند مارا معلوم نشد کہ یک ذرہ تفاوت شدہ چناں کہ وقت حضرت میراںؑ ہمچناں وقت میراں سید محمودؓ بود چوں وصال میرانسید محمودؓ شد ہژدہ جاے بانگ نماز شد

نقل است حضرت میراںؑ بخراساں رفتند در وہاں برائے نماز جمعہ رواں شدند بازوے حضرت میراںؑ میرانسید محمودؓ رفتند میراںؑ فرمودند کہ برادر سید محمود پیش بروید یا پس بروید۔ دو ذات برابر شدند خداتعالی دومی ہفتہ یکی را برداشتہ کند

نقل است حضرت میراںؑ فرمودند سید خوندمیرؓ ہفت دریاے الوہیت می نوشند اما ہیچ لب تر نمی شود

نقل است حضرت میراں علیہ السلام میانسید خوندمیرؓ را فرمودند ما و شما یک ذات و یک وجود ہستیم در میان ما و شما ہیچ فرقے نیست

نقل است بندگی میانسید خوندمیرؓ

اس کے بعد وتر ادا کیا ایک عالم نے افسوس کیا کہا کہ مہدی علیہ السلام اس جمعہ کے بعد نہیں آئیں گے مہدیؑ کا وصال ویسا ہی ہوا۔ حضرت مہدیؑ کے وقت اور میرانسید محمودؓ کے وقت ہر دو وقت میں کچھ فرق نہ تھا اور تمام صحابہؓ نے فرمایا کہ ہمکو ہر دو وقت کے درمیان ایک ذرہ فرق معلوم نہ ہوا جیسا کہ حضرت مہدیؑ کا وقت تھا ویسا ہی میرانسید محمودؓ کا وقت تھا۔ جب میراں سید محمودؓ کا وصال ہوا تو اٹھارہ جگہ نماز کے لئے اذاں ہوئی۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ خراسان گئے وہاں نماز جمعہ کے لئے روانہ ہوئے حضرتؑ کے بازو میراں سید محمودؓ چل رہے تھے حضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ آگے چلو یا پیچھے چلو دو ذات برابر ہوگئے خداتعالی دوسرے ہفتہ میں ایک کو اٹھالیگا

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیرؓ الوہیت کے سات دریا پیتے ہیں لیکن ہونٹ کچھ تر نہیں ہوتے

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میانسید خوندمیرؓ کو فرمایا کہ ہم اور تم ایک ذات اور ایک وجود ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں ہے

نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم خدا کو

فرمودند ما خدائے را یاد نہ کردیم۔ فاما جانب حقتعالیٰ کوشش بود۔ **نقل است** در فرح بندگی میاں شاہ نعمتؓ را ہیچ جامہ نبود مگر یک فوطہ کہنہ بود میاںؓ بستہ قریب حجرہ میراںؑ مشغول نشستہ بودند براو شاں حضرت میراںؑ گذر کردند میراںؑ را میاں نعمتؓ دیدہ از سبب کم پارچہ راکع استادہ شدند میراںؑ دیدند بخانہ رفتہ بی بیؓ را فرمودند امروز میاں نعمتؓ را دیدہ ما را بسیار دریغ آمد بی بیؓ گفتند میرانجیو چیزے بدہید ہم دراں فرمان خدائتعالیٰ آمد کہ اے سید محمد بروید میاں نعمتؓ را بشارت ایمان بدہید ہماں وقت حضرت میراںؑ قریب میاں نعمتؓ آمدہ بصحو رسانیدند میاں بالا نگریستند عرض کردند کہ میرانجیو انتم ذات اللہ ہستند نعمتؓ بریں مشاہدہ خدا است حضرت میراںؑ فرمودند کہ بشارت ایمان بدہم میاں نعمتؓ گفتند بشارت ایمان خوندکار عنایت فرمائید۔ میراںؑ فرمودند ایمان نبیؐ و مہدیؑ کسے را روا نیست طالب را ہمیں باید و فرمودند کہ شمارا بشارت

یاد نہیں کرتے لیکن حقتعالیٰ کی جانب سے (خدا کو یاد کرنے کی) کوشش ہوتی ہے۔ **نقل ہے** بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے لئے فرح میں کوئی لباس نہ تھا مگر ایک پرانی لنگی تھی۔ میاں نعمتؓ لنگی باندھے ہوئے مہدیؑ کے حجرہ کے قریب خدا کی یاد میں مشغول بیٹھے تھے ان کے نزدیک حضرت مہدیؑ تشریف لیگئے میاں نعمتؓ مہدیؑ کو دیکھکر کپڑے کی کمی کی وجہ رکوع کی حالت میں کھڑے ہوگئے۔ مہدیؑ نے ان کو دیکھا اور گھر میں جاکر بی بیؓ سے فرمایا کہ آج میاں نعمتؓ کو دیکھکر ہمکو بہت افسوس ہوا۔ بی بیؓ نے کہا کہ میرانجی کوئی چیز ان کو دو۔ اسی وقت خدائتعالیٰ کا فرمان آیا کہ اے سید محمد جاؤ اور میاں نعمتؓ کو ایمان کی بشارت دو۔ اسی وقت حضرت مہدیؑ میاں نعمتؓ کے قریب آکر ہشیار کئے۔ میاںؓ نے اوپر دیکھکر عرض کیا کہ میرانجیو تم اللہ کی ذات ہیں نعمت اس وقت خدا کے مشاہدہ میں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایمان کی بشارت دیتا ہوں میاں نعمتؓ نے کہا کہ خوندکار کے ایمان کی بشارت عنایت فرمائیں مہدیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ اور مہدیؑ کا ایمان کسی کے لئے روا نہیں طالب کے لئے ایسی ہی طلب چاہیئے اور فرمایا کہ

ایمان دادم برکتف میاں نعمتؓ حضرت میرانؑ علیہ السلام
دست زدہ فرمودند کہ میاں نعمتؓ مرد مردانہ
ہستند. **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند ما و
میاں نعمتؓ در میدان توکل اسپ دوانیدیم
ہیچ فرق نبود مگر دو گوش و **نیز** حضرت میرانؑ
فرمودند کہ میاں نعمتؓ عمر ولایت ہستند. **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند جد میاں نظامؓ
شیخ فرید شکر گنج بود و میاں نظامؓ رویت
گنج ہستند. **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند
صفتہائے ابابکر صدیقؓ درمیان میاں نظامؓ
موجود است **نقل است**. حضرت میرانؑ فرمودند
ہر کہ یکہ ابابکرؓ را ندیدہ باشد باید کہ میاں دلاورؓ
را بہ بیند. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند بعدہ بندہ آنچہ خواب و معاملہا دیدہ باشند
پیش میاں دلاورؓ حل کنید میاں دلاورؓ اہل دل
ہستند و دفتر دل ہستند و میاں دلاورؓ را از عرش
تا تحت الثریٰ چناں روشن است کہ در دست دانہ
خردل باشد. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام
بعد شنیدن بانگ نماز فی الحال بیروں آمدند میاں بھیکؓ

میں تمکو ایمان کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت مہدی
علیہ السلام نے میاں نعمتؓ کے کندھے پر ہاتھ مار کر
فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد مردانہ ہیں۔ **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم اور میاں نعمتؓ توکل کے میدان
میں گھوڑا دوڑائے کچھ فرق نہ تھا مگر دو کان کا اور
نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ ولایت کے
عمرؓ ہیں۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ
کے دادا شیخ فرید شکر گنج تھے۔ اور میاں نظامؓ رویت
گنج ہیں **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ
کے صفات میاں نظامؓ کے درمیان موجود ہیں۔ **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جس نے ابوبکرؓ کو نہیں دیکھا ہے
اس کو چاہئیے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔ **نقل** ہے حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے بعد جو کچھ
خواب اور معاملہ دیکھو گے میاں دلاورؓ کے روبرو حل کرو
میاں دلاورؓ اہل دل ہیں دفتر دل ہیں اور میاں دلاورؓ کیلئے عرش
سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن ہے جیسا کہ ہاتھ میں
رائی کا دانہ روشن رہتا ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
اذاں کی آواز سنتے ہی باہر آئے میاں بھیکؓ نے
اسی وقت تکبیر کہی۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ اے میاں بھیکؓ

تکبیر فی الحال گفتند میران علیہ السلام فرمودند میاں
بھیکؒ ازبندہ دوگانہ فوت شد **نقل است**
بندگیمیاں شاہ نظامؓ وقت شب بود از دائرہ خود
بیروں شدند میاں عبدالفتاح برابر میاںؓ شدند
میاںؓ در تلاؤ رفتند ساعت دراں ماندند بعدہٗ
در دائرہ آمدند فرمودند بندہ دیدم ذات میرانؑ خود
فروکردم ذات ما میرانؑ ذات خود فروکردند بعدہٗ
ذات رسولؐ ذات ما ذات خود کردند بعدہٗ ذات
خدا تعالیٰ ذات خود فروکردیم خدا تعالیٰ ذات بندہ
در ذات خود فروکرد بعدہ اللہ اکبر گفتند و فرمودند
بندہ آنچہ میگوید پیش کساں مگوئید **نقل است**
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند بندہ را از جانب
حقتعالیٰ کوشش است میل اینجا نمیشود **نقل است**
میاں حاجی مہاجرؓ را ابتدا بسیار حال بود حضرت
میرانؑ را ملاقات کردند حق را رسیدند مقصود
حاصل شد **نقل است** در دائرہ بندگیمیراں
سید محمود ثانی مہدیؓ چناں قید بود یک ونیم
پاس کسے از حجرہ بیروں نیامدی یک روز یک
برادر از حجرہ بیروں آمد برادراں را معلوم شد

بندہ کا دوگانہ فوت ہوگیا **نقل** ہے رات کا وقت
تھا بندگی میاں شاہ نظامؓ اپنے دائرہ سے باہر گئے
میاں عبدالفتاحؒ میاںؓ کے ہمراہ ہوگئے میاں تالاب
میں گئے ایک گھنٹہ اس میں ٹھیرے اس کے بعد
دائرہ میں آئے میاںؓ نے فرمایا بندہ نے دیکھا کہ
مہدیؑ کی ذات کو اپنی ذات میں واصل کرلیا اور ہماری
ذات کو مہدیؑ اپنی ذات میں واصل کرلئے اس کے
بعد رسولؐ نے ہماری ذات کو اپنی ذات میں واصل
کرلیا۔ اس کے بعد ہم نے خدا کی ذات کو اپنی ذات
میں واصل کرلیا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور فرمایا
بندہ جو کچھ کہتا ہے لوگوں کے سامنے مت کہو **نقل** ہے
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا بندہ کے لئے حقتعالےٰ
کی طرف سے کوشش ہے یہاں خواہش نہیں ہوتی۔
نقل ہے میاں حاجی مہاجرؓ کے لئے شروع میں
بہت جذبہ تھا۔ حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی حق کو
پہنچے مقصود (دیدار خدا) حاصل ہوا **نقل** ہے
بندگیمیراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے دائرہ میں ایسا
قید تھا کہ فجر کی نماز کے بعد سے ساڑھے دس بجے
تک کوئی برادر حجرہ کے باہر نہیں آتا تھا ایک روز

ہمہ بیروں آمدند و زاری کردند و گفتند چہ
شومیت شد درمیان ما ایں وقت سخن گفت
ایں چنیں طالبان خدا بودند **نقل است**
بندگی میاں سید خوندمیرؓ حضرت میرانؑ را ملاقات
کردند ابتدا میاںؓ چنیں گفتند ما میرانؑ را ندیدیم
خدائے را دیدیم میرانؑ فرمودند آرے سید خوندمیرؓ
آنانکہ بندۂ خدا شود خدائے را می بیند میاں
درون حال بافتادند سہ نماز درحال جذبہ
گذاردند دراں وقت فرمان باری تعالیٰ
شد اے سید خوندمیرؓ مارا دیدن بسیار آرزو
داشتی الحال مارا دیدی بحضرت ما چہ تحفہ آوردی
میاںؓ عرض کردند الٰہی بدرگاہ تو سر تحفہ آوردیم
باز فرمان شد ایں سر امانت ما است ہر وقت
کہ خواہم آنگہ بگیرم بعد عشا میاںؓ را ہوش آمد
نقل است در مانڈو یک روز عرس رسول
علیہ السلام بود میاں سید اجملؓ پیش حضرت میرانؑ
بودند حضرت میرانؑ میر السید محمودؓ را فرمودند
کہ ببیند طعام برادراں را نخورانید میر السید محمودؓ
میاں سید اجملؓ را گرفتند میرانؑ فرمودند ایشاں

ایک برادر حجرہ سے باہر آیا برادروں کو معلوم ہوگیا
تو سب باہر آگئے اور زاری کی اور کہا کہ کیا نحوست
آئی کہ ہمارے درمیان اس وقت بات کیا ایسے خدا کے
طالب تھے۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے
حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی ابتدا میں میاںؓ نے
ایسا کہا کہ ہم نے مہدیؑ کو نہیں دیکھا خدا کو دیکھا۔
مہدیؑ نے فرمایا ہاں سید خوندمیرؓ جو خدا کا بندہ ہوتا ہے
خدا کو دیکھتا ہے میاںؓ اسی وقت گر پڑے تین نمازیں
جذبہ کی حالت میں ادا کیں اس وقت خدا تعالیٰ کا
فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر ہمکو دیکھنے کی بہت آرزو
رکھتا تھا اب ہمکو دیکھ لیا ہماری درگاہ میں کیا تحفہ
لایا ہے۔ میاںؓ نے عرض کیا کہ یا اللہ ہم نے تیری
درگاہ میں ہمارا سر تحفہ لایا ہے پھر فرمان خدا ہوا کہ
یہ سر ہماری امانت ہے ہم جس وقت چاہیں گے
اس وقت لے لیں گے۔ عشا کے بعد میاںؓ کو ہوش آیا
نقل ہے شہر مانڈو میں ایک روز رسول علیہ السلام کا
عرس تھا میاں سید اجملؓ حضرت مہدیؑ کے پاس تھے
حضرتؑ نے میر السید محمودؓ سے فرمایا کہ دیکھو اور برادروں
کو کھانا کھلاؤ۔ میر السید محمودؓ میاں سید اجملؓ کو اٹھا لئے

رامبر ید۔ میرانسید محمودؓ گفتند نزد من است
میرانسید محمودؓ آنجا رفتہ میاں سید اجملؓ را
می کنانیدند کہ شما بزرگ یا ما بزرگ میاں سید اجملؓ
دیگہا می بینید ناگاہ در دیگ افتادند دست
گرفتہ بیروں کردند تسلیم حق شدند میرانسید محمودؓ
در حجرہ رفتہ بسیار زاری کردند گفتند کہ از
دست ما ایں واقعہ شد ایں خبر حضرت میراں علیہ
السلام را معلوم شد میراںؑ نزدیک میرانسید محمودؓ
رفتند دست گرفتہ بیروں آوردند فرمودند دو
ذات یک مقابلہ دریں زماں نخواہند ماند اگر
میانسید اجملؓ زندہ بودے بمقام شما بودے
فاما بمقام شما شدن تقدیر نبود نبشتہ خدا تعالیٰ
ہمیں بود دلگیر مشوید بعدہ میانسید اجملؓ را سپارش
کردند آنجا فرمان شد ایں گورہا بواسطہ سید اجملؓ
بخشیدیم بعدہ آں مقبرہ را مہاجرانؓ بسیار
کوشش کردند نیافتند آں مردگاں را عطای
از خدا تعالیٰ شد **نقل است** وقت وصال
حضرت میراں علیہ السلام کسانیکہ حاضر بودند
مہاجرؓ شدند نجات ابدی حکم شد **نقل است**

مہدیؑ نے فرمایا ان کو مت لیجاؤ۔ میرانسید محمودؓ نے
کہا میرے پاس ہے۔ میرانسید محمودؓ پکوان کے مقام
پر گئے اور میانسید اجملؓ کو کھلا رہے تھے اور فرما رہے
تھے کہ تم بزرگ ہیں یا ہم بزرگ۔ میانسید اجملؓ دیگوں
کی طرف دیکھ رہے تھے یکایک دیگ میں گر پڑے۔
ہاتھ پکڑ کر باہر کئے وفات پائے۔ میرانسید محمودؓ نے
حجرہ میں جاکر بہت زاری کی اور کہا کہ ہمارے ہاتھ سے
یہ واقعہ ہوا۔ یہ خبر حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوئی۔ مہدیؑ
میرانسید محمودؓ کے نزدیک گئے۔ ہاتھ پکڑ کر باہر لائے
اور فرمایا دو ذات ایک درجہ کے اس زمانہ میں نہیں
رہیں گے۔ اگر میاں سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے
مقام پر ہوتے لیکن تمہارے مقام پر ہونے کی تقدیر
نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کا نوشتہ ایسا ہی تھا۔ رنجیدہ
مت ہو اس کے بعد میانسید اجملؓ کے لئے سفارش
کی وہاں فرمان خدا ہوا کہ ان اہلیان قبور کو سید اجملؓ
کے واسطے سے ہم نے بخشدیا۔ اس کے بعد صحابہؓ نے
بہت کوشش کی اس مقبرہ کو نہیں پایا۔ ان مردوں
کے لئے خدا تعالیٰ کی عطا ہوئی۔ **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ کے وصال کے وقت جو اشخاص حاضر تھے مہاجرؓ

حضرت میراں علیہ السلام در حق بندگیمیراں سید محمودؓ
فرمودند میاں ما و میاں سید محمودؓ فرق یک اسم
است بندہ را مہدیؑ می گویند و ایشاں را مہدی
گفتہ نشود۔ **نقل** است بندگی میاں
شاہ دلاورؓ را وقت وصال نزدیک شد
میاںؓ فرمودند فرمان میشود امروز ہر کسے کہ در
دائرہ شما ہستند ہمہ را خدا تعالیٰ بخشید
مگر سہ کس را نہ بخشید از یں خبر در دائرہ
بسیار آہ واہ شد بعد چند روز سہ برادراں
از دائرہ گریختند۔ **نقل** است بندگیمیاں
شاہ دلاورؓ فرمودند بندہ در اہل خود نزد
خدا تعالیٰ عرض کردم کہ فراخی دنیا ایشاں را
مدہ قوت لایموت بدہ خدا تعالیٰ اجابت کرد
نقل است حضرت میرانؑ را بندگی میاں
دلاورؓ ملاقات کردند وقت فجر آں وقت میرانؑ
تلقین کردند میرانؑ دست خود بالائے دست
میاں دلاورؓ نہادند و فرمودند مرید اللہ باشید
بعدہ دست میاں دلاورؓ بالا کردند دست
خود زیر کردند و فرمودند مراد اللہ باشید ہفت سال

ہوئے نجات ابدی کا حکم ہوا **نقل** ہے حضرت مہدی
علیہ السلام نے بندگیمیراں سید محمودؓ کے حق میں فرمایا کہ
ہمارے اور میاں سید محمودؓ کے درمیان فرق ایک
نام کا ہے بندہ کو مہدیؑ کہتے ہیں اور ان کو مہدی نہیں
کہتے **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ کے وصال کا
وقت قریب پہنچا تو میاںؓ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے
کہ آج جو اشخاص کہ تمہارے دائرے میں ہیں ان سب کو
خدا تعالیٰ نے بخشا مگر تین اشخاص کو نہیں بخشا۔
اس خبر سے دائرہ میں بہت آہ و زاری ہوئی چند
روز کے بعد تین برادر دائرے سے بھاگ گئے ـ
نقل ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ
اپنے گھر والوں کے متعلق خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ
ان کو دنیا کی کشادگی مت دے۔ قوت لایموت دے
خدا تعالیٰ نے قبول کیا **نقل** ہے فجر کے وقت بندگی
میاں شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی
اس وقت مہدیؑ نے تلقین کی مہدیؑ نے اپنا ہاتھ
میاں دلاورؓ کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔ اور فرمایا کہ مرید اللہ
ہو اس کے بعد میاں دلاورؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر
فرمایا مراد اللہ ہو۔ سات سال جدیہ رہا مسجد میں بیٹھے

جذبہ ماند دراں مسجد نشستہ بودند بعدہ در صحبت حضرت میرانؑ آمدند **نقل است** بندگی میاں شاہ دلاورؓ یک وقت میاں عبد الملکؒ را فرمودند بنویسید مہتر عیسیٰؑ ذاتی و مہتر موسیٰؑ و مہتر نوحؑ صفاتی و مہتر یحییٰ صفات اللہ و کل نبی ملکوتی ۔

نقل است بندگی میراں سید محمودؓ فرمودند وقت حضرت میراں علیہ السلام چناں بود کسے کشت خالی تخم کشت باراں می بارد بے واسطہ پرورش شود یعنے بحضور حضرت میرانؑ چناں بود وقت ما بندگی چو نست کسے نزد چاہ باشد دلو و رسن بیارد در چاہ انداختہ آب بکشد زراعت خود پرورش کند ہر دو وقت چنیں تفاوت شد.

نقل است حضرت میرانؑ را وصال شد بعضے مہاجرانؓ تمام فنا و بعضے نیم فنا و بعضے اندک فنا بودند پیش میرانؑ سید محمودؓ تمام فنا شدند.

نقل است حضرت میرانؑ فرمودند کہ از آتش عشق ہمہ صحابہؓ را آتش رسیدہ است بعضے تمام و بعضے ناتمام اند. پیش بھایا سید محمودؓ تمام خواہند شد

نقل است وقتیکہ میاں ملک جیؓ را وصال شد

رہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ کی صحبت میں آئے ۔

نقل ہے ایک وقت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے میاں عبد الملکؒ سے فرمایا لکھو کہ مہتر عیسیٰؑ ذاتی ہیں اور مہتر موسیٰؑ و مہتر نوحؑ صفاتی ہیں اور مہتر یحییٰ صفات اللہ اور تمام نبی ملکوتی ہیں۔

نقل ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کا وقت ایسا تھا کہ کوئی شخص خالی کھیتی میں بیج بوتا تو بارش ہوتی اور بے واسطہ پرورش ہوتی تھی یعنے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایسا تھا اور ہمارے وقت میں بندگی ایسی ہے کہ ایک شخص باولی کے پاس رہتا ہے اور ڈول اور رسی لاتا ہے باؤلی میں ڈالکر پانی کھینچتا ہے اپنی زراعت کی پرورش کرتا ہے دونو وقتوں میں ایسا فرق ہے

نقل ہے حضرت مہدیؑ کا وصال ہوا تو بعضے صحابہؓ تمام فنا تھے۔ اور بعضے نیم فنا اور بعضے تھوڑے فنا تھے میراں سید محمودؓ کے حضور میں تمام فنا ہوئے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ عشق کی آگ سے تمام صحابہؓ کو آگ پہنچی ہے بعضے تمام اور بعضے ناتمام ہیں. بھائی سید محمودؓ کے پاس تمام ہوں گے.

نقل ہے جس وقت میاں ملکجیؓ کا وصال

بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرمودند خدا تعالے قرآن را از زمین برداشت این چنیں ذات بود **نقل است** بندگی میاں شاہ نعمتؓ یکجا نشستہ بودند برادران اکثر حاضر نبودند مگر شانزدہ برادران حاضر بودند بندگی میاں نعمتؓ طرف آسماں دیدند تبسم کردند برادراں عرضکردند میاںؓ را چہ فرمان است بندگی میاں نعمتؓ فرمودند فرشتہا و حوران وبراق نزدیک بندہ آمدہ اند خدا تعالیٰ چہ پیدا خواہد کرد بینیم اندکی تاخیر شد لشکر آمد جنگ شد بندگی میاں شاہ نعمتؓ و شانزدہ برادراں ہمہ آنجا شہید شدند **نقل است** بندگی میاں شاہ نظامؓ را خطرہ آمدہ بود کہ گوشت خورم میاںؓ یکسال طعام نخوردند چوں شب شدی میاںؓ استادہ شدی تا فجر میاں عبد الرحماںؓ پس استادہ شدی مبادا میاں را ایذا شود میاںؓ دیدند و فرمودند بندگان خدا یرا قوت خدا است نہ طعام فرمان خدا میاںؓ را شد قوت بدہم یا قوت میاںؓ عرضکردند خدایا قوت بدہ قوت داد میاں دلاورؓ و میاں نعمتؓ خبر شنیدند میاں نظامؓ را طلبیدند

ہوا تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ قرآن کو زمین سے اٹھالیا۔ ایسی ذات تھی **نقل ہے** بندگی میاں شاہ نعمتؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اکثر برادر حاضر نہ تھے۔ مگر سولہ برادر حاضر تھے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے آسمان کی طرف دیکھکر مسکرایا برادروں نے عرض کیا کہ میاںؓ کو فرمان خدا کیا ہوا ہے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا براق حوراں اور فرشتے بندہ کے نزدیک آئے ہیں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیا ظاہر کرے گا۔ تھوڑی دیر ہوئی لشکر آیا جنگ شروع ہوئی بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور سولہ برادر سب اسی جگہ شہید ہو گئے۔ **نقل ہے** بندگی میاں شاہ نظامؓ کو خطرہ آیا تھا کہ گوشت کھاوں۔ میاںؓ نے ایک سال کھانا نہیں کھایا جب رات ہوتی تو میاںؓ فجر تک کھڑے رہتے۔ میاں عبد الرحمنؓ پیچھے کھڑے رہتے اس خیال سے کہ میاںؓ کو تکلیف نہو۔ میاںؓ نے دیکھا اور فرمایا کہ بندگان خدا کیلئے قوت خدا ہے نہ کہ طعام میاںؓ کو فرمان خدا ہوا کہ قوت دوں یا قوت میاںؓ نے عرض کیا یا اللہ قوت دے تو قوت دیا میاں دلاورؓ اور میاں نعمتؓ نے یہ خبر سنی میاں نظامؓ کو

طعام آوردند۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ گفتند
بندہ را خطرہ آمدہ بود میاں شاہ نعمتؓ گفتند
در شما نفس نیست میاں دلاورؓ فرمودند در شما
دل نیست بعدہ اندک خوردند **نقل است**
وقتیکہ بندگی ملک برہان الدینؓ را وصال شد
ملکؓ لاحول آنوقت گفتند میاں شاہ دلاورؓ
فرمودند ملکؓ را بہشتہا عرضہ کردند ازاں سبب
ملک برہان الدینؓ لاحول گفتند **نقل ست**
حضرت میراں علیہ السلام میاں شاہ دلاورؓ را
فرمودند ہر جا کہ یک باشند دومی شما ہر جا کہ دو باشند
سومی شما ہر جا کہ سہ باشند چہارم شما ہر جا کہ چہار
باشند پنجمی شما حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
اینک رسول علیہ السلام استادہ میفرمایند **نقل است**
حضرت رسول علیہ السلام فرمودند وقتیکہ کافراں
آیند بر ما غلبہ کنند ما تنہا میروم ابابکرؓ شنید
شش ماہ بر در حجرۂ رسول علیہ السلام چوں شب
شدی آمدی اشتر مستعد کردہ نشستندی تا وقت
فجر کافراں یک شب غلبہ کردہ آمدند رسول علیہ السلام
را فرمان شد جای تو علیؓ را بگو کہ بخپید تو بیروں شو

بلائے کھانا لائے۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے کہا
بندہ کیلئے خطرہ آیا تھا۔ میاں شاہ نعمتؓ نے کہا
تم کو نفس نہیں ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا تم کو دل
نہیں ہے اس کے بعد میاں نظامؓ نے کچھ کھایا **نقل ہے**
جس وقت بندگی ملک برہان الدینؓ کا وصال ہوا
اس وقت آپ نے لاحول کہا میاں شاہ دلاورؓ
نے فرمایا ملکؓ کے سامنے بہشتوں کو پیش کئے اس لئے
ملک برہان الدینؓ نے لاحول کہا **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ نے میاں شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ جس جگہ
ایک ہے دوسرے تم ہو جس جگہ دو ہیں تیسرے تم ہو
جس جگہ تین ہیں چوتھے تم ہو جس جگہ چار ہیں پانچویں
تم ہو حضرت مہدیؑ نے فرمایا یہ لو رسول علیہ السلام کھڑے
ہوے فرماتے ہیں **نقل** ہے حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ
جس وقت کفار آئیں اور ہم پر غلبہ کریں تو ہم تنہا
جاتے ہیں۔ ابابکرؓ نے یہ بات سنی جب رات ہوتی تو
چھ مہینے تک رسولؐ کے حجرہ کے دروازہ کے پاس
آتے اونٹ کو تیار کر کے فجر تک بیٹھے رہتے ایک
رات میں کفار غلبہ کر کے آئے رسولؐ کو فرمان خدا
ہوا کہ علیؓ سے کہدے کہ تیری جائے پر سو جائے

کافراں خانہ رسول اللہؐ را گرد کردند رسول علیہ
السلام علیؓ را گفت جای من بخسپید علیؓ خسپید
رسول علیہ السلام را فرمان شد کہ مشت خاک
بر چشمہاے کافراں انداز رسول علیہ السلام
انداختند ہمہ کور شدند رسول اللہ علیہ السلام
بیروں آمدند ابابکر صدیقؓ اشتر گرفتہ نشستہ بود
رسول علیہ السلام را بر اشتر نشاندہ رواں شدند
کافراں آمدہ گفتند کہ بدست ما محمدؐ آمد بیدار کردہ
بکشید بیدار کردند علیؓ را دیدند محمدؐ نیست در خشم آمدند
ایشاں بروی علیؓ چند تماچہ زدند دنبال رسول
علیہ السلام شدند نزدیک آمدند فرمان آمد رسولؐ
را در غار شوید اول ابابکر صدیقؓ در غار شدہ دید
مار و کژدم باشد ہیچ نبود رسول اللہ درون غار
شدند عنکبوت بروی تار کرد کبوتر بالای او
نشست شیطان کافراں را نمود اینجا محمدؐ رفت
کافراں گفتند تو دیوانہ است شیطان گفت فردا
معلوم شود شما را کشتہ ابابکرؓ زاری کردند کہ دین
خدا رفت رسول اللہؐ گفت خدائے با ما است
رسول علیہ السلام بر زانوی ابابکر صدیقؓ سر خود

اور تو باہر ہو جا۔ کافروں نے رسولؐ کے گھر کو گھیر لیا
رسولؐ نے علیؓ سے کہا کہ میری جائے پر سو جاؤ۔
علیؓ سو گئے۔ رسولؐ کو فرمان خدا ہوا کہ ایک مٹھی خاک
کافروں کی آنکھوں پر ڈال۔ رسولؐ نے ڈال دیا تمام
کافر اندھے ہو گئے۔ رسولؐ باہر آئے۔ ابابکر صدیقؓ
اونٹ کو پکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ رسولؐ کو اونٹ
پر بٹھا کر روانہ ہوئے۔ کافراں آئے اور کہا کہ ہمارے
قبضہ میں محمدؐ آ گئے ہشیار کر کے قتل کرو۔ ہشیار
کئے تو علیؓ نظر آئے محمدؐ نہیں تھے۔ غصہ ہو کر انہوں
نے علیؓ کے منہ پر چند تماچے مارے اور رسولؐ کا
پیچھا لئے اور نزدیک پہنچے۔ رسولؐ کو فرمان خدا ہوا
کہ غار میں چلے جاؤ۔ پہلے ابابکر صدیقؓ غار میں سانپ
اور بچھو ہونے کے خیال سے گئے کچھ نہ تھا رسولؐ بھی
غار میں گئے مکڑی غار پر جالا بنی اس پر کبوتر بیٹھا
شیطان نے کافروں کو دکھلایا کہ یہاں محمدؐ گئے
کافروں نے کہا تو دیوانہ ہے۔ شیطان نے کہا
کل معلوم ہوگا۔ تم کو قتل کریگا۔ ابابکرؓ نے زاری کی
کہ خدا کا دین چلے گیا۔ رسولؐ نے کہا خدا ہمارے
ساتھ ہے۔ رسولؐ ابابکر صدیقؓ کے گھٹنے پر اپنا

نہادہ خسپید آنجا مار برای ملاقات رسول علیہ
السلام آمد ابابکرؓ بسبب خوف گزیدن رسولؐ
را دست خود دراں سوراخ نہادند مار ابابکر صدیقؓ
را گزید حضرت ہشیار شدہ لعاب خود بر دست
ابابکرؓ مالیدند حقتعالیٰ زہر را دفع کرد بعدہ
بیروں آمدند کافراں ہزیمت خوردند **نقل است**
در دائرہ حضرت میراں علیہ السلام سگی بود آں
سگ مار را دیدہ دہان او گرفت مار زبان
سگ را گزید سگ زبان کشیدہ پیش میرانؑ آمد
میرانؑ پرسیدند کہ چہ شدہ است یاراں گفتند
کہ مار گزیدہ است حضرت میرانؑ علیہ السلام
بر زبان سگ لعاب خود انداختند فی الحال زہر
مار دفع شد کرتی آں سگ را مار گزیدہ در
سکرات شد میرانجیوؑ را معلوم شد بر سر آں
لطف فرمودند آب پسخوردہ از دست خود در دہن
ریختند چونکہ قطرہ پسخوردہ در حلقوم رسید
فی الحال استادہ شد. **نقل است** پیش
حضرت میراں علیہ السلام از جہت زن کافرہ
پسخوردہ آب طلبیدہ بود آں زن دردزہ

سر مبارک رکھکر سوگئے وہاں سانپ رسولؐ کی ملاقات
کے لئے آیا ابابکرؓ نے رسولؐ کو سانپ کاٹنے کے
خوف کے سبب سے اپنا ہاتھ اس کے سوراخ میں
رکھا۔ سانپ ابابکر صدیقؓ کو کاٹا آنحضرتؐ نے
ہشیار ہوکر اپنا لعاب مبارک ابابکرؓ کے ہاتھ پر ملا
حقتعالیٰ نے زہر دفع کیا اس کے بعد باہر آئے
کافروں کو شکست ہوئی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ
کے دائرہ میں کتا تھا اس نے سانپ کو دیکھکر اس کا
منہ پکڑا۔ سانپ نے کتے کی زبان کو کاٹا۔ کتا زبان
کھینچکر مہدیؑ کے حضور میں آیا مہدی علیہ السلام نے
پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ سانپ
کاٹا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے کتے کی زبان
پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر
درفع ہوگیا۔ اور ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا سکرات
کی حالت میں تھا۔ مہدیؑ کو معلوم ہوا تو آپ مہربانی
فرماکر کتے کے پاس تشریف لے گئے اور پسخوردہ کا
پانی اپنے دست مبارک سے اس کے منہ میں ڈالے
پسخوردہ کا قطرہ کتے کے حلق میں پہنچتے ہی کھڑے ہوگیا
نقل ہے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک بت پرست

شدہ بسیار عاجز بود چونکہ پسخوردہ میرانؑ
نوشید آں زن نقل شد از جہت سوختن
آں را بسیار قصد کردند سوختن نتوانستند
بعدہ عاجز شدہ دفن کردند سبحان اللہ
اینچنیں تاثیر بود. **نقل است** کہ یک روز
حضرت میرانؑ نشستہ بودند ناگاہ یک جوان
آسیب زدہ را آوردند حضرت میرانؑ اورا
سخن ظریف چنانچہ طبعیت بود فرمودند کہ شمار
کدام کس اند آں آسیب زدہ سخنہا کرد ما شاہزادہ
جنیاں ہستیم بعدہ میرانؑ پسخوردہ کردہ شانوشانیدند
فی الحال نعرہ زد گفت ای خداوند آب پسخوردہ
بدہید چوں در رگہا رسید اسلام آوردند
بعدہ کرتی دیگر طلب کرد میرانؑ دادند بعدہ
کلمہ عرض کرد پس آں آسیب زدہ بہ بسیار
فروتنی بدنبال میرانؑ شد **نقل است**
ابراہیم ادہمؒ میفرمایند الطیب مطعمك
وما علیك ان تقوم باللیل وتصوم
بالنہار وفی حصر طیب مطعمك ـ
نقل است بندگی میاں شاہ نعمتؓ معاً

عورت کے لئے پسخوردہ کا پانی طلب کیا. کیونکہ وہ عورت
دردزہ سے بہت عاجز ہوگئی تھی حضرت مہدیؑ کے
پسخوردہ کا پانی پیتے ہی اس کا انتقال ہوگیا اس عورت
کو جلانے کے لئے بہت کوشش کی جلا نہ سکے بعد عاجز
ہوکر دفن کیے سبحان اللہ تاثیر ایسی تھی. **نقل** ہے
ایک روز حضرت مہدیؑ بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک
آسیب زدہ جوان کو آپ کے پاس لائے. حضرت
مہدیؑ اس جوان سے خوش طبعی کی بات جیسی آپکی
طبیعت تھی فرمائی کہ تم کون ہیں. اس آسیب زدہ
نے کلام کیا اور کہا کہ ہم جنوں کے شاہزادہ ہیں اس کے
بعد مہدیؑ نے پسخوردہ کرکے پلایا اسی وقت نعرہ
مارا اور کہا کہ اے خداوند پسخوردہ کا پانی دیجے جب
پسخوردہ اول رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے اس کے
بعد دوسرے بار بھی پسخوردہ طلب کیا مہدیؑ نے
عطا فرمایا اس کے بعد اس نے کلمہ پڑھا پس وہ
آسیب زدہ بہت عاجزی کیساتھ مہدیؑ کے ہمراہ
ہوگیا. **نقل** ہے ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہیں طیب چیز
تیرا بڑا حصہ ہے اور تجھ پر واجب نہیں ہے کہ تو
شب بیدار اور دائم الصوم رہے طیب چیز ہی کے

دیدند کہ ذات حضرت میرانؑ در ذات ما تمام
فرو کردیم مگر سر ماندہ است ایں معاملہ
پیش حضرت میرانؑ عرض کردیم حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ پس روی بندہ تمام
خدا تعالیٰ شما را روزی کند۔ **نقل است**
حضرت میرانؑ را وصال نزدیک شدہ بود
میاں نعمتؓ زاری کردند حضرت میرانؑ گفتند
کیستند میاںؓ گفتند بندہ است حضرت
میرانؑ گفتند کیست بندہ میاں نعمتؓ
گفتند بندہ نعمتؓ است حضرت میرانؑ کلاہ
سر خود بر سر میاں نعمتؓ داشتند و فرمودند
نعمتؓ را و اہل آنرا خدا تعالیٰ بخشید میاں
نعمتؓ فرمودند اہل ما فقیراں ہستند کہ پس
روی بندہ کنند اہل ما ہستند و کسیکہ پس
روی بندہ نکند اہل ما نیستند **نقل است**
حضرت میرانؑ میاں نعمتؓ را فرمودند کہ مقراض
بدعت است نیز میاں نعمتؓ را تلاش فرمودند
یعنی فانی فی اللہ باقی باللہ ـــ **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام را وصال شد میاں نعمتؓ

لینے میں تیرا بڑا حصہ ہے۔ **نقل** ہے بندگیمیاں نشاہ
نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ ہم نے حضرت مہدیؑ کی ذات
مبارک کو ہماری ذات میں تمام واصل کر لیا ہے مگر
سر بچا ہوا ہے۔ یہ معاملہ ہم نے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں عرض کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمکو بندہ کی
کامل پیروی عطا کرے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کے وصال
کا وقت قریب پہنچا تھا۔ میاں نعمتؓ نے زاری کی
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کون ہیں میاں نعمتؓ نے
کہا بندہ ہے حضرتؑ نے کہا بندہ کون ہے میاں نعمتؓ
نے کہا بندہ نعمتؓ ہے۔ حضرت مہدیؑ نے اپنے سر
مبارک کی ٹوپی میاں نعمتؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا
کہ نعمتؓ کو اور نعمتؓ کے گھر والوں کو خدا تعالیٰ نے
بخشا۔ میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہمارے اہل فقراں ہیں
کیونکہ بندہ کی پیروی کرتے ہیں ہمارے اہل ہیں اور
جو شخص بندہ کی پیروی نہیں کرتا ہے ہمارا اہل نہیں ہے
نقل ہے حضرت مہدیؑ میاں نعمتؓ کو فرمایا کہ بدعت
کی قینچی ہے اور نیز میاں نعمتؓ کو تلاش فرمایا یعنے
فانی فی اللہ باقی باللہ۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کا وصال
ہو گیا۔ میاں نعمتؓ نے مہدیؑ کو غسل دیا اور جو پانی

میرانؑ را غسل دادند آبی در ناف مانده بود میاں
نعمتؓ آں آب را آشامیدند **نقل است** بندگی
میاں نعمتؓ بکعبۃ اللہ رفتہ بودند آنجا بسیار
مشقت شد معاملہ دیدند حضرت میرانؑ میفرمایند
کہ توکل ما و توکل شما فرق یکدانہ ماندہ است
و **نیز** فرمودند دوہرہ۔

تو منجہ لوڑ نلوڑ ہوں تجھ لوڑنہار

و **نیز** میاں نعمتؓ را اخوان فرمودند **نقل است**
حضرت میرانعلیہ السلام میاں نظامؓ را فرمودند
یکی دیدند وہم چشیدند دوم دریا نوش سوم
مست مست ہشیار ہشیار چہارم کشتک ملامت
پنجم بل ھو کل فیہ ششم گواہی ہفتم سر رویۃ
اللہ، ہفتم رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ (جز ۱۸ رکوع ۱۱)
نقل است حضرت میرانعلیہ السلام میاں
دلاورؓ را فرمودند ہرچہ پیش ما شدہ است
پیش شما ہم شود و **نیز** فرمودند فیض میاں
دلاورؓ تا قیام قیامت باشد فرمودند میاں
دلاورؓ دیندار و دیانت دار ہستند **نقل است**
بندگی میاں دلاورؓ فرمودند کہ مارا خدا تعالیٰ چناں

کہ حضرتؑ کی ناف مبارک میں رہ گیا تھا۔ اس پانی
کو میاں نعمتؓ نے پی لیا **نقل** ہے بندگی میاں
نعمتؓ کعبۃ اللہ گئے تھے وہاں بہت مشقت ہوئی۔
معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے
اور تمہارے توکل کے درمیان ایک دانہ کا فرق
رہ گیا ہے اور **نیز** فرمایا دوہرہ۔

تو مجھکو چاہ یا نہ چاہ میں تجھکو چاہنے والا ہوں۔

اور **نیز** میاں نعمتؓ کو اخوان فرمایا **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے میاں نظامؓ کو فرمایا اول یہ کہ
دیکھے اور چکھے دوم دریا نوش سوم مست مست
ہشیار ہشیار چہارم کشتک ملامت پنجم لیکہ وہ سب
اس میں ہیں ششم چشم سر سے اللہ کے دیدار کی
گواہی دینے والا ہفتم مرداں ہیں جن کو غافل نہیں
کرتی۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ
سے فرمایا کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہوا ہے تمہارے
سامنے بھی ہوگا۔ اور **نیز** فرمایا میاں دلاورؓ کا
فیض قیامت قائم ہونے تک رہیگا۔ فرمایا میاں
دلاورؓ دیندار اور دیانت دار ہیں **نقل** ہے
بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے

نمودہ است آسمان وزمین عرش وکرسی لوح وقلم بہشت ودوزخ دنیا وآخرت از روز میثاق تا روز قیامت ہرچہ موجود است چنانچہ دانۂ خردل در کف دست است تا کما حقہ بشناسد

نقل است میراں علیہ السلام میاں دلاورؓ را عالم دل فرمودند. **نقل است** حضرت میرانؑ فرمودند ہرکہ عمل بکند وبرآں عمل ہیچ او را کشودہ نشود آں عمل ضائع است نہ فائدہ آخرت نہ دنیا۔

نقل است حضرت میرانؑ فرمودند ہر کسے چیزے می بیند پیش بندہ آمدن نتواند پیش میاں دلاورؓ عرض کند ونیز حضرت میراں علیہ السلام میاں دلاورؓ را فرمودند میاں دلاورؓ با اشرافاں اشراف اند. ونیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بر روی زمین مردہ گردیدہ دیدہ نباشد میاں دلاورؓ را بہ بینید. **نقل است** در کھانبیل کسے مہاجرانؓ را دشنام داد بندگی میاں سید خوندمیرؓ او را بزدند میاں سید جلالؒ فرمودند میاں شما را ایں دشنام دادہ است میاںؓ فرمودند بگذارید بندہ واسطہ مہاجرانؓ بزد واسطہ خود بگذارد

آسمان زمین عرش کرسی لوح قلم بہشت دوزخ دنیا اور آخرت روز میثاق سے روز قیامت تک جو کچھ موجود ہے ایسا دکھلایا ہے جیسا کہ رائی کا دانہ ہتیلی میں ظاہر ہے تاکہ کما حقہ پہچانے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ کو عالم دل فرمایا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص عمل کرتا ہے اور اس عمل سے اس کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا ہے تو وہ عمل ضائع ہے نہ آخرت کا فائدہ ہے نہ دنیا کا۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی چیز دیکھتا ہے اور بندہ کے روبرو نہیں آسکتا تو میاں دلاورؓ کے روبرو عرض کرے۔ اور نیز حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ کو فرمایا میاں دلاورؓ اشرافوں سے اشراف ہیں۔ اور نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ روی زمین پر پھرتا ہوا مردہ نہیں دیکھا گیا ہے تو میاں دلاورؓ کو دیکھو **نقل** ہے کھانبیل میں کسی نے صحابہؓ کو گالی دی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس کو مارا میاں سید جلالؒ نے فرمایا اے میاں آپ کو اس نے گالی دی ہے۔ میاںؓ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ بندہ صحابہؓ کے واسطہ سے مارا اپنے واسطہ سے

و **نیز** منقول است کہ روزی بندگی میاں دلاورؓ
برای ملاقات بندگمیاں سید خوندمیر در موضع
کھانبیل آمدہ بودند وقتی بندگی میاں دلاورؓ
برای حاجت قضا طرف کنارۂ باغ نشستہ
بودند چوں باغبان آں جای آمدہ ناشائستہ
با میاں دلاورؓ چند سخن بے ادبانہ گفت ۔
چوں برادراں را خبر رسید در حال او را گرفتہ
پیش بندگی میاں سید خوندمیرؓ آوردند بندگی
میاںؓ او را بسیار ضرب کردند چوں کہ میاں
سید جلالؒ از اندرون خانہ بیروں آمدند بندگی
میاںؓ را عرض کردند کہ اباجی خوب کردند دیگر
روز خوندکار را ہم بسیار دشنام دادہ بود بندگی
میاں برادراں را فرمودند کہ اکنوں رہا کنید
بندہ برائے بھائی دلاورؓ میزدم و میانسید جلالؒ
را جواب دادند کہ بابا ما درخت دشنام ایم ما
را ہیچ باک نیست **نقل** است حضرت میراں
علیہ السلام را فرمان شد تو مہدی موعود ہستی اول
در خانہ دست بیعت میرانسید محمودؓ کردند بیروں
آمدند میاں دلاورؓ دست بیعت کردند حضرت

چھوڑتا ہے اور **نیز** منقول ہے کہ ایک روز بندگمیاں
دلاورؓ بندگمیاں سید خوندمیرؓ کی ملاقات کے لئے
موضع کھانبیل آئے تھے ایک وقت بندگی میاں
دلاورؓ رفع حاجت کے لئے باغ کے کنارہ کیطرف
بیٹھے ہوئے تھے وہاں کا باغبان آکر میاں دلاورؓ
سے ناشائستہ اور چند بے ادبی کی باتیں کہا ۔
جب یہ خبر برادران دائرہ کو پہنچی تو اسی وقت اس کو
پکڑ کر بندگمیاں سید خوندمیرؓ کے روبرو لائے ۔
بندگی میاںؓ نے اس کو بہت مارا ۔ میانسید جلالؒ
گھر سے باہر آئے اور بندگمیاںؓ سے عرض کیا کہ
اباجی اچھا کئے اسی نے دوسرے روز خوندکار کو
بھی بہت گالیاں دی تھیں ۔ بندگی میاںؓ نے
برادروں سے فرمایا کہ اب اس کو چھوڑ دو بندہ
بھائی دلاورؓ کے لئے مارا تھا ۔ اور میانسید جلالؒ
کو جواب دیا کہ بابا ہم گالی کے جھاڑ ہیں ہمارے لئے
کوئی خوف نہیں ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ کو فرمان
خدا ہوا کہ تو مہدی موعودؑ ہے اول گھر میں دست
بیعت میرانسید محمودؓ نے کی ۔ حضرت باہر آئے تو
میاں دلاورؓ نے دست بیعت کی ۔ حضرت مہدی

میراں علیہ السلام بکعبۃ اللہ رفتہ بودند بالائے منبر نشستہ دعوت کردند من اتبعنی فھو مومن ۔ آنجا میاں نظامؓ دست بیعت کردند در بڑلی فرمان عتاب رسید آنجا میاں سید خوندمیرؓ دست بیعت کردند و در جای صحرا میاں نعمتؓ دست بیعت کردند **نقل است** حضرت میرانؑ بکعبۃ اللہ رفتہ بودند برابر حضرت میراں میاں نظامؓ بودند حضرت میرانؑ را عرض کردند کہ در کعبۃ اللہ آواز می آید فلیعبدوا رب ھٰذا البیت ۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند میاں نظامؓ شما را خدا تعالیٰ گوش دادہ است بشنوید ۔ **نقل است** حضرت میرانؑ میاں نظامؓ ملاقات کردند میرانؑ فرمودند

صورت زیبای ظاہر ہیچ نیست

ای برادر سیرت زیبا بیار

درجواب میاں نظامؓ فرمودند۔

گر جہاں صورت است ومعنی دوست

ور بمعنی نظر کنی ہمہ اوست

ہر کرا من میخورم با یار خویش

ترک کردم رنگ را بے یار خویش

علیہ السلام کعبۃ اللہ کو گئے تھے منبر پر بیٹھکر دعوت کی ۔ جس نے میری پیروی کی پس وہ مومن ہے ۔ وہاں میاں نظامؓ نے دست بیعت کی ۔ بڑلی میں حضرت مہدیؑ کو عتاب کے ساتھ فرمان خدا ہوا وہاں میاں سید خوندمیرؓ نے دست بیعت کی ۔ جنگل میں میاں نعمتؓ نے دست بیعت کی **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ گئے تھے ۔ حضرتؑ کے ہمراہ میاں نظامؓ بھی تھے حضرتؑ سے عرض کیا کہ کعبۃ اللہ میں آواز آتی ہے کہ ۔ پس عبادت کریں اس خانہ کعبہ کے مالک کی مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ خدا تعالیٰ نے تمکو کان دیئے ہیں تم سنتے ہو ۔ **نقل ہے** میاں نظامؓ نے حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی مہدیؑ نے فرمایا کہ

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں

اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

جواب میں میاں نظامؓ نے فرمایا : ۔

اگر جہان صورت ہے تو معنی دوست ہے

اور اگر تو معنی پر نظر کرے تو سب وہی ہے

میں ہر چیز کو اپنے یار کی یاد کیساتھ کھاتا ہوں

میں نے اپنے یار کے بغیر ہر رنگ کو ترک کر دیا

خشک گشتم چوں سپاری در فراق
چوں نباشد ذوق من با یار خویش

نقل است از بزرگوار۔ ہر کہ خدای را داند از زبان سخن دیگر جز یاد حق نتواند کشاد **نقل است** از بزرگوار۔ وقتی کہ لطف شد بہ سرش ندا کرد کہ شرم نداری کہ نام من بر میوہ نہی چہل روز خدا داند دل او فراموش شد۔ سوگند خوردم کہ تا زندہ ام میوہ بستان نخورم ہر کہ ترک ہوا گرفت بخدا رسد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احیوا قلوبکم بقلۃ الاکل والضحک والنوم وطہروا بالجوع وتنظروا الی عظمۃ اللہ تعالیٰ۔ در بحر الحقایق فرمودند کہ اعمی آنست کہ حق را باطل و باطل را حق ببیند و اصم آنکہ باطل را حق و حق را باطل شنود و بصیر کیست کہ حق را حق گوید و پس روی حق کند و باطل را باطل ببیند و اجتناب نماید و سمیع آنکہ حق را حق شنود و بداں عمل کند

میں فراق میں سپاری کی طرح خشک ہوگیا ہوں
مجھے اپنے یار کا شوق کیوں نہو

ایک بزرگوار سے **نقل** ہے کہ جو شخص خدا کو جانتا ہے وہ اپنی زبان سے حق کی یاد کے سوائے دوسری بات نہیں نکال سکتا۔ ایک بزرگوار سے **نقل** ہے جس وقت کہ اللہ کی مہربانی ہوئی تو اس کو ندا کی کہ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو میوہ پر میرا نام رکھتا ہے چالیس روز ہوگئے خدا جانتا ہے کہ اس کا دل خدا کو بھول گیا۔ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے خدا کی قسم کھائی کہ میں جبتک زندہ رہوں باغ کا میوہ نہ کھاونگا جس نے نفسانی خواہش چھوڑ دی وہ خدا کو پہنچتا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے دلوں کو زندہ رکھو کم کھانے کم ہنسنے اور کم سونے سے اور پاک رکھو تم اپنے دلوں کو بھوک سے اور نظر لگائے رکھو اللہ کی عظمت کی طرف۔ بحر الحقایق میں فرمائے ہیں اندھا وہ ہے جو حق کو ناحق دیکھے اور ناحق کو حق دیکھے اور بہرا وہ ہے جو ناحق کو حق سنے اور حق کو ناحق سنے۔ اور بینا وہ ہے جو حق کو حق کہے اور حق کی پیروی کرے۔ اور ناحق کو ناحق دیکھے۔ اور

وباطل را باطل نشنود وازاں حذر کنند۔ **نقل است** حضرت میرانؑ بخانہ بی بی بونؓ رفتہ بودند۔ بالای حضرت میرانؑ بی بی ملکانؓ شور باانداختند بندگی میاں نعمتؓ دیدند حضرت میرانؑ راعرض کردند این چیست میرانؑ فرمودند چوں خوش آید محبوب کسی برود **نقل است** بی بی ملکانؓ وقت رحلت ایں آیت فرمودند۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیۃ (جز ۲۴ رکوع ۱۸) **نقل است** دائرہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ در موضع جیول بود درآنجا اضطرار بسیار شد یکصد فقیراں متوفی شدند جہت فقیرانؓ میاںؓ را خطرہ گذشت فقیراں را مشقت است فرمان شد سوی راست وچپ چشم تو زر بروں کردیم فقیراں را بدہ فاما می خواہیم ایشاں را نعمت آں جہاں بدہیم پس میاںؓ ساکت ماندند۔ **نقل است** بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند پس ما کسے

ناحق سے پرہیز کرے اور سننے والا وہ ہے جو حق کو حق سنے اور اس پر عمل کرے اور ناحق کو ناحق سنے اور اس سے پرہیز کرے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ بی بی بونؓ کے گھر تشریف لیگئے تھے۔ بی بی ملکانؓ نے حضرت مہدیؑ پر شوربا ڈالدیا بندگیمیاں نعمتؓ نے دیکھا اور حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ کیا حرکت ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ کس طرح بھلا معلوم ہوگا اس کو جس کا محبوب اس کے پاس سے چلا جائے۔ **نقل** ہے بی بی ملکانؓ نے اپنی رحلت کے وقت یہ آیت فرمائیں ان الذین الآیۃ - بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہی پھر (اسی عقیدہ پر) پکے رہے۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا دائرہ موضع جیول میں تھا وہاں بہت اضطرار ہوا ایک سو فقیر انتقال کئے فقیروں کے واسطے میاںؓ کے دل میں خطرہ آیا کہ فقیروں کے لئے بہت مشقت ہے۔ فرمان خدا ہوا کہ ہم نے تیری سیدھی اور بائیں آنکھ کی طرف سونا باہر کیا ہے فقیروں کو دے لیکن ہم ان فقیروں کو اس جہان کی نعمت دینا چاہتے ہیں۔ پس میاںؓ

است در ایشاں دین باشد با تباع ما
نقل است بندگی میاں سید خوندمیرؓ
دست مہاجراںؓ شستہ آں آب نوشیدند
ایں چنیں نیستی بود. **نقل است** یکے
طالب پیش میاں خوند ملکؓ عرض کرد مارا
خطرہا بسیار می آیند میاںؓ فرمودند
ترا بینائی شد خطرہا معلوم کردی —
کوشش یاد خدا تعالیٰ بکن. خطرہا نفی شوند
مقصود حاصل شود. **نقل است** یکی اولیاؒ
پیش وی یک طالب بود اولیاؒ ہر جا قدم نہادی
برآں خطوہ طالب قدم نہادی ہر چہ اولیاؒ
کردے طالب ہماں کردی یک روز اولیاؒ
جائے میرفتند درمیان راہ یک زن را دیدند
آں را گلو گرفتہ بوسہ دادند طالب ہم ہماں
کرد دیگر یک روز اولیاؒ جای میرفتند درمیان
راہ انگشت لوہ گرم دیدند نزدیک آمدند
آں لوہ گرم گرفتہ بر دست خود نہادہ بوسہ
دادند طالب گرفتن نتوانست حیران ماند
توبہ کرد آں اولیاؒ گفتند آنچہ کہ ما می کنیم

خاموش ہوگئے۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے
فرمایا ہمارے بعد کوئی ہے کہ ان میں ہماری اتباع
سے دین رہے۔ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے صحابہؓ کا ہاتھ دھوکر وہ پانی آپ نے پیا ایسی
نیستی تھی۔ **نقل** ہے ایک طالب مولی نے میاں خوند ملکؓ
سے عرض کیا کہ ہمکو خطرے بہت آتے ہیں۔ میاںؓ
نے فرمایا تجھکو بینائی ہوئی اس لئے تو خطروں کو معلوم
کیا خدا تعالیٰ کے ذکر کی کوشش کر خطرے دور ہوجائینگے
مقصود حاصل ہوگا۔ **نقل** ہے ایک اولیاءاللہؒ کے
پاس ایک طالب خدا تھا وہ ولیؒ جہاں قدم رکھتے
ان کے قدم پر طالب قدم رکھتا جو کام وہ ولیؒ کرتے
طالب بھی وہی کام کرتا۔ ایک روز ولیؒ کسی جگہ جارہے
تھے انھوں نے راستہ میں ایک عورت کو دیکھا
اس کا گلا پکڑ کر بوسہ لیا طالب نے بھی بوسہ لیا۔
ایک روز ولیؒ کہیں جارہے تھے۔
راستہ میں آگ میں گرم کیا ہوا لوہا دیکھا اس کے
نزدیک گئے اور اس گرم لوہے کو اپنے ہاتھ پر رکھکر
بوسہ دیا لیکن طالب اس گرم لوہے کو پکڑ نہ سکا
حیران ہوا اور توبہ کیا۔ اس ولیؒ نے کہا کہ ہم جو کچھ

آں مکنید انچہ ما میگوئیم آں بکنید بس طالب
ہمچناں کرد حد مرشدی و طالبی ہمچنیں است
نقل است یکے بندۂ خدا در راہ خدا بسیار
مشقت کرد در خار خسپید چنداں شباں روز
ہیچ کشائش او را نشد پیش مرشد گفت مرشد او را
گفت برو امشب بر نہالی بخسپ مرید ہمیں کرد
ہماں وقت او را فتح باب شد حجاب دور شد
مرشد دانا مرید صادق بود۔ **نقل است**
کہ یکے طالب خدا پیش بندۂ خدا آمدہ حال
خود گفت کہ چنداں عبادت میکنم کشائش نمی
شود آں بندۂ خدا فرمود کہ امشب فرض
عشا ہم ترک بدہ و بگذار چوں آخر شب رسید
در خاطر آمد چوں عشا را ترک دہم آں طالب
عشا ادا کردہ وتر ادا نکرد بعدہ چیزے
آخر فتح باب شد پیش مرشد آمد چونکہ روی
دید و فرمود عشا ادا کردی گفت آری مرشد
فرمود اگر عشا ادا نمی کردی بسیار فتح
باب می شدی آں طالب گفت ایں چہ
حال است مرشد فرمود کہ ترا عبادت

کرتے ہیں تم وہ کام مت کرو بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس
پر عمل کرو۔ طالب نے ایسا ہی کیا مرشدی اور طالبی
کی حد ایسی ہے۔ **نقل** ہے ایک بندۂ خدا نے
خدا کی راہ میں بہت مشقت اٹھائی کئی دن اور رات
کانٹوں پر سویا اس کو کوئی کشف نہ ہوا مرشد سے
کہا تو مرشد نے اس کو کہا کہ جا اور آج رات میں
نہالی پر سو مرید نے ایسا ہی کیا۔ اسی وقت اس کے
لئے باطن کا دروازہ کھل گیا۔ پردہ اٹھ گیا۔ مرشد
دانا تھے مرید صادق تھا۔ **نقل** ہے کہ ایک خدا کا طالب
ایک بندۂ خدا کے پاس آکر اپنا حال کہا کہ میں اس قدر
عبادت کرتا ہوں کشایش نہیں ہوتی اس بندۂ
خدا نے فرمایا کہ آج رات کو عشا کے فرض کو بھی ترک
اور ادا مت کر۔ جب پچھلی رات ہوئی تو اس کے دل
میں خیال آیا کہ میں عشا کی نماز کو کیسے ترک کروں
اس طالب نے عشا کی نماز ادا کی وتر ادا نہیں کیا
اس کے بعد آخر شب میں کچھ کشایش ہوئی۔ مرشد
کے پاس آیا۔ مرشد نے اس کا منہ دیکھتے ہی فرمایا
کہ تو نے عشا کی نماز ادا کی۔ اس نے کہا ہاں مرشد
نے فرمایا کہ اگر تو عشا کی نماز ادا نہ کرتا تو بہت

حجاب شدہ بود چنانچہ حجاب دور کرد فتح
باب شد ونیز معلوم باد در دائرہ میران
سید محمودؓ نماز بامداد در تمام روشنائی میگذارند
دراں دائرہ میرانسید محمودؓ و امام میرانؓ
ومیاں دلاورؓ وملک معروفؓ ومیاں سلام اللہؓ
ومیاں یوسفؓ ومیاں بھائیؓ ومیاں
خضرؓ ومیاں نظام غالبؓ ومیاں
دولت خانؓ ومیاں آدم سندھیؓ و
میاں علی کاشمیریؓ ومیاں سومارؓ ومیاں محمد
دلویؓ ومیاں شیخ فریدؓ و شیخ میاں ہندوستانیؓ
ومیاں نصیر الدینؓ وسہ صد وپنجاہ سویت می شدندی
ونیز معلوم باد در دائرہ بندگمیاں سید خوندمیرؓ
میاں دلاورؓ گاہے گاہے حاضر بودند۔ ومیاں
یوسفؓ ومیاں ابراہیم سندھی وملک محمود ومیاں
حسن ہندوستانی ومیاں بھیک ومیاں احمد
شمن ومیاں ملکجیو ایشاں ہمہ مہاجراں رضی اللہ
عنہم حاضر بودند نماز بامداد در روشنائی تمام میگذارند
ونیز معلوم باد در قصبہ بڑلی در دائرہ میاں
نظامؓ بسیار مہاجرانؓ بودند۔ بعد از رحلت

کشایش ہوتی۔ طالب نے کہا یہ کیا حال ہے۔
مرشد نے فرمایا تیرے لئے عبادت پردہ بن گئی تھی
حجاب دور کیا تو کشایش ہو گئی۔ اور نیز معلوم ہو
کہ میرانسید محمودؓ کے دائرہ میں فجر کی نماز تمام روشنائی
میں ادا کرتے تھے اس دائرہ میں میرانسید محمودؓ
امام میرانؓ میاں دلاورؓ ملک معروفؓ میاں سلام اللہؓ
میاں یوسفؓ میاں بھائیؓ میاں خضرؓ میاں نظام
غالبؓ میاں دولت خانؓ میاں آدم سندھیؓ
میاں علی کاشمیریؓ میاں سورماؓ میاں محمد دلویؓ
میاں شیخ فریدؓ و شیخ میاں ہندستانیؓ میاں
نصیر الدینؓ تھے اور تین سو پچاس سویتیں ہوتی تھیں۔
اور نیز معلوم ہو کہ بندگمیانسید خوندمیرؓ کے دائرہ
میں میاں دلاورؓ کبھی کبھی حاضر ہوتے تھے میاں
یوسف میاں ابراہیم سندھی ملک محمود میاں حسن
ہندوستانی میاں بھیک میاں احمد شمن میاں
ملکجیو یہ تمام مہاجراں رضی اللہ عنہم حاضر ہوتے
تھے اور فجر کی نماز تمام روشنائی میں ادا کرتے تھے
اور نیز معلوم ہو بندگمیراں سید محمودؓ کی رحلت کے
کے بعد قصبۂ بڑلی میں میاں نظامؓ کے دائرہ میں بہت

بندگی میراں سید محمودؓ نماز بامداد در تمام روشنائی
شدہ میگذاردند و نیز معلوم باد بعد از قتال
بندگی میانسید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ را اخراج از
جالور شد چند روز در زیر کوہ فرو آمدہ بودند
یک روز نماز بامداد میاں حسن قاریؓ (کہ از
قرأت سبعہ واقف بودند) امامت میکرد آفتاب
برآمد بعضے برادراں گفتند قرأت را دراز چرا
خواندی کہ آفتاب برآمد میاں حسنؓ جواب فرمودند
بندہ ہیچ کار دیگر نمی کردم چہ کنم کہ آفتاب برآمد
دراں جماعت میاں دلاورؓ و میانسید محمودؓ داماد
میاں دلاورؓ و چند مہاجرانؓ و چند صد طالبانؓ
دراں جماعت بودند بعد از کسے ہیچ کیفیت نکرد
نقل است بایزیدؒ را یکی پرسید سی سال شدہ
است عبادت میکنم ہیچ کشائش نمی شود بایزیدؒ
گفت ایں را دوائیست اگر بکنی بگویم او گفت
بفرمائید بایزیدؒ گفت چند بادام خرید کن
میان بازار بنشیں آں بادامہا را بکودکاں
بدہ و بگو بر روئے من تماچہ بزنید ایشاں
تماچہا بزنند بر روئے تو کشائش شود ابرا

مہاجراں رضی اللہ عنہم تھے فجر کی نماز تمام روشنائی
میں ادا کرتے تھے۔ اور نیز معلوم ہو بندگی میانسید خوندمیرؓ
کی قتال کے بعد جالور سے میاں نعمتؓ کا اخراج
ہوا چند روز پہاڑ کے نیچے رہتے تھے ایک روز
فجر کی نماز میں میاں حسن قاریؓ جو سات قرأت سے
واقف تھے امامت کرتے تھے آفتاب نکلا بعضے
برادروں نے کہا کس لئے تو نے قرأت لانبی پڑھی
کہ آفتاب طلوع ہو گیا۔ میاں حسنؓ نے جواب
فرمایا کہ بندہ کوئی دوسرا کام نہیں کیا آفتاب
نکلا تو میں کیا کروں۔ اس جماعت میں میاں دلاورؓ
میانسید محمودؓ میاں دلاورؓ کے داماد اور چند
مہاجرانؓ اور چند صد طالبان رضی اللہ عنہم اس
جماعت میں تھے نماز کے بعد کسی نے کچھ نہ کہا۔
نقل ہے ایک شخص نے بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ
تیس سال ہو چکے عبادت کرتا ہوں کچھ کشائش
نہیں ہوتی۔ بایزیدؒ نے کہا اس کے لئے ایک دوا
ہے اگر تو کرتا ہے تو کہتا ہوں۔ اس نے کہا فرمائیے
بایزیدؒ نے کہا کہ تھوڑے بادام خرید بازار میں
بیٹھ اور وہ بادام بچوں کو دے اور کہہ کہ میرے

ہمہ مردماں ایں حال بہ بینند تو خوش شو باز
در حجرۂ خود بیا غسل بکن بیاد خدا مشغول
شو ترا گشایش شود آں مرد گفت چہ
دوا است ریش دور کردن تماچہ بر روی
زدانیدن گفت لا الہ الا اللہ بایزیدؒ
گفت تو پندار ترا عجب حجاب شدہ
است آں سبب ایں طور ترا فرمودم تو نکردی
ہرگز حجاب تو دور نشود **نقل** است حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند چوں وقت نماز
شود بندہ را معلوم بکنید اگر بندہ بیاید
خوب وگرنہ نماز خود بگزارید راہ بندہ بہ بینید
چراکہ وقت فرض است آں فوت کردن
روا نباشد بندہ تابع وقت است نہ کہ
وقت تابع بندہ است خلق دین خدائے
را تابع خود کردند تابع دین خود نشدند ایں
ضلالت است دین خدائے را علیحدہ نہ کردند
دین خدائے را تابع ہوای خود کردند عند اللہ
ماخوذ شدند خود ایں ملایان و شیخان خلق را
ہمہ گمراہ کردند و خود گمراہ شدند **نقل** است

منہ پر تماچے مارو تو یہ بچے تیرے منہ پر تماچے
ماریں گے تو اپنی ڈاڑھی کو کتر تمام لوگ تیرا یہ حال
دیکھیں گے تو خوش ہو پھر اپنے حجرہ میں آ غسل کر
خدا کی یاد میں مشغول ہو تیرے لئے کشایش ہوگی۔
اس مرد نے کہا داڑھی دور کرنا تماچے منہ پر کھانا
کیا اچھی دوا ہے کہا لا الہ الا اللہ۔ بایزیدؒ
نے کہا تو سمجھ تیری خود پسندی (خودی) تیرے لئے
پردہ بنگئی ہے۔ اسی سبب سے میں نے تجھکو اس طرح
فرمایا تو نے عمل نہیں کیا تیرا حجاب ہرگز دور نہوگا۔
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت
ہوجائے تو بندہ کو معلوم کرو اگر بندہ آئے تو بہتر
وگرنہ اپنی نماز ادا کرو بندہ کا انتظار مت کرو کیونکہ
وقت فرض ہے وقت کو کھونا روا نہیں بندہ وقت
کا تابع ہے نہ کہ وقت بندہ کا تابع ہے۔ لوگ خدا
کے دین کو اپنے تابع کرلئے ہیں خود دین کے تابع نہ
ہوئے۔ یہ گمراہی ہے۔ خدا کے دین کو علیحدہ نہ کئے
خدا کے دین کو اپنی خواہش کے تابع کئے اللہ کے پاس
گرفتار ہوئے ان ملاؤں اور شیخوں نے خود تمام
مخلوق کو گمراہ کیا اور خود گمراہ ہوئے **نقل** ہے

حضرت میرانؑ فرمودند کہ طالب حق را باید کہ
پاسبانی دل کند ہیچ خطرہ در دل آمدن ندہد **مثنوی**

پاسبان دل باش اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت مومنانرا فرض خوان
غیر حق ہر ذرہ کان مقصود تست
تیغ لا بر کش کہ آن معبود تست

نقل است حضرت رسولؐ در ماہ رمضان اصحابؓ را پرسیدند کہ تاریخ ماہ چند است اصحابؓ گفتند کہ تاریخ بستم است رسولؐ فرمودند مرا فراغ نیست چہار پائی بندہ در جماعت خانہ بہ برید بندہ نیت اعتکاف کردہ است قال النبی صلعم ما من مومن الا ھو مشتاق الی اللہ بندۂ خدا آنجا کہ بہ نشیند علاقہ ندارد کہ شر بند **نقل است** یک بزرگوار کسانیکہ نماز بامداد اول وقت می گذاردند فرمودند کہ این بدعت است اول وقت نماز بامداد چون صبح صادق شود

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق کے طالب کو چاہیئے کہ دل کی نگہبانی کرے کوئی خطرہ دل میں آنے نہ دے۔

ہر حالت میں دل کا محافظ بنا رہ
تاکہ کسی چور کو وہاں آنیکی طاقت نہ ہو
غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ
اس ریاضت کو مومنوں کیلئے فرض جان

ماسوی اللہ کے ہر اس ذرہ پر جس کو تو نے اپنا مطلوب بنایا ہے۔
لا کی تیغ پھیرے اس لئے کہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے۔

نقل ہے حضرت رسولؐ نے رمضان کے مہینے میں صحابہؓ سے پوچھا کہ ماہ رمضان کی تاریخ کیا ہے صحابہؓ نے کہا کہ بیسویں تاریخ ہے۔ رسولؐ نے فرمایا مجھکو تنہائی نہیں ہے بندہ کی چارپائی جماعت خانہ میں لے چلو بندہ اعتکاف کی نیت کیا ہے نبی صلعم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مومن مگر وہ مشتاق ہے اللہ کا۔ جہاں بندۂ خدا بیٹھتا ہے اسبات سے تعلق نہیں رکھتا کہ شور وشر دیکھے **نقل** ہے جو اشخاص فجر کی نماز اول وقت پڑھتے تھے ایک بزرگوار نے فرمایا کہ بدعت ہے نماز فجر کا اول وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے کے

وآخر وقت پیش از بر آمدن آفتاب **نقل است** یکے بادشاہ عالماں را پرسید کہ من بہشتی ام یا دوزخی ہیچکس جواب نداد امام اعظم رح کودک بودند ہمہ کساں را گفتند کہ مرا بحضور بادشاہ بہ برید این را جواب خواہم داد بعدہ ہمہ کساں امام رح را پیش بادشاہ بردند بادشاہ گفت من بہشتی ام یا دوزخی تفریق بکنید امام رح فرمودند کہ خدا تعالیٰ فرمودہ است فاما من طغیٰ واثر الحیوٰة الدنیا فان الجحیم ھی الماوی واما من خاف مقام ربه ونھی النفس عن الھوی فان الجنة ھی الماوی پس بر ذات خود انصاف بکن کہ چہ فعل میکنم اگر در کار دنیا مشغول شود او دوزخی است واگر در کار دین مشغول باشد او بہشتی است

ابیات

شنیدم کہ یکبار در دجلۂ
سخن گفت با عابدی کلۂ
کہ من فر زماندہی داشتم

پہلے تک آخر وقت ہے۔ **نقل** ہے ایک بادشاہ نے عالموں سے پوچھا کہ میں بہشتی ہوں یا دوزخی۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ امام اعظم رح بچے تھے تمام اشخاص سے کہا کہ مجھکو بادشاہ کے حضور میں لے چلو میں اس کو جواب دونگا اس کے بعد تمام اشخاص امام رح کو بادشاہ کے حضور میں لے گئے بادشاہ نے کہا کہ میں بہشتی ہوں یا دوزخی فرق بیان کرو۔ امام رح نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو بیشک دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور جو ڈرا اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو خواہشات سے تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ پس تو اپنی ذات پر انصاف کر کہ میں کیا کام کرتا ہوں اگر دنیا کے کام میں مشغول ہو جائے تو وہ دوزخی ہے اور اگر دین کے کام میں مشغول ہو جائے تو وہ بہشتی ہے۔ بابای عاشقاں یعنے شیخ سعدی رح نے فرمایا ہے کہ :-

میں نے سنا ہے کہ ایکبار دجلہ کی ندی میں
ایک مردے کی کھوپری نے ایک عابد سے کہا
کہ میں بادشاہی شان شوکت رکھتی تھی

کہ بر سر کلاہ مہی داشتیم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق
بہ بازوی دولت گرفتم عراق
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم
کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم
بکش پنبۂ غفلت از گوش ہوش
کہ از مردگاں پندت آید بگوش

نقل است گفتہ اند مقرب قدس است و نبی مرسل قالب مطہر است گفتہ اند توکل بدایت است تفویض نہایت و تسلیم وسایط قبلہ خلوص النیۃ عن اعراض الکونین و اخلاص آنست کہ جمیع افعال و اقوال للہ باشد التوبۃ ترک اختیار است تقوی آں حفظ نفس است و ورع آں ترک شبہات است محاسبہ نفس است و ترک راحت تقوی شریعت. وھو الاجتناب عن جمیع محارم اللہ بعد آں کہ علم حلال و حرام حاصل کردہ باشد تقوی طریقت ھو الاجتناب عن وصول الحلال وامثال

بزرگی کا تاج اپنے سر پر پہنتی تھی
آسمان نے میری مدد کی اور نصرت نے موافقت کی
میں نے دولت کی قوت سے عراق پر قبضہ کیا
اور مجھے کرمان پر قبضہ کرنے کی حرص تھی
کہ یکایک کیڑوں نے میرا سر کھالیا
ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکال
تاکہ تو مُردوں سے بھی نصیحت لے سکے

نقل ہے کہتے ہیں کہ مقرب بارگاہ ایزدی کی روح پاک ہے اور نبی مرسل پاک جسم ہے۔ کہتے ہیں کہ توکل ابتدا ہے اور اپنے ہر کام کو اللہ کے حوالے کر دینا انتہا ہے اور تسلیم و رضا کی منزل درمیانی ہے۔ قبلہ حقیقت میں کونین سے خلوص دل کیساتھ منہ پھیر لینے کا نام ہے۔ اور اخلاص یہ ہے کہ بندہ کے تمام قول اور فعل اللہ کے لئے ہوں۔ اور توبہ اختیار کو چھوڑ دینا ہے۔ اور تقویٰ نفس کی نگرانی کرتے رہنا ہے اور ورع شبہات کے مقام اور راحت کو چھوڑ دینا اور نفس کا محاسبہ کرتے رہنا ہے۔ شریعت کا تقویٰ یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے حلال و حرام کا علم حاصل

النفس عن الحظوظ واللذات و قطع
المالوفات والمستحسنات. تقویٰ حقیقت
آں نگہداشتن باطن است از خواطر
مذمومہ انچہ کہ بدنیا و نفس و خلق تعلق دارد
بدوام مراقبہ **نقل است** یکے بزرگوار
فرمودند کسے ایں شش وقت یاد خدا تعالیٰ
بکند خدائے تعالیٰ ہر روز و ہر شب بندگی
از وضائع نمی کند اول وقت بعد فجر
تا طلوع آفتاب دوم وقت از عصر
تا عشا سوم وقت طعام خوردن چہارم
وقت رفتن نزدیک زن پنجم وقت
قضائے حاجت ششم وقت خسپیدن
زہد۔ ترک ملامت است از دنیا اعراض
کردن و شہوت آں. زاہد چیست ترک بد
گفتن عاشق چیست ترک خود کردن فقیر
آنست کہ عدم تملیک است و خالی کردن
دست۔ الصبر. ترک شکایت جسم و نفس
الیقین ارتفاع شدن ظن. **نقل است**
حضرت میراں علیہ السلام در جہاز نشستہ

ہونے کے بعد کا یہ درجہ ہے۔ اور طریقت کا تقویٰ
حلال کے پہنچنے سے پرہیز کرنا اور نفس کو لذتوں اور
اس کے حظوظ سے روکنا اور دنیا کی جن چیزوں سے
الفت ہے ان سے اور اچھی اچھی چیزوں سے جن کو
نفس چاہتا ہے ان سے قطع تعلق کرنا ہے۔ اور
حقیقت کا تقویٰ باطن کی حفاظت کرنا ہے برے برے
خطروں کے آنے سے جو دنیا نفس اور مخلوق سے تعلق
رکھتے ہیں ہمیشہ مراقبہ کے ساتھ۔ **نقل** ہے ایک
بزرگوار نے فرمایا کہ جو شخص ان چھے اوقات میں خدا تعالیٰ
کا ذکر کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی ہر دن اور رات کی
بندگی کو ضائع نہیں کرتا پہلا وقت فجر کی نماز کے
بعد سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے دوسرا
وقت عصر سے عشا تک تیسرا کھانے کے وقت چوتھا
عورت کے پاس جانے کے وقت پانچواں قضاء حاجت
کے وقت چھٹا سوتے وقت. زہد۔ برا بھلا کہنے کو
ترک کرنا اور دنیا کی خواہش سے منہ پھیرنا ہے. زاہد
کیا ہے بری بات کہنے کو ترک کرنا۔ عاشق کیا ہے
خودی کو ترک کرنا۔ فقیر وہ ہے جو کوئی جائداد نہ رکھتا ہو
اور اس کا ہاتھ روپے پیسے سے خالی رہے۔ صبر جسم

بودند سہ روز فتوح جہاز قبول کردند بعدہ
قبول نہ کردند توکل بر خدا تعالیٰ داشتند
ناگاہ یک بیک از دریا غراب آمدہ دراں
چند مرداں بودند از غراب فرو شدند
پرسیدند کہ متوکلاں دریں جہاز کجا اند
حضرتؑ را نمودند پیش حضرت میرانؑ آمدہ
عرض کردند کہ خدا تعالیٰ رسانیدہ است
بگیرید حضرت میرانؑ یارانؓ را فرمودند بگیرید
کہ حلال طیب است دراں چیزی خرما و برنج
و روغن و پیاز و پنیر و ماہی و نمک و ہیزم و
دیگ و آب و چند مہرہای زر بود گذرانیدہ
رفتند **نقل** است حضرت میراں علیہ السلام
درمیان جہاز در قعر دریا رسیدند ناگاہ
طوفان پیدا شد کہ ترتیب جہاز بان بدست
او ساقط شد میاں نسید سلام اللہؓ باشور و غل
و با تفرقہ پیش حضرتؑ آمدند چہ بینند کہ میرانؑ
در مراقبہ اند میاںؓ چناں شور و غل عرض
کردند کہ در جہاز قہر پیدا شدہ است میرانؑ
فرمودند کہ مرا چہ میگوئی کہ من کدام وقت گفتم

اور نفس کی شکایت کو ترک کرنا۔ یقین گمان کے اٹھ جانے
کا نام ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ جہاز میں بیٹھے ہوئے
تھے تین روز اہلیان جہاز کی فتوح قبول کئے اس کے
بعد قبول نہیں کئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے یکایک
ایک کشتی دریا سے آئی اس میں چند آدمی تھے کشتی سے
اترے اور پوچھا کہ اس جہاز میں متوکل کہاں ہیں
لوگوں نے حضرت مہدیؑ کو دکھلایا انھوں نے حضرت
مہدیؑ کے حضور میں آکر عرض کیا کہ خدا تعالیٰ بھیجا ہے
لے لو۔ حضرت مہدیؑ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ لے لو کہ حلال
طیب ہے اس میں کچھ کھجور اور چاول گھی پیاز مسکہ
مچھلی نمک لکڑی دیگ پانی اور چند سونے کے سکے
تھے دیکر چلے گئے۔ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام
جہاز میں بیٹھے ہوئے دریا کی گہرائی میں پہنچے یکایک طوفان
ظاہر ہوا جہاز چلانے والا جہاز چلانے سے عاجز ہو گیا
میاں نسید سلام اللہؓ شور و غل اور پریشانی سے حضرتؑ
کے حضور میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ مہدیؑ مراقبہ میں
ہیں۔ میاںؓ نے شور و غل سے ایسا عرض کیا کہ جہاز
میں قہر پیدا ہو گیا ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ مجھکو کیا
کہتے ہو میں نے کس وقت کہا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کے

کہ من بر حکم خدا تعالیٰ قادرام بعدہ میاںؓ گفتند کہ سوگند خورید کہ در دست شما کلید ہائے خزانۂ خدا نیست حضرت میرانؑ چند بار سر بالا کردہ طرف آسماں و طرف دریا دیدند طوفان فی الحال فرو شد چہ بنبیند راہی کہ پانزدہ روز بود آں بندر ہماں وقت آمد در جہاز چوں تفحص کنند کہ ذخیرہ اکنوں تمام شود بعدہ فرمودند کہ باری صبر ہم نکردی کہ حقتعالیٰ برای چہ ایں پیدا کردہ است **نقل است** حضرت میرانؑ بکعبۃ اللہ رفتند نزدیک کعبۃ اللہ نشستند برادراں عرض کردند کہ میرانجی کعبۃ اللہ را چرا طواف نمی کنند ساعتے گذشت میاں نظامؓ صاحب کشف بودند دیدند کہ کعبۃ اللہ طواف حضرت میرانؑ میکند حضرت میرانؑ فرمودند شمارا خدا تعالیٰ چشم دادہ است شما می بنبیند دیگراں نمی بنبیند **نقل است** بزرگوار فرمودند سوار از دل باش و پیادہ از تن علامت شناختن حق آں بود کہ از خلق بگریزد خاموش بودن در معرفت **نقل است** یک روز پیش حضرت میراں علیہ السلام مردی مغل آمدہ نشستہ

حکم پر قادر ہوں۔ اس کے بعد میاںؓ نے کہا کہ آپ قسم کھائیے کہ آپ کے ہاتھ میں خدا کے خزانہ کی کنجیاں نہیں ہیں۔ حضرت مہدیؑ نے سر اٹھا کر چند بار آسمان اور دریا کی طرف دیکھا اسی وقت طوفان بیٹھ گیا کیا دیکھتے ہیں کہ پندرہ روز کے راستہ پر جو بندر تھا اسی وقت آگیا جہاز میں تلاش کئے تو ذخیرہ قریب الختم تھا اس کے بعد فرمایا کہ ایکبار تو نے صبر بھی نہیں کیا کہ حقتعالیٰ نے یہ طوفان کس لئے پیدا کیا ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ کو گئے اور کعبۃ اللہ کے نزدیک بیٹھ گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا میرانجی کس لئے کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرتے۔ ایک گھنٹہ گذرا میاں نظامؓ صاحب کشف تھے دیکھا کہ کعبۃ اللہ حضرت مہدیؑ کا طواف کرتا ہے حضرت مہدیؑ نے میاں نظامؓ سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمکو آنکھ دیا ہے تم دیکھتے ہو دوسرے نہیں دیکھتے **نقل ہے** ایک بزرگوار نے فرمایا کہ دل سے سوار ہو تن سے پیادہ ہو حق کو پہچاننے کی علامت یہ ہے کہ مخلوق سے بھاگ معرفت کی راہ میں خاموشی اختیار کر۔ **نقل ہے** ایک روز ایک مرد مغل حضرت مہدیؑ کے حضور میں آکر بیٹھا اور عرض کیا کہ

عرض کرد کہ اے سید نشان مہدی ہمچنان است
کہ بر وے شمشیر کار نکند حضرت میراںؑ شمشیر خود بدست
او دادند و فرمودند کہ بازمائید آں کس شمشیر را
بدست خود گرفتہ بسیار قصد کرد دست بالا
کردن طاقت نداشت او گفت ایں را سنگ
یا آہن بندیدہ است کہ بسبب گراں باری
بالا کردن نمی توانم حضرتؑ فرمودند کہ اے
برادر کار شمشیر بریدن است و کار آب غرق
کردن است و کار آتش سوختن و لیکن بر مہدیؑ
و بر مصطفیؐ قادر شدن نتواند **نقل** است یکروز
بندگی میاں شاہ نظامؓ و چند یاراںؓ نشستہ بودند
حضرت میراں علیہ السلام مسواک میکردند میاں
نظامؓ فرمودند کہ میرانجی علما میگویند کہ نشان
مہدیؑ است کہ شاخی خشک بر زمین نشاندنی
الحال سبز و برگدار شود حضرت میراںؑ مسواک خود کہ
در دست بود بر زمین نشاندند فی الحال سبز و
برگدار شد باز بدست خود آں را بیروں کردند و
فرمودند کہ ایں کار بازیگر انست مراد حدیث اینست کہ
خشک دل بزمانۂ او سبز شوند . **نقل** است

اے سید مہدیؑ کی علامت ایسی ہے کہ اس پر شمشیر
اثر نہ کرے۔ حضرت مہدیؑ نے اپنی شمشیر اس کے ہاتھ
میں دیدی اور فرمایا کہ آزماؤ اس نے شمشیر کو اپنے
ہاتھ میں لیکر بہت قصد کیا ہاتھ اونچا کرنے کی طاقت
نہوئی۔ اس نے کہا اس کو پتھر یا لوہا بندھا ہوا ہے
بھاری ہونے کے سبب سے میں اوپر نہیں کر سکتا
حضرتؑ نے فرمایا کہ اے بھائی شمشیر کا کام کاٹنے کا
ہے اور پانی کا کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا کام جلانے
کا ہے ولیکن مہدیؑ اور مصطفیؐ پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا
نقل ہے ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؓ اور چند
صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت مہدیؑ مسواک
کرتے تھے۔ میاں نظامؓ نے فرمایا میرانجی علما کہتے
ہیں مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ سوکھی ہوئی ڈالی زمین
میں لگائے تو اسی وقت سر سبز اور پھلدار ہو جائے
حضرت مہدیؑ نے اپنی مسواک جو دست مبارک میں
تھی زمین میں لگائی فوراً ہری اور پھلدار ہو گئی پھر
اپنے ہاتھ سے اس کو باہر کیا اور فرمایا کہ یہ کام کھلاڑیوں
کا ہے حدیث کی مراد یہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانہ میں
سوکھے ہوئے دل سرسبز ہو جائیں گے۔ **نقل** ہے

روزی حضرت میرانؑ برائے غسل در جوئے سابرمتی رفتند در گجرات یک شخص اجنبی غیر آشنا ہم دید کہ جوان بود اورا فرمودند بیا پشت ما بمال آنکس آمدہ پشت مالید آنگہ فرمودند بنشیں ماہم پشت تو بمالیم چوں دست مبارک بر پشت انداختند ہماں وقت اورا جذبہ شد مغائبات معائنہ شد **نقل است** میاں سید خوندمیرؓ در سابرمتی آمدند آنجا یک شخص روی اسپ می شوید میاںؓ فرمودند چہ می شوئی او گفت روی اسپ می شویم میاںؓ فرمودند روئی دل بشوئید از توجہ میاں اورا فی الحال کشف شد صحبت میاںؓ اختیار کرد ہمراہ روانہ شد وبحال جذبہ در دائرہ ماندن نتوانید جائی دیگر ہماں حال ماند **نقل است** یک روز حضرت میراں علیہ السلام غسل کردند در شہر فرح موئی خود را داز کردند دریاد حقتعالی مشغول بودند ناگاہ مار بزرگ از سوراخ بیروں آمد و سر برداشت حضرت میراں علیہ السلام سر خود زیر کردہ پیش مار نہادند و فرمودند کہ اگر فرمان گزیدن است

گجرات میں ایک روز حضرت مہدیؑ غسل کے لئے سابرمتی ندی کو گئے تھے وہاں آپ نے ایک اجنبی غیر آشنا شخص کو بھی دیکھا جو جوان تھا فرمایا کہ آ اور ہماری پیٹھ کو مَل ۔ وہ شخص آکر پیٹھ ملا اس وقت فرمایا کہ تو بیٹھ ہم تیری پیٹھ ملتے ہیں جب آپ نے دست مبارک اس کی پیٹھ پر ڈالا اسی وقت اس کو جذبہ ہوا غیب کی چیزیں نظر آنے لگیں **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ سابرمتی ندی کے پاس آئے وہاں ایک شخص گھوڑے کا منہ دھو رہا تھا میاںؓ نے فرمایا کیا دھوتا ہے ۔ اس نے کہا گھوڑے کا منہ دھوتا ہوں ۔ میاںؓ نے فرمایا دل کا منہ دھو ۔ میاںؓ کی توجہ سے اسی وقت اس کو کشف ہوا اس نے میاںؓ کی صحبت اختیار کی ہمراہ روانہ ہوا جذبہ کی حالت میں دائرہ میں نہ رہ سکا دوسری جگہ اسی حال میں رہا ۔ **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدیؑ نے شہر فرح میں غسل کیا اور سر کے بال کھولکر حقتعالٰی کی یاد میں مشغول تھے یکایک ایک بڑا سانپ سوراخ سے باہر آیا اور اپنا سر اٹھایا حضرت مہدیؑ نے اپنا سر جھکا کر سانپ کے سامنے رکھا اور فرمایا کہ اگر خدا کا فرمان کاٹنے کے لئے ہوا ہے تو

ما راضی هستیم بعده مار سر خود در سوراخ کشید حضرت میرانؑ سر برداشتند باز مار آمد باز میرانؑ سر خود پیش مار کردند و فرمودند آنچه رضای حق باشد ما راضی هستیم باز مار سر خود کشید سوئم کرت باز بیروں آمد حضرتؑ سر خود پیش نهادند مار در سخن آمد حضرت میرانؑ را چند سوال کرد که ما مشتاق تو بودیم ایں زماں برای جمال تو آمدیم مار بیروں آمد نزد میراں علیہ السلام بر پای مبارک غلطیده برفت. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام یکجا نشسته بودند ناگاه ماری بزرگ آمد هر دو پائی مبارک خود دراز کرده پیش مار نهادند مار بر هر دو پای غلطیده باز در سوراخ رفت اولاد آں مار بود که در غار بحضور مصطفٰیؐ آمده بود. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام غسل جمعه میکردند شیخ بھیکؓ آب می انداختند ے می شنیدند ے هر قطرهٔ آب از تن مبارک افتادے میگوید که خدا ے را شکر میکنم پاکی ترا مارا بر اندام

ہم راضی ہیں۔ اس کے بعد سانپ نے اپنا سر سوراخ میں کھینچ لیا حضرت مہدیؑ نے اپنا سر اٹھا لیا۔ پھر سانپ آیا۔ پھر مہدیؑ نے اپنا سر سانپ کے سامنے کیا اور فرمایا کہ جو کچھ حق کی رضا ہے اس پر ہم راضی ہیں پھر سانپ نے اپنا سر کھینچ لیا۔ تیسرے بار پھر آیا حضرتؑ نے اپنا سر اس کے سامنے رکھا سانپ کلام کیا۔ اور حضرت مہدیؑ سے چند سوال کیا اور کہا کہ ہم تیرے مشتاق تھے اس وقت تیرا جمال دیکھنے آئے ہیں۔ سانپ باہر آیا حضرتؑ کے نزدیک آکر قدم مبارک پر لوٹ کر چلے گیا۔ **نقل** ہے۔ حضرت مہدیؑ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بڑا سانپ آیا حضرتؑ نے اپنے دونو قدم مبارک لانبے کر کے سانپ کے سامنے رکھا۔ سانپ دونو قدموں پر لوٹ کر پھر سوراخ میں چلے گیا۔ یہ سانپ اس سانپ کی اولاد سے تھا جو غار میں مصطفٰیؐ کے حضور میں آیا تھا۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ جمعہ کا غسل کرتے تھے اور میاں شیخ بھیکؓ پانی ڈالتے تھے اور سنتے تھے کہ پانی کا ہر قطرہ جو جسم مبارک سے گرتا ہے کہتا ہے کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں اور پاکی تیرے لئے سزاوار

صاحب الزماں مشرف ساختی. **نقل است** حضرت میراں علیہ السلام وضو می ساختند بی بی فاطمہؓ آب انداختے دراں زماں چغدے جاے نشستہ آواز کرد بی بی فاطمہؓ فرمودند خلق میگویند کہ ایشاں پیش از آدمیاں بودند چغد مجرد ایں قال بہ زبان حال آمد و گفت مہدی موعودؑ بی بی چنانچہ می گویند چنیں نیست ما پیشتر از آدمیاں نبودیم میراں علیہ السلام تبسم کردہ فرمودند بی بی فاطمہؓ چغد چنیں می گوید۔ **نقل است**. روزے میاں سید خوندمیرؓ برای دعوت درمیان عصر و مغرب نشستہ بودند کہ مارے بزرگ آمد براداراں قصد کشتن کردند میاںؓ منع کردند و مار را جای در دامن دادہ تمام بیان کلام کردند بعد از بیان مار براہ خود رفت بندگی میاںؓ فرمودند کہ ایں مار اولاد آں مار است کہ خاتم النبیؐ را ملاقات کردہ بود و آں جن است تصدیق مہدی موعودؑ میدارد و برای شنیدن بیان قرآن آمدہ است **نقل است** شیخ صدر الدین برای ملاقات حضرت میراں

ہیکہ ہم کو صاحب الزماں کے جسم مبارک سے مشرف کیا **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام وضو کرتے تھے بی بی فاطمہؓ پانی ڈالتے تھے۔ اس وقت ایک چغد ایک جگہ بیٹھا ہوا آواز کیا۔ بی بی فاطمہؓ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ چغد پہلے آدمی تھے۔ چغد نے اسی وقت زبان حال سے کہا اے مہدی موعودؑ بی بیؓ جیسا کہتے ہیں ویسا نہیں ہے ہم پہلے آدمی نہ تھے۔ مہدی علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اے بی بی فاطمہؓ چغد ایسا کہتا ہے۔ **نقل** ہے ایک روز میاں سید خوندمیرؓ عصر اور مغرب کے درمیان دعوت کے لئے بیٹھے تھے کہ ایک بڑا سانپ آیا۔ برادروں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ میاںؓ نے منع کیا اور سانپ کو اپنے دامن میں جگہ دی قرآن کا بیان پورا کیا بیان کے بعد سانپ اپنا راستہ لیا۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ سانپ اولاد سے اس سانپ کی ہے جو خاتم النبیؐ سے ملاقات کیا تھا۔ اور وہ جن ہے مہدی موعودؑ کی تصدیق کیا ہے قرآن کا بیان سننے کے لئے آیا ہے **نقل** ہے۔ شیخ صدر الدین حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا تھا۔ مہدیؑ اوپر کے حصہ کے کھیت پر جاکر

علیہ السلام آمدہ بود میراں بر کشت اعلیٰ رسید جای
مزین پوشیدہ برگ میخوردند و بر کف دست کمان
نہادہ ودر دست دیگر تیر داشتندے استادہ
بودند شیخ ایں طریق دیدند گمان شد بزبان ایں
سخن راندند کہ اینجا خدای نیست بازگشتند و
شتاب راہ گرفتند آواز غیب رسید ای صدرالدین
بازگرد۔ لاحول فرستادہ رفت باز درخت در سخن
آمد ای صدرالدین بازگرد چرا بداعتقاد گشتی برو
باری ملاقات بکن باز لاحول فرستاد آواز در
سنگ آمد بعدہ لاحول فرستاد آواز آمد در آب سہ
واقعہ شد باز آمد ملاقات کرد بیان شنید تربیت
شد حضرت میراں علیہ السلام را گفت شما را
مہدی نمی دانم میراںؑ فرمودند سہ روز یاد خدا
بکن چنیں کرد بازاری آمدہ بر پای مبارک
میراںؑ افتاد و گفت امروز اعتقاد کنم تو
مہدی موعودؑ است مرا از خدای معلوم شد۔
نقل است حضرت میراںؑ فرمودند لفظ طلاق
ہرگز بر زبان نیارید اگر کسے بیارد خدا تعالیٰ ظاہر فضیحت
کند زن خود پیش دیگراں بخسپاند اگر زن بے دین

اچھا لباس پہنکر پتے کھاتے تھے ایک ہاتھ میں کمان
دوسرے ہاتھ میں تیر لئے ہوئے کھڑے تھے شیخ
نے یہ حالت دیکھی زبان پر یہ بات جاری کی کہ یہاں
خدا نہیں ہے پلٹ گئے اور جلد راستہ چلنے لگے۔
غیب سے آواز آئی اے صدر الدین واپس ہو۔
لاحول بھیجکر چلے گئے۔ پھر درخت نے کلام کیا کہ
اے صدرالدین واپس ہو کیوں بداعتقاد ہوا۔
جا ایک بار ملاقات تو کر۔ پھر لاحول بھیجا۔ پتھر سے
آواز آئی اس کے بعد لاحول بھیجا۔ پانی سے آواز
آئی۔ تین واقعے گذرے تو واپس آکر ملاقات کی
بیان سنا تربیت ہوا اور حضرت مہدیؑ سے کہا کہ
میں آپ کو مہدیؑ نہیں جانتا۔ مہدیؑ نے فرمایا تین
روز خدا کا ذکر کر۔ ایسا ہی کیا۔ اور زاری کے
ساتھ آکر مہدیؑ کے قدم مبارک پر گر پڑا اور کہا
کہ میں آج اعتقاد کرتا ہوں کہ تو مہدی موعودؑ ہے
کیوں کہ مجھکو خدا سے معلوم ہوا ہے۔ **نقل ہے**
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ زبان پر ہرگز طلاق کا لفظ
مت لاؤ اگر کوئی شخص لاتا ہے تو۔ خدا تعالیٰ ظاہر
رسوا کرتا ہے اپنی عورت کو دوسروں کے سامنے

باشد کسی طلاق دہد او را ہیچ ملامت نیست
نقل است تلقین کردن مہاجراں اینچنین
بود کہ یکی مرد بندگی میاں شاہ نظامؒ را عرض
کرد فرزند مرا تلقین کنید میاںؒ تاخیر کردند بعدہٗ
کوشش بسیار کرد بعدہ میاںؒ نظر در لوح
محفوظ کردند ابتدا و انتہاے او معلوم
کردند۔ کہ خیریت است انگہ تلقین کردند
و فرمودند ایں اسم اللہ را کسے باید داد او
اہل ایمان باشد کسے را بدہد او را نفع شود
و کسے دیگر دہد او را نفع شود **نقل است** بعد
ازیں چوں وجود مطبخ بلقمات خطوظی بکل سوختہ
گشت و نسبت آتش ذکر فنا حاصل آمد نور
نفس بظہور آید و پردۂ او کبود خوش رنگ
باشد و بعد ازاں نور دل طلوع کند و پردۂ او
سرخ عقیق رنگ باشد سالک را از دیدن آں
نور ذوق عظیم بدل رسد و اشتیاقی در
سلوک پدید آید و بعد ازاں نور سر پرتوی
اندازد۔ پردۂ او سفید باشد و دریں
مقام علم لدنی کشف شدن آغاز کند

سلائے اگر عورت بے دین ہو کوئی شخص اس کو طلاق
دے تو وہ ملامت کا مستحق نہیں **نقل** ہے مہاجروںؒ
کا طریقہ تربیت کرنیکا ایسا تھا کہ ایک مرد نے بندگی
میاں شاہ نظامؒ سے عرض کیا کہ میرے فرزند کو تربیت
کرو میاںؒ نے دیری کی اس کے بعد اس نے بہت
کوشش کی اس کے بعد میاںؒ نے لوح محفوظ پر نظر کی
اور اس کی ابتدا اور انتہا کو معلوم کیا کہ خیریت ہے
اس وقت آپ نے تربیت کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا
نام ایسے شخص کو دینا (بتانا) چاہیئے کہ وہ اہل ایمان
ہو کسی کو دے تو اس کو نفع ہو اور جو ے اس کو نفع ہو
نقل ہے اس کے بعد (درجۂ ناسوت سے نکلنے کے
بعد) جب لقموں کے باورچیخانہ کا وجود اپنے پورے
خطوط نفسانی کے ساتھ جل گیا اور ذکر فنا کی آگ کا
تعلق پیدا ہوا تو اس وقت نفس کا نور ظاہر ہوتا ہے
اور اس کا پردہ نہایت ہی خوشرنگ نیلے رنگ کا ہوتا ہے
اس کے بعد دل کا نور طلوع کرتا ہے اور اس کا پردہ
گلی کے رنگ کا سرخ ہوتا ہے سالک کو اس نور کے
دیکھنے سے اس کے دل میں بہت ہی بڑا ذوق پیدا
ہوتا ہے اور سلوک میں شوق پیدا ہوتا ہے اس کے

بعد ازاں نور روح سرا کشف کند وپردۂ او
زرد بغایت آیندہ بود واز دیدن او نفس
ضعیف و دل قوی گردد بعد ازاں نور
خفی کہ روح القدس اشارت بدوست
در تجلی آید وپردۂ او سیاہ باشد بغایت
صافی وعظمت با ہیبت گاہ باشد کہ از
دیدن آں پردۂ سیاہ سالک فانی شود
ورعشہ بر وجود افتد مقصود آب حیات
جاودانی دریں ظلمات تعین است ـــــ
نقل است مشائخ طریق قدس اللہ روحہ
گفت کہ مرتد شریعت بیک کلمہ لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ . کہ بگوید بر سر کار رود
اما مرتد طریقت بعمل ثقلین بر سر راہ تواند
رفت نعوذ باللہ منہا . فی الحال ایں
بیچارہ در ہفت پردہ محتصر گردانید اول
پردۂ غیب شیطان است وپردۂ آں مکدر
است ودہ ہزار حجاب دراں جا رفع باید کرد
بعد ازاں پردۂ غیب نفس است و
پردۂ او کبود است دہ ہزار حجاب دیگر

بعد سِر کا نور پر توڈالتا ہے اس کا پردہ سفید ہوتا ہے
اس مقام میں علم لدنی کا کشف ہونا آغاز ہوتا ہے
اس کے بعد روح کا نور سِرا کشف ہوتا ہے اور
اس کا پردہ پیلے رنگ کا نہایت ہی خوشنما ہوتا ہے
اس کے دیکھنے سے نفس ضعیف اور دل قوی ہوتا ہے
اس کے بعد نورِ خفی جو روح القدس کا اشارہ اسی
کی طرف ہے تجلی میں آتا ہے اور اس کا پردہ کالے
رنگ کا ہوتا ہے نہایت صاف بزرگی اور ہیبت والا
ہوتا ہے اس سیاہ پردہ کے دیکھنے سے سالک فنا
ہو جاتا ہے اور اس کے وجود میں رعشہ پڑ جاتا ہے
آب حیات جاودانی کا مقصود اسی تاریکی میں مقرر ہے
نقل ہے مشائخ طریقت قدس اللہ روحہ نے کہا
ہے کہ شریعت کا مرتد اک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ جو کہتا ہے کام پر لگ جاتا ہے لیکن طریقت
کا مرتد دو نوجہان کا عمل کرنے کے بعد بھی کام پر
نہیں آسکتا نعوذ باللہ منہا فی الحال یہ بیچارہ
(طریقت کا مرتد) سات پردوں میں محصور ہو گیا پہلا
پردۂ غیب شیطان کا ہے اور وہ پردہ گندا ہے
اس پردہ میں دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں کو

له - سیاہی در سیاہی - وجود کردگار اندر سیاہی

دراں مقام اند بعد ازاں پردہ غیب دل است
پردۂ او سرخ رنگ است و دہ ہزار
حجاب دریں مقام رفع باید کرد و بعد
ازاں پردۂ غیب سر است و رنگ او
سفید است عظیم رقیق و دہ ہزار حجاب
دیگر دریں منزل رفع باید کرد و بعد
ازاں پردۂ غیب روح است و رنگ
او بغایت زرد است و دہ ہزار پردۂ
حجاب دیگر دریں مقام باید در نوردید
بعد ازاں پردۂ خفی است و رنگ آں
پردۂ سیاہ مہیب است و دہ ہزار
حجاب دیگر دریں مقام رفع باید کرد
و بعد ازاں پردۂ غیب الغیوب است
رنگ او سبز است و دہ ہزار حجاب
دیگر دریں مقام رفع باید کرد و مجموع
ایں حجاب بود کہ تعلق سالک دارد محجوب
است کہ واقع شدہ است از حق نہ
آنکہ حق ہیچ محجوب شدہ در ہیچ چیز
حق را حجاب خواند کرد بعد ازاں رفع

اٹھا دینے کے بعد نفس کا پردۂ غیب ہے، اس کا پردہ
نیلے رنگ کا ہے اس مقام میں دس ہزار دوسرے
پردے ہیں ان سب پردوں کو اٹھا دینے کے بعد
دل کا پردہ غیب ہے یہ پردہ سرخ رنگ کا ہے
اس مقام پر دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں
کو اٹھا دینے کے بعد سر کا پردۂ غیب ہے اس کا
رنگ سفید ہے یہ پردہ بہت پتلا ہوتا ہے اس مقام
میں دس ہزار دوسرے پردے ہیں ان سب پردوں کو
اٹھا دینا پڑتا ہے اس کے بعد روح کا پردۂ غیب
ہے اس کا رنگ نہایت زرد ہے اس مقام میں دوسرے
دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں کو لپیٹ دینا
پڑتا ہے اس کے بعد پردۂ خفی ہے اس پردہ کا رنگ
نہایت مہیب اور کالا ہے اس مقام میں دوسرے
دس ہزار پردے ہیں ان سب کو اٹھا دینا پڑتا ہے
اس کے بعد غیب الغیوب کا پردہ ہے اس کا رنگ
سبز ہے یہاں دس ہزار دوسرے پردے ہیں ان
سب کو الٹ دینا پڑتا ہے ان تمام پردوں کا مجموعہ
جن کا تعلق سالک سے ہے ان سب پر ایک حجاب ہے
جو اللہ کی طرف سے یہ سب پردے اس پردہ میں چھپے ہوئے

این ہفتاد ہزار حجاب بہ حجاب کبریا رسد
چنانچہ رسول اللہؐ می فرماید حجاب
النور لوکشفتھا لاحرقت سبحات
وجھہ مد بصرہ ما انتھی الیہ
بصرہ من خلقہ. **نقل است** وقت وصال
رسول علیہ السلام مہتر جبرئیلؑ و ملک الموت
ہر دو آمدند جبرئیلؑ نزد پائے و عزرائیلؑ
نزد سر استادند دران وقت ندائے
رب العالمین شد عزرائیلؑ بجانب
مشرق گریخت و جبرئیلؑ بجانب مغرب
گریخت خدا تعالیٰ آمد بوسہ بہ پیشانی
داد ذات در ذات واصل شد این نقل
سید محمد گیسو درازؒ میفرمایند. **نقل است**
وقت وصال رسول اللہؐ بسیار حرارت
شد بی بی عائشہؓ عرض کردند وقت نماز
شدہ است فرمودند آب بیارید عرض
کردند آب آوردیم حرارت شد باز عرض
کردند وقت نماز شد فرمودند آب بیارید
سہ کرت ہموں فرمودند بی بی عائشہؓ فرمایند

ہیں یہ بات نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کسی چیز میں چھپا ہوا ہے
کوئی چیز حق کا حجاب نہیں کر سکتی اس کے بعد ان ستر
ہزار پردوں کا اٹھا دینا بھی ایک حجاب ہے جو ایک
بڑے حجاب کو پہنچتا ہے چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ
نور کا پردہ اگر تو اس کو اٹھا دیوے تو اس کی ذات
کے انوار تیرے مد بصر کو جلا دیں گے. جہاں تک کہ مخلوق
کی بصارت کی انتہا ہوتی ہے. **نقل** ہے رسولؐ
کے وصال کے وقت مہتر جبرئیلؑ اور ملک الموت دونو
آئے جبرئیلؑ قدموں کے پاس اور عزرائیلؑ سر کے
پاس کھڑے ہو گئے اس وقت رب العالمین کی
ندا ہوئی عزرائیلؑ مشرق کی طرف بھاگے اور جبرئیلؑ
مغرب کی طرف بھاگے خدا تعالیٰ نے آکر آنحضرتؐ
کی پیشانی کو بوسہ دیا ذات میں ذات واصل ہوئی
یہ نقل سید محمد گیسو درازؒ نے فرمائی ہے. **نقل** ہے
رسول اللہؐ کے وصال کے وقت بہت بخار تھا بی بی
عائشہؓ نے عرض کیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے فرمایا
پانی لاؤ. عرض کیں کہ پانی لائی ہوں. حرارت ہوئی
پھر عرض کیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے. فرمایا کہ پانی
لاؤ. تین بار اسی طرح فرمایا. بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلعم را بسیار حرارت شد بعدہٗ وصال
شد **نقل است** بی بی خدیجہؓ را موت
نزدیک شد بی بیؓ رسول اللہ صلعم را عرض کردند
ردای خوندکار ما را کفن کنید در روز قیامت
کنیزک خود را فراموش مکنید فاطمہؓ مادر می گوید
من مفلس ام نصیب من محمد صلعم آمد من ہیچ نداشتم
ہزار تنکہ چہل زر ائن در راہ خدا دادم این
وصیت کردند نقل شدند۔ **نقل است** بی بی
فاطمہؓ را وقت موت نزدیک شد جامۂ کفن
بدست خود شستند فرزنداں را نزدیک نشاندند
سر خود بالیشاں گفتند بے مادر خواہد شوید۔
حضرت علیؓ در مسجد بود طلبیدہٗ آوردند علیؓ گفت
چہ میشوئید فاطمہؓ گفت کفن می شویم علیؓ حیران
ماند وصال شد ہمہ یاراںؓ آمدند سپارش کردند
علیؓ در خواب دید از سوال منکر نکیر درماندہ شد
منکر نکیر را میگوید این ضعیف را درشتی مکن
دست ملک الموت ایں زماں خلاص شدہٗ است
علیؓ بی بیؓ را پرسیدند چہ واسطہ است بی بیؓ
فرمودند سوزن کسی نزد من بود ندادم دیوار را داد انتہا

رسول اللہ صلعم کو بہت حرارت ہوئی اس کے بعد وصال
ہوا۔ **نقل** ہے بی بی خدیجہؓ کی موت نزدیک ہوئی۔
بی بیؓ نے رسول صلعم سے عرض کیں کہ خوندکار کی چادر میں
ہمارا کفن بناؤ۔ قیامت کے روز اپنی باندی کو مت
بھولو۔ فاطمہؓ کی ماں ہونے کا شرف عطا کراؤ میں مفلس
ہوں میرے نصیب میں محمد صلعم آئے ہیں۔ میں کوئی چیز نہیں
رکھی ہزار تنکے اور چالیس زر ائن خدا کی راہ میں دیدی
یہ وصیت کیں رحلت ہوگئی۔ **نقل** ہے بی بی فاطمہؓ
کی موت کا وقت نزدیک ہوا کفن کا کپڑا اپنے ہاتھ
سے دھوئیں بچوں کو نزدیک بٹھائیں اپنا بھید آن سے
کہیں کہ تم بغیر ماں کے ہوں گے۔ حضرت علیؓ مسجد میں
تھے طلب کیں۔ علیؓ نے کہا کیا دھوتی ہو۔ فاطمہؓ نے
کہا کفن دھوتی ہوں علیؓ حیران رہے بی بیؓ کا
وصال ہوگیا۔ تمام صحابہؓ آئے مغفرت چاہی۔ علیؓ
نے خواب میں دیکھا کہ منکر نکیر کے سوال سے عاجز
ہوئیں کہتی ہیں کہ اس ضعیف پر سختی مت کرو ملک الموت
کے ہاتھ سے اس وقت نجات ملی ہے۔ علیؓ نے بی بیؓ
سے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے۔ بی بیؓ نے فرمایا کہ
کسی کی سوئی میرے پاس تھی اس کو نہیں دی دیوار میں

زود بدمید سوزن ہر کہ بود. حضرت علیؓ اورا
دادند انگہ بی بیؓ منکر نکیر را جواب دادند.
سبحان اللہ اینچنیں کساں را ایں حال شد.
ما و شمارا چہ حال خواہد شد. **نقل است** حضرت
رسولؐ روزے بارواح مہتر موسیٰؑ پرسید کہ
ارواح شما از گلہا چگونہ قبض شد. موسیٰؑ عرض
کردند بوی گل اول گرفتم جان ما چناں شد کہ
گوسفند زندہ را پوست بیروں میکنند
و بوی گل دوم گرفتم جان ما چناں شد کہ ماہی
زندہ را بر سنگ انداختند و پاک کردہ در
غربال بریاں می کنند و بوی گل سوم گرفتم
جان ما چناں شد کہ سیلہ ململ بر درخت خار دار
انداختہ میکشند پارہ پارہ می شود بہ چنیں
دشواری جان ما قبض شد. **نقل است**
سید ابراہیمؓ فرزند رسول علیہ السلام نقل شدند
رسول خداؐ بدست خود غسل دادند سپارش کردند
منکر نکیر آمدند پرسیدند من ربک گفت اللہ ربی
پرسیدند من نبیک گفت ابی منکر نکیر دست
بالا کردند. سید ابراہیمؓ نعرہ بزد رسول اللہؐ

لگادی تم جس کی سوئی ہے اس کو جلد دید و حضرت
علیؓ نے اُس کو دی اس وقت بی بیؓ نے منکر نکیر کا
جواب دیں سبحان اللہ ایسے اشخاص کا یہ حال ہوا
تو ہمارا اور تمہارا کیا حال ہوگا **نقل** ہے ایک روز
حضرت رسولؐ نے مہتر موسیٰؑ کی ارواح سے پوچھا کہ
تمہاری ارواح پھولوں سے کس طرح قبض ہوئی
موسیٰؑ نے عرض کیا کہ پہلے پھول کی بو سونگھا تو ہماری
جان ایسی ہوئی کہ زندہ بکرے کا پوست نکالتے
ہیں۔ دوسرے پھول کی بو سونگھا تو ہماری جان ایسی
ہوئی کہ زندہ مچھلی کو پتھر پر ڈالتے ہیں اور خوب رگڑ کر پاک
کر کے چھلنی میں بھونتے ہیں۔ اور تیسرے پھول کی بو
سونگھا تو ہماری جان ایسی ہوئی کہ باریک ململ کو
خاردار درخت پر ڈالکر کھینچتے ہیں تو ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاتا ہے ایسی سختی سے ہماری جان قبض ہوئی
نقل ہے رسولؐ کے فرزند سید ابراہیمؓ کا وصال
ہوا رسول خداؐ نے اپنے دست مبارک سے غسل دیا
مغفرت چاہی منکر نکیر آئے اور پوچھا کہ تیرا رب
کون ہے۔ کہا کہ اللہ میرا رب ہے۔ پوچھا کہ تیرا نبی
کون ہے۔ کہا میرے باپ منکر نکیر نے ہاتھ اٹھایا

شنیدہ بازگشتہ آمدہ فرمودند الولت محمد رسول اللہ یاراں بسیار زاری کردند آں وقت گفتند اے رسول خدا حال ما چہ خواہد شد معصوم ہفت سال فرزند خوندکار را ایں حال شد آں وقت ایں آیت نازل شد

قولہ تعالیٰ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء (جز ۱۳ رکوع ۱۶)

نقل است از عبداللہ بن سلام کہ بعد از قبض ہمہ ارواحہا ملک الموت را فرمان آید تو نیز جان از تن بیروں کن وبحق تسلیم کن پس عزرائیل بر سنگ صخرہ آید بزیر عرش دست چپ خود دراز کند ناخن ہائے قوی اندر رساند خودرا بیروں آوردن حملہ کند از تلخی جان کندن بانگ بر آورد و نعرہ بزند اگر ہمہ آفرینش آں وقت زندہ بودے ہمہ از ہیبت آں نعرہ بیک بار ہلاک شدی پس عزرائیل بگوید اے باری تعالیٰ اگر ایں بندہ دانستی کہ تلخی جان کندن ایں طریق دشوار است

سید ابراہیمؓ نے نعرہ مارا رسولؐ نعرہ کی آواز سنکر واپس آئے اور فرمایا کہ تیرا باپ محمد رسول اللہؐ ہے صحابہؓ نے بہت زاری کی اور اس وقت کہا کہ اے رسول خدا ہمارا حال کیا ہوگا جبکہ خوندکار کے سات سالہ معصوم فرزند کا یہ حال ہوا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو پکی بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے۔

نقل ہے عبد اللہ ابن سلام سے کہ تمام ارواح کو قبض کرنے کے بعد ملک الموت کو بھی فرمان خدا ہوگا کہ تو بھی اپنی جان تن سے باہر کر اور حق کے حوالہ کر پس عزرائیل سخت چٹان پر آئیں گے اور عرش کے نیچے اپنا بایاں ہاتھ لانبا کریں گے اور اپنے قوی ناخنوں کو جسم کے اندر پہنچائیں گے اور اپنی روح کو باہر کرنے کے لئے حملہ کریں گے جان کندنی کی تلخی سے چیخ ماریں گے اور نعرہ ماریں گے۔ اگر تمام مخلوق اس وقت زندہ رہتی تو اس نعرہ کی ہیبت سے سب مخلوق فوراً ہلاک ہوجاتی۔ پس عزرائیلؑ کہیں گے اے باری تعالیٰ اگر یہ بندہ جانتا کہ جان کندنی کی تلخی ایسی مشکل ہے

بندہ این عہدہ قبول نہ کردی باز ندا آید کہ
اے عزرائیلؑ جان بدہ پس بہ ہیبت ندائے
باری تعالیٰ جان بدشواری بدہند **نقل است**
وقت رحلت حضرت ابابکرؓ نزدیک آمد خواب
دید رسول علیہ السلام در آسمان دنیا آمدند درمیان
فرشتگان بی بی عائشہؓ را طلبیدہ فرمودند پدر
ترا سفر قیامت آمدہ است پس وصیت کرد
کہ این گلیم ما را کفن کنید نظر رسولؐ برین گلیم افتادہ
است وقتے کہ تائب شدیم این گلیم پوشیدیم
زاری کردیم این دو چپتیل ما را تعین کردہ بود
ما امانت داشتیم ہر وقتیکہ عمر رضی اللہ عنہ بعد
ازین بخلافت بہ نشینند آن وقت بدہید در
حق فقیران داخل بکنید وقتے کہ حرارت
بسیار شد انگبین در خانہ ابابکرؓ بود آن وقت
گفت چہ روی نمایم رسول خداؐ را کہ در خانہ
رسول علیہ السلام انگبین نبود و در خانہ من
است وصال شد نزدیک گنبد رسولؐ بردند
باب گنبد کشادہ شد نزد رسولؐ قبر کردہ
اندرون علیؓ شدند چہ بینند کہ دست رسولؐ

تو بندہ اس عہدہ کو قبول نہ کرتا پھر ندا آئیگی کہ اے
عزرائیلؑ جان دے پس باری تعالیٰ کی ندا کی ہیبت
سے جان مشکل سے دیں گے **نقل** ہے حضرت ابابکرؓ
کی رحلت کا وقت قریب آیا تو خواب میں دیکھا کہ رسولؐ
آسمان دنیا میں فرشتوں کے درمیان آئے اور بی بی
عائیشہؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ تیرے باپ کے لئے
قیامت کا سفر آیا ہے پس ابابکرؓ نے وصیت شروع
کی کہ اس کمل میں ہمارا کفن بناؤ کیونکہ اس کمل پر
رسولؐ کی نظر پڑی ہے جس وقت کہ ہم نے توبہ کی یہ کمل
پہنی اور زاری کی یہ دو چپتیل ہمارے لئے تعین (مقرر)
کئے تھے ہم نے امانت رکھے ہیں جس وقت کہ عمرؓ ہمارے
بعد خلافت پر بیٹھیں اس وقت یہ چپتیل ان کو دو اور
کہو کہ یہ چپتیل فقیروں کے حق میں داخل کرو جس وقت
آپ کو حرارت زیادہ ہوئی آپ کے گھر میں شہد تھا۔
اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں رسول خداؐ کو منہ کیا
دکھاؤں کیوں کہ رسول خدا علیہ السلام کے گھر میں
شہد نہ تھا اور میرے گھر میں شہد ہے آپ کا وصال
ہو گیا آپ کے جنازہ کو رسولؐ کی گنبد مبارک کے پاس
لے گئے گنبد کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ رسولؐ کے

بر روی ابابکرؓ داشتہ دعا میکردند یا بار
خدایا بصدقہ این سفید ریش امت مارا
بخش فرمان آمد اے محمد اگر عاصیان را این
زمان خواستی قبول کردے ابابکرؓ را نزد ما
اینچنین قدر است باز ندا شد ادعوا وصل
الحبیب الی الحبیب حضرت علیؓ
آں وقت فرمودند ما ابابکرؓ را نشناختیم
نقل است حضرت عمر رضی اللہ عنہ را
یک غلام زخم کرد وقت رحلت عمرؓ نزدیک
شد وصیت کردند مارا نزدیک گنبد ببرید
در کشادہ شود آنجا دفن بکنید وگرنہ بیروں
دفن کنید در کشادہ شد قبر کردہ دفن کردند
حضرت علیؓ درون قبر شدند آنجا دیدند پس
ہر طرف زمین دویدہ حملہ آور دید عمرؓ چہار
طرف ہم زمین را داشتند پسر عمر عبداللہؓ
دوازدہ سال در توجہ بود عمرؓ را ببینم دوازدہ
سال ندید بعدہ دید عمرؓ بحال شتاب میرفتند عبداللہؓ
ندا کرد یا ابا جواب نداد باز ندا کرد اے
عمر خطابؓ استادہ شوید چیزے می پرسم و گفت

نزدیک قبر بنائے اس میں علیؓ اترے کیا دیکھتے ہیں کہ
رسولؐ اپنا ہاتھ ابابکرؓ کے منہ پر رکھکر دعا کرتے ہیں کہ
یا اللہ اس سفید ریش کے صدقہ سے ہماری امت کو
بخشدے فرمان خدا آیا کہ اے محمدؐ اگر تو اس وقت
گنہگاروں کے لئے دعا کرتا تو میں قبول کرتا ہمارے
نزدیک ابابکرؓ کی ایسی قدر ہے پھر ندا آئی کہ واپس
ہو جاؤ حبیب واصل ہو گیا حبیب میں حضرت علیؓ
نے اس وقت فرمایا کہ ہم نے ابابکرؓ کو نہیں بھیجا تھا
نقل ہے ایک غلام نے حضرت عمرؓ کو زخمی کیا عمرؓ کی
رحلت کا وقت قریب پہنچا وصیت شروع کی کہ ہمکو
رسولؐ کی گنبد کے پاس لیجاؤ اگر گنبد کا دروازہ خود
بخود کھلگیا تو گنبد میں دفن کرو۔ وگرنہ باہر دفن کرو
گنبد کا دروازہ خودبخود کھل گیا گنبد میں قبر بنا کر دفن
کئے حضرت علیؓ قبر میں اترے اور وہاں دیکھا کہ ہر
طرف زمین دوڑ کر عمرؓ پر حملہ کی چاروں طرف سے زمین
کو چھوڑ کر آپ کو قبر میں رکھے۔ عمرؓ کے فرزند عبداللہؓ
بارہ سال عمرؓ کو دیکھنے کی طرف متوجہ تھے بارہ سال
تک نہ دیکھا اس کے بعد دیکھا کہ عمرؓ جلدی سے جارہے
ہیں عبداللہؓ نے پکارا کہ اے باپ تو عمرؓ نے جواب

از شما با خدا چوں افتاد گفت دوازدہ سال مقام عتاب داشتند ے ایں زمان بمقام حساب می برند برابر محمدؐ میروم شاید بصدقۂ محمدؐ آسان شود۔ با دوستی خدا پدر را کشتہ پسر را کشتہ بود ہر وقت بر خلافت نشستند بر زن محبت بود آں زن را طلاق دادند واسطۂ ایں زن چیزی خلاف شرع شد در شب چوں روز شدی درون شہر نگہبانی خلق کردندی وچوں شب شدی در گورستان رفتہ مشغول شدی ایں چنیں ذات را ایں چنیں حال شد دیگراں را چہ حال شود **نقل است** حضرت عثمانؓ خلافت میکردند بر نردبان منبر رسول علیہ السلام نشستہ بیان میکردند پیر شدہ بود خلق و تحفہ بسیار آمدے بر ولایت دوستان خود را فرستادہ بودند دیگر چیزے رسم آں تبدل بود ازاں سبب لشکر بر عثمانؓ آمد عثمانؓ اعتکاف نشستہ بودند علیؓ حسنؓ و حسینؓ را فرستادند عثمانؓ را

نہیں دیا پھر پکارا کہ عمرؓ خطاب کھڑے رہو میں کچھ پوچھتا ہوں اور پوچھا کہ تم پر خدا کیساتھ کیسی گذری کہا کہ بارہ سال عتاب کے مقام پر رکھے تھے اس وقت حساب کے مقام پر لیجارہے ہیں محمدؐ کے برابر جاتا ہوں شاید محمدؐ کے صدقہ سے مشکل آسان ہو۔ عمرؓ خدا کی دوستی میں باپ اور بیٹے کو قتل کئے تھے جب مسند خلافت پر بیٹھے عورت سے محبت تھی اس کو طلاق دی اس عورت کے واسطے سے رات میں ایک چیز خلاف شرع ہوگئی تھی۔ جب دن نکلتا تو شہر میں جاکر مخلوق کی نگہبانی کرتے اور جب رات ہوتی تو قبرستان میں جاکر خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ایسی ذات پاک کا ایسا حال ہوا تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔ **نقل** ہے حضرت عثمانؓ خلافت کرتے تھے رسولؐ کے منبر کی سیڑھی پر بیٹھ کر بیان کرتے تھے ضعیف ہوگئے تھے مخلوق اور تحفے بہت آتے اپنے دوستوں کو عہدوں پر بٹھاتے تھے دوسری چیز یہ کہ اس حکومت کا طریقہ بدل گیا تھا اسی سبب سے عثمانؓ پر لشکر آیا عثمانؓ اعتکاف میں بیٹھے تھے

سلام بگوئید من اعتکاف نشستہ ام مرا
فرستادہ اند عثمانؓ گفت اینک رسول اللہ
آمدہ مرا فرمودند بیائید وقت ما تمام شد
علیؓ را سلام بگوئید شما بروید مرا آبی بفرستید
لشکر گرداگرد در مسجد آمدہ آب رفتن نداد
عثمانؓ قرآن تلاوت کردندی بریں محل آمد
فسیکفیکھم اللہ (جزء ۱ رکوع ۱۶) یک حبشی
غلام آمد سر عثمانؓ علیحدہ کرد بر مصحف خون
افتادہ بعدہ وصال شد نقل است
حضرت علی رضی اللہ عنہ وقت صبح در
مسجد آمدہ مردماں را فرمودند برخیزید
وقت نماز شدہ است خود در محراب
بودند عبدالرحمن آمدہ حضرت علیؓ را
زخم کرد علیؓ را در حجرہ بردند ام سلمہؓ
را طلبیدہ وصیت کرد مرا در خاک بنہید
حسنؓ و حسینؓ را گفت شما را حوالہ خدا کردم
بسیار زاری کردند ام سلمہؓ فرمود یا علیؓ
چندیں اطاعت کردی توبہ میکنی علیؓ فرمود
کشتی حیات در دریائے موت افتادہ است

علیؓ نے حسنؓ اور حسینؓ کو بھیجا کہ عثمانؓ کو سلام کہو
اور کہو کہ میں اعتکاف بیٹھا ہوں مجھکو بھیجے ہیں
عثمانؓ نے کہا کہ یہ لو رسول اللہ ؐ نے آکر مجھکو فرمایا
کہ آؤ ہیں ہمارا وقت پورا ہوچکا ہے لہذا تم
جاؤ۔ علیؓ کو سلام کہو اور میرے لئے پانی بھیجو
لشکر محاصرہ کرکے مسجد میں آکر پانی لیجانے
نہیں دیا عثمانؓ قرآن کی تلاوت کرتے ہوے
اس محل پر پہنچے۔ تو عنقریب تمہارا انتقام
لے لیگا ان سے اللہ۔ ایک حبشی غلام آیا عثمانؓ
کا سر علیحدہ کیا۔ قرآن شریف پر خون گرا اسکے
بعد وصال ہوا نقل ہے حضرت علیؓ نے صبح کے
وقت مسجد میں آکر لوگوں سے فرمایا کہ اٹھو نماز
کا وقت ہوگیا۔ خود محراب میں تھے۔ عبدالرحمن
آکر حضرت علیؓ کو زخمی کیا۔ علیؓ کو حجرہ میں لیگئے
ام سلمہؓ کو بلا کر وصیت کی کہ مجھکو خاک میں مت
رکھو۔ حسنؓ اور حسینؓ سے کہا کہ میں نے تم کو خدا
کے حوالے کیا۔ اور بہت زاری کی ام سلمہؓ
نے فرمایا اے علیؓ تو نے اتنی طاعت کی اور پھر
توبہ کرتا ہے۔ علیؓ نے فرمایا حیات کی کشتی موت

بادبان نصیب بریدہ شدہ باد بے نیازی می وزد کشتی حیات دراں جنبد شدہ ہزار ملائک برائے نظارگی آمدند در حق علیؓ چہ فرمان شود کجا برند ایں وقت مارا رسیدہ است اطاعت ما آمدہ چناں شد چوں موئے، موت آویخت و باد بے نیازی جان را پرانیدہ معلوم نیست کہ کجا برد ایں چنیں فرمودند بعدہ وصال شد

نقل است. خواجہ حسن بصریؒ را ملک الموت آمدہ چناں شکنجہ کرد حسنؒ روئے خود بر زمین مالید کراماً کاتبین ایں ہر دو گواہی دادند اے ملک الموت سی سال شدہ است بدی ایں مرد ہیچ نہ نوشتیم تو برو چندیں سختی میکنی فرمان خدا ملک الموت را شد دو گواہ گواہی می دہند برو عذاب مکن بعدہ ملک الموت رہا کرد اورا بعدہ وصال شد بحضور حضرت رب العالمین بردند فرمان شد ای پیر

کے دریا میں پڑ گئی ہے نصیب کا بادبان منقطع ہو گیا ہے بے نیازی کی ہوا چل رہی ہے۔ حیات کی کشتی ہوا میں حرکت کر رہی ہے اٹھارہ ہزار فرشتے دیکھنے کے لئے آئے ہیں کہ علیؓ کے حق میں کیا فرمان خدا ہوتا ہے اور کہاں لیجاتے ہیں (معلوم نہیں) یہ وقت ہمارے لئے پہنچا ہے ہماری اطاعت آکر ایسی معلوم ہو رہی ہے جیسا کہ بال۔ موت گلے کا ہار ہو گئی ہے اور بے نیازی کی ہوا جان کو اڑا رہی ہے معلوم نہیں کہاں لیجاتی ہے، ایسا فرمایا اس کے بعد وصال ہوا۔

نقل ہے خواجہ حسن بصریؒ کے پاس ملک الموت نے آکر ایسی تکلیف دی کہ حسن اپنا منہ زمین پر ملتے کراماً کاتبین ان دونوں نے گواہی دی کہ اے ملک الموت تیس سال گذرے ہم نے اس مرد کی کوئی بدی نہیں لکھی اور تو اس پر ایسی سختی کرتا ہے۔ ملک الموت کو خدا کا فرمان ہوا کہ دو گواہ گواہی دیتے ہیں اس پر عذاب مت کر اس کے بعد ملک الموت نے اس کو چھوڑ دیا اس کے بعد حسنؓ کا وصال

دراں شب دو رکعت نماز کردی آں
قبول کردم اگر آں دو رکعت نماز نبودی
میدانستی کہ ایں وقت چہ کردمی یعنی
در دوزخ فرستادمی ایں زمان نجات
دادم ترا برو در بہشت **نقل است**
خواجہ جنیدؒ را وقت وصال آمد
بسیار زاری کردند یاراں عرض کردند
خوندکار چند طاعت کردند چرا
زاری می کنند فرمودند طاعت ما ایں
وقت چناں شد چوں موے آویختہ
بر و باد سخت میگذرد معلوم نبود کہ
کجا برد ایں طاعت چنیں شدہ است
بعدہ وصال شد در گور منکر و نکیر
آمدند و پرسیدند من ربک
جنیدؒ فرمودند خداے را بپرسید
اگر او قبول کند گفتہ من حق و گرنہ
گفتہ من چہ اعتبار است فرمان شد
بندہ من حق می گوید شما بیائید منکر
و نکیر رفتند۔ **نقل است** یک

ہوا۔ حضرت رب العالمین کے حضور میں لیگئے
فرمان خدا ہوا کہ اے بوڑھے تونے اس رات
میں دو رکعت نماز ادا کی ہیں نے اس کو قبول کیا
اگر وہ دو رکعت نماز قبول نہوتے تو تو جانتا
ہے کہ میں اس وقت کیا کرتا یعنے میں دوزخ
میں بھیجتا اس وقت میں نے تجھکو نجات دی
بہشت میں جا۔ **نقل** ہے خواجہ جنیدؒ کے وصال
کا وقت آیا تو آپ نے بہت زاری کی۔ یاروں
نے عرض کیا کہ خوندکار نے اس قدر طاعت کی
پھر کس لئے زاری کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری
اطاعت اس وقت ایسی ہو گئی جیسے کہ ایک
بال لٹکا ہوا ہے اس پر سخت ہوا چل رہی ہے
معلوم نہیں کہ بال کو کہاں لیجائے۔ یہ اطاعت
ایسی ہو گئی ہے اس کے بعد وصال ہوا قبر میں
منکر اور نکیر آئے اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے
جنیدؒ نے فرمایا کہ خدا سے پوچھو اگر وہ قبول کرتا
ہے تو میرا کہنا حق ہے وگرنہ میرے کہنے کا
کیا اعتبار ہے فرمان خدا ہوا کہ میرا بندہ حق
کہتا ہے تم آجاؤ منکر اور نکیر چلے گئے۔ **نقل ہے**

اولیاءؒ را وصال شد منکر ونکیر آمدند
پرسیدند من ربک جواب سخن
گفت باصاحب شما بگویم باشما سخن
گفتن محال است بحرمت خود باز گردید
وگرنہ بے حرمت شوید فرمان خدائے
آمد شما بیائید از نزد او منکر ونکیر
رفتند **نقل است** بی بی رابعہؒ خدای
را عرض کردند چیزے عمل ما بدرگاہ تو قبول
شد یا نہ فرمان آمد یک عمل تو بدرگاہ ما قبول
شدہ است سگ ما تشنہ بود اورا آب
نوشانیدی آں عمل قبول کردم بی بی رابعہؒ
را وصال شد در گور منکر ونکیر آمدند
پرسیدند من ربک بی بیؒ جواب دادند یک
ونیم گز در زمین آمدم خدا از من فراموش شد
کہ شما می پرسید باز ایشاں رفتند
نقل است یکی اولیاءؒ را وصال شد
بحضور رب العالمین بردند اورا فرمان
شد در دنیا چہ کردی او گفت چہار صد
سال عبادت کردم فرمان شد این را بالای

ایک اولیاء اللہؒ کا وصال ہوا۔ منکر ونکیر آئے
اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے جواب دیا کہ میں
تمہارے صاحب سے کہتا ہوں تم سے بات
کہنا محال ہے (اپنی) عزت سے چلے جاؤ ورنہ
بے عزت ہوگے۔ فرمان خدا آیا کہ تم اس کے
نزدیک سے آؤ تو منکر نکیر چلے گئے۔ **نقل ہے**
بی بی رابعہؒ نے خدا تعالی سے عرض کیں کہ ہمارا
کچھ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے یا نہیں۔
فرمان خدا آیا کہ ہماری درگاہ میں تیرا ایک عمل
قبول ہوا ہے۔ ہمارا کتا پیاسا تھا تو اس کو پانی
پلائی وہ عمل میں نے قبول کیا بی بیؒ کا وصال ہوا
قبر میں منکر نکیر آئے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے
بی بیؒ نے جواب دیا کہ میں ڈیڑھ گز زمین میں آئی
تو کیا خدا مجھ سے فراموش ہوگیا۔ (کیا میں خدا
کو بھول گئی) جو تم مجھ سے پوچھتے ہو پھر منکر نکیر
واپس چلے گئے **نقل ہے** ایک اولیاء اللہ کا
وصال ہوا۔ رب العالمین کے حضور میں لیگئے
اس کو فرمان ہوا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا اس نے
کہا میں نے دنیا میں چار سو سال تیری عبادت کی

دوزخ راہ چہار صد سال مقام سازند مقام آنجا دیدہ چناں حیران شد فریاد کرد یا رب العالمین من بسیار ہلاک شدم فرمان آمد تو چہار صد سال عبادت کردی بر عبادت تکیہ کردی ازاں سبب چہار صد سال راہ دوزخ دور داشتیم او گفت از فضل تو مرا نجات دہ فرمان شد اکنوں فضل ما یاد کردی ترا نجات دادیم در بہشت رسانیم **نقل است** یکی اولیاءؒ را وصال شد بحضور حضرت رب العالمین بردند فرمان شد در دنیا چہ کردی او گفت چہار صد سال عبادت کردم دراں زماں تشنگی غلبہ کرد حیراں شد یک فرشتہ آب گرفتہ گذر کرد او گفت مرا آب بدہ فرشتہ گفت تو چہ می دہی او گفت عبادت دو صد سال می دہم فرشتہ یک قدح آب نوشانید تشنگی غلبہ زیادت کرد او گفت دیگر یک قدح آب بدہ باز گفت

فرمان ہوا کہ اس کے لئے دوزخ پر چار سو سال کے فاصلہ سے مقام بناؤ۔ وہاں کے مقام کو دیکھکر ایسا حیران ہوا اور فریاد کی کہ اے رب العالمین میں بہت ہلاک ہوگیا۔ فرمان آیا کہ تو چار سو سال عبادت کیا عبادت پر بھروسہ کیا اس لئے ہم نے دوزخ کا راستہ چار سو سال کے فاصلہ کی دوری پر رکھا ہے اس نے کہا تو اپنے فضل سے مجھکو نجات دے۔ فرمان ہوا کہ اب تو نے ہمارے فضل کو یاد کیا ہم نے تجھکو نجات دی اور بہشت میں بھیجے۔ **نقل ہے** ایک اولیاء اللہؒ کا وصال ہوا حضرت رب العالمین کے حضور میں لے گئے۔ فرمان ہوا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا۔ اس نے کہا میں نے چار سو سال عبادت کی اس وقت پیاس بہت ہونے لگی تو پریشان ہوا۔ ایک فرشتہ پانی لیکر اس کے سامنے سے گذرا تو اس نے کہا مجھکو پانی دے۔ فرشتہ نے کہا۔ تو اس کے عوض کیا دیتا ہے اس نے کہا دو سو سال کی عبادت دیتا ہوں۔ فرشتہ نے ایک پیالہ پانی پلایا۔ پیاس اور بڑھ گئی اس نے

توچہ می وہی گفت باقی عبادت دوصد
سال می دہم دیگر یک قدح آب داد
نوشید فرشتگان دوزخ آمدند بسوی
دوزخ کشیدند فریاد کرد یا بارخدایا
مرا برہاں فرمان شد عبادت چہار
صد سال بد و قدح آب فروختی اکنوں
چہ می خواہی از فضل تو نجات مارا بدہ
فرمان شد فرشتگاں را کہ ایں را بگذارید
فضل ما یاد کرد او را نجات دادیم از دوزخ
بخشدیم او را بہشت۔ **نقل است**
حضرت رسول علیہ السلام فرمودند یکروز
جبرئیلؑ نزد من آمد جامہ خاک آلودہ
بود پرسیدم جامۂ شمارا خاک چیست
جبرئیلؑ گفت امروز یکے عابد نقل شد
در بیابان ما چہار فرشتگاں را فرمان شد
کہ او را دفن کنید ما دفن کردیم از اں
سبب جامۂ ما خاک آلودہ شد رسول
علیہ السلام پرسیدند او را با خدا
چوں افتاد جبرئیلؑ گفت آں جا خوب

کہا اور ایک پیالہ پانی کا دے۔ پھر فرشتہ نے
کہا تو کیا دیتا ہے کہا کہ بقیہ دوسو سال کی عبادت
دیتا ہوں۔ دوسرا پیالہ پانی کا دیا۔ اس نے
پی لیا۔ دوزخ کے فرشتے آئے دوزخ کی
طرف اس کو کھینچے۔ تو اس نے فریاد کی کہ یا اللہ
مجھکو چھڑا۔ فرمان ہوا کہ تو نے چار سو سال کی
عبادت کو پانی کے دو پیالوں کے عوض بیچدیا
اب کیا چاہتا ہے۔ کہا تو اپنے فضل سے ہمکو
نجات دے۔ فرشتوں کو خدا تعالیٰ کا فرمان ہوا
کہ اس کو چھوڑ دو ہمارے فضل کو یاد کیا ہم نے
اس کو دوزخ سے نجات دی اور اس کو بہشت عطا
کی۔ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے
فرمایا کہ ایک روز جبرئیلؑ میرے نزدیک آئے
ان کے کپڑوں کو مٹی لگی ہوئی تھی میں نے پوچھا
کہ تمہارے کپڑوں کو مٹی کیسی جبرئیلؑ نے کہا کہ
آج جنگل میں ایک عابد کا انتقال ہوا ہم چار
فرشتوں کو فرمان خدا ہوا کہ اس کو دفن کرو تو ہم
نے دفن کیا اس لئے ہمارے کپڑوں کو مٹی لگ گئی
رسول علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو خدا کے ساتھ

نہ شد رسولؐ پرسیدند چہ سبب جبرئیلؑ
گفت اورا بحضور بردند فرمان شد
اورا کہ در دنیا چہ خوردی او گفت در دنیا
ہیچ نخوردم مگر ہر روز یک انار خوردم
وعبادت تو کردم فرمان شد فرشتگان
را عبادت کردہ است بہ یک پلہ عمل
آں را بنہید و در دیگر پلہ یک دانہ
انار مارا بنہید ہمچنیں کردند پلہ عبادت
بالا شد آں دانۂ انار کہ بود گراں شد
فرمان شد کہ ایں را در دوزخ بہ برید
فرشتگاں کشیدند فریاد کرد یا رب
العالمین بفضل خویش مارا نجات دہ
فرمان شد بگذارید فضل ما یاد کرد ما نجات
دادیم از دوزخ وبخشیدیم او را بہشت
نقل است رسول علیہ السلام فرمودند
یحییٰ ابن معاذ رضؓ را چناں گور افشارید
استخواں یکدیگر شدند یاراں پرسیدند
چہ سبب رسول علیہ السلام فرمودند یکروز
در نان ایشاں بول اشتر اندکی افتاد

کیسی رہی جبرئیلؑ نے کہا وہاں اچھی نہیں رہی
رسولؐ نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے جبرئیلؑ نے
کہا اس کو حضور میں لے گئے۔ اس کو فرمان خدا ہوا
کہ تو نے دنیا میں کیا کھایا۔ اس نے کہا میں نے
دنیا میں کچھ نہیں کھایا۔ مگر ہر روز ایک انار کھایا
اور تیری عبادت کی فرشتوں کو فرمان ہوا کہ عبادت
کیا ہے ایک پلہ میں اس کے عمل کو رکھو اور دوسرے
پلہ میں ہمارے انار کے ایک دانہ کو رکھو فرشتوں
نے ایسا ہی کیا تو عبادت کا پلہ اوپر ہو گیا۔
انار کا ایک دانہ جو تھا بھاری ہو گیا۔ فرمان خدا
ہوا کہ اس عابد کو دوزخ میں لیجاؤ فرشتوں نے
اس کو کھینچا۔ اس نے فریاد کی اے رب العالمین
اپنے فضل سے ہمکو نجات دے فرمان ہوا کہ چھوڑ دو
ہمارے فضل کو یاد کیا ہے۔ ہم نے اس کو دوزخ
سے نجات دی اور اس کو بہشت عطا کی **نقل ہے**
رسولؐ نے فرمایا کہ یحییٰ ابن معاذ کو قبر اس طرح
دبائی کہ ہڈیاں ایک دوسری سے مل گئیں۔ صحابہؓ
نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے رسول علیہ السلام
نے فرمایا کہ ایک روز ان کی روٹی میں اونٹ کا

ایشاں از بے دانستگی خوردہ بودند آں سبب
ایں چنیں شد دیگراں را چہ حال شود ـــ
نقل است حضرت رسول علیہ السلام
فرمودند یحییٰ ابن معاذؓ وقتی کہ نقل شدند
اهتز عرش الرحمن برائے سپارش
رسول علیہ السلام برانگشتاں رفتند چند
انبیاء و ملائکاں آمدند او را گور چناں فشارید
استخواں یکدیگر شدند یاراں پرسیدند چہ
سبب رسولؐ فرمودند یکروز برجامۂ ایشاں
بول اشتر اندکی افتادہ بود ایشاں را معلوم
نبود نماز گزاردند آں سبب است ـــ
نقل است بایزیدؒ را عروج شد فرمان شد
جای تو در بہشت کنم گفتم آں مقام مطیعان
است باز فرمان شد جای تو عرش سپارم
گفتم ایں مقام مقربان است باز فرمان شد
مرا میخواہی ساکت ماند باز فرمان شد من
ترا نخواہم تو چہ کنی گفت نعرہ زدم **نقل است**
نزد بایزید بسطامیؒ سگ آمد جامۂ خود کشیدند
چرا کہ سگ را جامہ رسیدہ پلید نشود سگ را

تھوڑا پیشاب پڑ گیا تھا۔ انھوں نے نامعلوم
روٹی کھائی تھی اسی لئے ایسا حال ہوا دوسروں
کا کیا حال ہوگا۔ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام
نے فرمایا کہ جس وقت یحییٰ ابن معاذ کی رحلت ہوئی
تو رحمن کا عرش ہل گیا رسولؐ مغفرت کے لئے
انگلیوں پر چلتے ہوئے گئے۔ چند انبیاء اور فرشتے
بھی آئے۔ اس کو قبر ایسی دبائی کہ ہڈیاں ایک
دوسری سے مل گئیں صحابہؓ نے پوچھا اس کا
سبب کیا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ایک روز ان کے
کپڑوں پر اونٹ کا تھوڑا پیشاب پڑ گیا تھا۔
ان کو معلوم نہ تھا۔ نماز پڑھ لئے۔ یہی سبب ہے
نقل ہے بایزیدؒ کو خدا تعالیٰ کے حضور میں رسائی
ہوئی فرمان ہوا کہ میں تیری جگہ بہشت میں کرتا ہوں
میں نے کہا کہ وہ مقام اطاعت کرنے والوں کا ہے
پھر فرمان ہوا کہ تیری جگہ عرش پر کروں میں نے کہا
یہ مقام مقربوں کا ہے پھر فرمان ہوا کیا تو مجھکو
چاہتا ہے بایزیدؒ خاموش رہے پھر فرمان ہوا کہ
میں تجھکو نہیں چاہتا تو کیا کرے گا کہا کہ میں نعرہ ماروں گا
نقل ہے بایزید بسطامیؒ کے پاس کتا آیا تو

زبان آمد گفت ای بایزیدؒ شما از ما بہتر اند
گفتند در میان ما ایمان باشد ما بہتر ایم
وگرنہ تو بہتری **نقل است**. بایزید
بسطامیؒ بحال جذبہ چنیں گفتند سبحانی
ما اعظم شانی وقتے کہ جذبہ فرو
شد مریداں عرض کردند کہ چگونہ گفتی
بایزیدؒ فرمودند وقت دیگر بگویم مرا
قتل بکنید بعدہ حال جذبہ شد ہماں
طور گفتند مریداں شمشیر گرفتہ بر
بایزیدؒ زدند، ہیچ زخم نہ شد آں
وقت بایزید چنیں گفتند لیس
فی جبتی ما سوی اللہ بعدہ جذبہ فرو
شد مریداں گفتند اے پیر ما
چنداں مرتبہ شمشیر زدہ ایم شما
را، ہیچ زخم نہ شد بایزید فرمودند
آں وقت بایزیدؒ بودی کشتہ شدی
او خدا تعالیٰ بود۔ **نقل است** خواجہ
حسن بصریؒ گفت استاد من سی
سال مجاوری کعبۃ اللہ کرد سی سال

آپ نے اپنے کپڑے کھینچ لئے کیونکہ کپڑے کتے
کو لگ کر ناپاک نہ ہو جائیں۔ کتے کو زبان آئی کہا
اے بایزیدؒ کیا آپ ہم سے بہتر ہیں کہا کہ ہمارے
درمیان ایمان رہے تو ہم بہتر ہیں وگرنہ تو بہتر ہے
نقل ہے۔ بایزید بسطامیؒ نے جذبہ کی حالت
میں ایسا کہا کہ پاک ہوں میں کیا ہی بڑی ہے
میری شان جب جذبہ دور ہوا تو مریدوں نے
عرض کیا کہ کیوں تو نے اس طرح کہا بایزیدؒ
نے فرمایا کہ اگر میں دوسرے وقت وہی بات
کہوں تو مجھکو قتل کرو۔ اس کے بعد آپ کو جذبہ
ہوا پھر آپ نے اسی طرح کہا مریدوں نے شمشیر
لیکر بایزیدؒ کو مارا کچھ زخم نہ آیا۔ اس وقت
بایزیدؒ اس طرح کہتے تھے۔ میرے جبہ میں اللہ
کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد جذبہ کم ہوا۔
مریدوں نے کہا اے ہمارے پیر ہم نے آپ پر
کئی بار شمشیر ماری آپ کو کچھ زخم نہ آیا۔ بایزیدؒ
نے فرمایا کہ اس وقت بایزیدؒ رہتا تو قتل ہو جاتا
بایزیدؒ تو اس وقت خدا تعالیٰ تھا (خدا کی ذات
میں فنا تھا) **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ نے کہا

اہل مکہ را درس داد وقت مرگ من
نزدیک او بودم بسیار زاری کرد
پرسیدم چہ حال است او گفت چہ
کنم نمی پذیرد ہمچناں حال موت شد
خدا داند عاقبت چہ حال شود۔
نقل است بزرگوار فرمودند حیات
این دنیا دو روز بگذرد چہ نیک وچہ
بد بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد
قال امیر الامرا اعلم القدر و
شریف الخصال سید الامم
لطیف الجمال والجلال وراء
الوراء محمد ن المہدی
الموعود کنت ولیا الخ ای اقرب
من نور ظہور الولایۃ اللہ مع
النبی رسول اللہ علیہ السلام
فی الازل **نقل است** یکے درویش در
مسجدی بہ دنبال امامی نماز عصر ادا کرد
بعد از نماز امام درویش را پرسید کہ
از کجا آمدید درویش گفت از فلاں جای

میرے استاد نے تیس سال کعبۃ اللہ کی مجاوری
کی اور تیس سال اہل مکہ کو سبق دیا اس کے مرنے
کے وقت میں اس کے نزدیک تھا اس نے بہت
زاری کی۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔ اس نے
کہا کیا کروں قبول نہیں کرتا اسی حالت میں موت
واقع ہوئی خدا جانے انجام کیا ہو۔ **نقل** ہے
ایک بزرگوار نے فرمایا اس دنیا کی زندگی دو روزہ
ہے۔ گذر جاتی ہے کیا اچھی اور کیا بری فرزند
آدمؑ کے سر پر جو کچھ آوے گذر جائے سرداروں کے
سردار قدم کے سب سے بڑے عالم شریف الخصال
امتوں کے پیشوا لطیف جمال اور جلال والے
بہترین مخلوق حضرت سید محمد مہدی موعودؑ نے
فرمایا کہ میں ولی تھا اس حال میں کہ آدم پانی اور
مٹی کے درمیان تھے یعنی مہدیؑ نبیؐ کے ساتھ
ازل میں اللہ کی ولایت کے ظہور کے نور سے
بہت قریب تھے۔ **نقل** ہے ایک فقیر نے ایک
مسجد میں ایک امام کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی۔
نماز کے بعد امام نے فقیر سے پوچھا کہ کہاں سے
آئے۔ فقیر نے کہا فلاں جگہ سے آیا۔ امام نے

آمدم امام گفت قوت از کجا می شود
درویش گفت از خانہ خدا امام گفت سببی
می باید درویش نماز فی الحال بازگردانید
امام گفت بعد از عصر چہ ادا کردی درویش
گفت نماز عصر امام گفت رسول علیہ
السّلام فرمودند صلوا خلف کل بر و فاجر
درویش گفت آرے تحقیق ولیکن بدنبال
مشرک نماز گذاردن روا نباشد ازیں سبب
نماز باز گردانیدم و ترا بر خدا تعالیٰ
یقین نیست قولہ تعالیٰ وما من
دابۃ فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا۔
نقل است مہتر داؤد علیہ السلام از خانہ
بحجرہ رفتندی میان راہ ملک الموت
آمد داؤد علیہ السّلام گفت در حجرہ بردم
گفت رضای نیست آنجا قبض کرد مہتر
سلیمان علیہ السّلام استادہ بودند ملک
الموت آمد سلیمان علیہ السّلام گفتند ساعتی بہ نشینم
گفت رضا نیست جان مہتر سلیمان علیہ السّلام
را در استادہ قبض کرد مہتر موسیٰ علیہ السّلام

کہا غذا کہاں سے پاتے ہو فقیر نے کہا کہ خدا کے
گھر سے پاتا ہوں امام نے کہا کہ غذا کے ملنے کا سبب
چاہیئے۔ فقیر نے اسی وقت عصر کی نماز لوٹا کر پڑھی
امام نے کہا عصر کی نماز کے بعد تو نے کیا ادا کیا
فقیر نے کہا عصر کی نماز۔ امام نے کہا رسول علیہ
السّلام نے فرمایا ہے کہ تم نماز پڑھو ہر نیک و بد
کے پیچھے۔ فقیر نے کہا ہاں صحیح ہے ولیکن مشرک
کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اس لئے میں نے
نماز لوٹا لی اور تجھکو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ اور نہیں ہے کوئی جاندار
زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا۔ **نقل** ہے
مہتر داؤدؑ گھر سے حجرے میں جا رہے تھے راستہ
میں ملک الموت آئے۔ داؤد علیہ السّلام نے کہا
حجرے میں جاتا ہوں۔ ملک الموت نے کہا اجازت
نہیں راستہ میں روح قبض کی۔ مہتر سلیمان علیہ
السّلام کھڑے ہوئے تھے ملک الموت آئے سلیمانؑ
نے کہا ایک گھنٹہ میں بیٹھوں۔ ملک الموت نے کہا
اجازت نہیں۔ سلیمان کھڑے ہوئے تھے اسی حالت
میں روح قبض کی مہتر موسیٰؑ جنگل میں گئے تھے۔

بصحرا رفتند یکی گفت من احد یجد
قبر مستعد می کنم برابر شود یا نہ موسیٰ علیہ السلام
در قبر شدند باز قصد بیرون آمدن کردند
ملک الموت آمدہ گفت رضا نیست رفتن
جان قبض کرد. مہتر یوسف علیہ السلام بیرون رفتہ
بودند ملک الموت آمد گفتند اندرون روم
گفت رضا نیست. ہمانجا جان قبض کرد
نقل است مہتر عیسیٰ علیہ السلام در
صحرا رفتہ بودند ملک الموت نزد بی بی مریمؑ
آمد بی بیؑ گفتند عیسیٰؑ را ملاقات کنم گفت
رضا نیست جان قبض کرد عیسیٰؑ آمدہ دیدند
مادر را در سجدہ افتادہ شدند وقت تہجد
جبرئیلؑ آمدہ گفت مریمؑ را وصال شد عیسیٰؑ
بیرون آمدند مردماں را گفتند برائے دفن
کردن بیائید، ہیچ کس نیامد فرشتگاں عرض
کردند الٰہی مریمؑ را چنیں حال شد فرمان شد
بروید شما و حوراں حلہ ہائے بہشت پوشانید
مریمؑ را دفن کنید ہماں طور دفن کردند عیسیٰؑ
در خواب مریمؑ را دیدند و گفتند موت چوں

ایک نے کہا میں جس کو روکتا ہوں وہ روکا جاتا ہے
قبر تیار کرتا ہوں برابر ہو یا نہ موسیٰؑ قبر میں اترے
پھر باہر آنے کا ارادہ کیا. ملک الموت نے آکر
کہا کہ جانے کی اجازت نہیں ۔ روح قبض کی ۔
مہتر یوسف علیہ السلام باہر گئے تھے ملک الموت
آئے. یوسفؑ نے کہا اندر جاتا ہوں ملک الموت
نے کہا اجازت نہیں ۔ اسی جگہ روح قبض کی.
نقل ہے مہتر عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں گئے تھے
ملک الموت بی بی مریمؑ کے پاس آئے بی بیؑ نے کہا
عیسیٰؑ سے ملاقات کرتی ہوں ملک الموت نے کہا
اجازت نہیں ۔ روح قبض کی. عیسیٰؑ نے آکر ماں
کو تہجد کے وقت سجدہ میں پڑی ہوئی دیکھا جبرئیلؑ
نے آکر کہا کہ مریمؑ کا وصال ہو گیا ہے عیسیٰؑ باہر
آئے اور لوگوں سے کہا کہ دفن کرنے کے لئے آؤ
کوئی شخص نہیں آیا فرشتوں نے عرض کیا کہ یا اللہ
مریمؑ کا ایسا حال ہے ۔ فرمان خدا ہوا کہ تم اور حوریں
ملکر جاؤ بہشت کا لباس پہنا کر مریمؑ کو دفن کرو اسی
طرح دفن کئے. عیسیٰؑ نے خواب میں مریمؑ کو دیکھا
اور کہا کہ موت کیسے چکھی ۔ مریمؑ نے ایک پیالہ کا

چشیدی مریمؑ بیان بیک پیالہ کرد عیسیٰؑ شنید
ندا شدہ است سہ پیالہ ہمچنان بچشیم
نقل است بر حضرت عیسیٰؑ ہفت روز باران
بارید عیسیٰؑ را بسیار تشویش شد خدائے را عرض
کردند ہمہ جنبید ہا را خانہ ہا است مرا خانہ
نیست فرمان شد خانہ راست کنید در جوی
عیسیٰؑ ہفت روز در جوی گیاہ وسنگ وگل اندوخت
آب سیلاب آمدہ ہمہ رفت گفتند خدایا برما
سخر کنی فرمان شد تو بر ما سخر کنی معلوم است
ترا دنیا فنا است ہمچوں آب رواں تو
آرزوی خانہ کردی عیسیٰؑ توبہ کرد ——
نقل است یکی اولیاؒ در شہر بودند بر
شہر باراں افتادہ ہمہ دیوار ہا افتادند۔
مردمان آں شہر پیش اولیاؒ آمدہ عرض
کردند کہ شما نزد حقتعالیٰ دعا طلبید کہ
دیوار ہا نہ افگند آں اولیاؒ دیوار خانہ
خود می افگند کسے پرسید ایں چہ است
گفتند خدا تعالیٰ ایں دیوار ہا افگندن خواست
افگنانید و ما خواہش خدا تعالیٰ بجا می آریم **نقل است**

بیان کیا۔ عیسیٰؑ نے سنا ندا ہوئی ہے کہ تین پیالے
اسی طرح ہم نے چکھا۔ **نقل** ہے حضرت عیسیٰؑ پر سات
روز بارش ہوئی۔ عیسیٰؑ کو بہت فکر ہوئی اور خدا
تعالیٰ سے عرض کیا کہ تمام جانداروں کے لئے گھر
ہیں میرے لئے گھر نہیں فرمان خدا ہوا کہ ندی میں
گھر تیار کرو۔ عیسیٰؑ نے سات روز تک گھاس پتھر
اور مٹی ندی میں جمع کئے پانی کا سیلاب آیا سب
چیزیں چلی گئیں۔ عیسیٰؑ نے کہا یا اللہ تو ہم سے مسخری
کرتا ہے۔ فرمان خدا ہوا کہ [illegible] سے مسخری کرتا ہے
تجھکو معلوم ہے کہ بہتے پانی کی طرح دنیا فنا ہونے
والی ہے اور تو گھر کی آرزو کرتا ہے۔ عیسیٰؑ نے
توبہ کی۔ **نقل** ہے ایک اولیاؒ شہر میں تھے شہر
پر بکثرت بارش ہوئی تمام دیواریں گر پڑیں اس
شہر کے لوگوں نے اولیاؒ کے پاس جاکر عرض کیا کہ
آپ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ دیواریں نہ گریں۔
اس اولیاؒ نے اپنے گھر کی دیوار گرادی کسی نے پوچھا کہ
یہ کیا ہے۔ کہا کہ خدا تعالیٰ ان دیواروں کو گرانا چاہتا
گروایا اور ہم خدا تعالیٰ کی خواہش کو پوری کرتے ہیں۔
نقل ہے کہ ایک مرید کے دل میں نفس کا خطرہ غلبہ

مریدے راخطرۂ نفس غلبہ کرد کہ برو برابر غازیاں غزا کن شہادت یابی ایں گفت من بر توکل ام خرچہ ندارم نفس گفت بر خود حرام کن دادن کسے باز ایں گفت مارا خطرہ گذرد دیدن کسی ما خدا یرا یاد کنیم در خلوت ایں جلوت شود نفس گفت پس ایشاں یا پیش رو و یاد خدا بکن ہر دو کار شود ایں فکر کرد خطرہ بسیار غلبہ کرد معلوم نمیشود کہ رحمانی یا شیطانی مرشد را عرض کرد مرشد فرمودند ایں حیلہ نفس است تو خود را حبس کردی در راہ خدا و در صحبت من او ترا دغا میدہد نفس کہ دید در تو طلب دنیا نیست کار دین نمودہ دغا می دہد ہر دم ترا مرتبۂ شہادت است ایں زیاں کند ترا بسخوردہ داد و فرمود برو یاد خدا یرا بکن ثابت قدم باش در صحبت من تا موت۔ **نقل است** یکی اولیاءؒ را وصال قریب آمد سہ روز بیہوش گشتہ جان نزع شد مریدان آں میان خویش گفتند کہ ایشاں

کیا کہ جا غازیوں کے برابر جنگ کر تو شہادت پائیگا۔ اس نے کہا میں متوکل ہوں خرچہ نہیں رکھتا ہوں نفس نے کہا تو کسی کو کچھ دینے کو خود پر حرام کرے پھر اس نے کہا ہم گوشہ میں خدا کی یاد کرتے ہیں کسی کو دیکھنے سے ہمکو خطرہ آئیگا یہ جلوت ہو جائیگی نفس نے کہا تو ان کے پیچھے یا سامنے جا اور خدا کا ذکر کر تو دونو کام ہوں گے۔ اس نے فکر کیا خطرہ بہت غلبہ کیا (تو اس نے خیال کیا کہ) معلوم نہیں ہوتا کہ یہ خطرہ رحمانی ہے یا شیطانی لہٰذا مرشد سے عرض کیا مرشد نے فرمایا یہ نفس کا فریب ہے تو خود کو خدا کی راہ میں اور میری صحبت میں قید کر دیا ہے نفس تجھکو دغا دیتا ہے۔ نفس جو دیکھا کہ تجھ میں دنیا کی طلب نہیں ہے تو (دنیا کے کاموں کو) دین کے کام دکھاکر دھوکہ دیتا ہے (فقر و فاقہ میں) ہر دم تجھکو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے یہ تیرا نقصان کرتا ہے پس مرشد نے مرید کو پسخوردہ دیا اور فرمایا کہ جا خدا کا ذکر کر اور میری صحبت میں مرنے تک ثابت قدم رہ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ کے وصال کا وقت قریب آیا تین روز بے ہوش رہ کر جان کندنی کی نوبت

چنیں کامل بودند حال ایشاں چنیں شد
ہمراں اولیاءؒ دیگر آمدہ گفت السلام
علیکم اولیاءؒ سابق گفت علیکم السلام بعدہٗ
ارواح قبض شد مریداں گفتند اولیاءؒ
دیگر را ایں سبب درنگ ملاقات شما بود
آں اولیاءؒ فرمودند نیکو نبود کہ ایشاں در
بینائی خدا بودند ملک الموت قریب آمدن
نتوانستن وفرصت ملاقات ماشد پس
عزرائیلؑ قریب شدہ ارواح ایشاں
قبض کرد **نقل** است یک درویش یکسال
روزہ داشتے بادشاہ آمدی در حجرہ دست
خود واز کردہ درویش را بدست خود
طعام می خورانیدی وآب نوشانیدی باز
در حجرہ داشتے تا سال دیگر ہمچوں گرسنگی
وخلوت اختیار کردے نفس واسطہ آں
کہ بادشاہ نزد ما وہمہ خلق می آیند آنجا یک
بندۂ خدا کامل آمد بادشاہ ملاقات او کرد مدح
بسیار ایں درویش کرد آں بندۂ خدا گفت
چند روز است کشادن روزہ ما ہم ملاقات کنیم

پہنچی اس کے مریدوں نے آپس میں کہا کہ یہ ایسے کامل
تھے ان کا حال ایسا ہو گیا۔ اسی وقت ایک دوسرے
اولیاءؒ نے آکر کہا السّلام علیکم اولیاءؒ مذکور نے
علیکم السّلام کہا اس کے بعد روح قبض ہوئی۔ مریدوں
نے دوسرے اولیاءؒ سے کہا کہ یہ دیری کا سبب
تمہاری ملاقات تھی۔ اس اولیاءؒ نے کہا یہ بات اچھی
نہیں کیونکہ یہ اولیاءؒ خدا کی بینائی میں تھے ملک الموت
قریب نہیں آسکتے تھے ہماری ملاقات سے فرصت
ملی پس عزرائیلؑ قریب ہوئے اور ان کی روح قبض
کی **نقل** ہے ایک درویش ایکسال روزہ رکھتا
بادشاہ آتا اور حجرہ میں اپنا ہاتھ لانبا کر کے درویش
کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا پانی پلاتا پھر درویش
کو حجرہ میں رکھتا دوسرے سال تک اسی طرح بھوک
اور خلوت اختیار کرتا۔ نفس اس واسطے کہ بادشاہ
اور تمام لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ تکلیف برداشت
کرتا۔ وہاں ایک کامل بندۂ خدا آیا بادشاہ نے اس
سے ملاقات کی اور اس درویش کی بہت تعریف کی
اس بندۂ خدا نے کہا کہ اس کا روزہ کھولنے کے
کتنے روز باقی ہیں ہم بھی اس سے ملاقات کرتے ہیں

بادشاہ گفت اندک روز ماندہ است آں بندۂ
خدا ماند آں روز آمد بادشاہ مستعد شدہ آں
بندۂ خدا را خبر کرد آں بندۂ خدا آمد بادشاہ
را اندک تاخیر شد بادشاہ نرفت خادماں
آنرا خبر کردند - - - - - - - - -
- - - - - - - - - -
کہ بادشاہ نمی آید او شنید فی الحال جان داد
بعد آں بندۂ خدا بادشاہ را گفت بروید
بادشاہ آمد چوں دید مردہ است حیران ماند
ایں بندۂ خدا را پرسید ایں چہ حال است
ایں گفت نفس اورا طعام نرسید مرد **نقل است**
یکی اولیاء کہ حضرت رسول اللہ در شب معراج
زیر عرش آمد یکی جوان گلیم پوشیدہ خفتہ است
رسول علیہ السلام عرض کرد الٰہی ایں کدام
کس است فرمان آمد کہ ایں بندۂ ما است
در دنیا کودکاں از جہت لعب بسیار تشویش
کردہ اند ازاں سبب او زیر عرش آمدہ خفتہ است
نقل است حضرت رسول علیہ السلام را شب
معراج شد فرمان شد بروید بہشت را دوزخ

بادشاہ نے کہا تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ وہ بندۂ
خدا ٹھیر گیا اور وہ دن آگیا۔ بادشاہ نے تیار ہوکر
اس بندۂ خدا کو اطلاع دی۔ وہ بندۂ خدا آیا بادشاہ
کے جانے میں تھوڑی دیر ہوئی بادشاہ نہیں گیا۔
اس کے خادموں نے درویش کو اطلاع دی کہ
بادشاہ نہیں آتا ہے اس نے یہ خبر سنی اور مرگیا
اس کے بعد اس بندۂ خدا نے بادشاہ سے کہا کہ
جاؤ بادشاہ آیا جب دیکھا کہ درویش مرگیا ہے
تو پریشان ہوا اور اس بندۂ خدا سے پوچھا کہ
یہ کیا حال ہے اس نے کہا کہ اس کے نفس کو کھانا
نہیں پہنچا مرگیا۔ **نقل** ہے ایک اولیاء سے کہ
حضرت رسول اللہ معراج کی رات میں عرش کے
نیچے آئے دیکھا کہ ایک جوان کمبل اوڑھ کر سویا ہے
رسول علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ یہ کون شخص
ہے فرمان آیا کہ یہ ہمارا بندہ ہے دنیا میں بچے کھیل
کود کی وجہ سے بہت پریشان کئے اس لئے وہ عرش
کے نیچے آکر سوگیا ہے۔ **نقل** ہے حضرت رسول
علیہ السلام کے لئے معراج کی رات آئی تو فرمان خدا
ہوا کہ جاؤ اور بہشت اور دوزخ کو دیکھو رسولؐ نے

را بہ بینید رسولؐ بہشت را دید و قریب دوزخ آمد آنجا یک غار است دراں غار یک خانہ است درِ آں بستہ دید جبرئیلؑ را پرسید ایں چہ سبب است جبرئیلؑ گفت مرا معلوم نیست خازنانِ دوزخ را پرسید ندا وشاں گفتند مارا ہم معلوم نیست در خاطر رسولؐ آمد کہ بینم فرمان شد رسول علیہ السلام را دست شما بر درِ آں بہ نہید کشادہ شود رسول علیہ السلام دست بہ نہاد در کشادہ شد رسول علیہ السلام اندروں رفتند مادر و پدر خود را دیدند کہ از درخت زقوم آویختہ ملائکاں بسیار عذاب میدہند رسول علیہ السلام را و شاں ہم دیدند بسیار زاری کردند ای فرزند ترا چنیں خدائے تعالیٰ برگزید ما وا عذاب بسیاری شود در حق ما دعا کن کہ ازیں عذاب خلاص شویم رسول علیہ السلام آبدیدہ شدند خواستند کہ در حق ایشاں دعا کنند فرمان آمد ترا مخیر گردانیدم یا شفاعت امت کن یا شفاعت مادر و پدر

بہشت کو دیکھا اور دوزخ کے قریب آئے وہاں ایک غار ہے اور اس غار میں ایک گھر ہے اور اس کا دروازہ بند دیکھا جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا مجھکو معلوم نہیں دوزخ کے نگہبانوں سے پوچھا انھوں نے کہا ہمکو بھی معلوم نہیں رسولؐ کے دل میں آیا کہ دیکھوں فرمان خدا ہوا کہ تم اپنا ہاتھ اس گھر کے دروازہ پر رکھو کھل جائے گا۔ رسولؐ نے ہاتھ رکھا دروازہ کھل گیا۔ رسول علیہ السلام اندر گئے اپنے ماں باپ کو دیکھا کہ سینڈ کے جھاڑ سے لٹکے ہوئے فرشتے بہت عذاب دے رہے ہیں۔ رسول علیہ السلام کو انھوں نے بھی دیکھا اور بہت زاری کی اور کہا اے فرزند خدا تعالیٰ نے تجھکو برگزیدہ کیا ہے ہم پر بہت عذاب ہوتا ہے ہمارے حق میں دعا کر تا کہ ہم اس عذاب سے نجات پائیں۔ رسولؐ نے آبدیدہ ہو کر ان کے حق میں دعا کرنا چاہا۔ فرمان خدا آیا کہ میں نے تجھکو اختیار دیا ہے یا تو امت کی شفاعت اختیار کر یا اپنے ماں باپ کی[۵]

[۵] حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلعم کے ہمراہ باہر نکلے آپ قبرستان میں تشریف لائے اور ایک قبر کے پاس بیٹھے ہیں اور لوگوں کی نسبت آپ سے بہت قریب تھا آپ روئے تو ہم بھی روئے آپ نے پوچھا کہ تم کیوں روئے ہم نے عرض کیا کہ آپ کے رونے کی جہت سے

رسول علیہ السلام ایں زمان شنیدند و گفتند کہ من شفاعت امت اختیار کردم باز گشتند مادر و پدر فریاد کردند و زاری بسیار کردند ہیچ نہ گفتند رسول علیہ السلام بیروں آمدند فرشتگان باز دربستند صاحبی باقی آنجا ہیچ کس را نیست مجال دم زدن چنانچہ فرزند محمد علیہ السلام در حق مادر و پدر ہیچ نہ گفتند ہوشیار شوید خدا برا خوشنود کنید **نقل** است یکی اولیاؒ قریب چاہ نشستہ بودند یک کس در چاہ رفتہ نقد زر خود یکجا داشتہ خود آب نوشیدہ بافراموشی آں نقد گذاشتہ رفت بعدہ یک کودک برای آب نوشیدن در چاہ رفت آں دید گرفتہ بخانہ خود رفت بعدہ یک پیر برای آب نوشیدن در چاہ رفت آب نوشیدہ بیروں آمد آں کس را آں نقد خود یاد آمد برگشتہ بچاہ آمد دید کہ پیر در انجا ہست گفت کہ زر مابدہ

شفاعت۔ رسول علیہ السلام نے یہ فرمان سنا اور کہا کہ میں نے امت کی شفاعت اختیار کی اور واپس ہو گئے۔ ماں باپ نے فریاد کی اور بہت زاری کی آپ نے کچھ نہ کہا۔ رسولؐ باہر آ گئے فرشتوں نے دروازہ بند کر دیا خدائے ذوالجلال کی صاحبی باقی ہے وہاں کسی کو زبان ہلانے کی مجال نہیں محمد رسول اللہ کے جیسا فرزند ماں باپ کے حق میں کچھ نہ کہا لہٰذا تم ہشیار ہو جاؤ خدا تعالیٰ کو خوش کرو **نقل** ہے ایک اولیا ءاللہ باؤلی کے قریب بیٹھے تھے ایک شخص باؤلی میں جا کر اپنے روپیوں کی پوٹلی ایک جگہ رکھا اور خود پانی پی کر فراموشی سے اس نقد کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے بعد ایک بچہ پانی پینے کے لئے باؤلی میں گیا اس نقد کو دیکھا اور لیکر اپنے گھر گیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھا پانی پینے کے لئے باؤلی میں گیا پانی پیکر باہر آیا اس شخص کو اپنا وہ نقد یاد آیا واپس ہو کر باؤلی کے پاس آیا اور دیکھا کہ ایک بوڑھا وہاں ہے اس نے

بقیہ صفحہ ۳۰۹ آپکے رونے کی جہت سے آپنے فرمایا کہ یہ قبر آمنہ بنت وہب یعنی والدہ کی ہے میں نے اپنے رب سے اجازت زیارت و ملاقات کی مانگی تو اجازت عنایت فرمائی پھر میں نے درخواست کی کہ ان کیلئے دعائے مغفرت کروں اسکو اللہ تعالیٰ نے نہ مانا اس وجہ سے مجھکو وہ رقت ہوئی جو اولاد کو ہوا کرتی ہے

(از مذاق العارفین ترجمۂ احیاء العلوم جلد دوم صفحہ (۲۲۴) مطبوعہ مطبع نولکشور)

وگرنہ سر تو جدا می کنم او گفت من نگرفتم از خشم
سر او جدا کرد اولیاؒ را بسیار دریغ آمد
عرض کرد خدایا بدرگاہ تو عدل ذرہ ذرہ است
زر یکی گرفت وجان یکی رفت ہاتف آواز
داد پدر آں کودک اجورۂ پدر آنکس کردہ بود
اجورہ آں نداد حق پدر آں بود پسر
اورا دہانیدم و پدر آنکس را ایں
پیر کشتہ بود بدلہ آں کنانیدم بدرگاہ
ما عدل ذرہ ذرہ است ـــــ

نقل است روزی ابو یزیدؒ امام جعفر
صادقؒ آمد وگفت ارنی ربی امام جعفر
صادقؒ گفت ایں مرد چہ بے ادبی میکند
موسیٰؑ را فرمان شد لن ترانی تراچگونہ
روہیت شود آں مرد گفت آں دین موسیٰؑ
بود ایں دین احمدؐ است محمدؐ دید امتان
او بہ بنیند گفت ایں مرد را در دجلہ
باندازید انداختند دجلہ فرو برد یکی
غوطہ خورد بیروں آمدہ گفت یا صادق
الغیاث امامؒ فرمود بار دیگر فریاد کرد

بوڑھے سے کہا کہ ہمارا زر دے وگرنہ تیرا سر جدا
کرتا ہوں۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے نہیں لیا اس نے
غصہ سے بوڑھے کا سر جدا کر دیا۔ اولیاؒ جو باولی
کے پاس بیٹھے تھے ان کو بہت افسوس ہوا عرض
کیا یا اللہ تیری درگاہ میں ذرّہ ذرّہ کا عدل ہے
زر ایک نے لیا اور جان ایک کی گئی۔ ہاتف نے
آواز دی کہ اس بچے کا باپ مالک زر کے باپ
کے پاس مزدوری پر کام کیا تھا اس نے اس کی
مزدوری نہیں دی بچے کے باپ کا حق تھا اس کے
بچے کو میں نے دلا دیا مالک زر کے باپ کو اس
بوڑھے نے قتل کیا تھا اس کا بدلہ میں نے کرا دیا
ہماری درگاہ میں ذرہ ذرہ کا عدل ہے **نقل ہے**
ایک روز بایزیدؒ امام جعفر صادقؒ کے پاس آیا اور
کہا کہ دکھا مجھکو میرا رب۔ امام جعفر صادقؒ نے
کہا کہ یہ مرد کس قدر بے ادبی کرتا ہے۔ موسیٰؑ کو
فرمان ہوا کہ تو ہرگز نہیں دیکھیگا تجھکو کیسے
دیدار ہوگا۔ اس مرد نے کہا کہ وہ موسیٰؑ کا دین تھا
یہ احمدؐ کا دین ہے۔ محمدؐ نے خدا کو دیکھا۔ اس کی
امت بھی دیکھیگی۔ امامؒ نے کہا اس مرد کو دجلہ

بار سوم کردند۔ سید فرمود دجلہ بیروں نیار زمانی درنگ نشد کارش از دستش رفت فریاد کرد الغیاث الغیاث بعد گفت مطلوب من حاصل شد غوطہ خورد ودل را روزن شد درون دل عالم غیب کشود دراں رویت شد۔

رباعی

چوں درآبی قدر خود را تو ندانی ای گدا
تا چہ دارد کار راز تو بادشاہ تو چرا
تو جدائی میکنی او از تو یکدم نے جدا
او بتو مشغول تو غافل نباشد ایں روا

بیت

دامن مہدیؑ بگیر از ہمہ آزاد باش
دل بخداوند بند بے غم ودل شاد باش

مثنوی

درگہ شاہ محمد مہدی آخر زماں
می نماید پنج چیزاں دائما برجہاں

میں ڈالو۔ ڈالدیئے۔ دجلہ اندر لیگئی غوطہ کھایا باہر آکر کہا اے صادق فریاد ہے۔ امامؑ نے فرمایا دوسرے بار ڈالو پھر فریاد کی تیسرے بار ڈالے۔ امامؑ نے فرمایا اے دجلہ اس کو باہر مت لا۔ تھوڑی دیر ڈوبا ہوا رہا بے قابو ہو گیا پکارنے لگا۔ فریاد فریاد اس کے بعد کہا کہ میرا مطلوب حاصل ہوگیا۔ غوطہ کھایا اس کے دل میں روزن ہوا دل میں غیب کا عالم ظاہر ہوگیا۔ اور اس میں دیدار ہوا۔ (رباعی)

چونکہ تو پانی میں (دنیا میں) ہے اپنی قدر کچھ نہیں جانتا اے فقیر
تیرا بادشاہ (خدا) کس لئے پیدا کیا ہے اور تجھسے کیا کام رکھتا ہے
تو خدا سے جدائی کرتا ہے اور وہ تجھ سے ایک دم جدا نہیں ہے
وہ تیرے ساتھ مشغول ہے تو اس سے غافل ہے یہ بات جائز نہیں

بیت

مہدیؑ کا دامن پکڑلے دونوں جہان سے لاپرواہو جا
دل خدا سے باندھ بے غم اور خوشدل رہ

مثنوی

حضرت شاہ محمد مہدی موعود آخرالزماں کی درگاہ میں مہدویوں پر
ہمیشہ یہ پانچ چیز ظاہر تھیں جان اور تن کو (جان دینے والے

جان و تن را بدل کردن خانماں بگذاشتن
جوع و خواری پیشہ کردن صبر برپا داشتن
ہر کہ مہدیؑ را بگرو د گفتِ او در دل کند
بے حجابش رویت اللہ بالیقین حاصل کند

نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ اثنا عشر مبشر چنانچہ بحضور ما شدہ اند ہمچنیں ای میاں دلاورؓ نزد شما شوند و **نیز** فرمودند اول بندہ و آخر شما۔ **نقل است** بمذکور قاضی خاں فرح حضرت میراں علیہ السلام یکے گواہ شما دیگر گواہ منم و نیز فرمودند ہر کس کہ ابا بکرؓ را ندیدہ باشد باید کہ میاں دلاورؓ را بہ بیند۔

اثنا عشر مبشر

میاں شاہ دلاورؓ۔ میاں عبد الکریمؒ۔ میاں عبد الملکؒ۔ میاں یوسفؒ۔ میاں وزیر الدینؒ۔ قاضی عبد اللہؒ میاں عبدو شاہ رومیؒ میاں عبد الجلیل مغلؒ۔ شیخ میاںؒ میاں امنؒ۔ میاں شیخوؒ۔ میاں ابو محمدؒ میاں زین الدینؒ ایں ہمہ مبشر بندگی میاں شاہ دلاورؓ اند۔ **عشر مبشر**

خدا پر) نثار کرنا۔ خدا کے لئے گھر بار چھوڑنا خدا کیلئے بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا جو شخص کہ حضرت مہدیؑ کی تصدیق کرے اور آپ کے فرمان پر عمل کرے تو ایسا شخص یقیناً خدا تعالیٰ کا دیدار بے حجاب حاصل کریگا

نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہمارے حضور میں جیسے بارہ مبشر ہوئے اسی طرح اے میاں دلاورؓ تمہارے پاس ہوں گے اور **نیز** فرمایا کہ اول بندہ ہے اور آخر تم ہو **نقل** ہے قاضی خاں اہل فرح کے مذکور میں حضرت مہدیؑ نے شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ (خدا کے دیدار کے) ایک گواہ تم ہو دوسرا گواہ میں ہوں اور **نیز** فرمایا۔ جو شخص کہ ابا بکرؓ کو نہیں دیکھا ہے اس کو چاہئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے میاں شاہ دلاورؓ کے بارہ **مبشر** یہ ہیں۔ میاں عبد الکریم نوریؒ میاں عبد الملک سجاوندیؒ۔ میاں یوسفؒ میاں وزیر الدینؒ۔ قاضی عبد اللہ۔ میاں عبدو شاہ رومیؒ۔ میاں عبد الجلیل مغلؒ شیخ میاںؒ میاں امنؒ۔ میاں شیخوؒ میاں ابو محمدؒ میاں زین الدینؒ یہ سب بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے مبشر ہیں۔ رسولؐ کے **دس مبشر**

رسول علیہ السلام ۔ اول حضرت ابا بکر صدیقؓ
دوم حضرت عمر خطابؓ سوم حضرت عثمان ابن
عفانؓ چہارم حضرت علی ابن ابی طالبؓ
پنجم سعدؓ ششم سعیدؓ ہفتم طلحہؓ ہشتم ابو عبیدہؓ
نہم زبیرؓ دہم عبد الرحمنؓ **اثنا عشر مبشر**
مہدی علیہ السلام ۔ اول بندگی میراں سید محمود
ثانی مہدیؓ دوم بندگی میاں سید خوندمیرؓ
سوم بندگی میاں شاہ نعمتؓ چہارم بندگی میاں
شاہ نظامؓ پنجم بندگی میاں شاہ دلاورؓ ششم بندگی
ملک برہان الدینؓ ہفتم بندگی ملک معروفؓ ہشتم
بندگی ملک گوہرؓ نہم بندگی ملک جیؓ دہم بندگی میاں
امین محمدؓ ۔ یازدہم بندگی میاں یوسفؓ دوازدہم
بندگی میاں عبد المجیدؓ ۔ **اسامی نہ نغوی** اول
خواجہ حسن بصریؒ دوم خواجہ جنید بغدادیؒ سوم
خواجہ عثمان مغربیؒ چہارم خواجہ حسن نوریؒ پنجم
خواجہ عبد اللہ خفیؒ ششم شیخ عیسیٰؒ ہفتم شیخ
عبد القادر گیلانیؒ ہشتم شیخ محمد عربیؒ نہم سید محمد

یہ ہیں پہلے حضرت ابا بکر صدیقؓ دوسرے حضرت
عمر خطابؓ تیسرے حضرت عثمان ابن عفانؓ چوتھے
حضرت علی ابن ابی طالبؓ پانچویں سعدؓ چھٹے سعیدؓ
ساتویں طلحہؓ آٹھویں ابو عبیدہؓ نویں زبیرؓ دسویں
عبد الرحمنؓ ۔ مہدیؑ کے **بارہ مبشر** یہ ہیں ۔ پہلے
بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ دوسرے بندگی میاں
سید خوندمیرؓ تیسرے بندگی میاں شاہ نعمتؓ چوتھے
بندگی میاں شاہ نظامؓ پانچویں بندگی میاں شاہ دلاورؓ
چھٹے بندگی ملک برہان الدینؓ ساتویں بندگی ملک
معروفؓ آٹھویں بندگی ملک گوہرؓ نویں بندگی ملک جیؓ
دسویں بندگی میاں امین محمدؓ گیارہویں بندگی میاں
یوسفؓ بارہویں بندگی میاں عبد المجید نوریؓ ۔
نو لغوی مہدی کے نام یہ ہیں ۔ پہلے خواجہ حسن
بصریؒ دوسرے خواجہ جنید بغدادیؒ تیسرے
خواجہ عثمان مغربیؒ چوتھے خواجہ حسن نوریؒ پانچویں
خواجہ عبد اللہ خفیؒ چھٹے شیخ عیسیٰؒ ساتویں شیخ عبد القادر
گیلانیؒ آٹھویں شیخ محمد عربیؒ نویں سید محمد گیسو درازؒ

سہ نو لغوی مہدی جنھوں نے جذبہ کی حالت میں مہدیت کا دعوی کیا جذبہ کے بعد دعوی مہدیت سے رجوع کئے ۔

گیسو دراز دہم موعود ہستند یعنی سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزمان خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم امر اللہ مراد اللہ آمنا وصدقنا تمام شد حاشیہ انصاف نامہ ۔

دسویںؑ موعود ہیں یعنی سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحماں خاتم ولایت محمدی صلعم امر اللہ مراد اللہ ہیں آمنا وصدقنا۔ تمام ہوا حاشیہ انصاف نامہ ۔

المرقوم ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۸ ہجری

راقم الحروف

خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گوریمیاں مہدوی

ساکن حیدرآباد سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

(بقلم اشرف مہدوی)

سہ دسویں مہدی موعودؑ ہیں چالیس سال کی عمر سے تریسٹھ سال یعنے (۲۳) سال تک دعوی مہدیت پر قائم رہے اور وصال فرمایا۔

فہرست اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۴	۱۱	بک	یک	۲۱۱	۱۰	اٹھانے	اٹھوانے
۷۰	۶	آواردند	آوردند	۲۲۵	۱۳	را	را
۷۹	۶	در	دو	۲۳۴	۳	بخشدایا	بخشدیا
”	۱۶	یابد	باید	۲۸۰	۹	اکر	آکر
۹۳	۱۷	کھاتی ہیں	کھاتی ہے	۳۰۴	۱	بی	یکی
۱۰۰	۱	تلوار	تلوار کی آگ				
۱۰۷	۱۰	لزیز	لذیذ				
۱۲۹	۸	اور	اورا				
۱۳۱	۶	پیٹ	کے پیٹ				
۱۳۸	۴	تفقوا	تفقوا				
”	۱۰	حضرات	حضرت				
۱۵۸	۱۱	اجتماع	استماع				
۱۶۸	۱۵	ضطرار	اضطرار				
۱۸۷	۶	فی	در				

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزرگان سلف الصالحینؒ کے تصانیف معہ ترجمہ دارالاشاعت ہذا کی جانب سے ۱۳۶۳ ھجری سے جو چھپے ہیں ان میں موجود ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

۱۔ عقیدہ شریفہ
۲۔ المعیار
۳۔ بعض الایات
۴۔ مکتوب ملتانی (یہ چاروں ایک ہی جلد میں ہے)
۵۔ رونق المتقین
۶۔ سوونیر
۷۔ نقلیات حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ
۸۔ معارج الولایت (سوانح حضرت مہدی موعودؑ)
۹۔ تفسیر رشدی پارے (۴) تا (۶)
۱۰۔ طغرے (۱) حدیث شریف (۲) تسبیح کے طغرے (۳) حدود کسب
۱۱۔ مکتوب ہدایت اسلوب
۱۲۔ انوار العیون
۱۳۔ تسویت الخاتمینؑ
۱۴۔ چراغ دین مہدیؑ (اردو) چراغ دین مہدیؑ (ہندی)
۱۵۔ مولود شریف (سوانح مہدی موعودؑ) مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمنؒ (ہندی)
۱۶۔ لطمۃ المصدقین

اطلاع

ایک صاحب خیر مہدوی بھائی نے اللہ کے فضل و کرم و بطفیل خاتمینؑ حاشیہ انصاف نامہ کی بار دوم طباعت کے لئے گراں قدر امداد اللہ واسطے دارالاشاعت ہذا کو دی ہے جس کی وجہ سے طباعت میں بڑی مدد ملی اللہ ان کو اجر عظیم عطا کرے آمین۔

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چھپنے والے جواہر پارے (تصانیف) بار دوم مختصر فہرست

۱۔ مخزن الدلائل
۲۔ سراج الابصار
۳۔ مطلع الولایت
۴۔ شواہد الولایت
۵۔ ماہیت التقلید

ہدیہ حاشیہ انصاف نامہ 50 روپے

ہدیہ حاشیہ انصاف نامہ معاونین سے 20 روپے

کتاب ملنے کا پتہ ۱) مکان محمد انعام الرحیم خان مہدوی، 1-6-414/1 مشیر آباد، حیدر آباد 500020
۲) مکان نمبر 16-4-51/1 چنچل گوڑہ، حیدر آباد 500024